U0316

[illegible]

الحمد للہ کہ این رسالہ لطیفہ و مقالہ منیفہ مشتمل بر مسائل [illegible]

جناب سید [illegible] مصطفیٰ صاحب مجتہد العصر

موسوم بہ

ظہیر المومنین

عرف

مجموعہ احمدی

حصہ اول

[illegible]

[illegible]

فهرست مقاصد کتاب ظهیر المؤمنین المعروف بمجموعهٔ حمیدهٔ چهار بابی

باسمه سبحانه

تقریظ صحت این کتاب از جناب مستطاب جامع علوم فروع واصول وحاوی معقول ومنقول حضرت سید مصطفی المدعو بمیر آغا صاحب مجتهد لکهنوی

این رسالهٔ لطیفه ومقالهٔ منیفه موسوم به طهیر المومنین مشتمل بر مسائل مهمهٔ فقهیه واکثر احکام شرع متین تالیف وجمع کردهٔ نخبة الاحباب سلالة الاطیاب ثمرهٔ دوحهٔ صدق وصفا مرکز دائره ولا وتولا حاوی اوصاف سدیده محرز اخلاق حمیده موفق بتوفیقات الٰهیه موید بتائیدات غیبیه موسوم به سید آل احمد ولد سید اولاد حسین حشره الله مع نبینا محمد وآله الکرام المصطفین علیهم افضل الصلوات واکمل التحیات موافق استدعا والتماس حسیب نسیب وحبیب لبیب ذی الطبع الثاقب والفهم الصائب سعادت شعار شرافت آثار ولد سعید مولف موصوف که به سید آل سعید موسوم است ومعروف بنظر خاسر قاصر رسید وتهذیب وترتیب آن مرغوب طبع علیل ومرضی خاطر کلیل گردیده چونکه مسائل عدیده آن موافق است برای خاطی مستهام وما بقی مقرون باحتیاط است بلا کلام پس عمل بر آنها جائز وبی عیب خواهد بود انشاء الله الکریم الودود وهو الموفق المعین وله الحمد والصلوة علی النبی وآله الطاهرین فقط

حرره السید مصطفی المدعو به میر آغا عفی عنه

العلامة سید محمد هادی
سید مصطفی بن محمد

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

الحمد للہ کہ این رسالہ لطیفہ و مقالہ منیفہ مشتمل بر مسائل فقہیہ و اکثر احکام شرعیہ محلی بدستخط سید مصطفیٰ صاحب تنہا مجتہد موسوم بہ

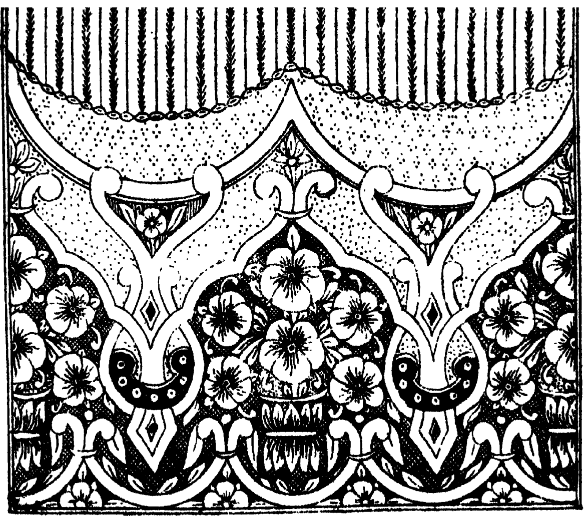
ظہیر المومنین

عرف

مجموعہ احمدی

از تالیفات نجبة الانجاب سلالة الاطیاب سید آل احمد صاحب رضا مرحوم بلگرامی حسب الارشاد جناب سید آل سعید صاحب خلف مؤلف موصوف

در مطبع [illegible] محمدی آگرہ طبع شد



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ هَدٰنَا اِلٰی اٰمَنِ الۡعَقَائِدِ وَاَحۡسَنِ الۡقَوَاعِدِ وَالۡاَحۡکَامِ وَسَهَّلَ لَنَا سُلُوۡکَ مَسَالِکِ شَرَائِعِ الۡاِسۡلَامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدِنِ الصَّادِعِ بِاَقۡرَبِ الۡمَنَاهِجِ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ الۡمَبۡعُوۡثِ لِتَحۡرِیۡرِ ضَوَابِطِ الدِّیۡنِ وَتَهۡذِیۡبِ مَدَارِکِ الۡحَلَالِ وَالۡحَرَامِ وَاٰلِهِ الۡهُدَاۃِ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ الۡکِرَامِ شُفَعَاۤءِ یَوۡمِ الۡقِیَامِ الۡمَنۡصُوۡبِیۡنَ مِنَ اللّٰهِ الۡعَلَّامِ لِمُنۡتَهٰی هِدَایَتِ الۡعِبَادِ وَنِهَایَتِ الۡاِرۡشَادِ الۡاَنَامِ ؕ

بعد حمد و صلوٰۃ کے خاکسار ذرّہ بیمقدار امیدوار مغفرت کردگار گوشہ نشین زاویہ گمنامی سید آل احمد ولد سید اولاد حسین ابن سید آل امام حسینی الواسطی بلگرامی غفر اللہ ذنوبہم و ستر اللہ عیوبہم خدمت میں برادران ایمانی و دوستان روحانی کی التماس کرتا ہے کہ زمانہ دراز سے یہ نیازمند آرزو رکھتا تھا کہ ایک رسالہ مسائل ضروریہ میں بزبان اُردو بطور سوال و جواب

جدول مشرف علیخان ودیگر کتب فارسی سے اخذو ترجمہ کر کے جمع کرے اور اوسمین
وہ مسائل کہ جنکی اکثر ضرورت ہوا کرتی ہے مندرج ہون مگر نامساعدت طالع زبون اور گردش زمانہ دون
اور اوکار روزگار سے یہ امر صورت پذیر نہوتا تہا اتفاقاً اس درمیان مین بخت نے رہنمونی کی اور گوہر
مراد ہاتہہ مین آیا یعنی اشتیاق ملازمت قبلہ دینی وکعبہ دنیوی سر پرست نیازمندان ومربی فدویان
مرجع ہر خاص وعام اعمام عالیمقام جناب سید ابن امام وسید آل محمد صاحب قبلہ ادام اللہ ظلالہم العالی
علی رؤسنا جو بانند والد مرحوم کے نگران حال کمترین کے ہین وظل عاطفت جناب موصوفین مین فدوی نے
پرورش پائی ہے جوش زن قلب ہوا اور کشش آب ودانہ نے مقام قصبہ مارہرہ مین پہنچایا وسعادت
ملازمت کیمیا خاصیت دونون بزرگوارون سے شرف اندوز ہوا وہان ذکر کتاب جامع المسائل و
پرچہ اخیار الاخبار کا برادر عزیز از جان سید محمد ابراہیم سلمہ الرحمان سے سنا اور اوسکو دیکہا مگر وہ کتاب
بہی مثل کتاب جدول مشرف علیخان بلکہ زیادہ اوس سے بے ترتیب دیکہی گئی اوسکے مطالعہ سے آرزوے
قدیم تازہ ہوئی اور پہر اشتیاق ترتیب رسالہ ازحد ہوا چنانچہ اوسی وقت سے بذریعہ نیاز نامجات ومعرفت
عزیز نبیل حافظ سید عبد الجلیل صاحب مد عمرہ وقدرہ جو اوس زمانہ مین واسطے درس اور تحصیل علم کے
مدرسہ ایمانیہ لکہنؤ مین مقیم تہے قریب چہہ سو مسائل کے بدستخط ومہر علامی وفہامی حاوی فروع واصول
جامع معقول ومنقول افضل الفضلا افقہ الفقہا مروج احکام شریعت ناشر آیات طریقت قطب آسمان
علم وحکمت ہادی گمگشتگان وادی ضلالت بحر ذخار فضل وکمال دریای قلزم مکنت وجلال محی مراسم
طریقہ امامیہ مشید ادلہ مذہب اثنا عشریہ معدن الجود والفضائل فخر الاواخر والاوائل مجتہد العصر والزمان
ہادی دوران مولانا وسیدنا نائب ائمہ ہدیٰ آقا السید مصطفی المعروف بہ میر آغا صاحب
قبلہ لازالت شموس ہدایتہ ساطعۃً وانوار اقمار افاضتہ لامعۃً ابن عمدۃ العلما سید محمد ہادی صاحب طاب ثراہ
مزین کیگئی اور اکثر مسائل مشرف بدستخط حاجی الحرمین الشریفین صاحب خلق عظیم حاجی السید

محمد ابراہیم صاحب دام ظلکم سے ہوئے اور چند مسائل مسجل بعبارت مجتہد العصر مقبول کونین مولانا
السید بندہ حسین صاحب مدظلہ العالی ہین اور باقی مسائل و مطالب کتاب جدول شرفعلیخان
و رسالہ مجموعہ عباسی مصنفہ مجتہد احکام ربانی جناب آغا احمد صاحب بہبہانی مرحوم و دیگر کتب فقہ
سے اخذ و ترجمہ کرکے رسالہ نا بعبارت سلیس و اُردو باوجود قلت فرصت و افکار گوناگون بہزار محنت
و جانفشانی حیز تحریر مین آیا تا نفع اسکا ہر خاص و عام کو عام ہو اور سمجھنے مین مطالب و احکام شرعیہ کے
دقت و مشکل نہو و باعث عفو جرائم اس آثم کا ہو اور اس رسالہ کو کہ مسمی بہ تطہیر المومنین المعروف
بمجموعہ احمدی ہے چودہ باب اور باونن فصل پر مرتب کیا خداوند عالمین بہ تصدق ائمہ معصومین
فائدہ اسکا عام اور نفع اوسکا تام فرماوے اور برکت سے اس کتاب مستطاب کے عاقبت اس
عاصی پر معاصی کی اور والدین اس روسیاہ کی بخیر ہو آمین برب العباد - اب خدمت مین جملہ مومنین
و ناظرین رسالہ ہذا کی التماس ہے کہ ترتیب و تالیف کتاب سے یہ نیازمند محض نابلد ہے اگر کسی مقام
پر لغزش یا خطا واقع ہوئی ہو تو معاف کرین کیونکہ یہ کتاب محض بوجہ شوق و ذوق طبیعت و بفرمائش
برادرم و عزیزم مقبول زمن سید غلام حسن صاحب زاد اللہ عمرہ و حشمتہ و بتاکید اکید یارم بروح روانم
سعید و احسن سید آل حسن صاحب زاد محبتکم کہ جو اس خاکسار سے محبت بے فطر رکھتے ہین و حسب الارشاد
فیض بنیاد عمومی صاحب قبلہ و کعبہ دو جہان ارسطوی زمان جناب حکیم سید محمد جان صاحب قبلہ
مدظلہ العالی جمع و مرتب کی گئی ۔ اور اگر نفع اس سے اوٹھاوین تو اس عاصی پر معاصی کو دعای
خیر سے فراموش نہ کرین ع از کریمان کارہا دشوار نیست ؛

باب اوّل در مسائل طہارت آب مشتمل بر دو فصل فصل اول

در مسائل آب حوض و تالاب و تعداد کر وغیرہ دستخطی علمای اعلام

سوال کیا ارشاد فرماتے ہین مجتہد العصر والزمان دام ظلکم اس مسئلہ مین کہ ایک تالاب کا پانی ایسا ہے کہ اوسکے رنگ و مزے مین فرق ہے مگر بو مین فرق نہین ہے خواہ بو و رنگ مین فرق ہے مزے مین فرق نہین ہے خواہ ان تین باتون مین ایک بات مین فرق ہے دو مین نہین ہے تو وہ پانی نجس ہے یا نہین جواب اسکا شافی عنایت ہو اور یہ بہی ارشاد ہو کہ تعداد کُر کی کے ہاتھہ ہے ✣

جواب اگر پانی کا رنگ یا بو یا ذایقہ بسبب نجاست کے متغیر ہو تو وہ نجس ہے اور اگر تغیر اوصاف ثلاثہ مین بغیر آمیزش نجاست کے ہو تو وہ پاک ہے اور مطہر بہی ہے اگر آب مطلق اوسپر صادق آئے اور کُر عبارت ہے تین بالشت اور نصف بالشت طول اور اسی قدر عرض اور اسی قدر عمق بالشت مستوی الخلقت ہو والعالم **سوال** آب قلیل کم از کُر بمجرد ملاقات نجاست نجس ہوتا ہے یا نہین **جواب** ہان نجس ہوتا ہے ہو العالم **سوال** مثلاً حوض طاہر و پاک تہا ایک حصہ مسلمانون نے بہرا اور دو حصہ قوم ہنود نے بہرا اس صورت مین حوض مذکور مع پانی پاک و مطہر ہے یا نہین ارقام فرمائیے **جواب** صورت مرقومہ مین اگر بمقدار کُر پانی اوس حوض مین پاک و طاہر بہرا جائے یعنی اوس پانی مین نہ ہاتھہ ہندو کا متصل ہوا ہو اور نہ کوئی اور نجاست تو حوض اور وہ پانی پاک رہیگا بعد ازان باتصال نجاست بدون تغیر نجس نہوگا ہو العالم **سوال** کیا ارشاد فرماتے ہین علماے دین متین اس مسئلہ مین کہ اولاً حوض پاک و طاہر تہا مگر بضرورت تعمیر مکان قوم ہنود نے بطور نگار کے کانپ و چونہ اوس حوض مین بنایا اور اوسمین سے نکال نکال کر دوسری جا صرف کیا بعد فراغت کے اوس حوض مذکور کو دست مسلمان سے خوب ساد ہلوایا جب خشک ہوگیا پہر اوسکو مسلمان کے ہاتہہ سے ملبب کرا دیا اور پُر ہونیکے بعد بارش بہی ہوئی لیکن اب واسطے تعمیر عمارت کے مزدوران قوم ہنود پانی چاہ سے نکال کر اوسی حوض مین ڈالتے ہین اور وہ پانی حوض سے بہر کر دوسری جا پر گرتا ہے اس صورت مین حوض اور پانی حوض کا کہ لبریز ہے طاہر ہے

یا نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** جب حوض مین کُر بہر پانی تہا اور اوسپر بارش باران ہوئی تو وہ پاک ہو گیا بعد ازان جبتک پانی اوسمین کُر بہر رہیگا کافر کے ہاتہہ ڈالنے سے اور کسی نجاست سے نجس نہو گا البتہ بشرطیکہ متغیر نجاست سے نہو ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ جس جگہہ کُر نہو حوض کو کیونکر بہر دین فرین بدستخط ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** اگر زمین اور دیوار ہای حوض سے کوئی چیز نجس نہو اور پانی پاک اوسمین بہرا جائے اور بمقدار کُر یا زیادہ وہ بھر جاوے تو طاہر و مطہر ہو گا حاجت کر کی نہین اور اگر زمین یا دیوار حوض نجس ہو تو درصورت فقدان کُروہ حوض آب باران سے پاک ہوسکتا ہے ہو العالم **سوال** آب حوض اور تالاب مین اگر کائی ہو اور بوجہ کائی کے مزہ اور رنگ اوسکا متغیر ہو جاوے تو وہ پانی پاک ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** جبتک آب مضاف اوسپر صادق نہ آوے حکم آب مطلق جاری ہو گا ہو العالم **سوال** فضلۂ اسپ و دیگر جانوران ماکول اللحم و یا غیر نالی تالاب و حوض مین بکثرت یا بہ قلت پڑا ہے اور اوسی راہ سے پانی تالاب و حوض مین آتا ہے تو کچہہ الگ فاصلہ سے وضو اوس پانی سے کرسکتے ہین یا نہین اور جو پانی اندر حوض و تالاب ملاقی بہ نجس ہو کر جاتا ہے پاک ہو گا یا نجس اور اوس سے غسل کرسکتا ہے یا نہین **جواب** فضلۂ حیوان ماکول اللحم پاک ہے اگر جلال وغیرہ نہو اور جو پانی وقت بارش باران زمین پر جاری ہوتا ہے وہ پاک ہے جبتک بہ سبب نجاست متغیر نہو ہو العالم **سوال** ایک حوض کُر بہر پانی کا ہے اور اوسمین پانی نجس بھرا ہوا ہے یا ہندو نے بھرا ہے اگر اوسپر آب باران برسے اور وہ اوبل جاوے تو وہ حوض اور پانی اوسکا طاہر و مطہر ہے یا نہین ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر وہ آب مطلق ہے تو طاہر و مطہر ہو جائیگا ہو العالم **سوال** ایک حوض خُرد ہے اور کُر کے اندازہ کا نہین ہے اگر پانی کے آنیکی جگہہ سے آینوبہ لگاکے اور پہر ایک چہوٹی سی اور نالی کہود کے اوسکو بہر کرین واسطے وضو وغیرہ کے تو وہ ہوسکتا ہے

یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر وہ پانی پاک ہو تو اوس سے وضو ہو سکتا ہے ہو العالم **سوال**
اگر پانی حوض کا بقدر قلتین موافق مذہب شافعی کے ہو تو اوسمین غسل جنابت کرنا و یا اشیای نجس کا
پاک کرنا درست ہے یا نہین اور داخل ہونے نجاست سے وہ آب طاہر و مطہر رہیگا یا نجس ہوگا
اور جو حدیث کہ استبصار مین اس باب مین مسطور ہے قابل عمل ہے یا نہین **جواب** جو پانی
کم از کر ہے اوسمین بھی غسل ارتماسی صحیح ہوگا اگر بہ نہج شرعی بجا لاوے لیکن جب کوئی نجاست
اوس سے متصل ہوگی تو بلا تردد وہ نجس ہو جائیگا خواہ متغیر ہو خواہ نہو اور روایت مذکورہ اگر تسلیم
بھی کیجاوے کہ مثل صحیح کے ہے جب بھی دو طرح سے جواب اسکا ہو سکتا ہے اول یہ کہ مراد قلتین
سے وہ دو ظرف ہووین کہ جنمین پانی بقدر کر یا زیادہ ہووے مع الاتصال اور یہ مستبعد نہین اسلیے
کہ قلت بمعنی خم بزرگ ہے لغت مین دوم یہ کہ روایت محمول تقیہ پر ہو اسلیے کہ ظاہر ہے کہ وہ مذہب
اہلسنت ہے ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین کہ حوض مین لہسن مقشر جوش
کیا ہوا اگر از قدر دوم پانی مین بو لہسن کی ہوگئی پس اوس پانی سے طہارت وغیرہ جائز ہے یا نہین
مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر پانی اپنے اطلاق پر باقی ہے یعنی
اوس پانیکو پانی کہہ سکتے ہین بلا قید تو اوس سے طہارت جائز ہے ہو العالم **سوال** ہادیان دین اور
حاکمان شرع متین و نائبان سید المرسلین ان مسائل مین کیا ارقام فرماتے ہین اگر پانی و سرکہ مین
چھپکلی گرے تو پینا اوس پانی کا جائز ہے یا نہین مرزین بمہر ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** پینا
اوس پانی وغیرہ کا بنا بر مشہور مکروہ ہے ہو العالم **سوال** دلو چرمی جانور حلال میتہ و جانور حرام
کہ اوسکو مشک رنگین کرے اور دہوئے اور اوس ظرف سے پانی مسلم نکالے تو طاہر ہے
یا نجس **جواب** پانی دلو مذکور کا نجس سمجھنا چاہیے ہو العالم **سوال** اگر بدن کے عرق کا ایک قطرہ
یا دو قطرہ آب پیالہ مین گر جاوین تو اوس پانی کو نوش کر سکتے ہین یا نہین بینوا توجروا **جواب**

جبکہ قطرہ مستہلک ہوجاوے تو اوس پانی کا استعمال مطلقاً جائز ہے ہو العالم **سوال**[15] سقف
پر بول وغائط قریب بالا ریز دیا جا بجا افتادہ ہے اور آب باران پرنالہ سے آتا ہے وہ آب پاک ہے
یا نجس اور اوسکی چھینٹ سے محفوظ رہنا لازم ہے یا نہین ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب**
ہنگام بارش کے جو آب باران کا قطرہ بدن یا لباس پر گرے وہ پاک ہے بشرطیکہ وہ پانی بسبب
نجاست متغیر نہوا ہو اور اوسمین عین نجاست موجود نہو ہو العالم **سوال**[16] کیا فرماتے ہین علمای
دین انگور یا کشمش یا مویز منقی اگر پانی جوش کرے اور تین حصہ پانی جلا دے ایک حصہ پانی
باقی رہجاوے تو وہ پانی شرعاً پینا جائز ہے و یا دو حصہ پانی کو جلا دے اور ایک ثلث باقی رہجاوے
اوسکا پینا درست و جائز ہوگا یا نہ بینوا توجروا **جواب** ہرگاہ اشیای مرقومہ جوش مین آئین تو
بعض علما کے نزدیک حرام ہوجاتے ہین اور جب دو ثلث پانی جلجاوے تو حلال ہوجاتے ہین
بشرطیکہ نشہ نہ کرین ہو العالم

سوالات دستخطی مجتہد العصر ملک العلما مولانا و مرشدنا السید بندہ حسین صاحب قبلہ مدظلہ

سوال[14] ایک حوض معماران ہنود نے تیار کیا ہے بعد اوسکے اوسمین پانی بھر گیا اور طہارت
اوسکی آب کر سے کی گئی اور آب باران بہی خوب برسا اب کسی مدارج سے اوسمین شک باقی رہا یا
نہین بینوا توجروا **جواب** آب حوض مذکور پاک ہے ہو العالم **سوال**[15] آب برف حکم آب مطلق
مین ہے یا بحکم آب مضاف مین **جواب** برف پگہلی ہوئی آب مطلق ہے اگر اوسمین ایسی چیز نہ ملی
ہوئی ہو جسکے ملنے سے مضاف کہلاوے ہو العالم بندہ حسین **سوال**[16] کیا فرماتے ہین علمای
دین اس مسئلہ مین کہ اگر کتا حوض مین پیشاب کرجائے اور پانی اوس حوض کا زیادہ کر سے ہو تو وہ

پانی نجس ہے یا پاک **جواب** اگر بعد التغیر کُر بھر پانی یا زیادہ باقی ہے تو وہ حوض نجس ہوگا ہو العالم

سوال[۲۰] ما قولکم دام ظلکم کہ روغن نجس حوض مین گر کر منتقل ہو جائے پس واسطے اوسکے کیا حکم ہوتا ہے ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** بدون استہلاک حکم طہارت مشکل ہے ہو العالم

سوال[۲۱] ما قولکم مد ظلکم اگر آب مضاف کو کسی گھڑے مین بھرے اور آب کثیر مین غوطہ دے تو پاک ہو جائیگا یا نہین ارقام ہو بینوا توجروا **جواب** جبتک اسم مضاف کا اوسکے اوپر صادق آئیگا پاک نہوگا ہو العالم

سوالات دستخطی جناب سید حسین صاحب مرحوم از کتاب جدول مشرف علیخان

سوال[۲۲] کیا فرماتے ہین علماے دین اس صورت مین کہ اگر پانی برابر کُر یا زیادہ اوس سے قریب پانچ چھ کُر کے ہو جیسا کہ حوضہای وسیع خانہ سازمین ہوتا ہے اور اوسمین قطرہ بول یا براز اسقدر کہ بو و طعم اور رنگ تمام آب حوض کو متغیر نہ کرے یا خون اسقدر کہ تمام پانی کو رنگین نکر سکے پڑا ہو تو استعمال مین اوسکے کیا حکم ہے اور یہ بھی ارشاد ہو کہ اگر خون اسقدر پڑے کہ دو تین اونگل برابر پانی کو فوراً رنگین کردے اور پھر جسوقت کہ مخلوط ہو رنگ زایل ہو جاوے تو استعمال مین مضایقہ ہے یا نہ اور آب ایک کُر و چند کُر ایک حکم رکھتا ہے یا مختلف اور اگر ایسے حوضو نمین مُردہ کنجشک یا چھپکلی وغیرہ جانوران ماکول اللحم و غیر ماکول اللحم گرے اور بفور گرنیکے نکال لیا جاوے و قبل اسکے کہ نوبت تغیر اوصاف ثلثہ نہ پہونچے پس مصرف مین ایسے پانی کے کیا حکم ہے اور اس قسم کے حوض مین بعد ازالہ نجاست جنابت کے غسل ترتیبی یا ارتماسی ہوسکتا ہے یا نہ اور پاپوش و موزہ آلودہ گل ولائی کوچہ و بازار کو ان حوضو نمین دھو سکتا ہے

یا نہین **جواب** نجاست ہرگاہ آب کثیر کو متغیر نہ کرے یا کرے ولاکن غیر متغیر بقدر گز یازیادہ اوس سے ہو اور بسبب مخلوط ہونے آپ متغیر یا غیر متغیر تغیر اوسکا زایل ہو جاوے اس صورت مین حوض اور آب کثیر نجس نہین ہوسکتا بلکہ وہ پاک ہے اور اگر پانی بقدر گز ہو اور تہوڑا اوس سے متغیر ہو یا زیادہ ہو اور بعد حدوث تغیر کے مابقی کم گز سے باقی رہے تو وہ کل نجس ہو جائیگا اور مردہ اوس جانور کا کہ خون جہندہ رکہتا ہو خواہ ماکول خواہ غیر ماکول اگر آب قلیل کم از گز مین گر پڑے تو اوسکو نجس کرتا ہے اور جو کہ خون جہندہ نہین رکہتا ہے مردہ اوسکا پانی کو نجس نہین کرتا اور آب کثیر بدون تغیر کے ہرگز نجس نہین ہوتا اور بیچ طہارت و غسل جنابت کے ایسے حوض مین کہ نجاست اوسکی پانی کو متغیر نہ کرے کچہ عیب نہین و کفش و موزہ گل آلودہ کو بیچ آب کثیر کے غوطہ دینا کچہ ضرر نہین رکہتا مگر بنظر کثافت اگر اجتناب کرین کیا مضایقہ ہو العالم +

فصل دوم در مسائل آب چاہ مشتمل بر فوائد عدیدہ

سوال ہندو نے چاہ کہودا ہو بدون بارش کے وہ پانی استعمال کرسکتا ہے یا نہ **جواب** بنا بر مشہور اوس پانی کا استعمال جائز ہے اور احوط یہ ہے کہ ہما امکن سب پانی اوسکا کہینچ ڈالین اوسکے بعد استعمال کرین ہو العالم **سوال** چونکہ چاہ حکم آب جاری کا رکہتا ہے اگر کوئی شے کنوئین مین گرکر مرجائے یا کافر اندرون چاہ جاوے یا دوسری چیز مثل براز و مسکرات کنوئین مین گرے تو آب چاہ اوپر حالت اپنی کے باقی رہتا ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** علی الاشہر آب چاہ حکم جاری کا رکہتا ہے پس بیچ صورت عدم تغیر احداوصاف نجس نہوگا اگرچہ کہینچنا مقدرات شرعیہ کا بیچ اشیای مذکورہ کے احوط ہے ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین کہ آب چاہ ملاقات نجاست سے بدون تغیر رنگ یا بو یا مزہ نجس ہوتا ہے یا نہین بینوا توجروا + **جواب** صورت مذکورہ مین علی الظاہر طاہر رہیگا لیکن شرط ہے کہ پانی مثل پسینے کے

منبع سے نہ نکلتا ہو اگرچہ مقدرات شرعیہ کا نزاح احوط ہے ہو العالم **سوال**[۲۶] اگر کنوئین مین چہپکلی اور موش ویا مرغی وچہچوندر ویا بلی وبنولا گرین او زندہ نکالے جاوین ویا مرجاوین اور بعد مرنیکے باہر کئے جاوین توکسقدر پانی چاہ سے نکالنا چاہیے اور کیا مقدار از روی شرع ہے **جواب** بنابر قول راجح آب چاہ بدون تغیر بہ نجاست نجس نہین ہوتا لیکن منزوحات شرعیہ کی رعایت اولی ہے اور تفصیل اوسکی رسالہ تحفۃ المومنین وغیرہ مین دیکہی جاوے اور جانوران مذکورہ اگر زندہ خارج ہون تو کچہہ تدارک نہین ہے ہو العالم

مسائل دستخطی مجتہدین سابقین از کتاب جدول مشرف علیخان

سوال[۲۷] ہر چند مذہب مختار متاخرین علمای اعلام خصوص آب چاہ مین ظاہر ہے لیکن جو مقصود جمع اقوال مجتہدین ہے پس ارشاد ہو کہ رای عالی بیچ خصوص نزح آب چاہ کے درحالت تغیر احد الاوصاف وعدم تغیر کے کیا ہے **جواب** آب چاہ اگر ایک اوصاف ثلثہ سے ساتہہ نجاست کے متغیر ہو تو نجس ہوتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جسوقت اسقدر پانی اوسکا کہینچین کہ تغیر برطرف ہو پس پاک ہوجاتا ہے اور حاجت سب پانی نکالنے ویا نزح کے نہین ہے اور اگر متغیر نہو پس بمجرد ملاقات نجاست کے نجس نہین ہوتا ہے اور نزح مقدرات شرعیہ سنت ہے علی الاشہر الاظہر ہو العالم **سوال**[۲۸] اولاً پانی ایک کنوئین کا بو کرتا تہا بعدہ ٹکڑے کہال کے اوس کنوئین سے نکلے مگر معلوم نہوا کہ یہ کہال چوہے کی ہے یا چہچوندر یا گہوس کی اور پہر تمام پارہا گوشت اوسکے نکالیگئے مگر اتفاق کہینچنے مقدر شرعیہ کا نہوا یہانتک کہ عرصہ دو ماہ تک مزدوروں نے واسطے گلابہ کے پانی اوس کنوئین کا کہینچا کہ بدبو اوسکی موقوف ہوئی

پس اب کس قدر پانی کھینچا جاوے کہ کنوان طاہر ہو **جواب** بعد زوال تغیر آب چاہ مذکور پاک ہے علی الاظہر ہو العالم ✦

مسائل دستخطی آغا احمد صاحب بہبہانی از مجموعۂ عباسی

سوال ۲۹ پانی کنوئین کا بدبو اور بدذائقہ ہوا مگر ہم نہین جانتے ہین کہ نجاست سے ہے یا غیر نجاست سے اس صورت مین پانی اوس کنوئین کا طاہر ہے یا نجس **جواب** پاک ہے ہو العالم **سوال** ۳۰ آب چاہ یا ظرف سے غسل یا وضو کر کے نماز پڑہی اور اوس اثنا مین تمیز نہ کیا بعد فراغت کے معلوم ہوا کہ آب بدبو اور بدذائقہ نجاست سے تہا غسل و نماز درست ہے یا اعادہ کرے بینوا توجروا **جواب** باطل ہے ہو العالم **سوال** ۳۱ وہ کنوان کہ سوای ہندو کے دوسرا آدمی اوس سے پانی نہ کھینچے تو طہارت مین اوسکے کیا حکم ہے مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** آب چاہ ملاقات نجاست سے نجس نہین ہوتا ہے علی الاقوی خواہ بقدر کر ہو خواہ کمتر اوس سے بشرط جوش کے ہو العالم **سوال** ۳۲ اگر ہندو پانی کنوئین سے کھینچے اور ہاتہ اپنا ڈول یا ظرف آب مین نہ ڈالے تو ہم خود اوس ڈول و ظرف مذکور کو پکڑ کر استعمال اوس پانی کا کر سکتے ہین یا نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** اگر پوست نہ ہو یا وہ کہال مذبوح جانور کی ہو تو کچہ ضرر نہین ہے ہو العالم ✦

بیان نزح آب چاہ وغیرہ از کتاب تحفۃ الصالحین

مطلب پہلا اون چیزون کے احکام مین ہے کہ جو نجاست سے پاک کرنیوالی ہین اور وہ کئی ہین۔ پہلے آب مطلق یعنی پانی ہے کہ وہ ہر چیز کو پاک کرتا ہے کہ جو قابل پاک ہونیکے ہے بخلاف آب مضاف مثل آب انار اور گلاب کے لیکن آب مطلق کی کئی قسمین ہین **قسم پہلی** آب جاری ہے اور آب جاری وہ پانی ہے کہ مادہ اور چشمہ سے آتا ہو پس بمجرد ملاقات

نجاست کے نجس نہین ہوتا تاوقتیکہ بسبب عین نجاست کے رنگ یا بو یا مزہ اوسکا متغیر نہو خواہ کُر سے
کم ہو خواہ زیادہ بنا بر فتویٰ اور مشہور کے اگرچہ کُر کا ہونا احتیاط ہے **قسم دوسری** آب ایستادہ
ہے اور آب ایستادہ وہ پانی ہے کہ چشمہ نہین رکہتا پس اگر کُر سے کم ہو تو بمجرد ملاقات نجاست
کے نجس ہو جاتا ہے اور اگر کُر بہر ہو تو نجس نہین ہوتا جبتک کہ بسبب عین نجاست کے رنگ
یا بو یا مزہ اوسکا متغیر نہو **قسم تیسری** آب حمام ہے کہ حمام کے چہوٹے حوضون کا بہی پانی
بمجرد ملاقات نجاست کے نجس نہین ہوتا جسوقت کہ وہ کُر سے ملے ہون **قسم چوتھی** آب
باران ہے کہ آب باران بہی بمجرد ملاقات نجاست کے نجس نہین ہوتا جبتک کہ متغیر نہو اور اسمین
شک نہین کہ اگر اسقدر بارش ہو کہ پانی زمین پر جاری ہو تو وہ پاک ہے بلکہ پاک کرنیوالا بہی
مگر تقاطر پس اگر اوسکو مینہہ برسنا کہین تو وہ پاک کرنیوالا نہوگا و الا پاک کرنیکا احتمال قوی ہے
بنا بر مشہور کے لیکن جریان باران کی رعایت مین احتیاط ہے جہانتک ممکن ہو **قسم
پانچوین** آب چاہ ہے کہ آب چاہ بہی بمجرد ملاقات نجاست کے نجس نہین ہوتا بلکہ حکم جاری
کا رکہتا ہے بنا بر فتویٰ اور مشہور کے لیکن مقدرات شرعی کا نکالنا سنت ہے اور بعضے علما
واجب جانتے ہین پس معلوم ہو کہ واسطے مرنے شتر کے خواہ نر ہو خواہ مادہ خواہ بڑا ہو خواہ چہوٹا
اور شراب کے گرنے مین تمام پانی نکالے اور اگر پانی اوسمین بہت ہو کہ تمام کا نکالنا متعذر
ہو تو ایک روز چار مرد پیشتر صبح صادق سے اور بعد غروب آفتاب کے تہوڑی سی رات تک
اسواسطے کہ تمام دن پانی کے کہینچنے کا یقین حاصل ہو پانی نکالین جسقدر ہو سکے اور
ایام سرما اور گرما مین کچہہ فرق نہین لیکن واسطے نماز جماعت کے سب کا باہم توقف کرنا جائز ہے
اور واسطے مرنے خر کے ایک کُر پانی نکالے اور کُر یہانکے حساب سے ساڑہے آٹہہ من سے کچہہ
زیادہ ہوتا ہے اور بعضے علما نے استر کے بہی مرنے مین ایک کُر فرمایا ہے اور گہوڑے اور

بیل کے بہی مرنے مین ایک کر ہے بنابر قول ایک جماعت کے اور سند اوسکی واضح نہین اور انسان کے مرنے مین ستر ڈول نکالے اگرچہ مردہ کافر کا بہی ہو اور واسطے فضلہ انسان کے خواہ مسلمان کا ہو خواہ کافر کا تر ہو یا یہ کہ اجزا اوسکے پراگندہ ہو گئے ہون پس بعد اخراج عین نجاست کے چالیس یا پچاس ڈول نکالے اگر پانی متغیر نہوا ہو لیکن کُتّے اور بلّی کے مرنے مین چالیس ڈول نکالے اور وارد ہے کہ واسطے کُتّے اور بلی اور چوہے اور کبوتر اور مرغ خانگی کے چند ڈول کافی ہین اگرچہ زندہ باہر آئین اور پرندونکے مرنے مین کہ اونمین سے نہایت چھوٹا کبوتر اور بڑا اشتر مرغ ہے دس ڈول نکالے اور اسی طرح سے چوہے کے بہی مرنے مین دس ڈول نکالے جسوقت کہ کہال اوسکی بوسیدہ ہو کے شگافتہ یا جدا ہو جائے والا تین ڈول کافی ہین بنابر مشہور کے اور بعضے علمانے سات ڈول فرمائے ہین اور اسی طرح سے اوس لڑکے کے بہی پیشاب مین کہ دودہ پیتا نہو اور سن بلوغ کو پہنچا نہو بنابر مشہور کے اور اسی طرح غسل جنب مین بہی سات ڈول ہین اگر نجاست منی سے پاک ہو اور اسی طرح سے کُتّے کے بہی گرنے مین سات ڈول ہین اگر زندہ باہر آئے اور چہپکلی کے لئے تین ڈول ہین بنابر قول صدوق علیہ الرحمہ کے اور چڑیا کے مرنے مین ایک ڈول کافی ہے اور اسی طرح سے بعضے علمانے شیر خوار کے بہی پیشاب مین ایک ڈول فرمایا ہے غرض یہ سب حکم اوس صورت مین واجب یا سنت ہین کہ بسبب نجاست کے پانی متغیر نہوا ہو لیکن جس صورت مین کہ رنگ یا بو یا مزہ مین تغیر ہو پس پہلے اسقدر پانی نکالنا واجب ہے کہ تغیر زائل ہو اور بعد اُسکے مقدرات شرعی کا نکالنا سنت ہے اور جبکہ کنوئین مین پانی متغیر بنجاست پائے پس جسوقت سے کہ علم نجاست کا حاصل ہو تو حکم اوسکا نجس کا ہوتا ہے

باب دوم در مسائل مطہرات و نجاسات مشتمل بر دو فصل

فصل اول در نجاسات

سوال اگر شراب یا بھنگ یا دیگر نجس شئی کسی دوا یا چاندی چڑہانے مین یا کیمیا کے عمل مین اوسکو استعمال کرے تو درست ہے یا نہین بینوا توجروا جواب شراب نجس ہے اور حرام اور بھنگ حرام ہے نجس نہین اور استعمال شئی نجس کا ادویہ ضمادیہ مین بھی نہ کرین ہرگاہ طہارت مضر ہو اور بہتر یہ ہے کہ کسی جگہہ استعمال اوسکا نہ کرے بے ضرورت کے ہو العالم سوال ۳۴ جن جن چیزون کو خدا نے مسخ کیا ہے وہ نجس ہین یا پاک اور وہ خشک ہون یا تر اونکے مس کرنیسے آدمی نجس ہوتا ہے یا نہین جواب ممسوخ بنابر مشہور طاہر ہے ہو العالم سوال ۳۵ بھنگ خشک ہو یا تر اوسکے مس کرنیسے انسان کے بدن پر نجاست پہونچتی ہے یا نہین اور کون کون چیز نشئے مین داخل ہے کہ جسکا کہانا یا پینا حرام ہے جواب بھنگ نجس نہین خشک ہو خواہ تر لیکن بھنگ اور شراب اور تاڑی اور جو مسکر ہو اوسکا کہانا پینا حرام ہے ہو العالم سوال ۳۶ حوض اور حمام کے در و دیوار نجس ہین یا پاک اور اگر نجس ہین تو کسطرح سے بعد غسل کرنیکے باہر آوے کہ بدن طاہر رہے بینوا توجروا جواب اگر در و دیوار مین کچہہ نجاست عارضی ہو مثل اسکے کہ ہندون نے اوسکو بنایا ہو اور نجاست کا علم ہو اگرچہ بقرائن ہو تو در و دیوار نجس ہونگے والا پاک جاننا چاہیے ہو العالم سوال ۳۷ چکنی مٹی خشک زن ہندو سے خریدکی اوسکو پاک سمجہین یا نجس اور اگر نجس ہے تو کیونکر اوسکو پاک کیا جاوے بینوا توجروا ٭ جواب صورت مرقومہ مین اگر نجاست مٹی کی معلوم نہین تو مٹی پاک ہے ہو العالم سوال ۳۸ ہرگاہ بعد استبراء کچہہ رطوبت مقام پیشاب سے باہر آوے اور شبہہ بول کا ہو پس وہ رطوبت پاک ہے یا نجس بینوا توجروا جواب صورت مرقومہ مین اگر یقین حاصل ہو

کہ یہ رطوبت بول ہے نجس ہوگی والا فلا ہو العالم **سوال** ٣٩ جو خون کہ گردن ذبیحہ سے عند الذبح
نکلتا ہے اگر وہ خون گوشت مین مس کرے گوشت نجس ہوگا یا نہین اور دہونا اوس خون کا
گلو وچرم سے رواج نہین رکھتا ہے پس کیا حکم ہے بینوا توجروا **جواب** جو خون کہ عند الذبح
گلوی ذبیحہ سے جاری ہو نجس ہے اور ازالہ اوسکا گردن او جس چیز مین کہ لگے لازم ہے
واسطے استعمال اوسکے ہو العالم **سوال** ٤٠ سُنّی مذہب والے کا پسینہ نجس ہے یا طاہر ہے
اور اکل وشرب سُنّی کے ساتہہ ایک برتن مین جائز ہے یا نہین **جواب** اگر خارجی یا ناصبی
نہو تو محکوم بہ نجاست نہین ہے ہو العالم **سوال** ٤١ کیا فرماتے ہین علماء دین متین اس
مسئلہ مین کوئی شخص نجس کپڑے کو یا بدن کو طاہر کرے تو جو پانی کہ دفع کرکے نجاست کو زمین
پہ گرے وہ نجس ہے یا طاہر **جواب** اگر نجاست کا کچھہ اثر اوسمین پایا جائے تو بالاتفاق
نجس ہے والا مسئلہ اختلافی ہے اور حکم نجاست احوط ہے ہو العالم **سوال** ٤٢ کیا فرماتے
ہین علماء دین ومفتیان شرع متین اندرین مسئلہ اگر زن ومرد زنا سے جنب ہون اور غسل
ترتیبی کرین اور جو پانی کہ اونکے بدن سے گرے اور اوسکی چھینٹ بہی پڑے تو آیا وہ نجس ہے
یا طاہر **جواب** صورت مرقومہ مین اگر وہ پانی پاک ہے اور جائی پاک پر گرے اوسکی چھینٹ
پاک ہوگی علی المشہور اور اجتناب اوس سے احوط ہے ہو العالم **سوال** ٤٣ کیا فرماتے
ہین علماے دین بیچ اس مسئلہ کے کہ بول وبراز مکروہ جانورون کا یعنی خر وغیرہ کا نجس
ہے یا مکروہ اور درصورت لگنے کے نماز ہوگی یا نہ **جواب** علی الظاہر طاہر ہے لیکن نماز مین
مکروہ ہے ہو العالم **سوال** ٤٤ کیا فرماتے ہین علماء دین شرع متین بیچ کتاب روضۃ الاحکام
اور مرشد المومنین کے چند چیزین داخل نجاست کے کیا اور وہ داخل نجاست نہین ہین جیسے
کہ سور ولد الزنا اور عرق جنب حرام اور حلال اور سور خرگوش اور روباہ اور مسوخات اور

موش اور چلپاسہ اور قے ان دونون حضرات اسکنہا الجنہ کے کلام سے کراہت ثابت ہوتی ہے
اور در صورت کراہت کے کراہت شدید یا کراہت قلیل ان سبھونکی جداگانہ تفصیل فرمائیے یہ سب
حکم نجاست کا ایک رکھتے ہین یا برعکس **جواب** عرق جنب بحرام سے اجتناب احوط ہے اور
باقی اشیای مذکورہ مکروہ ہین اور تفرقہ درمیان کراہت بعض دون بعض بشدت وضعف نظر
سے نہین گزرا ہو العالم **سوال ۴۵** ایک شخص کا سائیس ہندو ہے اور گھوڑے نہلاتا ہے اور
صاف کرتا ہے جسوقت اوسپر سوار ہون اور پسینا کپڑے کو لگ جاوے تو نماز اوس سے درست
ہوگی یا نہ کیونکہ مس کردہ ہنود ہے اور خشک ہوگیا اور پسینا آیا پس اس صورت مین کیا حکم
ہے بینوا توجروا **جواب** جب بدن حیوان غیر انسان نجس ہو اور بعد ازان عین نجاست
زائل ہوکر خشک ہوجائے تو وہ پاک ہوجاتا ہے علی المشہور پس بعد پاک ہونے کے جب پسینا
نکلے گا تو وہ پاک ہوگا ہو العالم **سوال ۴۶** گوشت حلال مس کردہ ہند وحکم طہارت رکھتا ہے
یا نجس **جواب** صورت مرقومہ مین بعد تطہیر شرعی استعمال اوسکا مباح ہے ہو العالم **سوال ۴۷**
زغال نجس لکڑی کا پاک ہے یا نہ اور روٹی اور کباب نجس لکڑی کی آنچ مین پکانا جائز ہے یا
نہین بینوا توجروا **جواب** زغال نجس لکڑی کا نجس سمجھنا اقرب باحتیاط ہے لیکن لکڑی نجس
کی آگ سے کھانا پکانا کباب ونان ہو یا غیر اوسکا جائز ہے ہو العالم **سوال ۴۸** پوست مار
یعنے کینچلی آیا نجس ہے یا نہ اور مس کرکے بعد طہارت ہاتھون کے نماز جائز ہے یا نہین بینوا توجروا
جواب کینچلی سانپ کی طاہر ہے لیکن نماز مین اجتناب اوس سے احوط ہے ہو العالم
سوال ۴۹ اشک مومن بنابر مومن دیگر پاک ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** پاک ہے لیکن
اگر جرم رکھتا ہو تو وقت صلوٰۃ اوس سے احتراز کرین ہو العالم **سوال ۵۰** جناب جنت مآب
ممتاز العلما مرحوم مغفور کا دستخطی مسئلہ پرچہ اخیار للاخبار مین دیکھا کہ اشک مومن برای دیگر مومن

پاک ہے لیکن اگر جرم دار ہو پس صلوٰۃ مین احتراز کرین پس اسمین خلجان خاطر فاتر کو یہ ہے کہ اشک
دماغ سے آتا ہے اور دماغ مین کونسی ایسی چیز نجس پاک کر یہ ہے کہ جس سے صلوٰۃ مین احتراز
چاہیے مشرح اسکی وجہ سے سرفراز کیجیے وارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** فضلات
طاہرہ حیوان غیر ماکول اللحم سے مانند اشک اور لعاب دہن کے نماز مین اجتناب لازم ہے اور
از بس کہ انسان بھی حیوان غیر ماکول اللحم ہے تو اوسکے فضلات سے بھی نماز مین اجتناب کرنا چاہیے
لاکن بال اور ناخن منفصلہ اور لعاب دہن انسان اگر لباس مصلی مین ہو تو اوس کا
جائز الصلوٰۃ ہونا احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور باقی فضلات مثل اشک بالتصریح احادیث
مین وارد نہین پس اوسکا جائز الصلوٰۃ ہونا محل تامل ہے خصوصاً جبکہ وہ فضلات طاہرہ غیر
مصلی کے ہون لہذا جناب جنت مآب طاب ثراہ نے تحریر فرمایا کہ اشک انسان غیر مصلی
اگر لباس مین ہو اور جرم رکھتا ہو اسلئے کہ رقیق بعد خشک ہونے کے فنا ہو جائیگا تو اوس سے
نماز مین اجتناب کرین اور جناب مرحوم نے یہ حکم ظاہر احتیاطاً فرمایا ہے ہو العالم **سوال** ۵۱ شیر
عورت کہ بباعث پسر ہو و یا دختر طاہر ہے و یا نجس اور وہ شیر جو دہان اطفال مین ہو وہ بدن
مصلی و جامہ مصلی مین لگے تو نماز مین خلل ہوگا یا نہین بینوا توجروا **جواب** شیر زن مسلمہ
علی الظاہر طاہر ہے مطلقاً اور مرضعہ کو اجتناب اوس سے نماز مین لازم نہین ہے اور غیر مرضعہ
کو اجتناب اوس سے نماز مین احوط ہے اگر بہ نسبت اوس شخص کے اجتناب کرنے مین عسر و
حرج لازم نہ آوے والا معاف ہوگا ہو العالم **سوال** ۵۲ بول و غائط لڑکا و لڑکی شیر خوارہ پاک
ہے و یا نہ اور کس زمانہ تک پاک رہتا ہے اور دہونا اوسکا بدن و پارچہ سے بوقت نماز ضرور ہے
یا کیا **جواب** نجس ہے مطلقاً اور پاک کرنا اوس سے جامہ و بدن کا واسطے نماز کے لازم
ہے ہو العالم **سوال** ۵۳ زید کو بوقت شب احتلام ہوا اور اوس نے نماز صبح بہ تیمم ادا کیا مگر بوجہ

سرہا تا دوپہر یا وقت نماز دیگر نہ نہایا اور ایک کپڑا پاک اوپر پاجامہ کے کہ جسمین نجاست خشک
تہی تا وقت غسل باندہے رہا ایسی حالت مین وہ کپڑا طاہر بہی نجس ہو جاویگا یا طاہر رہیگا
جواب جس پارچہ طاہر مین وصول نجاست کا یقین نہو وہ پاک رہے گا ہو العالم
سوال ۵۴ تماکو سوختہ پاک ہے یا نجس و در بارہ منجن کیا حکم ہے **جواب** تماکو پاک کا کچہ
مضایقہ نہین اور نجس جب جلکر راکھ ہوجائے تو وہ بہی پاک ہو جائیگا اور قبل راکھ ہونیکے
اگر منجن اوسکا بنائے تو بعد استعمال کے تطہیر کرے ہو العالم **سوال** ۵۵ تاڑی نجس ہے یا پاک
بینوا توجروا **جواب** نجس ہے اور حرام ہو العالم **سوال** ۵۶ روغن چراغ طاہر ہے و یا نجس
بینوا توجروا **جواب** اگر کوئی نجاست اوس سے متصل نہوئی ہو مطلقًا اور نہ بالاصالۃ نجس
ہو تو پاک ہوگا ہو العالم **سوال** دود تماکو ہی نجس سے احتراز کرنا لازم ہے و یا نہ اور اگر وہ
دود جامہ پر سے گزرے تو وہ جامہ نجس ہو جائیگا و یا طاہر رہے گا اور بعد پینے قلیان کے
منہہ کو طاہر کرنا ضرور ہے و یا طہارت لازم نہین **جواب** اوس سے احتراز لازم ہے اور اگر
پیے تو منہہ کا پاک کرنا احوط ہے اور اسی طرح پاک کرنا واسطے نماز کے اوس کپڑے کو جس سے
وہ دہواں چند مرتبہ متصل ہو کے اوسمین اثر کیا ہو لیکن ایک مرتبہ متصل ہونیسے بدون تاثیر
کپڑا نجس نہوگا ہو العالم **سوال** گانجہ نجس ہے و یا طاہر مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب**
اگر وہ دراصل خشک چیز ہے تو طاہر ہوگی لیکن حرمت مین اوسکے کچہ شک نہین ہو العالم
سوال ۵۹ شیر و لعاب و عرق و اشک رطوبات باطنہ حیوانات حرام کے علاوہ نجس العین کے
آیا نجس ہین یا نہ پس شیر و لعاب و عرق وغیرہ رطوبات و فضلات انسان مسلم کے سواے
بول و منی و خون کے کیا حکم رکہتے ہین نجاست و طہارت مین اور استعمال اونکا نماز مین
کیساہے بینوا توجروا **جواب** اشیای مذکورہ حیوانات طاہرہ اور مسلمان کے

طاہر ہین لیکن فضلات طاہرہ حیوان غیر ماکول اللحم سے اور انسان سے نماز مین احتراز کرنا احوط ہے سوال۶۰ لعاب دہن مسلم کے اور بال اور ناخن اوسکے کہ یہ جائز الصلوٰۃ ہین ہو العالم سوال بہاپ سے بول وبراز کے سرا بین اور مگس بیت الخلاسے گرا بین اور گرد وغبار کثیف سے ہر موسم مین اجتناب دشوار ہے اسمین کیا حکم ہے بینوا توجروا جواب ان اشیاء سے اجتناب لازم نہین اور مگس بیت الخلا اگر نجاست پر بیٹھے اور یقین ہو کہ اوسکے پانون ہنوز تر ہین اور بدن پر بیٹھے تو البتہ بدن نجس ہوگا اور اگر یقین اوسکے پانونکی نجاست وتر ہونے کا نہو تو اوس سے اجتناب لازم نہوگا ہو العالم

مسائل دستخطی مجتہدین سابقین از کتاب جدول مشعلیخان

سوال۶۱ اگر شئے حرام معاذ اللہ کہائے یا روغن یا دوا یا غذای ملموس دست کافر کہ معلوم النجاست ہو کہائی ہو تو حکم قے کرنے یا نہ کرنیکا ہیچ اکل شئے حرام ونجس دونونکے مساوی ہے یا فرق رکہتا ہے اور حکم واسطے نماز اوس وقت کے کہ حرام ونجس معدہ مین ہو حکم قی کرنیکا ہے یا نہ جواب احتیاط قے کرنے مین ہے لاکن وجوب قے ثابت نہین ہو العالم سوال۶۲ اگر کوئی حیوان یہودی یا ارمنی سے خریدا جاوے اور یقین ہو کہ اوس ارمنی یا یہودی نے اوسکے جسم کو برطوبت مس کیا ہے تو بدن اوسکا پاک ہے یا نجس مفصل ارشاد فرمائیے بینوا توجروا جواب جبکہ عین نجاست اوس حیوان مین موجود نہو تو حکم بہ نجاست نہین ہو سکتا ہو العالم سوال۶۳ آب مذی کہ ملاعبت زنان سے نکلتا ہے اگر بدن یا پارچہ مین لگے تو تطہیر اوسکی واجب ہے یا نہ اور ناقص وضو ونجس ہے یا نہ جواب ناقص وضو نہین ہے اور نجس بہی نہین ہو العالم سوال۶۴ خون آدمی کا کہ نجس ہے اگر کم درہم بغلی سے کپڑے پر پڑا ہو تو معفو ہے مگر شرح درہم بغلی کی ارشاد ہو اور اگر خون متفرق جابجا کپڑے پر ہو کہ اگر سب کو ایک جا کرین زیادہ درہم بغلی سے ہو معفو ہے

یا نہ **جواب** احوط یہ ہے کہ اگر انگوٹھے کی پور سے کمتر ہو اوس صورت مین معفو جانین و الا
اجتناب کرین اور اگر خون متفرق ہو اور مجموع اوسکا زیادہ درہم پر ہو اگرچہ فرق مین کمتر ہو
ظاہر یہ ہے کہ معفو نہوگا ہو العالم **سوال**[۶۵] ریم خون آلود کہ اکثر بشور چشم تر سے کہ اوسکو کہا بھی
کہتے ہین نکلتا ہے اوسکی نجاست مین کیا حکم ہے اور مقدار قلیل اوسکا کہ معفو ہو کسقدر ہے
مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** جسوقت کہ خون ریم مین شریک ہو نجس ہوگا و ازالہ
اوسکا قلیل ہو خواہ کثیر واسطے وضو و مانند اوسکے لازم ہے ہو العالم **سوال**[۶۶] ریم محض نجس ہے
یا پاک مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** پاک ہے ہو العالم **سوال**[۶۷] بول و براز موش
نجس ہے یا نہ مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** نجس ہے ہو العالم **سوال**[۶۸] سوای خروس
کے بول و براز سب جانوران حلال کا پاک ہے یا نہ **جواب** جتنے حیوانات ماکول اللحم ہین سبکا
بول و براز پاک ہے ہو العالم **سوال**[۶۹] پارچہ شوب دادہ ہندوان نجس ہے یا طاہر بینوا توجروا
جواب ہرگاہ ہاتھ ہندو کا حالت رطوبت مین اوس جامہ پر پہنچے البتہ نجس ہے ہو العالم
سوال شمع موم کہ اوسمین دہنیت صریح ہے لیکن بسبب عرصہ گذرنیکے ظاہرا اسقدر
خشک ہوتی ہے کہ بغیر روشن کرنیکے موم نہین پگھلتا ہے اور وہ دہنیت اوسکی ہاتھ مین
محسوس نہین ہوتی ہے مگر اکثر کارخانہ ہندوان مین بنائی جاتی ہے اور غالبا سوداگران و
مہاجنان و بقالان مشرک بیچتے ہین پس اگر شمع مذکور کو مساجد و امام باڑونمین روشن کرین
گو وقت روشن کرنیکے چھونے مین دہنیت ظاہر نہو تو جائز ہے یا نہ **جواب** ہرگاہ خشک
ہو اور اثر دہنیت اوسمین ظاہر نہو تو لینا اوسکا کافر سے باعث حکم نجاست نہین ہوتا مگر یہ
کہ معلوم و متیقن ہو کہ یہ شمع خاص دست کافر سے بنی ہے اور حالت رطوبت مین ہاتھ کافر
کا اوس سے ملموس ہوا ہے اور بدون علم اس معنی کے جلانا اوس شمع کا بیچ مساجد کے

مضائقہ نہین رکہتا ہو العالم **سئوال** سوای سید مرتضی علیہ الرحمہ کے دیگر علمای اعلام سے
کسون سنیان کو ناصبی ونجس جانتے ہین مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** شیخ یوسف
بحرینی صاحب حدائق کہ متاخرین سے ہین نیز سنی کو نجس فرماتے ہین ہو العالم **سئوال**
بیضہ مرغ مین جسوقت خون دیکہا جاوے تو پاک ہے یا نجس **جواب** حکم بہ نجاست بیضۂ مرغ
بسبب قلیل خون کے کہ اوسمین ظاہر ہوتا ہے مشکل ہے لیکن احوط اجتناب ہے ہو العالم
سئوال غسالہ میت نجس ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** نجس ہے ہو العالم **سئوال**
خون ماہی نجس ہے یا پاک اگر جامہ مصلی مین ہو تو نماز ادا کرسکتا ہے یا نہین **جواب** پاک
ہے اوس صورت مین کہ خون ماہی ماکول کا ہو اور اگر کپڑے مین لگ جاوے تو نماز درست ہے
اور اگر خون ماہی غیر ماکول ہو تو اوس سے نماز نہین ادا کرسکتے ہو العالم

فصل دوم در مسائل مطہرات اشیا از کتب معتبرہ

سئوال زمین نجس سایہ مین خشک ہوئی ہے اور آفتاب نے اوسکو خشک نہین کیا ہے
تو وہ زمین پاک ہے یا نجس ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین وہ زمین
پاک نہین ہان اگر اوسکو پانی سے تر کرین اور آفتاب اوسے خشک کرے تو وہ زمین طاہر ہوگی
ہو العالم **سئوال** اگر کوئی ظرف اوپر سے نجس ہوگیا ہے اوسکو کافر نے مس کیا ہے تو وہ ظرف
قابل طہارت ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** ہان وہ ظرف بعد طہارت بطریق تطہیر
شرعی پاک ہوگا ہو العالم **سئوال** نجس کپڑا حسب گاذر کے پاس سے دہوکر آوے اور نشان
نجاست اوسمین نہ پایا جاوے یا خفیف ہو تو اس صورت مین وہ کپڑا پاک ٹہیریگا یا نجس
جواب صورت مرقومہ مین اگر عین واثر نجاست اوسمین نہو اور معلوم ہو کہ آب کثیر
مین دہویا ہے اگرچہ بقراین اوسکا علم ہو تو کپڑا پاک ہوگا ہو العالم **سئوال** اگر کوئی شخص

ظرف مسی نجس واسطے غوطہ کے چاہ مین ڈالے تو وہ ظرف پاک ہوجاویگا یا نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** بنا بر مشہور وہ ظرف باوجود زوال عین نجاست پاک ہوگا ہو العالم **سؤال** اگر کوئی شخص اپنے آدمی کو پائجامہ نجس واسطے طہارت کے دے تو اعتماد اوسپر کرسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** جب علم بطہارت حاصل ہو ولو بالقرائن توپاک سمجھے ہو العالم **سؤال** اگر کوئی شخص پارچہ رنگین نجس واسطے طہارت کے دے اور اوسکا رنگ بہی خام ہے تو وہ پارچہ کیونکر پاک ہوگا بینوا توجروا **جواب** آب کثیر مین اوسے غوطہ دے اگر رنگ اوسکا پانی مین نہ چہوٹیگا تو طاہر و پاک ہوجاویگا ہو العالم **سؤال** اگر چند عدد پارچہ دہویا ہوا گاذر ہندو کا ایک رسی مین باندہکر واسطے غوطہ کے کنوین مین ڈالین اور تین بار تکرار کرین پارچہ پاک ہوگا یا نہ اور آب چاہ طاہر رہے گا یا نہین بینوا توجروا **جواب** جسوقت چاہ مین غوطہ دین اور پانی تمام جگہہ کپڑے مین پہونچ جاوے کپڑا پاک ہوجاویگا ایک غوطہ مین اور پانی کنوئین کا نجس نہوگا ہو العالم **سؤال** زمین راہ باعث پہونچنے آفتاب کے پاک ہوگی تو اگر راستے کا گرد وغبار اوپر پیر کے پڑے و پانی سے تر ہوجائے تو در حالت تر ہونے گرد کے پیر پاک ہے یا نجس ہوگیا بینوا توجروا **جواب** جس چیز کی نجاست کا یقین نہو وہ پاک ہے ہو العالم **سؤال** پیالہ چوبی یا بالٹی جسمین شراب لگی ہو کوئی صورت ہے پاک ہوگی یا نہ **جواب** اگر ظرف چوبی مین شراب ہو تو بعد ازالہ نجاست کئی مرتبہ خاک سے دہوکر اوسے خشک کرے تا وقتیکہ یقین ہو کہ اجزاء نافذہ شراب سب فنا ہوگئے اوسکے بعد آب کثیر مین اوسکو رکہے تا وقتیکہ یقین ہو کہ جمیع اجزا مین اوسکے پانی پہونچگیا پس وہ پاک ہوجائیگا اور ظرف گلی اور اوسکے امثال کا بہی وہی حکم ہے ہو العالم **سؤال** کیا فرماتے ہین علماے دین

کہ بوریا جو لوگ فروخت کرتے ہین وہ نجس ہوجائے اور حالت تری مین اوسکو آفتاب
خشک کرے طاہر ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین احوط یہ ہے کہ پانی سے
پاک کرین ہوالعالم **سوال ۵** کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کشتی منقولہ ہے یا
غیر منقولہ طہارت اوسکی ہوسکتی ہے یا نہ مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** طہارت
اوسکی آفتاب سے نہین ہوسکتی ہوالعالم **سوال ۶** کیا ارشاد فرماتے ہین علماے دین
اور مفتیان شرع متین مسائل ذیل مین کہ جو پارچہ ہندو گاذر دہو کر لادے اگر آب کثیر
ممکن نہو تو لوٹے ہی سے دہو کر استعمال درست ہے یا نہین **جواب** بہتر یہ ہے کہ اگر حوض
یا تالاب میسر نہو تو چاہ کے اندر غوطہ دے ہوالعالم **سوال ۷** آفتاب جو مطہرات مین سے
ہے اسکے یہی معنی ہین کہ بغیر پانی ڈالنے کے کسی چیز پر جب دہوپ پڑے تو پاک ہوجائے
جواب جب کوئی شئے منجملہ اشیای غیر منقولہ یا حصیر یا بوریہ سے بہ نجاست تر ہو اور بحال
تر ہونے نجاست کے دہوپ اوسپر پڑے اور آفتاب اوسے خشک کرے اور عین نجاست
زائل ہو تو وہ علی المشہور پاک ہوجائیگی ہوالعالم **سوال ۸** دہوبی کو جو پارچہ نجس آلودہ
منی کا بشمول پارچہ دیگر کے دیا جاوے تو ظاہر کردینا نجاست کا یا دکہلا دینا داغہاے
منی کا لازم ہے یا نہ یا فقط تاکید صفائی کرنا چاہیے بینوا توجروا **جواب** اظہار نجاست
دہوبی سے ضرور ہے ہوالعالم **سوال ۹** جس پارچہ پر داغ منی ہو اوسپر بعد دہونے صابون
کے اگر کسی قدر علامت داغ نمایان ہو تو پاک ہے یا نہ اگر وہ کپڑا بلا صابون کے دریا مین
دہویا جاوے اور داغ خفیف نمایان ہو تو پاک ہے یا نہ **جواب** اگر صابون لگا کر بہت
مبالغہ اور اہتمام سے کئی مرتبہ دہویا جاوے اور بعد ازان رنگ خفیف رہجائے کہ دفع
نہین ہوتا وہ پاک ہوگا ہوالعالم **سوال ۹** کیا ارشاد ہے اس مسئلہ مین اگر اشیای

مصنوعہ گلی طاہر نجس ہو طہارت اوسکی کیونکر عمل مین آوے بینوا توجروا **جواب** اگر
ظرف گلی ایسا ہے کہ پانی اندر اوسکے نفوذ نکرے پس تطہیر اوسکی مثل ظروف چینی و امثال
اوسکے کے ہے والا بعد اسکے کہ اجزای نجاست ظاہر و باطن اوسکے سے فنا ہون اسقدر
آب کثیر مین رکہین کہ پانی اندر اوسکے نفوذ کرلے ہو العالم **سوال ۹۱** ظروف گلی مشرک کا
بنایا ہوا پختہ ہوجانے سے طاہر ہوجاتا ہے یا نہین اور اگر طاہر نہین ہوتا اور آب کثیر
بھی وہان موجود نہین ہے تو آب قلیل سے اوسکو کیونکر طاہر کرنا چاہیے بینوا توجروا
جواب ظاہر یہ ہے کہ بدون تطہیر آب ظروف گلی مذکورہ پاک نہونگے اور احوط یہ ہے
کہ آب کثیر مین مثل آب چاہ کے غوطہ دین اور اگر آب کثیر سے تطہیر اونکی ممکن نہین تو
پانی اوسمین لبریز بہر کے قدرے توقف کرکے سب بہادین اسی طرح تین مرتبہ بہر کر بعد
توقف کرنیکے بہاوین تو بعید نہین کہ سطح اندرونی اوسکی طاہر ہوجائے اور سطح بیرونی پر
پانی ہر طرفسے بہاوین تو وہ پاک ہوجاوینگے بلا تردد ہو العالم **سوال ۹۲** تنور گلی جو ہندو
کمہار تیار کرے پس وہ بوجہ اسکے کہ پکنا اوسکا محال ہے آفتاب مین خشک ہونے سے
پاک ہوگا یا نہین اور اگر اسطرح پاک نہین ہوا تو بعد زمین مین گاڑنے کے جب اوسمین
آگ روشن کرتے ہین تو وہ پک جاتا ہے پس اب پاک ہوگا یا نہین اور روٹی اوسمین
کی پکی ہوئی کہانا جائز ہے یا نہین اور اگر ان دونون صورتونمین وہ پاک نہین ہوتا
تو صورت تطہیر اور پاک کرنے کی اوسکے کیا ہے مفصل ارشاد فرمائیے بینوا توجروا۔
جواب تنور مذکور آفتاب و آتش سے پاک نہوگا ہان اگر پانی سے اوسکی تطہیر بنہج
شرعی کرین تو پاک ہوگا ہو العالم **سوال ۹۳** ایک شخص ہے کہ وہ دہویا ہوا کپڑا ہندو کا
پہنتا ہے اور کیفیت اوسکی یہ ہے کہ اوسنے غسل کیا اور بعد فراغت غسل کے اوسی

لباس کو پہنا اور ایک رومال جو ہندو کا دہویا ہوا ہے اوس سے بدن کو پونچھا ہنوز
بدن خشک نہین ہوا تہا کہ نماز کو اوسنے پڑہا ہنوز بدن اوسکا تر تہا کہ خاک پاک کے
سجدہ گاہ پر سجدہ کیا اور رطوبت اوسمین جذب ہوئی بعد اختتام نماز فوراً قرآن کہولکر
پڑہنا شروع کیا پس اس صورت مین سجدہ گاہ کیونکر پاک ہو سکتی ہے اور قرآن جو نجس
اوس پانی سے ہوا ہے وہ کیونکر پاک ہو سکتا ہے اور اوس شخص کے ساتہہ کہانا کہانا
و نشست و برخاست درست ہے یا نہین ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** صورت
مرقومہ مین سجدہ گاہ کو اور اوراق قرآن شریف کو اسقدر آب کثیر مین رکہین کہ آب کثیر اجزائے
نجس تک پہونچ جائے تو سجدہ گاہ اور اوراق قرآن شریف پاک ہونگے اور ایسے شخص کے
ساتہہ کہانا تاوقتیکہ ہاتہہ اوسکے نجس ہون جائز نہین ہو العالم **سوال ۹۴** جو کہ مسئلہ باب
نجاست مین ہے کہ اگر نجاست کم از درہم بغلی کے ہے تو اوسکا دہونا اگر نہووے تو وہ نجاست
مانع نماز نہین ہے جیسا کہ خون ذبیحہ جو کم از درہم بغلی ہو یا نجاست بول یا غائط پارچہ پر یا
جسم پر لگ جائے مثلاً ایک یا دو قطرہ تو اوسکے بغیر دہونے کے مثل خون حیوان نماز
پڑہ سکتے ہین یا کہ دہو کر بینوا توجروا **جواب** لہو کمتر درہم بغلی سے سوای خون نجس العین
اور خون حیض و نفاس و استحاضہ کے جو لباس مین ہو وہ معفو ہے اور بدن مین اسقدر نجود
معفو ہے نہ زیادہ اور نجاست بول و براز وغیرہ اگر ایسے لباس مین ہو کہ جس سے ستر
عورت کر سکین وہ معفو نہین ہے ہان اگر ایسے لباس مین ہو کہ جس سے ستر عورتین
نہ کر سکین مثل نمذ زیر جامہ تو وہ بہی معفو ہے بشرطیکہ تعدی نہ کرے بدن مین ہو العالم
سوال ۹۵ جو پانی غسل آب سدر یا کافور یا خالص کا میت کے بدن پر ہو کر زمین پر گرتا ہے
تو وہ پانی نجس ہے یا نہین اور اگر نجس ہے تو جس شخص پر پڑے تو وہ شخص کسطرح سے پاک

ہو سکتا ہے **جواب** ہان وہ نجس ہے اوسکو مثل اور نجاسات کے پانی سے پاک کریں واللہ اعلم

مسائل از کتاب مستطاب جدول مشرف علیخان مرحوم

سوال ۹۶ اگر کوئی چوہا کسی ظرف مین مرجاوے تو طریقہ اوسکی تطہیر کا کیا ہے اور کس طور

پر ہے **جواب** تین مرتبہ اوس ظرف کو دہو وین اور احوط یہ ہے کہ سات مرتبہ دہویا جاوے

بطریق معتبر ہو العالم **سوال ۹۷** کیا فرماتے ہین اس صورت مین کہ روغن ایک ظرف مین

رکھا ہے اور ایک شخص مرد یا عورت نے اوس تیل کو بدن یا سر کے بالونمین استعمال کیا

بعد اوسکے دیکھا کہ پرچہ کاغذ لکھا ہوا بخط ہندوی کہ بقالان یا مہاجنان قوم ہنود لکھتے

ہاین اوس ظرف مین پڑا ہے پس مستعمل پر لازم ہے کہ تطہیر کرے اور موی سر واعضا کو پانی سے

دہوئے اور یہ تطہیر واجب ہے یا احوط **جواب** حکم بوجوب تطہیر مشکل ہے البتہ تطہیر احوط

ہے ہو العالم **سوال ۹۸** کیا فرماتے ہین اس صورت مین کہ ایک عورت پالکی یا ڈولی پردہ دار

مین سوار ہے اور کیچڑ راہ کی آنکہہ سے نہین دیکھتی مگر جانتی ہے کہ اس راہ مرطوب مین بیچ

ایام برسات وغیرہ کے مسلم و کافر راہ چلتے ہین اور آتے جاتے ہین ایسے حال سر سری مین

اشتباہ ہوا کہ قطرہ چھینٹ گلی کا بدن یا کپڑے پر پڑا ہے اور اوسکے مزاج مین وسواس بہت

ہے آیا بوجہ اس اشتباہ کے غسل لباس یا بدن اوسپر واجب ہے و تطہیر ضرور ہے یا نہ

جواب بدون یقین حکم نجاست کا نہین ہو سکتا ہو العالم **سوال ۹۹** ایک شخص ایسا

وسواسی ہے کہ باوجود نہونے اور نہ دیکھنے آب یا رطوبت کے تصور کرتا ہے کہ قطرہ افشانی

و ریزش چھینٹ بدن پر یا کپڑے پر ہوتی ہے اگر ایسے آدمی کو بیت الخلا یا راستہ مین بیچ

دل کے گزرے کہ چھینٹ یا قطرہ کپڑے یا بدن پر پڑا ہے مگر نہ رطوبت بدن و پارچہ پر ظاہر

ہے اور نہ قطرہ آب ظاہر امعلوم ہوتا ہے صرف تصور و توہم ہے آیا ایسی حالت مین

التفات تطہیر اور فکر ازالہ نجاست محتملی لازم و ضرور ہے یا نہین ارقام فرمائیے بینوا توجروا
جواب ہرگز لازم نہین ہے بلکہ رعایت اس اوہام کی مرجوح ہے اور باعث غلبۂ
وسواس شیطانی کا ہوتا ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ شیطان دل مین مومنین کے
وسوسہ ڈالتا ہے پس اگر موافق وسوسہ کے عمل مین لاتے ہین خوش ہوتا ہے اور
زیادہ وسوسہ ڈالتا ہے اور اگر دیکھتا ہے کہ مرد مومن نے اطاعت اوسکی پیچ وسوسے
نہ کی تو پھر گرد اوسکے نہین جاتا ہو العالم **سؤال** موسم گرمی مین سیکڑون دانے باریک
کہ اونکو گرمی دانے یعنی اندھوری کہتے ہین بدن ولپشت پر نکلتے ہین اور بوقت
کھجلانیکے آب رقیق و لزج اوس سے نکلتا ہے مگر مائل بسرخی کہ مظنہ خون نہین ہے آیا
تطہیر پارچہ اس قسم کی رطوبت سے واسطے نماز وغیرہ کے ضرور ہے یا نہ **جواب** ضروری
نہین ہے ہو العالم **سؤال** اگر رطوبت مذکور کا پانی مائل برنگ سرخی یعنے گلابی ہو کیونکہ
بعضے اوقات خارش سے پوست بدن اڑجاتا ہے اور شامل رطوبت مذکورہ ہو تو حکم
تطہیر اوسکا کیا ہے بینوا توجروا **جواب** اگر خون اوسمین ممزوج ہو طہارت لازم ہے
ہو العالم **سؤال** موجامہ کہربائی کہ مسلمان سے خریدا ہوا اور کافر بحالت تری مین اوسکو
مس کرے تو طہارت ممکن ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر دہنیت رکھتا ہو تو بدون
ازالہ اوسکے طاہر نہین ہو سکتا ورنہ طہارت اوسکی ممکن ہے ہو العالم **سؤال** اگر کسی
ظرف مین مثل آفتابہ و دیگچی کے کوئی نجاست از قسم خون و بول و شراب وغیرہم پڑی ہو
اور تطہیر آب کثیر مین متعذر ہو یعنے غوطہ آب کثیر یا زیادہ از کر مین بسبب نہونے اوسقدر پانی
کے یا کسی اور وجہ سے متعسر ہو اور صرف ایک ظرف آب برابر ظرف متنجس یا دو برابر اوسکے
میسر ہو اس صورت مین طریق تطہیر اس قسم کے ظرف کی کیا ہے کیونکر غوطہ دے اور

کسطرح پانی جوف مین ایسے ظرف کے پہراوے کہ سیلان تمام جوف اوس ظرف مین بیچ عمل کے آوے اور
اکثر جوف آفتابہ و لوٹا و دیگچون کا مدور ہوتا ہے بنیوا تو جبر و اجواب طریق تطہیر ایسے ظرف
کا یہ ہے کہ ایکبار پانی اوسمین ڈالین اور حرکت دین تا پانی سب جگہہ پہونچے بعد اوسکے
اوس پانی کو پھینکدین اور اسطور پر تین مرتبہ کرین پس وہ ظرف طاہر ہوجائیگا ہوالعالم
سئوال اگر جامہ مصلی پر آب دہن فیل پڑا ہو تو تطہیر اوسکی واجب ہے یا نہ جواب
تطہیر ضرور نہین ہے مگر واسطے نماز کے ازالہ اوسکی عین کا چاہیے اگر جرم و کرختی بعد سوکہنے
کے باقی رہے ہے دور کرے اور اگر رطوبت مثل پانی ہو اور بعد خشک ہونیکے اثر اوس کا
باقی نرہے تو نماز ادا کرسکتا ہے ہوالعالم سئوال کیا فرماتے ہین اسصورت مین کہ اگر رنگ
پختہ مثل زنگار و سیاہ وغیرہ کے اگر نجس ہوا ہو اور اوسمین کپڑا رنگین کرے تو تطہیر پارچہ کسطور
پر ہونا چاہیے خصوصًا جب رنگ پختہ نے سرایت اجزای پارچہ مین کیا ہو جواب اگر رنگ
خشک ہوا ہے اور پانی کو متغیر نہین کرتا ہے تو غوطہ دینا کافی ہے سئوال وقت کاٹنے
نیشکر و ترہ اور میوہ جات وغیرہ کے تری شبنم و باشل مین اوسکے اگر ہاتہ کافر کا پہونچے
تو آیا اشیای مذکور تابش آفتاب سے بعد زوال عین کے پاک ہے یا بدون دہونیکے طاہر
نہین ہوتے ہین جواب اوسوقت تک کہ نیشکر و دیگر نباتات و اثمار و بقول اپنی جگہہ
پر ثابت ہین اور اونکو نہین کاٹا و درخت سے جدا نہین کیا ہے تو اگر رطوبت نجسہ اوسکی آفتاب
سے خشک ہو تو پاک ہوتا ہے نہ بعد اوسکے ہوالعالم سئوال خانہ خس پوش کہ ہندوان
گہاس کو تر کرکے مرتب کرین تو پہونچنے آفتاب یا باران سے محض سطح بالا پاک ہوتا ہے
یا تمام جواب تمام پاک نہوگا بلکہ اوسی قدر طاہر ہوگا کہ جہانتک باران پہونچے ہوالعالم
سئوال کیا فرماتے ہین اس صورت مین کہ زید نے اپنے ہاتہ مین براز یا بول ایسے

جانور کا کہ اوسکو نہین پہچانتا ہے دیکھا اور نہین جانتا ہے کہ براز چھپکلی کا ہے یا براز گنجشک
یا کبوتر وغیرہ کا مگر بو ی بد اوس سے پیدا ہے اگر رطوبت مذکورسے ہاتھہ تر ہو تو تطہیر واجب ہے
یا نہ بینوا توجروا **جواب** اوسوقت تک کہ علم بہ نجاست حاصل نہو تطہیر لازم نہین **سئوال** ۱۰۹
پوست کہ ہاتھون کی اونگلیون اور پانؤن و مواضع دیگر سے جدا ہوتا ہے یا انسان
خود مقراض سے کاٹتا ہے پس بعد جدا ہونے یا کاٹنے پوست اوس مقام کے دہونا
ضرور ہے یا نہ اور اگر دہونا احوط ہے تو یہ احتیاط واجب ہے یا مستحب **جواب** وجوب دہونے
کا ثابت نہین ہو العالم **سئوال** تطہیر کلوخ سے چند وجہ سے ہے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب**
تا بحدی کہ موضع براز غیر متعدی پاک ہو خواہ تین عدد یا زیادہ اوس سے مگر اس قدر
ملے کہ پاک ہو جاوے ہو العالم

باب سوم در مسائل غسل و تیمم بدل غسل مشتمل بر دو فصل

فصل اول در غسل

سئوال جس جگہ غسل جنابت اور غسل حیض یا غسل جنابت اور غسل نفاس جمع ہون تو
کسطرح غسل کرے یعنے نیت کیا کرے اور سوای غسل جنابت کے جو حکم وضو کا ہے
تو اس صورت مین وضو کسطرح کرے یعنی قبل غسل کرے یا بعد اور نیت اوس وضو مین
واجب کی کرے یا مستحب کی یا وضو اجتماع اغسال مین نہ کرے ارقام فرمائیے بینوا توجروا
جواب صورت مرقومہ مین سب غسل کی نیت کر کے ایک غسل کرے پس اگر غسل
حیض اور نفاس کے ساتھہ غسل جنابت بہی ہو تو وضو نہ کرے اور اگر غسل جنابت نہو تو
قبل غسل کے وضو نیت قربت سے کرے ہو العالم **سئوال** ۱۱۲ اگر کسی شخص کو خواب یا
بیداری مین کیفیت کہ جو عند الجماعت مرد کو حاصل ہوتی ہے بلا مجامعت حاصل ہو اور

اخراج منی نہو مگر مذی باہر آوے غسل اوپر اوسکے واجب ہے یا نہین بینوا توجروا۔
جواب تا وقتیکہ دخول حشفہ بیچ بیداری کے یا خروج منی بیچ بیداری کے یا نوم
کے نہو غسل واجب نہین ہوتا ہے اور خروج مذی موجب غسل نہین ہے ہو العالم **سوال** ۱۱۳
زید نے ساتھہ زن غیر حلالہ کے مساس کیا اور اوسوقت بوجہہ لغوظ مذی یا وذی نکلے
اوسپر غسل واجب ہوگا یا نہین اور بے طہارت جامہ جسپر وہ مذی گری ہے نماز ہوسکتی ہے
یا نہین اور طہارت نجاست خارجیہ بدن سے ضرور ہے یا نہین **جواب** صورت
مرقومہ مین غسل واجب نہوگا اور مذی پاک ہے اور قبل نماز اگر اوس کپڑے سے دہو ڈالے
تو اولی ہے ہو العالم **سوال** ۱۱۴ اگر زید اولا تطہیر بدن نجاسات سے کرے اور بعدہ ارادہ غسل
کرے پس اس حالت مین لائق ہے کہ پہلے تطہیر بدن مین جو تری اوسکی جسم پر ہے خشک
کرے بعدہ غسل کرے یا کہ خشک کرنا اوس آب کا ضرورت نہین رکہتا ہے اور اگر عند التطہیر
ہوی سر کو بہی دہویا ہے پس اوسکو بہی خشک کرے یا کہ اوسی طور سے غسل کرے بینوا توجروا
جواب اگر آب غسل غالب ہوا اوپر اوس پانی کے کہ جو اوپر بدن کے رہا ہے تو ظاہراً غسل
صحیح ہے اگرچہ احوط وہ ہے کہ تری سابق کے تئین خشک کرکے غسل کرے ہو العالم **سوال** ۱۱۵
کیا حکم ہے علماے دین کا اس صورت مین کہ دو شخص ایک چارپائی پر سوتے تھے وقت
بیداری کے ایک کے کپڑے مین نجاست منی معلوم ہوئی مگر کسی کو اپنے محتلم ہونے کا
یقین نہین ہے پس کس شخص پر غسل واجب ہوگا بینوا توجروا **جواب** دونون بہ نیت
قربت غسل جنابت کرین اور بعد غسل کے بول وغیرہ کرکے وضو کرین واسطے نماز کے ہو العالم
سوال ۱۱۶ مثلاً زید کو بغیر حاصل ہونے فتور و بغیر عارضہ سونے کے وقت بطریق مذی یا
منی باہر آوے اور تمیز اون دونون مین نہو اس صورت مین غسل واجب ہے یا نہ **جواب** اگر منی

کے نکلنے کا گمان ہو تو غسل جنابت بہ نیت قربت کرکے بول وغیرہ واقع کرے اوسکے بعد وضو واسطے نماز کے بجا لائے ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہین علماے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زن حائضہ نے مدت حیض سے فراغت پائی لیکن رنگ حنا اوپر دست وپا کے رکہتی ہے اور وہ رنگ حنا کسی طور سے چھوٹ نہین سکتا ہے پس وہ زن حائضہ غسل حیض سے پاک ہوگی یا نہین بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین زن مذکورہ بعد غسل کے پاک ہوگی ہو العالم **سوال** چونکہ غسل جنابت دو طرح ہوتا ہے ایک ارتماسی دوسرے ترتیبی پس اگر جنب کے پاس لوٹا نہو اور دریا خواہ تالاب ہو لیکن بخوف ہلاکت کے کہ دریا وغیرہ مین غوطہ بسبب خوف کے غیر ممکن ہو خواہ پانی کنارے پر کم ہو کہ ایک عضو کے ساتھہ وقت نیت تمام بدن کو غرق آب نکر سکے تو کیا کرے اور غسل کیونکر کرے ایسا ہو سکتا ہے کہ آہستہ آہستہ اندر آب تا بکمر جا کر وہان تین غوطہ ایک بعوض سر وگردن و ثانی و ثالث کندہے سے پیر تک کا غوطہ بہ نیت غسل ترتیبی بجا لاوے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** صورت مذکورہ مین نیت غسل کرکے پانی چلوؤن سے لیکر سر وگردن دہوئے یا سر کو مع گردن پانی مین ڈبوئے بعد ازان دہنے جانب بدن کے دہوئے ہاتہہ مین پانی لیکر یا پانی کے اندر جہک جائے کہ جانب راست تمام دہو جائے بعد ازان پانی سے باہر نکلکر اوسی طرح جانب چپ کے شست وشو کرے ہو العالم **سوال**[۱۱۹] ہندو کے ہاتہہ بہرے ہوئے پانی سے غسل جائز ہے یا نہین **جواب** جس پانی مین ہندو وغیرہ کا ہاتہہ لگا ہو نجس ہے اور غسل اوس سے صحیح نہین ہو العالم **سوال**[۱۲۰] کیا حکم ہے جناب قبلہ وکعبہ کا کہ جنب کے وقت غسل دانتون سے جو آلائش مثل کہانا یا ریشۂ گوشت باقی رہجائے تو صاف کریگا یا نہ اور اگر نہ کیا تو غسل صحیح ہوگا یا نہین

ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** غسل صحیح ہوگا ہوالعالم **سوال ۱۲۱** بوقت غسل جنابت
منہہ یا پشت طرف کعبہ کے کرکے غسل کرسکتا ہے یا نہین **جواب** اس طرح پر غسل کرسکتا ہے
ہوالعالم **سوال ۱۲۲** علماے دین اور مفتیان شرع متین بیچ اس مسئلہ کے کیا فرماتے ہین کہ ایک
شخص عورت اپنی سے ہر روز بلاناغہ مباشرت کرتا ہے اور روزمرہ غسل کرنا امر محال ہے علی الخصوص
عورتون کو کہ بروز سہم غسل کرنا مشکل زیادہ ہے بیچ اس صورت کے نماز کیونکر ادا کرے خصوصًا نماز
صبح واسطے مردوزن کے اور نماز پنج وقتی واسطے عورتون کے ارشاد ہو **جواب** جس شخص
کے تئین گمان ضرر غسل سے ہو لازم ہے کہ تیمم عوض غسل کرکے نماز بجالاوے اور اگر گمان
ضرر نہو غسل کرنا واجب ہوگا اگر آب میسر ہو ہوالعالم **سوال ۱۲۳** غسل اور وضو جسوقت ترشح
ہوتا ہو باہر ہوسکتا ہے یا نہین **جواب** وضو اوس جگہہ نہ کرے بلکہ سایہ مین کرے اور غسل
کا مضائقہ نہین ہے ہوالعالم **سوال ۱۲۴** کیا ارشاد ہے علماے دین کا اس مسئلہ مین کہ ایک
حوض مین ہندو بھی نہاتا ہے اور دوسری طرف مسلمان غسل کرتا ہے تو غسل صحیح ہوگا یا نہ
اور پانی بکثرت اور ہر روز ایک آلہ سے پانی بلاتعداد باہر نکلتا ہے اور پانی حوض کا زمین سے مثل
چاہ برآمد ہوتا ہے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر پانی گز سے زیادہ ہے تو
وہ حوض بلاتغیر نجس نہوگا اور غسل مسلم صحیح ہوگا ہوالعالم **سوال ۱۲۵** وقت ضرورت غسل جنب
یا حیض خواہ محتلم کو وضو کرنا جائز ہے یا نہین اور مسح کرنا حرام ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب**
ساتھہ غسل جنابت کے وضو نہین چاہیے اور ساتھہ غسل حیض کے البتہ وضو واجب ہے اور
احوط تقدیم وضو اوپر غسل حیض کے ہے اور بیچ غسل ترتیبی کے غسل اعضا بالترتیب درکار ہے
نہ مسح اونہون کا ہوالعالم **سوال ۱۲۶** ایک شخص نے جماع کیا اور ہر چند ساعی ہوا مگر انزال نہوا
تو غسل کرنا اوسپر واجب ہے یا نہین اگر ہے تو کیا غسل جنابت کی نیت کریگا **جواب**

اگر بقدر حشفہ دخول ہوا تھا تو غسل جنابت مرد و عورت دونون پر واجب ہوگا پس نیت غسل جنابت
کر کے غسل بجالاوین ہوالعالم **سوال** ۱۲۷ ما قولکم مدظلکم سوال نمبری ۷۷ ۶ مندرجہ اخیار الاخیار
مطبوعہ ۲۰ ستمبر سنہ حال کے جواب مین درج ہے کہ ہنگام غسل جنابت جو پانی اعضای بدن سے
گرے اور جای پاک مین جمع ہو وہ طاہر و مطہر ہے الا جواز غسل و وضو اوس پانی سے بار دگر کرنے
مین اختلاف ہے اور اجتناب اوس سے اقرب باحتیاط ہے پس ہنگام غسل اگر آب قلیل جو اعضا سے
جدا ہوا ہو آب غسل مین ممزوج ہو جاوے تو کیا حکم رکھتا ہے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے کہ چھینٹین
اوڑکر گھڑے مین جاتی ہین آیا اوس سے بھی احتیاط ضرور ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب**
صورت مذکورہ مین اگر چھینٹین پاک ہین تو اوس پانی سے وضو و غسل وغیرہ صحیح ہے
ہوالعالم **سوال** ۱۲۸ ما قولکم مدظلکم اگر کوئی شخص بعد جماع قبل از غسل سو جاوے باوجودیکہ وہ یقینًا
جانتا ہے کہ اسقدر پہلے کہ غسل کر سکون مین نہین جاگ سکتا تو ویسا جماع جائز ہے یا نہین
اور اگر جائز ہے تو اوسی وقت فورًا غسل کرنا چاہیئے یا نہین و نیز اگر اوسکی آنکھ نہ کھلی اور پھر
سو رہے تو داخل معصیت ہوگا یا نہین مفصل و مشرح ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب**
جسوقت کسی فعل کے کرنے مین بیقین فوت نماز واجبی ہو اوس فعل کا کرنا اوسوقت مین بلا ضرورت
شرعیہ نہ چاہیے اور اگر مباشرت کی غیر ماہ رمضان مین تو غسل جنابت بعد داخل ہونے
وقت نماز فریضہ کے واجب ہوگا پس اگر بدون عذر شرعی غسل نہ کریگا تو گنہگار ہوگا لیکن
حالت نوم مین کوئی امر واجب نہین ہوتا اور حکم ماہ رمضان کا علحدہ ہے ہوالعالم
سوال ۱۲۹ کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ سونے کی وقت عورت
کے تئین مثل مردان وسوسہ شیطانی یعنے احتلام ہوتا ہے یا نہین اگر ہوتا ہے تو بیچ اوس
حالت کے عورت محتلمہ کے تئین غسل واجب ہے یا نہ کس واسطے کہ زید کہتا ہے کہ عورت کے تئین

احتلام ہوتا ہے مگر کچھ آثار مثل منی اوپر پارچہ وغیرہ کے معلوم نہین ہوتا اور نہ برآمد ہوتا ہے
پس بحالت عدم برآمدگی قطرہ ہاے نجاست عورت مذکورہ کے تئین غسل واجب ہے یا نہین
بینوا توجروا **جواب** تاوقتیکہ بیقین انزال یعنے خروج منی حاصل نہو غسل واجب
نہوگا ہو العالم **سوال ۱۳۰** ایک شخص کے دانتون پر مسی جمی ہوئی ہے اور اوسکو غسل جنابت
کی ضرورت ہوئی تب حالت جنابت مین پہر اوسنے مسّی دانتون پر جمائی تو ایسی صورت مین
غسل صحیح ہوگا یا نہین اور اسی طرح ایک نے قبل ضرورت غسل جنابت ہاتہو نمین مہندی
لگائی اور ہاتہ رنگین ہوگئے پہر حالت جنابت مین اوسنے مہندی سے ہاتہ رنگین کئے تو
اس صورت مین غسل صحیح ہوگا یا نہ **جواب** مسی دانتونکی مانع صحت غسل کی نہین ہے
غسل مین پانی طاہر بدن کو پہونچانا چاہیے ہان ہونٹون پر مسی لگی نہو کہ مانع وصول آب طاہر
بدن پر ہو اور رنگ حنا مانع وصول آب نہین رنگ حنا مین پانی جلد پر پہونچیگا اور غسل صحیح
ہوگا ہو العالم **سوال ۱۳۱** کیا فرماتے ہین علماے دین و واقف احکام شرع متین کہ زن حائضہ
غسل کے وقت کان مین سوراخ جہان جہان ہین اگر پانی نہ پہونچا سکے تو غسل اوسکا صحیح
ہوگا یا نہین بینوا توجروا **جواب** سوراخ اگر نمایان ہین کہ ایک جانب سے دوسری جانب
معلوم ہوتے ہین تو پانی پہونچانا اونمین واجب ہے اور اگر ایک جانب سے دوسری جانب
نمایان نہو تو پانی پہونچانا اوسمین احوط ہوگا ہو العالم **سوال ۱۳۲** سننے مین آیا ہے کہ جس
پارچہ کو باندہکر غسل کرے اور جبتک وہ کپڑا بالکل تر نہو جائے غسل جائز نہوگا اگرچہ تمام بدن
پر پانی پہونچ گیا ہو اسواسطے اکثر لوگ اول لنگی دہوتے ہین اور پہر باندہکر نہاتے ہین اس
بارہ مین آپ کیا ارشاد فرماتے ہین بینوا توجروا **جواب** تمام بدن کا دہونا بترتیب معتبر
شرعًا غسل مین کافی ہے پارچہ سے کچہہ مطلب نہین ہے ہو العالم **سوال ۱۳۳** نصف پارچہ

مین نجاست مثل منی و بول و غائط وغیرہ ہے اور نصف پاک ہے پس جانب پاک سے پارچہ
باندہکر غسل و نماز ادا کرے یا نہین **جواب** نماز اوس پارچہ مین جائز نہین ہے اور غسل کرنا اسطور
پر کہ آب غسل اور بدن اسکا اثنای غسل مین نجس نہوئے تو جائز ہوگا ہو العالم **سؤال** [۱۳۴] کیا حکم
ہے اس مسئلہ مین کہ زید کو وقت شب معلوم ہوا کہ مین محتلم ہوا صبح کو وقت نماز کے ہر چند اوسنے
دیکہا پارچہ پر کسی طرحکا نشان منی کا نپایا پس اوسنے نماز صبح وضو کرکے پڑہی اور بعد اوسکے
کلام اللہ بہی پڑہا بعد دوپہر کے اوسنے دیکہا کہ دو ایک قطرہ منی پارچہ پر معلوم ہوئے پس زید
نے غسل کیا اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید نماز صبح اور قرآن پڑہ چکا ہے دونون
کا اعادہ کرے یا نہین اور زید کچہ ماخوذ ہوگا اس امر مین یا نہ **جواب** صورت مذکورہ
مین احوط یہ ہے کہ غسل بہ نیت قربت کرکے بول وغیرہ کے بعد وضو کرکے نماز صبح قضا
احتیاطًا پڑہے بعد ازان ظہرین ادا کرے اور اگر بجہالت مسئلہ نماز صبح بعد ظہرین پڑہے
جب بہی کافی ہوگا اور پڑہنا قرآن کا اگر واجب بہ نذر وغیرہ نہ تہا تو ضرورت اعادہ نہین
ہے ہو العالم **سؤال** [۱۳۵] سنا جاتا ہے کہ چہپکلی کو مار ڈالنے سے غسل کرنا لازم ہوتا ہے یہ بات
درست ہے یا نہین اور اگر درست ہے تو یہ غسل واجبی ہے یا سنتی **جواب** صورت مذکورہ
مین غسل کرنا سنت ہے ہو العالم **سؤال** [۱۳۶] کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین کہ مرض
جریان مین جرم سفید رنگ مخرج بول سے خارج ہوتا ہے آدمی کہتے ہین کہ منی رقیق ہوکر آتی
ہے مگر یقین حاصل نہین ہے کہ منی ہے یا مذی یا غیرہا پس اس صورت مین غسل جنابت
اس مرض مین بعد اخراج ایسی شئی کے واجب ہے یا نہین اور اگر واجب ہے جسوقت
کہ خارج ہو غسل واجب ہے یا واسطے رفع حرج و واسطے غسل اوسکے کے زمانہ معین ہے کہ واسطے
نماز کے شب و روز مین ایک مرتبہ یا دو مرتبہ غسل کرے بینوا توجروا **جواب** علامات

منی بنابر مشہور تین ہین یعنے بعد شہوت بجہند گی خارج ہو اور بعد ان ان فتور وسستی بدن
حاصل ہو پس ہر گاہ یہ تینون علامتین پائی جاوین غسل واجب ہوگا اور اگر کچہ اونہون سے
نہ پائی جاوین احتیاج غسل نہین ہے اور اگر بعض علامات اونہون سے پاتا ہو پس اوس ہنگام
مین غسل بہ نیت قربت کرے بعد اوسکے بول وغیرہ بیچ عمل کے لاوے اور واسطے نماز کے
وضو کرے ہو العالم

سوالات از کتاب مستطاب جدول مشرفعلیخان صاحب مرحوم

سوال ۱۳۷ غسل واجبی مین اگر نیت اباحت مس قرآن یا اباحت صلوٰۃ کرے اور بعد غسل کے
سہو کرے اور مس قرآن نہ کرے اور نماز حال طہارت مین فوراً نہ پڑہے وحدث صادر ہو پس
غسل صحیح ہوگا یا نہ بینوا توجروا **جواب** صحت غسل مین کوئی کلام نہین ہے ہو العالم
سوال ۱۳۸ اگر غسل واجبی مین نیت قربت کرے یا یون نیت کرے کہ غسل واجب کرتا ہون مین
اور قصد مس کتاب الله یا ادا کرنے نماز کا دل مین نہ لاوے تو کوئی حرج وخلل بیچ طہارت کے
پیدا ہوتا ہے یا غسل اس صورت مین صحیح ہے بینوا توجروا **جواب** غسل صحیح ہے
ہو العالم سوال ۱۳۹ کیا فرماتے ہین اس صورت مین کہ ایک عورت نے غسل واجبہ مین بیچ
سوراخ گوش یا بینی کے تنکا واسطے نفوذ آب کے رکہا اور پہر اثنای غسل مین خیال نہ کیا
اور بعد غسل کے حائل کو کان مین نہ پایا معلوم نہین کہ تنکا اثنای غسل مین کان مین تہا
یا نہ تہا پس بعد غسل نہ دیکہنا حائل یعنے تنکے کا موجب اعادہ غسل ہوتا ہے یا نہ بینوا توجروا
جواب ظاہراً حاجت اعادہ کی نہین ہے اور اگر احتیاط کرے الحال جس جگہ پر اشتباہ ہو
وہان پانی پہونچاوے پس اگر جانب راست شبہ ہو تو جانب چپ کا بہی اعادہ کرے اور اگر جانب
چپ ہو تو فقط پہونچانا پانی کا اوپر محل اشتباہ کے کافی ہے اور سوراخ گوش یا بینی کا اگر فراخ ہو

اور باطن اوسکا نمایان ہو تو دہونا اوسکا ضرور ہے اور اگر مستور ہو بسبب باریکی کے باطن اوسکا
نمایان نہو تو پانی پہونچانا جوف مین اوسکے ظاہراً ضرور نہین ہے اگرچہ تخلیل ہر صورت خوب ہے
ہو العالم **سوال** درمیان آب عمیق کے شناورکنان غسل کرسکتا ہے یا نہ **جواب** اگر
اوسوقت مین نیت غسل کرے اور سر اور کل بدن کو داخل پانی مین کرے بقصد غسل ارتماسی
دفعتاً تو ظاہر یہ ہے کہ صحیح ہو لکن احوط یہ ہے کہ پانی سے باہر آکر اور بعد اوسکے نیت غسل کرکے
ارتماس عمل مین لاوے ہو العالم **سوال** عورت ذات العادۃ عددیۃ ہر گاہ ایک یا دو روز
قبل انقضای عادت سے پاک ہو تو کیا کرے بینوا توجروا **جواب** درصورتیکہ مشخص ہو کہ
پاک ہوئی تو غسل کرے ہو العالم **سوال** ۱۴۲ استحاضہ قلیلہ مین کہ وضو واسطے ہر نماز کے چاہیے
آیا بعد طہر استحاضہ قلیلہ سے کہ مطلقاً کوئی اثر اوس عارضہ سے اپنی ذات مین نہ پاوے اور تین یا
چار روز متواتر صحت مین گذرین تو درباب غسل اور وضو کے کیا کرے یعنی قید وضو پیچ ہر نماز
کے باقی رہنے عارضہ تک ہے یا کوئی حد و نہایت واسطے اسکے مقرر ہے خواہ غسل بہ نیت
وجوب خواہ سنت بعد دفع عارضہ کے کرے بالجملہ بعد دفع عارضہ کے غسل بہی کرے یا بلا غسل
صرف وضو سے نماز ادا کرے کیا حکم ہے **جواب** استحاضہ قلیلہ مین غسل نہین ہے لیکن اوسوقت
تک کہ خون استحاضہ قلیلہ باقی ہے واسطے ہر نماز کے وضو تازہ کرے اور جسوقت منقطع
ہو جاوے جب بہی حکم غسل نہین ہے ہو العالم **سوال** ۱۴۳ صائمہ اگر حال اشتباہ طہر و حیض مین ہو
اور امتحان خون حیض کا کہ وقت صبح کو ہے پس امتحان بعد غسل حال صوم مین شیاف
سے اگر کرے تو جائز ہے یا نہ **جواب** قبل غسل امتحان کرے اور اگر اوس وقت مین
وجود خون ظاہر نہو اور بعد اسکے پہر دغدغہ معلوم ہو تو روزانہ بہی امتحان ظاہراً ممنوع نہین ہے
ہو العالم **سوال** ۱۴۴ قبلہ ام دام ظلکم تفصیل معنی وجوب شرطی و شرعی سے مطلع فرماوین ظلکم ممدود

جواب واجب شرعی وہ ہے کہ تارک اوسکا گنہگار ہو اور واجب شرطی وہ ہے کہ ترک اوسکا باعث بطلان مشروط ہو مثلاً وضو واسطے نافلہ کے کہ وجوب شرعی نہین رکہتا ولکن شرط صحت نافلہ ہے اسی طرح غسل واسطے امور مستحبہ مانند نوافل ومس کلام مجید واسماء متبرکہ خلاصہ یہ کہ جو یہ امور مستحب ہین شرط اونکی کیونکر واجب شرعی ہوگی مگر وجوب شرطی کہ عبارت اشتراط سے ہے البتہ بیچ اوسجگہ کے متحقق ہے کہ واسطے تصحیح اون اعمال کے ضرورت طہارت کے ہے والا بمفاد اذا فات الشرط فات المشروط مشروط بدون شرط کے حلیہ صحت سے عاری ہوگا اور شرایط واجبات مین مثل وضو واسطے فریضہ کے وجوب شرعی وشرطی دونون مجتمع ہوئے ہین ہو العالم

سوال[145] عورت کو ایام نفاس کے تین دن گذرے ہین کہ خون موقوف ہوگیا لاکن جز اوسکا باقی ہے یعنی پانی کہ رنگ اوسکا زرد ہے جاری ہے **جواب** جبکہ خون قطع ہوا لازم ہے کہ غسل نفاس کرے ولاکن تہوڑا پانی کہ مائل بزردی ہے اگر دیکہے تو موجب غسل نہین ہوتا ہے ہو العالم

سوال[146] ایام غسل نفاس کے اقل واکثر کے روز ہوتے ہین بینوا توجروا **جواب** خون نفاس جانب قلت مین کوئی حد نہین رکہتا اور بیچ جانب کثرت کے زیادہ دس روز سے نہین ہوتا ہے ہو العالم

سوال[147] عورت نے حالت جنب مین تیل سر مین ملا اور ہنگام غسل حتی المقدور آردیا بیسن وغیرہ سے پاک کیا اور نماز پڑہا بعد غسل کے معلوم ہوا کہ دہنیت روغن بالکل دفع نہین ہوئی ہے اس حال مین اعادہ غسل کرے یا التفات نہ کرے بینوا توجروا **جواب** دہنیت قلیل کہ مانع وصول آب نہو ضرر نہین رکہتی ہو العالم

سوال[148] ستر عورت جیسا کہ مردونکو مردون سے واجب ہے اسی طرح عورتون کو عورتون سے لازم ہے یا اختلاف ہے اور درصورت لزوم عورت کو بوقت غسل کرنیکے کون عضو تک چہپانا عورتون سے شرعاً لازم ہے **جواب** حقیقت مسئلہ ستر عورتین ہے پس جتنا کہ مردون کو مردون سے ستر عورتین لازم ہے اوسیطرح

پر عورتوں کو عورتوں سے بھی ستر عورتین لازم ہے اور زیادہ اوس پر ضرور نہین ہے ہوالعالم **سوال** ۱۴۹
غسل ترتیبی مین اگر بہ ترتیب سر و گردن کو جدا جدا نہ دھویا ہو اور ایک بار پانی کسی طرف سے سر و
گردن پر ڈالے اور اطراف بدن پر بدالنسبت خود سب جگہہ پانی جاری کرے یہ صورت غسل
کی جائز ہے یا نہ اور اگر اس صورت سے چند بار غسل کر کے نماز ادا کی ہو اور روزہ رکھا ہو تو نماز
و صوم صحیح ہوگا یا حاجت اعادہ ہے بینوا توجروا **جواب** جب تک کہ رعایت ترتیب پانی
ڈالنے مین نہ کرے غسل ترتیبی متحقق نہین ہوتا ہے اور غسل ارتماسی کہ غوطہ دینا بدن کا
ہے بدفعہ واحدہ پانی مین پس یہ بھی بیچ صورت مرقومہ کے غیر متحقق ہے پس صحت ایسے
غسل کی کوئی صورت نہین رکھتی اور اعادہ غسل و عبادات کا لازم ہے ہوالعالم **سوال** ۱۵۰
وقت غسل واجب مین کہ اکثر عورات بغیر کھولنے چوٹی کے غسل کرتی ہین و حسب عادت وقت
غسل بعض کھولدیتی ہین اور بعض نہین کھولتی ہین آیا در صورت مظنہ یا الیقین خشک رہنے
مین بعضے موہای گرہ چوٹی کے کیا حکم ہے اور کھولنا چوٹی کا ضرور و لازم ہے یا صرف پہونچانا
پانی کا بالونکی جڑون یعنے پوست مغز مین کافی ہے بالجملہ خشک رہنے سے بعضے موی سر زن
یا مرد کے کوئی خلل غسل مین ہوتا ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** غسل مین پہونچانا پانی کا
بیچ جلد کے کافی ہے اگرچہ بال تر نہ ہوں بنا بر مشہور ہوالعالم **سوال** ۱۵۱ کیا فرماتے ہین علمای
دین اس صورت مین کہ ہر چند آثار و امارات منی سے ظاہر ہے کہ جہندگی و تلذذ وقت خروج و
سستی بعد اوسکے لازم ہے اور مذی و ودی دوسرا حال رکھتی ہے اور لاکن حال اشتباہ
مین باین معنی کہ بدکر لذت انگیز ایک نعوظ ہوا اور بعد اوسکے حالت باہیہ باقی نرہے اور اس حالت
مین قطرہ کہ بیچ اوسکے بوی منی ایک طور پر پیدا ہے بغیر تلذذ اور جہندگی کے باہر آیا اور وقت
نکلنے کے باہ سنوئی اور بعد خروج قطرہ مذکور کے سستی بھی ظاہر ہوئی آیا ساتھ اس اشتباہ

سے کہ غسل واجب ہوتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین کہ تیقن خروج منی حاصل نہین ہے غسل واجب نہین ہے ہو العالم **سوال ۱۵۲** اگر کوئی عورت برہنہ غسل کرے درصورتیکہ روبروی محرم شرعی ہو اور صورت ثانی مین روبروی نامحرم واقع کرے تو پہ صحت غسل کے کیا حکم ہے **جواب** روبروی شوہر مضایقہ نہین ہے ولاکن دیگر محارم وغیر محارم لپس روبروی اونکے غسل بطور مرقوم نہین کر سکتے ولیکن حکم بصحت غسل وعدم اوسکے پس خالی تامل سے نہین ہے اور احوط اعادہ غسل ہے **سوال ۱۵۳** طفل ممیز نابالغ اگر مباشرت کرے تو غسل جنابت کون نیت سے بجالاوے بہ نیت وجوب یا سنت اور مدخولہ بہی اگر بالغہ ہے تو نیت وجوب کرے یا قربت ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** طفل پر کوئی تکلیف نہین ہے لیکن بعد بلوغ ظاہرا غسل جنابت اوسپر لازم ہوگا اور عورت پر اگر بالغہ ہے بالفعل واجب ہوگا اور اگر طفل بنیت استحباب بالفعل غسل کرے اور بعد بلوغ اعادہ کرے تو اولے اور احوط ہوگا ہو العالم **سوال ۱۵۴** ایک عورت حاجت غسل جنابت رکھتی ہے بیچ اس اثنا کے کہ غسل نہ کیا تہا حائضہ ہوئی پس بعد گزرنے مدت ایام حیض اوسنے چاہا کہ غسل کرے اس صورت مین آیا نیت غسل جنابت کی کرے یا نیت غسل حیض کی یا کیا کرے جو کچہ ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** ظاہرا نیت غسل جنابت کافی ہے اور احوط نیت رفع مطلق حدث اکبر ہے ہو العالم **سوال ۱۵۵** ایک شخص نے بقصد غسل ترتیبی نہانا چاہا اور پہلے سر کو دہویا اور بعد نیت کے دونون طرف داخل آب ہوا اور ترتیب اعضا قرار نہ دیا غسل صحیح ہے یا نہ وبرفرض بطلان غسل آیا قضا وکفارہ دونون واجب ہے یا نہ مفصل ومشرح ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** غسل ترتیبی مین واجب ہے کہ اول سروگردن کو دہوئے اور بعد جانب یمین وبعد جانب یسار اور جو بیچ دونون طرف کے ترتیب عمل مین نہ لایا بنا برین غسل باطل ہوگا اور جو نماز کہ بعد اس غسل کے عمل مین لایا باطل ہے قضا اوسکی لازم مگر کفارہ

بجنت اخلال نماز واجب نہین ہے ہان کفارہ اسکا توبہ ہے بنظر اسکے کہ گنہگار رہے ترک تعلم کیفیت
غسل مین اور اگر ایسا غسل ماہ رمضان مین عمل مین لایا اور ساتہہ اوسی غسل کے صائم ہوا تو نماز
قضا ایسے روزے کی لازم ہے ہو العالم ۱۵۶ سوال غسل مین ترتیب اجزا لازم ہے یا نہ اور موالات
غسل ترتیبی مین لازم ہے یا نہ جواب موالات بیچ اعضا کے غسل مین لازم نہین ہے اور ایسے
ہی ترتیب بیچ اجزای عضو واحد کے لاکن رعایت اس ترتیب کی بہتر ہے ہو العالم ۱۵۷ سوال ہرگاہ
اغسال واجبہ جمع ہون تو ایک کو بجالاوے یا سب کو اور ان سب سے کسکو مقدم رکہے مفصل
ارشاد فرمائیے بینوا توجروا جواب ظاہر یہ ہے کہ غسل بہ نیت سب اغسال کی کرسکتا ہے اور
اوس صورت مین کہ ایک اغسال سے جنابت ہو پہر وضو واسطے نماز کے ضرور نہین ہے اور اگر غسل
جنابت نہو تو وضو لازم ہے واسطے نماز کے ہو العالم ۱۵۸ سوال ہرگاہ نیت اغسال واجبہ کو سہو
کرے تو بعد باہر آنے حمام سے پہر عود کرے یا نہ مفصل ارشاد فرمائیے بینوا توجروا جواب صورت
مذکورہ مین اعادہ غسل کرے ہو العالم ۱۵۹ سوال وضو غسل حیض مین شرط صحت غسل ہے واسطے
عورتون کے پس اول مین کرے یا آخر یا کہ شرط غسل مذکور نہین ہے بلکہ مسنون ہے اور اگر فراموش
کرے تو پہر غسل کرے یا خیر بینوا توجروا جواب شرط غسل نہین ہے شرط نماز ہے کہ صرف غسل
سے بدون وضو نماز نہین کرسکتی ہے ہو العالم

فصل دوم در مسائل تیمم بدل غسل مشتمل بر فوائد عدیدہ

۱۶۰ سوال کیا فرماتے ہین علمای دین مبین اس مسئلہ مین کہ زید نے زن حلیلہ سے جماع کیا اور
پہر بعد اس بات کے کہ اگر غسل کرون تو بخار آجاویگا اور یہ عذر قبل از جماع بہی موجود تہا پس ایسے
عذر مین عوض غسل کے زید نے تیمم کیا اور تا رفع عذر غسل نہ کیا اور روزہ نماز کرتا رہا اور بخار اوس
شخص کو پہلے سے آتا تہا یعنی قبل جماع سے پس تیمم درست ہے یا نہین جواب صورت مرقومہ

مین بنا بر مشہور تیمم درست ہے اور عبادت صحیح ہے باشتراطیکہ غسل سے گمان ضرر ہو لیکن قبل از مباشرت
اگر جانتا تھا کہ غسل نہ کر سکونگا تو احوط یہ ہے کہ بعد حصول صحت کے غسل بہ نیت رفع حدث و قربت
بجا لا کر صلوٰۃ و صوم جو قبل ازان بجا لایا ہے اونکو بہ نیت قربت اعادہ کرے ہو العالم **سوال** ۱۶۱
کیا ارشاد ہے اس مسئلہ مین کہ تیمم عوض غسل جنابت کے تا رفع عذر ایک مرتبہ کافی ہے یا ہر روز اور ہر
نماز کے واسطے علیحدہ کرنا چاہیے اور اگر پھر احتیاج غسل ہو جاوے تو کیا حکم ہے بینوا توجروا **جواب**
بعد تیمم عوض غسل جنابت کے اگر حدث اکبر ہو یا حدث اصغر تو واسطے نماز کے پھر تیمم بدل غسل کرے
نہ بدل وضو اور جبتک باقی رہے تیمم دوسرے کی حاجت واسطے ہر نماز کے نہین ہے وہی تیمم
کافی ہوگا ہو العالم **سوال** ۱۶۲ ایک عورت کو استعمال آب مضر ہے اور عوض غسل جنابت و غسل
حیض کے وہ تیمم کرے اور نیت تیمم مین کیا کرے اور ایسی صورت مین دوسرا تیمم عوض وضو کے
بھی کرے یا نہین اور تیمم وضو کو تیمم غسل کے بعد کرے یا قبل **جواب** تیمم مین نیت بدلیت
اغسال کی کرے پس اگر غسل جنابت بھی ہو تو تیمم بدل وضو نہ کرے والا پس اگر وضو بھی مضر ہو تو
بعد تیمم بدل غسل تیمم بدل وضو کرے بہ نیت قربت ہو العالم **سوال** ۱۶۳ جبتک کہ ناقص وضو یا غسل
عمل مین نہ آوے اوسوقت تک اوس تیمم سے جو عوض غسل کے ہے نمازہای واجبی و سنتی و نمازہای
فریضہ کو اوقات مختلفہ مین پڑھ سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** ہان پڑھ سکتا ہے اگر تیمم کا
محل و موجب باقی ہو ہو العالم **سوال** ۱۶۴ محتلم کے پھوڑا ہے بہ یقین ضرر ازالہ نجاست جنابت اور
غسل جنابت نہین کر سکتا ہے پس تیمم دو ضربی اور ایک ضربی بہ نیت قربت کرکے نماز پنجگانہ پڑھتا ہے یا
نہین ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** اگر غسل کرنا بمسح جبیرہ بھی ممکن نہین ہے تو تیمم
بدل غسل کرکے نماز پڑھے ہو العالم **سوال** ۱۶۵ زید کو احتیاج غسل کی ہوئی خواہ غسل جنابت خواہ
احتلام اور بہ سبب بیماری کے تیمم کیا بدلے غسل کے اور نماز صبح کی ادا کی بعد اوسکے وقت ظہر کا

آیا اوس درمیان مین حدث وضو ہوچکا ہے اور اعضای وضو کے صحیح و درست ہین اور وضو بخوبی کرسکتا ہے لیکن غسل پانی سے نہین کرسکتا ہے بسبب زکام یا اور بیماری یا درد سر کے آیا تیمم کرے بدلے غسل کے نئے سر سے یا وضو کرے پانی سے یا تیمم کرے بدلے وضو کے اس باب مین آپکا کیا حکم ہے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین برتقدیر ظن ضرر تیمم بدل غسل کرین نہ بدل وضو ہو العالم **سؤال** ۱۶۶ کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ اگر زید کو ایسا عارضہ درپیش ہے کہ بوقت شب غسل کرنیسے شدت عارضہ کا خوف ہے اور اوسکو بوقت شب احتیاج غسل جنابت لاحق ہوئی اور زید پابند نماز بھی ہے اس صورت مین زید نماز صبح کو بدلے غسل کے تیمم کرکے ادا کرسکتا ہے جسم نجس کو طاہر کرکے یا نہین جیسا اس بارے مین حکم شرع ہو اوس سے اطلاع فرمائیے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ زید کو عارضہ جریان بشدت ہے کہ ہر وقت قطرہ نجس جاری رہتا ہے اس صورت مین زید نماز کو اوسی پاجامہ سے جو کہ بدن مین ہر وقت رہتا ہے ادا کرسکتا ہے یا نہ **جواب** صورت مرقومہ مین ہرگاہ غسل سے ظن ضرر کا ہے تو بعد طہارت بدن کے تیمم بدل غسل کے کرکے نماز ادا کرین اور ہرگاہ قطرہ نجس سے احتراز ممکن نہین تو وقت نماز اعضای نجسہ کو طاہر کرین اور موضع بول کو پاک کرکے ایک کیسہ طاہر مین رکھین تاکہ تعدی نجاست نہو اور پاجامہ پاک پہن کے نماز پڑھین اور پاجامہ جو ہر وقت پہنے رہتے ہین اگر وہ نجس ہے تو اوسمین نماز نہ پڑھین ہو العالم

سوالات مزین بدستخط مجتہدین سابقین از کتاب جدول

سؤال ۱۶۷ رای ہدایت پیرای جناب مین تیمم اگر بدل غسل جنابت کرے تو ایک ضرب واجب ہے یا دو اور بہی عوض غسل حیض و نفاس اگر عورت غسل نہ کرسکے تو تیمم بدل غسل دو ضربی کرے یا ایک ضربی بینوا توجروا **جواب** ان سب صورتون مین بنا بر قول بعض تیمم ایک ضربی کافی ہے اور احوط یہ ہے

کہ تیمم دو ضربی عمل مین لاوے واحوط منہ ان یجمع بینہما ہو العالم **سوال** ۱۶۸ اگر مکلف جانے کہ نجاست
قسم بول و منی سے بیچ اعضای اسفل بدن اوسکے بالیقین لگی ہے اور پانی نہین ملسکتا ہے یا پانی
پہونچانا اوس عضو پر موجب خوف مرض ہے اس حالت مین ضرور ہے کہ گل و خاک کو عضو آلودہ ب
نجاست مذکور پر ملے اور تیمم بدل غسل کرے یا ملنا خاک کا بدن پر خصوص اوس حال مین کہ نجاست
خشک نہوئی ہو ضرور نہین ہے اور تیمم کافی ہے یا نہ **جواب** اگر تقلیل نجاست بوجہ ممکن ہو
عمل مین لاوے والا اوسی حال پر چہوڑ دے اور تیمم بدل غسل صورت مذکورہ مین کرکے نماز پڑہے
ہو العالم

باب چہارم در مسائل وضو و تیمم بدل وضو مشتمل بر دو فصل

فصل اول در وضو

سوال ۱۶۹ اگر پانی چاہ سے کوئی مشرک کھینچے اور اوسمین وہ ہاتھ نہ لگاوے تو اوس سے وضو جائز
ہے یا نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** ہان ایسے پانی سے وضو جائز ہے اگر دلو حربی مال
کافر مین نہو ہو العالم **سوال** ۱۷۰ ایک شخص کو جو کہ وقت وضو اور نماز بکثرت شبہ حدوث حدث ہوتا ہے
اور بخیال وسوسہ شیطانی اعتبار نہین کرتا آیا نماز اوسکی صحیح ہے یا نہ **جواب** شبہ حدوث حدث
سے وضو باطل نہین ہوتا اور نماز اوس سے صحیح ہوتی ہے اوس وقت تک کہ گمان غالب بحدوث
حدث حاصل نہو ہو العالم **سوال** ۱۷۱ اگر کوئی شخص بسبب پیری وضعف ایام سرما مین آب
وضو کو رومال سے خشک کرے تو جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** مکروہ ہے اور اگر بسبب رہنے
تری مین احتمال کسی ضرر کا ہو پس بعید نہین کہ کراہت زائل ہو ہو العالم **سوال** ۱۷۲ وقت نماز
جاتا ہے گھر مین پانی نہین ہمسایہ مین ایک شخص ہندو رہتا ہے اور کسی عورت مسلمان پانی نہ دلو

سے ملسکتا ہے واسطے طہارت کے کسیکے گہر سے پانی لیکر وضو کیا جائے بینوا توجروا **جواب**
صورت مرقومہ مین زن مسلمہ سے پانی لیکر استعمال کرے ہو العالم **سوال** ۱۷۳ کیا فرماتے ہین علمائے
دین درین مسئلہ کہ مشک کے مین پانی بہرا ہے اور اوسمین کیوڑا قریب پاؤ یا آدہ پاؤ کے پڑا ہے سو
اوس سے وضو کرنا درست ہے یا نہین ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** جب تک آب مطلق
اوسکو عرف مین کہین طاہر ومطہر ہے ہو العالم **سوال** ۱۷۴ اگر کوئی شخص قبل از دخول وقت نماز کے
وضو بہ نیت واجب کرے اور بعد داخل ہونے وقت نماز کے اوسی وضو سے نماز پڑہی تو یہ نماز
اوسکی اوس طور سے ہو جائیگی یا نہین یا ضرورت دوسرے وضو کی ہوگی اور جو وضو بہ نیت سنت
قبل از دخال وقت نماز فریضہ کیا ہو تو اوس سنتی وضو سے نماز فریضہ کو پڑہ سکتا ہے یا نہین
بینوا توجروا **جواب** اگر وضو واسطے قضاء نماز واجبی کے کیا ہے تو اوس وضو سے فریضہ
حاضرہ بلا تردد پڑہ سکتا ہے اور اگر وضو بقصد استحباب واسطے نماز سنتی وغیرہ کے کیا ہو اوس سے
بہی نماز واجبی پڑہ سکتا ہے ہو العالم **سوال** ۱۷۵ وضو مین پانی بالائی مفصل مرفق سے ڈالنا
لازم ہے یا اوپر عین مفصل ملتصق عظمین یعنے سر دو استخوان پیوند کے بینوا توجروا **جواب**
قدرے بالائی مرفق سے آب ڈالین من باب المقدمۃ ہو العالم **سوال** ۱۷۶ اگر کوئی مومن وضوے
واجبی مین منہہ اور کہنیون پر چہپہ چہپہ چلو پانی ڈالے عمداً اور رکہے کہ جبتک منہہ کے اور کہنیون کے
تر ہونیکا یقین نہو لے ایک ہی چلو شمار کیا جاویگا اور مسح پا دو مرتبہ اسطرح کرے کہ اول
شروع کرے سر انگشت پاسے اور نصف پا پر لاکر ہاتہہ اوٹہالے اور دوبارہ پہر بطور سابق سر انگشت
پاسے شروع کرکے کعبتین تک تمام کرے اور یہ بیان کرے کہ مسح دوم متمم مسح اول ہے آیا یہ
وضو درست ہے یا نہین اور جو لوگون کو سکہا دے ایسا وضو تو کسقدر ثواب ہوگا بینوا توجروا
جواب اگر جانے کہ ایک چلو سے پانی تمام منہہ پر پہونچ جاویگا تو ایک چلو ڈالکر تمام

دہوئے اور بعد تمام مُنہہ دہونیکے پہر دوسری مرتبہ چلو سے پانی ڈالکر مُنہہ دہونا نہ چاہیے علی القول الاحوط اور یہی حکم ہے ہاتھون کا ہان اگر ایک چلو بہر پانی سے معلوم ہو کہ تمام مُنہہ نہ دہو جاویگا تو ابتداً دو چلو مُنہہ پر ڈال کر بعد ازان سب مُنہہ پر پانی پہونچائے اور یہی حکم ہے ہاتھونکا اور مسح مین تکرار نہین ہے یعنی جو تری ہاتھہ پر ہے اوسی سے ایک مرتبہ از سر انگشتان تا مفصل قدم مسح کرے پس اس ترکیب کے علاوہ جس ترکیب سے وضو کریگا اوسمین احتمال خلل و بطلان وضو ہے ہو العالم **سوال** ۱۷۷ ظروف مسی یا گلی ساختہ ہنود استعمال وضو یا غسل یا طعام مین لانا یا زیور مثل انگشتری وغیرہ ساختہ ہنود سے نماز درست ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** جب علم بہ نجاست سطوح ظاہرہ اشیای مذکورہ حاصل ہو اگرچہ بقرائن حاصل ہو تو اونکی تطہیر بطریق شرعی کرنی چاہیے اور بعد تطہیر استعمال اوسکا جائز ہوگا لیکن زیورون مذکورہ کا نماز مین اوتار ڈالنا احوط ہے ہو العالم **سوال** ۱۷۸ زنان شیعہ کے وضو کرنے کی ترکیب ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** واجبات وضو بہ نسبت مرد و زن یکسان ہے اور تفصیل ترجمۃ الصلوٰۃ و جامع عباسی و حدیقہ وغیرہ سے دریافت کیجائے ہو العالم **سوال** ۱۷۹ ما قولکم مد ظلکم کہ آب جنابت طاہر و مطہر دونون ہے یا نہ اور آب غسل سے وضو درست ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر کسی ظرف سے پانی لیکر غسل کرتا ہے بالای زمین یا تخت وغیرہ پس بعد غسل کے جو پانی بیچ ظرف مذکورہ کے باقی رہے ہے طاہر و مطہر و رافع حدث ہے مطلقاً اور اوسمین اختلاف نہین ہے اور لیکن وہ پانی کہ اعضای بدن سے بیچ حال غسل کے گرتا ہے پس وہ پانی ریختہ شدہ بدن کا اگر کسی مقام طاہر پر مجتمع ہو تو وہ بہی طاہر و مطہر ہے لیکن جواز غسل بار دیگر یا وضو اوس پانی سے مختلف فیہ ہے اور اجتناب اوس سے اقرب با حتیاط ہے ہو العالم **سوال** ۱۸۰ ایک شخص کثیر الشک ہے اور اوسکو ہر وقت ہر وضو کے واسطے نماز ہای پنجگانہ وغیرہ کے یقین ہوتا ہے کہ بعض قطرات

موضع مسح سر پر اور ایسے ہی موضع مسح پا پر پڑ جاتی ہین پس وقت مسح سر اور پانٔون کے اون قطرات
کو بزعم اپنے خشک کرتا ہے اور جو ہاتھ تر ہے بجای دیگر بیقین تر ہونے مواضع مذکورہ کا ہوتا ہے
بالجملہ اتنی تعویق خشک کرنے مین ہوتی ہے کہ اعضای وضو خشک ہو جاتے ہین پس بار دیگر
وضو کرتا ہے بالجملہ کوئی وضو نہین ہے کہ اس غدشہ سے خالی ہو الا علی سبیل الندرة اور ایسے
وسوسے سے شخص مذکور کو وضو بالای حوض بیچ مجمع مردمان کے کہ مشغول وضو ہون ممکن نہین
ہوتا ہے کسواسطے کہ اوسکو گمان ہوتا ہے کہ قطرات موضع مسح پر اس مجمع مین پڑینگے کما مرّ
پس شخص مذکور کیا کرے کہ وضو اوسپر سہل ہو اور نماز بر وقت قضیات ادا کرے **جواب** شک کثیر السہو
قابل اعتنا نہیں اور اگر اطمینان چاہتا ہے پس وقت دہونے منہہ اور ہاتہون کے سر کو کلاہ
وغیرہ سے اور پانٔون کو دوسرے پارچہ سے چہپا وے پس بر وقت مسح سر کلاہ اوٹہا کر مسح سر
کرے اور بعد اسکے کپڑ ایسے ایک پانٔون کو باہر کرکے مسح اوپر اوسکے کرے بعد اوسکے اوسی طریق سے
دوسرے پانٔون پر اور اگر باوجود اسکے بہی شک ہو اعتنا ساتہہ اوسکے نہ کرے اور جانے کہ یہ
وسوسہ شیطانی ہے پس استعاذہ کرے اور لاحول ولا قوة الا باللہ پڑہے ہو العالم **سئوال** [۱۸۱]
کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ اگر مسح کرنا بہول جائے اور اثناے نماز مین یاد ہو
کہ مسح نہین کیا تو کیا حکم ہے اور اگر شک ہو کہ کیا یا نہین تو کیا حکم ہے **جواب** در صورت
اول یعنے جب معلوم ہو کہ مسح نہین کیا اثناے نماز مین پس واجب ہے بعد اعادہ وضو کے اعادہ
نماز اور در صورت دوم یعنے جب شک ہو مسح مین تو حاجت اعادہ نہین بلکہ نماز کو تمام کرے
ہو العالم **سئوال** [۱۸۲] ما قولکم مدظلکم جب پانی مین گلاب خواہ کیوڑا ممزوج ہو مطہر ہے یا نہین اور اوس سے
وضو ہو سکتا ہے یا نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** جب تک آب مطلق اوسپر صادق
آوے عرفا تو ازالہ نجاست اور وضو و غسل اور سہر استعمال جائز اوس سے ہو سکتا ہی ہو العالم

سوال ۱۸۳ جبکہ انسان کو یہ عارضہ لاحق ہووے کہ جب کلی کرے اور تہوکے تب ہی خون آوے
اور اثنای وضو مین اگر ایسا حال ہو تو وضو کامل نہین ہوتا تو اب کیا کرے **جواب** صورت
مرقومہ مین بدون مضمضہ وضو کرے ہو العالم **سوال** ۱۸۴ کیا ارشاد ہے علمای دین نائب ائمہ معصومین
صلوات اللہ علیہم اجمعین رحمہم اللہ تعالی اکا سنا جاتا ہے کہ جو پانی لوٹے مین وضو کرنے والیکا بچے
اوس سے دوسرا آدمی وضو نہین کر سکتا ہے یہ بات درست ہے یا نہ **جواب** دوسرا شخص
اوس سے وضو کر سکتا ہے ہو العالم

مسئلہ مشتمل بر وضو و حج و نماز و طہارت وغیرہ

سوال ۱۸۵ جہاز دخانی پر وقت جانے حج و زیارت کے ضرور ہے کہ نصاریٰ ظروف و آلات آب و
خورپانی کو وقت تقسیم وغیرہ مس کرتے ہین بلکہ وقت دہونے جہاز کے سب لباس بدن پر کا
اور جو بقچی کے اندر ہوتا ہے وہ اوس پانی مس کردہ کفار سے بھیگ جاتا ہے اور طہارت
اوسکی جہاز پر ممکن نہین ہے تو ایسے پانی کا استعمال وضو وغیرہ مین و اوس پارچہ جسم کا جو آب
مذکور سے نجس ہو گیا ہے بحالت نماز ناچار ہے ایسی شکل مین کیا کیا جاوے پس اسمین دو سوال
ہین اول ایسے پانی سے وضو کرے یا تیمم کرے و بدن کو کسطرح طاہر کرے دوسرے یہ امر باعث
سقوط وجوب حج باوجود تحقق دیگر شرائط ہوگا یا نہین و مخفی نرہے کہ آب شور بحالت روان رہنے
جہاز کے دریا سے نکالنا ممکن نہین و جگہ غریب کے لئے طاہر علیحدہ آلودگی کفار سے غیر ممکن و خزانہ
و روپیہ و آلات آب شور بہی متنجس ہے اور بادبانی جہاز پر مسلمانان کے اگر جاوے تو اسقدر توقف کے
لئے عیال کے پاس خرچ نہین چھوڑا ہے و مدت بہی حج کے لئے کافی نہوگی امیدوار کہ بتفصیل فرماکر
جملہ شقوق کے جواب سے تشفی و ہدایت فرمائی جاوے بینوا توجروا **جواب** بعض موثقین سے
سنا گیا ہے کہ طہارت شرعیہ جہاز دخانی پر ممکن ہے لیکن اگر کسی شخص کو تجربہ معلوم ہوا ہو کہ

ممکن نہین ہے تو اوسکو چاہیے کہ درصورت عدم امکان جہاز بادی بسبب قلت استطاعت کے
جہاز دخانی پر حج کے واسطے جاوے اور جو پانی یقینًا اوسکے نزدیک نجس ہو تو عوض وضو و غسل کے
تیمم کرے اور لباس نجس سے حتی الامکان اجتناب کرے نماز مین اور جو لباس نجس کہ نماز مین دور کرنا
اوسکا ممکن نہین اوسکو معاف سمجھ کر نماز ادا کرے اور بعد اوترنے جہاز سے تطہیر لباس و بدن
کرکے نمازونکی قضا احتیاطًا بجالاوے ہو العالم **سوال** ۱۸۶ کیا ارشاد ہے اس مسئلہ مین
کہ ایک شخص کو اس قدر وہم ہے کہ کوئی وضو و نماز وغیرہ شک اور وہم سے خالی نہین ہوتا تو اس
شخص کی نماز وغیرہ قبول ہوتی ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر بطریق شرعی بجالاتا ہے
بنابراپنے گمان غالب کے تو صحیح ہوتی ہے ہو العالم **سوال** ۱۸۷ آب گرم و یا جو پانی تابش آفتاب
سے گرم ہو کر سرد ہو جاوے و یا گرم رہے اوس سے وضو و غسل درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب**
جائز ہے لیکن جو پانی کسی ظرف مین ہو اور دہوپ سے گرم ہوا اوس سے غسل وغیرہ مکروہ ہے ہو العالم
سوال ۱۸۸ اگر اول وضو کرکے بعدہ فورًا ہاتھ منہہ اور پانْون اور چہرہ و سر دہو ڈالین جس سے
کہ مسح سر و یا غائب ہو جاتا ہے تو وضو مین خلل ہوگا یا درست رہیگا **جواب** اس
صورت مین وضو مین خلل نہوگا ہو العالم **سوال** ۱۸۹ اول منہہ دہووین بعدہ فورًا بغیر خشک ہونے
اون اعضا کے جو وضو کرنے مین داخل ہین پہر وضو کرین اس صورت مین وضو مین کچہہ
نقصان واقع ہوتا ہے یا کہ نہین کیونکہ منہہ دہونیسے چہرہ اور ہاتھ بلکہ کبہی کہنی کے قریب
بہی پانی پڑنیسے بہیگ جاتا ہے اور وضو کرتے مین وہ اعضا جو کہ وضو مین شامل ہین خشک
چاہیین بینوا توجروا **جواب** منہہ دہونے سے تری منہہ کی اور تری ہاتھ کی اگر خفیف ہو
اسطرح کہ اگر آب وضو غالب ہوا اور وہ تری مستہلک آب وضو ہو جاوے تو وضو صحیح ہوگا اور
اگر تری غالب ہو کہ آب وضو مستہلک ہو تو وضو صحیح نہوگا ہو العالم **سوال** ۱۹۰ وضو مین پیر دہو

مسح کرنیکے بعد فوراً اُنکے خشک ہونے مسح کے صرف بباعث میلے ہونے پیروں کے پیر دہونیسے
وضو مین کچھہ خلل تو نہین واقع ہوتا **جواب** صورت مرقومہ مین وضو مین خلل نہوگا اور نہ
دہونا پانؤن کا بہتر ہے بلکہ پہلے پانؤن کو دہوئین اور بعد خشک ہونے پانؤن کے وضو کرین
اور اگر بعد خشک ہونے آب مسح پا کے کچھہ تاخیر کر کے پانؤن دہووے تا مشابہت بمخالفین
لازم نہ آوے تو یہ بھی بہتر ہے ہو العالم **سؤال** ۱۹۱ کیا ارشاد ہوتا ہے اس مسئلہ مین جو پانی
ہیزم غصبی سے گرم کیا جاوے اوس آب گرم سے وضو و غسل جائز و درست ہے یا نہ بینوا توجروا
جواب ظاہر درست ہے مگر گرم کرنا ہیزم غصبی سے جائز نہین پس وہ شخص گنہگار ہوگا
ہو العالم **سؤال** ۱۹۲ اکثر امرا کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھہ سے وضو نہین کرتے اور بفضلہ
تعالی تندرست ہین بلکہ اپنے نوکر سے پانی ڈلواتے ہین یہ شرع شریف مین درست ہے
یا نہین **جواب** اگر اعضای وضو پر غیر شخص پانی ڈالتا ہے بلا ضرورت شرعیہ تو وضو باطل ہے
ہو العالم **سؤال** ۱۹۳ پانی جو وضو سے بچ جاوے اوس پانی کو بیت الخلا مین لیجانا درست ہے یا نہین
اور برعکس اسکے اگر بیت الخلا سے پانی بچ جاوے تو اوس سے وضو کرنا درست ہے یا نہین اور نیز
اوس پانی کو دوسرے مصرف مین لانا کیسا ہے بینوا توجروا **جواب** وہ پانی اگر نجس نہو تو اوسکو
مصرف وضو وغیرہ مین لانا جائز ہے ہو العالم **سؤال** ۱۹۴ اگر متوضی مسح سر کو سہو کرے اور بعد خشک
ہونے تری اعضا کے یاد کرے کہ مسح سر نہین کیا پس کیا کرے وضو کو از سر نو کرے یا آب جدید سے
ہاتھہ کو تر کر کے مسح سر اور وہ دونون پانؤن کا کرے جو کچھہ حکم ہوا رقام فرمائیے **جواب** صورت
مرقومہ مین وضو از سر نو بجا لاوے ہو العالم **سؤال** ۱۹۵ متوضی کثیر الشک ہے اور بیچ مسح کے
خشک ہوا اور ہنوز تری داڑہی مین باقی ہو پس ہاتھہ کو مثلاً ریش سے تر کر کے مسح سر اور دونون
پانؤن کرے وضو اوسکا صحیح ہوگا یا نہ **جواب** اگر سوای ریش کے بعض اعضای وضو مین

تری رہے اوس سے ہاتھہ کو تر کرکے مسح کرے اس صورت مین وضو جائز ہوگا اور اگر سب اعضا خشک ہوگئے ہون سوای داڑہی کے پس اوس تری سے مسح کرے اور پہر اعادۂ وضو احتیاطاً کرے ہو العالم **سئوال** ۱۹۶ زید کو آنکھون پر پانی ڈالنا ضرر کرتا ہے باین وجہ وہ اس طور پر وضو کرتا ہے کہ باقی اعضا کو بقاعدۂ وضو دہوتا ہے اور بطور مسح برطوبت قلیل جو باعث مضرت نہو دونون ہاتھہ منھہ پر پہیر لیتا ہے اور اسی طور پر جس جگہہ پانی پہونچانا مضر ہو بطور تحریر بالا عمل کرتا ہے یہ طریقہ درست ہے یا اوسکو تیمم بدل وضو مٹی پر کہ پاک ہو کرنا چاہیے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین احوط یہ ہے کہ وضو بطریق مذکور کرکے تیمم بہی بقصد قربت جمع کرے ہو العالم **سئوال** ۱۹۷ ماقولکم مد ظلکم بیچ اس مسئلہ کے کہ زید وضو اس نہج سے کرتا ہے کہ اول تری کف دست سے مرفقین و پنجہای ہو تر کرکے دہانہ لوٹہ سے پانی سر مرفق سے ڈالتا ہے پس وضو درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر بدون ضرورت شرعیہ وضو بطریق مذکور کرے تو احوط یہ ہے کہ اعادہ وضو اور اعادہ نماز کہ اوس وضو سے بجالایا ہے کرے ہو العالم **سئوال** ۱۹۸ جھوٹا پانی جانوران ماکول اللحم و یا غیر ماکول اللحم کا اوس سے وضو کرنا یا غسل کرنا درست ہے یا نہین ارقام فرمایئے بینوا توجروا **جواب** وہ پانی اگر آب مطلق و طاہر ہو تو وضو و غسل اوس سے صحیح ہے واللہ العالم

مسئلہ ہذا دستخطی مجتہد العصر مولانا بندہ حسین صاحب

سئوال ۱۹۹ ماقولکم مد ظلکم ایک عورت پردہ نشین ڈولی پر سوار ہوکر بقصد چند میل سفر کو گئی اثنای راہ مین وقت نماز پہونچا بلکہ وقت مضیق ہے اور پانی واسطے وضو و غسل کے نایاب ہے اگرچہ قریب کنوان ہے مگر بسبب ناظران نامحرم کے وہ خود نہین لاسکتی ہے اور نہ کوئی ہمراہ اوس کے مسلمان ہے کہ اوس سے منگائے اس صورت مین اگر وہ عورت کہاران ہنود سے اپنے ڈول و رسّی و بکر پانی منگاکر وضو اور غسل کرے یا تیمم کرکے نماز پڑہے بینوا توجروا **جواب** صورت

مرقومہ مین اگر کہاران ہنود اپنے ہاتہہ پانی مین نہ لگادین بلکہ علٰحدہ خشک سٹی پکڑکر لادین تو پانی منگاکر وضو اور غسل کرے اور نماز کو بجالاوے ہوالعالم

بعض اسولہ واجوبہ وضو از کتاب جدول مشر فعلینخان صاحب مرحوم مغفور

سوال ۲۰۰ اگر آب باقی ماندہ استنجا وضو کے کام مین آوے تو کراہت رکہتا ہے یا نہ **جواب** مضائقہ نہین رکہتا ہے مگر احتمال کراہت ہے ہوالعالم **سوال** ۲۰۱ کیا فرماتے ہین اس صورت مین کہ ایک شخص ملازم صاحب خانہ ہے اور مصارف آب و مشاہرہ سقہ کو صاحب خانہ دیتا اور اجازت فحوای صاحب خانہ کی معلوم ہے کہ کسی کے وضو کرنیسے دلتنگ نہوگا مگر ایک گھڑا پانی کا خاص واسطے مصرف ملازم کے ہے تو اگر کوئی پانی ملازم کے گہڑے سے لے اور وہ منع کرے اور راضی پانی لینے سے نہو تو آب مذکور غصبی متصور ہوگا اور وضو اوس پانی سے جائز ہے یا نہین **جواب** ہرگاہ پانی کو صاحب خانہ بقدر سبوچہ اپنے ملازم کو بخشتے تو وضو کرنیوالے کو اجازت ملازم درکار ہوگی اور اگر اباحت مالک سے نکی ہو اور ملازم کو نہ بخشا ہو تو اس صورت مین اجازت مالک کی اگرچہ بقرائن وامارات حاصل ہو کافی ہوگی اور ممانعت ملازم بیجا ہے ہوالعالم **سوال** ۲۰۲ بعض اوقات مین وقت دہونے دہنے ہاتہہ کے خشکی مرفق مین رہجاتی ہے اور بوقت شروع دہونے اولٹے ہاتہہ کے یا بعد دہونیکے معلوم ہوتی ہے پس اگر خشکی مذکور کو ہاتہہ کی رطوبت سے ترکرے لیجا سکے کہ اولٹے ہاتہہ کو دہو چکا ہو تو کچہہ خلل وضو مین ہوتا ہے یا نہین **جواب** بعد پہونچانے پانی کے اوس مقام پر کہ سیدہا ہاتہہ خشک باقی رہگیا ہے اعادہ غسل دست چپ اگر کرے تو صحیح ہے والا فلا ہوالعالم **سوال** ۲۰۳ اگر کوئی شخص بعارضہ بواسیر وغیرہ امراض شکمی مین مبتلا ہو اور اثنای نماز مین تحمل ریح

اوسپر دشوار ہو یعنی صاحب سلسل الحدث ہنگام صدور حدث رکعت اول مین یا درحال رکوع وسجود
کے کہ ایک سجدہ تمام کرچکا ہو تو پھر وضو کرکے مشغول نماز سرے سے ہو اور پھر بے اختیار حدث صادر
ہوجاوے اور ایسے ہی بدفعات وضو کیا کرے اور پھر عارضہ مذکور عارض ہوجاوے یعنی نماز کو بے
عارضہ مذکور کے نہین ادا کرسکتا تو آیا ایسے آدمی کو لازم ہے کہ ہر وقوع حدث مین نماز کو اول سے
شروع کرے یا رکعت وسجدہ بجا آوردہ کو محسوب کرکے باقی رکعات یا اذکار کو بجالاوے تو نماز اسطور
پر صحیح ہوتی ہے یا نہ و درآن حالیکہ مشغول وضو کرنے مین ہو اور رکعت بجا آوردہ کو محسوب کرتا ہے
تو لازم ہے کہ رخ قبلہ سے نہ پھیرے یا لازم نہین ہے یا ایسے شخص کو چاہیے کہ خاک تیمم متصل اپنے
مصلے کے رکھکر عوض وضو تیمم کرتا رہے اور باوجود میسر ہونے پانی کے اس حال مین تیمم صحیح وجائز
ہے یا تکرار وضو لازم ہے اور خلل ایسے آدمی کا وسعت وقت نماز وضیق وقت مین یکسان ہے
یا تفاوت رکھتا ہے بینوا توجروا **جواب** اگر صاحب سلسل الحدث مہلت ومقدار ادای نماز رکھتا
ہو تو چاہیے کہ نماز کو وقت مہلت مین بجالاوے اور اگر نہ رکھتا ہو تو بروقت صدور حدث تجدید
وضو کرے نہ تیمم اور نماز کو شروع سے نہ پڑہے بلکہ بنای امر رکعت سابقہ کو طہارت سابقہ پر اور رکعت
آتیہ کو طہارت آتیہ پر چہوڑکر نماز کو تمام کرے اور لحاظ رکھے کہ استدبار اور انحراف عمل مین نہ آوے لیکن
بعد زوال عذر اس نماز کا اعادہ احوط ہے اور اگر حدث متصل اوس سے جاری ہو تو ایک وضو
واسطے تمام نماز کے کافی ہوگا اور جو احداث واقع ہون اثنای نماز مین معفو ہونگے لیکن واسطے
ہر نماز کے وضو تازہ کرے اور تبدیل جامہ نجس وتطہیر بدن مہما امکن ہو العالم **سوال**[۴۴] بادکہ
فرج زن سے کبھی صادر ہوتی ہے اور بقول جناب سید محمد طباطبائی کے ناقض وضو ہے اور
بقول صاحب لوامع رضویہ کے ناقض وضو نہین مختار جناب کیا ہے **جواب** ظاہر یہ ہے کہ ناقض
وضو نہو ہو العالم **سوال**[۴۵] وضو مین مباشرت شرط ہے یا نہ اور حال استعانت خدمہ کیا ہے

جواب مباشرت واجب ہے یعنی خود مباشر افعال وضو ہو اور تولیت جائز نہین اور استعانت مکروہ ہے ہو العالم **سئوال ۲۰۶** معنی ضرطہ و فسوہ ناقض وضو بیان ہو ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** جو ریح کہ مخرج سے خارج ہو اور آواز نکلے اوسکو ضرطہ کہتے ہین اور فسوہ ریح بی صدا ہے ہو العالم **سئوال ۲۰۷** اکثر خون دانتون کی جڑ و مسکرون سے کم یا بیش نکلے تو ناقض وضو ہے یا نہ **جواب** ناقض وضو نہین ہے ہو العالم **سئوال ۲۰۸** اکثر عورتین روغن خوشبو موی سر مین استعمال کرتے ہین پس وقت وضو مین واسطے مسح کے ضرور ہے کہ دہنیت استعمال مجففات مثل بیسن وغیرہ سے کرکے دفع دہنیت کیا جاوے مالبقای دہنیت اوس تیل مین کہ خانہ مسلمان سے خریدا ہو وضو مین ضرر نہین ہے **جواب** وہ دہنیت کہ مانع وصول رطوبت مسح تا ممسوح کے ہو توازالہ اوسکا ضرور ہے اگرچہ کپڑے یا بیسن خشک سے ہو اور اگر دہنیت خفیف محسوس ہو تو بقا اوسکا کچھ ضرر نہین رکھتا ہو العالم **سئوال ۲۰۹** قول صاحب جامع عباسی سے ہے کہ سید مرتضی علیہ الرحمہ عکس کو دہونے مین ہاتھہ کے جائز جانتے ہین اور دوسرے محدثین نے اونکے ساتھہ موافقت نہین کیا ہے سائل آپ سے اس باب مین سائل اعتقاد سید ممدوح کا ہے اور یہ کہ حضرت کا اس امر مین کیا حکم ہے **جواب** قول مشہور خالی قوت وظہور سے نہین ہے ہو العالم **سئوال ۲۱۰** مابین وضو یا بعد نیت وضو بات کرنا جائز ہے یا نہ **جواب** جائز ہے ہو العالم **سئوال ۲۱۱** وضو مین دہونا منہہ کا دفعہ دوم سنت ہے یا مکروہ ہے بینوا توجروا **جواب** وضو مین علی الاشہر منہہ مع اعضا کے بارہ دوم دہونا سنت ہے ہو العالم **سئوال ۲۱۲** مذی کہ ملاعبت و مساس عورت سے نکلتی ہے ناقض وضو ہے یا نہ **جواب** ناقض وضو نہین ہے اور نجس بھی نہین ہے ہو العالم **سئوال ۲۱۳** مسئلہ وضو مین کہ مسح پا واجب ہے ضرور ہے کہ پانچون اونگلیان پانؤن کی ممسوح ہون یا مسح بعض بھی تا قبہ پا کہ فی الجملہ مسح مسمی ہو کافی ہے **جواب** مسح پا مین عرضا مسمی کافی ہے

اور طولاً استیعاب لازم ہے ہوالعالم **سؤال** ۲۱۴ ادعیہ مستحبہ کو بے وضو پڑہ سکتا ہے یا نہ اور اگر باوجود

میسر ہونے پانی کی بنا بر احتیاط تیمم کرکے ادعیہ موصوفہ کو پڑہے تو جائز ہے یا نہ **جواب** ادعیہ

مستحبہ کو بے وضو پڑہ سکتے ہین وتیمم بدون عذر نہین کر سکتے ہوالعالم **سؤال** ۲۱۵ وضو مین کتنے

امر واجب ہین اور وضو واسطے کتنی چیز کے واجب ہے اور مباح ہونا پانی اور مکان وضو کا اور

موالات یعنی پے در پے بجالانا افعال وضو کا شرائط واجبہ سے ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب**

اول افعال واجبہ وضو نیت ہے عند من جعلها شرطاً للعبادات یعنی نزدیک

اوس شخص کے کہ گرداننے اوسکے تئین خبر واسطے عبادات کے اور ظاہر شرط ہونا اوسکا ہے اور

جسطور سے کہ ہو نیت عبارت ہے قصد قلبی سے کہ متعلق ہو ساتہہ فعل خاص کے کہ وہ اس مقام

مین وضو ہے واسطے رضای الٰہی کے اور اسقدر قصد ہر وضو مین لازم ہے اور لیکن وہ وضو

کہ بعد داخل ہونے وقت کے واسطے فریضہ کے بجالاوے پس ایک جماعت نے علما سے

ساتہہ قصد مذکور کے لازم جانا ہے کہ ارادہ وجوب اور قصد استباحت صلوٰۃ یا رفع حدث کو

منضم کرے اور لاکن ضرورت ان چیزونکی ثابت نہین ہے اگرچہ احوط ہو اور اسی طرح جو صاحب

قضا ہر گاہ ارادہ بجالانے اوسکے کا قبل وقت حاضرہ سے رکہتا ہو اور دوسرے واجبات وضو

سے دہونا منہہ کا ہے جگہہ اوگنے بالون سے ٹہوڑی تک لمبائی مین اور چوڑائی مین جہانتک

انگوٹہا اور بیچ کی اونگلی احاطہ کرے اور بعضے علما نے ابتدا کرنا اعلی سے واجب نہین جانا ہے

لکن اشہر واحوط یہ ہے کہ لازم جانے ابتدا کرنا اعلی سے اور دوسرے واجبات وضو سے دہونا

دونون ہاتہہ کا ہے کہنیون سے اونگلیونکے سر تک اور بعضے علما نے نکس کو جائز رکہا ہے والاول

اشہر واحوط ہے اور اس احتیاط کو بہی لازم جاننے بلکہ دور نہین ہے کہ قول مشہور دونون مقام

مین اقرب بصواب ہو۔ دوسرے واجبات وضو سے مسح سر کا ہے اوپر جلد یا موی مختص کے

مقدم سر سے ہے اور ابتدا اعلی سے احوط ہے اور عکس بہی روا ہے ساتہہ کراہت کے اور مسمی مسح کا فرض
ہے۔ اور دوسرے واجبات وضو سے مسح دونون پانؤن کا ہے سر انگشتان سے کعب تک کہ قبہ
قدم ہے علی الاشہر اور احتیاطًا واجب ہے کہ مفصل ساق تک مسح کہینچین اور استیعاب طول کا
واجب ہے نہ استیعاب عرض کا۔ اور دوسرے واجبات وضو سے ترتیب ہے یعنی پہلے دہونا
منہہ کا دونون ہاتہون سے اور پہلے دہونا دست راست کا دست چپ سے اور تقدیم مسح سر
مسح پا پر اور لیکن ترتیب درمیان مسح دونون پانؤن اور جواز معیت کے اختلاف ہے احوط رعایت
ترتیب ہے۔ اور جملہ واجبات وضو سے موالات ہے اور وہ علی الظاہر مراد ہے عدم جفاف سے اور
وہ اسطرح پر ہے کہ عضو سابق وقت دہونے لاحق کے سوکہہ نہ جاوے اور اگر کوئی اعضاے
سابقہ سے نہ سوکہے احوط ہوگا۔ اور مباح ہونا آب وضو کا شرط ہے یقینًا اور لکن یہ کہ مکان
مغصوب نہو یا ظرف مغصوب اور ظرف چاندی یا سونے کا نہو پس اسمین اختلاف بہت ہے
اور مقام گنجایش بیان تفصیل اوسکے کی نہین رکہتا ہے اور احوط رعایت اون سب کی ہے
اور وضو واجب ہوتا ہے واسطے نماز واجب کے بوجوب شرطی اور شرعی دونونکے اور واسطے
نوافل کے بوجوب شرطی نہ شرعی اور واسطے مس کتابت قرآن کے ہو العالم **سوال**[۲۱۶] کیا
فرماتے ہین علماے دین اس صورت مین کہ اگر انحصار طہارت کا اوپر ظرف طلا اور نقرہ کے ہووے
وضو اس ظرف سے جائز ہے یا نہ اور در صورت عدم انحصار اوپر اوس ظرف کے یعنی امکان
وصول آب غیر اوسکے سے اگر رفع حدث انہین ظروف محرمہ سے کرے کیا حکم ہے **جواب** در صورت
عدم انحصار اور وجود آب بیچ ظرف شرعی اور غیر شرعی کے اگر ظرف غیر مشروع کو اختیار کرے گنہگار
ہوگا لکن ظاہر وضو اوسکا صحیح ہوگا اور احوط یہ ہے کہ اوس وضو پر اکتفا نہ کیجائے اور در صورت انحصار
بیچ صحت وضو اور عدم صحت و حاجت ساتہہ تیمم کے اور عدم اوسکے اشکال ہے اور تفصیل اوسکی طول چاہتی ہے ہو العالم

فصل دوم در مسائل تیمم بدل وضو دستخطی علمای عالیمقام

سوال ۲۱۷ اعضای تیمم پر زخم ہے اوس پر بندش ہے اور بندش کو کھولکر تیمم کرنے مین خوف ہے خاک تیمم ضرر پہونچاوے اس صورت مین کسطرح تیمم کرے اور وضو و غسل کر نہین سکتا ہے اسواسطے کہ پانی ضرر کرتا ہے **جواب** اگر تیمم بہی مضر ہے نفس عضو پر تو جبیرہ پر تیمم کرے اور اس صورت مین بعد زوال عذر و تکمیل طہارت اگر اعادہ نماز کا کرے تو احوط ہوگا ہو العالم

سوال ۲۱۸ تیمم کرنا سنگ و پارچہ پر کہ اوس پر خاک مثل غبار افتادہ ہو جائز ہے یا نہ **جواب** با وجود امکان دستیابی خاک احوطیہ ہے کہ سنگ یا غبار پر تیمم نہ کرے ہو العالم

سوال ۲۱۹ کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ تیمم اوپر لحاف نجس کے کہ اوس پر خاک گرد و غبار کی بیٹھی ہے درست ہے یا نہین **جواب** بدون ضرورت شرعیہ اوس پر تیمم نکرے ہو العالم

سوال ۲۲۰ تیمم جمیع امور کی استباحت مین مثل متطہر بالماء کے ہے یا فرق ہے اگر فرق ہے تو کن کن باتو نمین ہے بینوا توجروا **جواب** ہان جو چیزین کہ متطہر بالماء سے مباح ہوتی ہین تیمم سے بہی مباح ہوتی ہین ہو العالم

سوال ۲۲۱ کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین کہ ہندو کے ہاتہہ کی تیار کی ہوئی دیوار مٹی کی خواہ مٹی سے لیپی ہوئی دیوار آفتاب کے پڑنیسے جب خشک ہو جاوے تو اوس دیوار پر تیمم کرنا درست ہے یا نہ **جواب** اگر دیوار نجس تر ہووے اور وہ تری دہوپ مین خشک ہووے تو وہ رخ پاک ہو جائیگا پس تیمم اوس پر صحیح ہوگا اگر غصبی نہو ہو العالم

سوال ۲۲۲ زید کو عارضہ بواسیر و نزلہ کا ہے باین وجہ ہر وقت روغن مونہہ پر ملتا رہتا ہے اور بوجہ عارضہ نزلہ کہ جو اوسکے آنکھون پر رجوع ہے بار بار رفع دہنیت نہین کر سکتا ہے اور وضو و تیمم بے رفع دہنیت کرتا ہے ایسی حالت مین وضو و تیمم جائز ہے اور اگر بوجہ من الوجوہ ناجائز ہو تو زید بباعث عارضہ مجبور ہے کیا کرے **جواب** اگر بسبب نزلہ عارضہ مجبور ہے واستعمال آب دمو

نہین کرسکتا ہے تو کپڑے وغیرہ سے تیل کو اعضای مسح سے خشک کرکے تیمم کرے ہو العالم

مسائل دستخطی مجتہدین سابقین از کتاب جدول مشرقعلیین

مرحوم مغفور

سوال ۲۲۳ طریق تیمم وصورت تیمم یک ضربی و دو ضربی ارشاد ہو اور جو امور اوسمین واجب ہین بیان فرمائیے اور جس چیز پر کہ تیمم لازم و جائز ہے بدستخط خاص رقم ہو اور یہ کہ بوقت میسر نہوتے پانی کے کسقدر سختی وحبس آب مین کافی ہے اور بیچ بعض اوقات کے مثل وقت صبح ایام سرما کے پانی ٹھنڈا نوعی ناگوار ہوتا ہے اور آب گرم بسبب کاہلی خادمو نکے اگر بہم نہ پہونچے اور استعمال آب سرد سوا اسکے کہ جلد پر ناگوار اور ثقیل ہو موجب مظنہ یا یقین حدوث مرض نہو تو جواز تیمم بصورت شرعی ہے یا نہ **جواب** خاک طاہر و پاک پر تیمم کرین اس وضع سے کہ دونون ہاتھہ کو خاک پر مارین اور مسح کرین پیشانی کو جگہہ جمنے بالون سے نوک بینی تک اور بعد اسکے اولٹے ہاتھہ کی ہتیلی سے پشت کف دست راست پر مسح کرین اور بعد اسکے سیدہے ہاتھہ کی ہتیلی سے پشت کف دست چپ پر او نگلیون کے سر تک یہ ہے کیفیت تیمم یک ضربی کی اور بعد ضرب کے جہاڑنا ہاتھو نکا کہ غبار و خاک زاید کہ باعث تغیر صورت کا ہے ہاتھون سے جہاڑنا سنت ہے اور نیت اول واجبات تیمم سے ہے اور وہ قصد قلبی ہے کہ متعلق ہو تیمم سے با ارادہ قربت و رضا جوئی خداوند عالم اور اسقدر نیت ضروری ہے اور قصد استباحت صلوٰۃ و وجوب کا احوط ہے اور ایسے ہی قصد بدلیت وضو یا غسل سے جو کچھ ہو مقام ہر ایک مین احوط ہے اور جو تیمم ثانی مین کہ بعد ٹوٹنے تیمم اول کے وقوع مین آوے اس ہنگام کہ تیمم اول بدل غسل ہو تو اشکال ہے بہہ کہ آیا بدل از وضو ہے یا بدل از غسل تو اوس مقام مین احوط یہ ہے کہ قصد بدلیت کو متعین

نہ کرے بلکہ نیت قربت واستباحت صلوٰۃ پر اکتفا کرے اگرچہ ظاہر یہ ہے کہ نیت بدلیت غسل بھی مجزی ہو نہ بدلیت وضو سے ومحل نیت مسح پیشانی سے البتہ مقدم ہے اور آیا ضرب پر بھی مقدم ہے محل اشکال ہے اور احوط یہ ہے کہ عند الضرب نیت کرے اور نیت کہ عبارت قصد سے ہے مستمر ہو ساتھہ مقارنت سب افعال کے اگرچہ حکماً حاصل آوے اور تیمم دو ضربی بیچ جمیع افعال کے مثل تیمم یک ضربی کے ہے بجز اس بات کے کہ اس تیمم مین ایک ضرب دوسری بعد مسح پیشانی کے واسطے مسح ہاتھونکے چاہیے اور ظاہر یہ ہے کہ تیمم یک ضربی بعوض وضو کے اور دو ضربی بعوض غسل کے کافی ہے اور احوط یہ ہے کہ دونون مقام مین جمع کرین میان تیمم یک ضربی و دو ضربی اور تیمم خاک پر بلاشبہ جائز ہے ولکن سنگ وخذف پر پس عند الضرورت کیا مضائقہ والّا بیچ وقت بہم پہونچنے خاک کے عدول اوس سے طرف سنگ وخذف کے محل کلام ہے اور جائز نہین ہے تیمم کرنا معدنیات پر اور نہ گچ پختہ پر یعنے بعد جلانے آہک کے اور مکروہ ہے تیمم بیچ زمین شورہ زار وریگ کے اور واجب ہے طلب آب اگر بہم نہ پہنچے آگے تیمم سے چارون طرف مین بفاصلہ ایک پرتاب تیر زمین ناہموار اور دو تیر زمین ہموار مین اور باوجود پانی کے تیمم جائز نہین ہے مگر بخوف ضرر لاحق ہونے مرض یا طول ہونے بیماری کے کہ بالفعل لاحق ہو نہ بمجرد تساہل وتکاہل ورنج کھینچنے آب سرد سے کہ تیمم اس صورت مین جائز نہین ہے ہو العالم

سؤال ۲۲۴ کیا فرماتے ہین اس صورت مین کہ ایک شخص کو زخم خفیفہ انگلی مین پہونچا اور بعد منقطع ہونے خون کے پارچہ پانی سے تر کرکے باندھا بعد اسکے کہ جبیرہ خشک ہوا وقت نماز آگیا شخص مذکور نے بخیال اس بات کے کہ شاید بسبب رطوبت پارچہ خون آلودہ کے نجاست خون کی متعدی بدیگر اعضا ہو تیمم کیا پس اس حالت مین کہ توہم متعدی ہونے خون کے بیچ دوسرے اعضا کے تیمم کیا تو تیمم صحیح ہوگا یا حاجت باعادہ نماز ہوگی **جواب**

تیمم کرکے نماز پڑہنا صورت مرقومہ مین کوئی صورت نہین رکہتا بلکہ اعادہ کرنا چاہیے اور حکم صورت مذکورہ کا یہ ہے کہ دو حال سے باہر نہین ہے یعنی پانی پہونچانا اوس زخم پر مضر ہے یا نہین صورت ثانیہ مین ازالہ پارچہ کا اور بر تقدیر ظہور نجاست طہارت اوسکی اور بعد اوسکے وضو لازم ہے اور صورت اولی مین اوسکو بحالت خود چھوڑکر اطراف اوسکے کو دہونا چاہیے اور اوس پارچہ پر بر تقدیر طہارت مسح کرنا چاہیے اور بر تقدیر نجاست اوسپر کپڑا طاہر رکھکر مسح اوس پارچہ پر اولیٰ ہے اور اگر ضرر آب متخیل نہ تہا لکن بخوف خروج خون کے احتراز ازالہ پارچہ سے کیا پس اگر خوف عدم انقطاع خون یا دیری انقطاع اور فوت وقت نماز کا تہا تو بہر عمل اوپر حکم جبیرہ کے لازم ہوگا ہو العالم **سؤال ۲۲۵** اگر جنب ہو اور بسبب عارضہ کے تیمم کرے اگر حدث اصغر صادر ہو پہر تیمم بدلے غسل کے کرے یا بدل وضو اور اگر کسیکو بسبب عارضہ کے منی جاری ہو واسطے ہر نماز کے وضو تازہ کرے یا نہین **جواب** ظاہراً یہ ہے کہ بدل وضو کے تیمم نہ کرے بلکہ بدل غسل کے تیمم کرے اور علم اس بات کا کہ جو کچھ کہ جاری ہے منی ہے مشکل ہے اور بر تقدیر علم کے غسل درکار ہوگا نہ وضو ہو العالم

باب پنجم در مسائل نماز فرائض و قضای عمری و نوافل و احکام سجدہ و بیان تاکید نماز و مذمت و عذاب ترک صلوٰۃ وغیرہ مشتمل بر دوازدہ فصل ہو

فصل اوّل در بیان تاکید ادای نماز و مذمت ترک نماز

معلوم کرکہ نماز ستون دین و معتبرین عبادات ہے اہلبیت اطہار علیہم السلام سے روایت کی ہے

کہ نزدیک نہین ہوتا بندہ خدا سے بعد پہچاننے خدا کے ساتھہ کسی چیز کے کہ بہتہ نماز سے ہو یعنی
نماز سے نزدیکی خدا کی حاصل ہوتی ہے اور فرمایا پہلے جس چیز سے کہ بندہ سوال کیا جائیگا
وہ نماز ہے اگر نماز اوسکی نزدیک خدا قبول ہوگی تو سارے عمل و عبادت اوسکے قبول ہونگے
اگر نماز مقبول نہوگی تو باقی عمل و عبادت اوسکے کام نہ آوینگے اور نماز واجب ہے ہر بالغ
وعاقل پر سوائے حائض و نفسا کے اور یہ عذاب ترک نماز مین ہے

نظم

پلا ساقیا وہ شراب طہور
طرف حق کے طاعت کی راغب کرے
نہ چھوٹے کبھی طاعت سے بے نیاز
جو ہے بے نمازون کی خاطر عذاب
مگر مختصر ہون مین کرتا بیان
بجا لائین فرمودہ بے نیاز
یہ ارشاد کرتے ہین شاہ حجاز
نہین مجھسے اور میری امت سے وہ
قیامت کو افسوس و حرمان کے ساتھہ
گروہ منافق کے ہمرہ خدا
نہوگی ہماری شفاعت نصیب
قیامت کے دن خالق بے نیاز
اگر ہوگی مقبول درگاہ رب
نمازون کا ہووے کا جنکے خلل

جو دل سے کرے دور فسق و فجور
محبت عبادت کی غالب کرے
کہ مردود معبود ہے بے نماز
اگر سب لکھون ہو جُدا اک کتاب
خبردار ہو تا دل عنافلان
نہ چھوڑین کبھی پنجگانہ نماز
سبک اور ضایع کرے جو نماز
بہت دور ہے حق کی رحمت سے وہ
اوٹھیگا وہ قارون وہامان کے ساتھہ
جہنم مین اوسکو بہی بہجوا دیگا
معذب رہے گا وہ حسرت نصیب
جسے پہلے پوچھے گا ہے وہ نماز
تو ہووین گے مقبول اعمال سب
قبول اوس کا ہوگا نہ کوئی عمل

نماز ایک جس شخص نے ترک کی | تو خون اوسنے اپنا کیا بے چھری
اگر دو نمازون کا تارک ہوا | تو گویا کہ خون ایک نبی کا کیا
ہوئی تین وقتونکی جس سے قضا | تو کعبے کو اوس شخص نے ڈہا دیا
دیا چار وقتون کو گر ہاتھ سے | تو ایسا ہے جیسا کہ اوس شخص نے
زنا اپنی مادر سے ہفتاد بار | کیا عین کعبہ مین اے ہوشیار
جو تارک ہوا پانچ اوقات کا | بیان کیا کرون اوس کے حالات کا
ندا اوس کو کرتا ہے یون بے نیاز | یہ تو نے جو کی ترک میری نماز
ہوا میری طاعت سے بیزار تو | غضب کا ہوا اب سزاوار تو
بہت مین بہی بیزار ہون تجسے اب | خدا اور اپنے لئے کر طلب
سوے آسمان و زمین سے نکل | کہین اور رہ جا کے اے بد عمل
سناؤن حدیث اور اک جانگداز | لہو روئین سنکر جسے بی نماز
قیامت کے دن ایک شخص عجیب | بقامت بلند و بصورت غریب
جہنم سے نکلے گا اس طرز پر | کہ ہوگا لگا چرخ ہفتم سے سر
زمین ساتوین پر دہرے دونون پا | غضبناک محشر مین ہوگا کہڑا
جرجیس اوسکا راوی نے لکہا ہے نام | کرے گا ندا یون بقہر تمام
کہ ہین سات فرقے عدو خدا | بحکم خدا ہون اونہین ڈہونڈہتا
کرینگے یہ جبریل اوس سے خطاب | وہ ہین کون تبلا دے مجھکو شتاب
جواب اوس کا دیگا یہ وہ سرفراز | کہ اول تو ہے فرقۂ بے نماز
دوئم ہے وہ جسنے نہین دی زکات | سیوم سود کہاتا تہا جو بدصفات

شرابی ہے چوتھا انکو بیہودہ کار / زناکار ہے پانچوان بدشعار

چھٹا ہے وہ فرقہ بنہایت زبون / کیا جسنے بی وجہ مومن کا خون

وہ ہے ساتوان ذکر دنیا کو جو / مساجد مین کرتا تہا اسی نیکخو

یہ کر گوش جبریل ہونگے خموش / اوٹھے گا دل اہل مجلس سے جوش

پہر اونکو وہ چن لیگا اس وضع سے / کچنے مرغ دانے کو جس وضع سے

لیے ساتون فرقون کو با صد سرور / کرے گا جہنم کی جانب مرور

سوا اسکے سن اور بہی اک خبر / نماز خدا چہوڑ دے جو بشر

ہین اوسکے سلئے پندرہ آفتین / خداوند عالم بچا وے ہمین

مین اک ایک کرتا ہون اس جا بیان / لگا میری جانب کو تو گوش جان

رہے ہے جو کوئی پنجگانہ سے دور / تو ہوتا ہے دور اوسکے چہرے سے نور

ٹہہرتی نہین برکت عمر و مال / نکوئی ہے سب ضایع و پایمال

دعا اوسکی ہوتی نہین ہے قبول / رہے گرچہ سائل بجانِ ملول

جو مومن کو کرتے ہین مومن دعا / وہ اوسمین بہی شامل نہین مطلقا

جب اس دار فانی سے ہوگا روان / بہت اوسکی مشکل سے نکلیگی جان

کرے گا وہ اس درجہ بہوکا سفر / کہ دنیا کے سب کہانے کہا دین اگر

تو ہرگز نہ ہو سیر اوسکا شکم / یہی پیاس کا بہی ہے عالم رقم

اور اوسکا لحد مین جو ہوگا مقام / رہے گا غمین و معذب مدام

یہ ہووے گی قبر اوسکی تاریک و تار / کہ جیسے دل کافر بدشعار

جب آئے گا بہر حساب و کتاب / کمال اوسکا سختی سے ہوگا حساب

عدو ہوگا اوس کا قیامت کے دن
خدای جہان خالق الانس و جن

اوٹھے گا جو تربت سے روز قیام
تو حیوان کی ہوگی صورت تمام

اوسی شکل سے خلق مین آئے گا
جو دیکھے گا حیران رہجائے گا

یہ تھوڑا سا تھا آخرت کا عقاب
کراب گوش دنیا کا مجھسے عذاب

ہے شرع نبی مین کہ جو بدسگال
نماز ایک چھوڑے سمجھکر حلال

تو لازم ہے یہ حاکم شرع پر
کرے قتل اوس شخص کو بے خطر

نہ جانے اگر ترک کا اوس کے حال
تو پائے گا تعزیر وہ بدخصال

جو عمداً پھر اک بار تارک ہوا
اوسی طرح تعزیر پھر پائے گا

کرے گر وہ اسپر بھی ترک نماز
تو تعزیر پھر دینگے تا آوے باز

جو چوتھی نماز اوس نے پھر ترک کی
سزا اوسکی یہ شرع مین ہے لکھی

کہ جو حاکم شرع اوس وقت ہو
وہ اوس کو کرے قتل اسے نیکخو

بتادون تجھے اور بھی ایک راز
نہین لایق دوستی بے نماز

محبت بدل ان سے ہے نادرست
مدد بھی نہین انکی کرنا درست

اعانت جو ایسون کی اکبار کی
تو کی جیسے امداد کفار کی

یہ خاطی ہین مقہور قہار ہین
خدا و نبی انسے بیزار ہین

نہ کر اپنی اوقات کو تو تباہ
ملاپ انسے ہے بی ضرورت گناہ

یہ قول پیغمبر ہے اے سرفراز
ہنسے دیکھکر جو رخ بے نماز

ویا اختلاط اور محبت کرے
طرف اوس کے صحبت کی رغبت کرے

توگویا خراب اوس نے باختیار
کیا بیت معمور کو سات بار

اور ایسا ہے جیسے کہ اوس شخص نے
اسی طرح جو اوسکو کہانا کھلائے
یہ نیکی بہی رکھتی ہے ایسی بدی
ہے اونمین سے اول ابو الانبیا
غرض کوئی نیکی براے خدا
مگر ہو جو کچہ اوسکو دنیا تجہے
کہ مزدور عابد ہوا بے نماز

ملک اور نبی قتل دس سو کیے
دیا ایک کپڑا بہی اوسکو پہنائیے
کیے قتل گویا کہ ستر نبی
اور آخر محمد شہ اصفیا
نہین بے نمازون سے کرنا روا
تو کچہ کام لے پہر تو دے کچہ اوسے
نہین اوسکی مزدوری رکہنا جواز

از کتاب فیض انتساب مجموعہ عباسی نظر
آغا احمد صاحب

سوال ۲۲۶ اگر کوئی شخص نماز جمعہ کو عمداً ترک کرے تو مستحق لعن اور جادۂ شریعت نبوی سے باہر ہو جاتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** بسم اللہ چونکہ نماز جمعہ واجب تخیری ہے باین وجہ نظر قاصر مین پیچ ترک اوسکے گناہ نہین ہے اور تارک اوسکا مستوجب لعن نہوگا امثال اس زمان مین کہ زمان غیبت امام ہے ہو العالم **سوال** ۲۲۷ تارک الصلوٰۃ کیسکو کہتے ہین اور واسطے ایسے آدمی کے کیا حکم ہے **جواب** تارک الصلوٰۃ کی دو قسم ہے ایک وہ ہے کہ عمداً نماز کو ترک کرتا ہے ولکن مقر ہے اسکا کہ نماز واجب ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ترک نماز کرتا ہے اور ترک کو حلال جانتا ہے پس قسم اول فاسق ہے دوم کافر ہو العالم +

از کتاب جامع المسائل

سوال ۲۲۸ تارک الصلوٰۃ کے کیا معنی و مطلب ہین بینوا توجروا **جواب** جو نماز ہائی واجبہ

عمدًا بلا عذر شرعی نہ پڑہے اوسے تارک الصلوٰۃ کہینگے لیکن اگر ایک مرتبہ بلا عذر ترک کرے اور ترک کو حلال نہ سمجہتا ہو بعد ازان توبہ اور استغفار کرے اور اوسکی قضا بجالاوے اور آیندہ ترک پر اصرار نہ کرے تو امید ہے کہ گناہ اوسکا بخشا جاوے ہو العالم *

فصل دوم در بیان مسائل اوقات نماز پنجگانہ و نوافل وغیرہ از کتاب تحفۃ الصالحین و جامع المسائل و جدول مشتر فعلیحان وغیرہ

جبتک کہ یقین داخل ہونے وقت کا نہو تو نماز کو نہین پڑہ سکتا ہے اگر یقین حاصل کر سکتا ہو اور اگر بسبب ابر یا اور کسی موانع کے سبیل علم و یقین کی مسدود ہو تو گمان پر عمل کر سکتا ہے لیکن قبل وقت کے نماز صحیح نہین خواہ تمام نماز خارج وقت مین واقع ہوئی ہو یا کچہہ وقت مین اور کچہہ غیر وقت مین مگر اوس صورت مین کہ یقین وقت کا حاصل نہو اور گمان غالب بہم پہونچا کے نماز مین مشغول ہو اور بعد نماز کے معلوم ہو کہ وقت نماز کا نہ تہا پس اگر اثنای نماز مین وقت داخل ہوا ہو تو نماز صحیح ہے ہر چند کہ اعادہ احتیاط ہے اور اگر نماز خارج وقت مین ہوئی ہو تو اعادہ لازم ہے پس مخفی نرہے کہ وقت نماز صبح کا صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اور وقت نماز ظہر کا اول زوال آفتاب سے عصر کے چار رکعت تک ہے اور مراد زوال سے آفتاب کا ڈہلنا ہے اور وقت نماز عصر کا اسقدر بعد وقت ظہر کے ہی کہ جسمین چار رکعت پڑہ سکین غروب آفتاب تک پس معلوم ہوا کہ بقدر چار رکعت اول زوال سے مخصوص وقت ظہر کا ہے اور بقدر چار رکعت قبل غروب آفتاب کے خاص وقت عصر کا ہے اور درمیان مین وقت دونون کا مشترک ہے اور وقت نماز مغرب کا بعد یقین غروب آفتاب کے ہے

اگرچہ قبل زوال سرخی مشرق کے حاصل ہو لیکن انتظار زوال سرخی کا احتیاط ہے اور وقت
نماز عشا کا اسقدر بعد وقت مغرب کے ہے کہ جسمین تین رکعت مغرب کی پڑہ سکین بلکہ وقت
ان دونون نمازون کا جبتک رہتا ہے کہ نصف شب مین سات رکعت کا وقت باقی رہجاوے
لیکن جسوقت کہ نصف شب مین وقت چار رکعت کا رہے تو وہ وقت مخصوص عشا کا ہی
اور اگر وقت پانچ رکعت کا ہو تو پہلے نماز مغرب کا ادا کرنا لازم ہے اور بعد اسکے عشا کا اگرچہ
عشا کی دو رکعتین غیر وقت مین واقع ہون اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص وقت
ایک رکعت کا بہی پاوے تو اوسنے ساری نماز کو پایا ہے اور اسی طرح سے اگر غروب آفتاب
مین وقت پانچ رکعت کا باقی ہو تو پہلے نماز ظہر کا ادا کرنا لازم ہے لیکن یہ حکم سفر مباح مین نہوگا
کہ وہان ہر چہار رکعتی نماز کی دو رکعتین ساقط ہو جاتی ہین پس سفر مباح مین اگر غروب آفتاب
تک وقت تین رکعت کا بہی پاوے تو دونون نمازون کا بجالانا لازم ہے اور مراد سفر سے یہ ہے
کہ مسافت اوسکی آٹہہ فرسخ سے کم نہو اور ہر فرسخ تین میل کا ہے اور ہر میل چار ہزار ہاتہہ
کا ہوتا ہے کہ موافق ہاتہہ اکثر لوگون کے ہو اور مخفی نرہے کہ وقت نماز شب کا نصف
شب سے طلوع صبح صادق تک ہے پس جسوقت کہ صبح صادق طلوع کرے تو وقت نافلہ شب
کا گزرگیا اور اگر نافلہ شب سے چار رکعت پڑہ چکا ہو تو بعد صبح کے اختصار سے اوسکو پڑہ سکتا ہے
مگر نافلہ شب قبل نصف شب کے جائز نہوگا الا عذر سے کہ مظنہ بلکہ احتمال اوسکے فوت کا رکہتا ہو
مثل اسکے کہ مسافر ہو یا مثل اسکے کہ جوان ہو اور رطوبت اوسکے دماغ کی مانع بیداری کی ہو
تو بعد عشا مین کے نافلہ شب کو بجالاوے اور وقت نافلہ ظہر دوپہر سے جبتک ہے کہ سایہ
ہر چیز کا سات حصو نمین سے اوسکے دو حصہ تک پہونچے اور وقت نافلہ عصر چار حصہ تک ہے
اور وقت نافلہ مغرب بعد نماز مغرب کے جبتک ہے کہ سرخی مغربیہ باقی رہے پس جسوقت

کہ سرخی مغرب بیزایل ہوجائے تو وقت نافلہ مغرب کا گزر جاتا ہے پس اس صورت مین نماز عشا کو مقدم کرے اور وقت نافلہ عشا جب تک رہتا ہے کہ وقت نماز عشا باقی رہے یعنی نصف شب تک اور وقت نافلہ صبح طلوع صبح صادق سے سفیدی کے خوب پھیلنے تک یا ظاہر ہونے سرخی تک ہے افق مشرق مین **سوال ۲۲۹** کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ مابین نماز عصر و مغرب کے کوئی ایسا وقت ہے کہ نہ وہ وقت نماز مغرب کا ہی نہ عصر کا **جواب** ایسا وقت کوئی نہین ہے لیکن بعض اوقات مین احتیاط کی رعایت چاہیے ہو العالم **سوال ۲۳۰** اگر نماز مغرب بوقت فضیلت ادا کرے تو بعد اوسکے باوجود موجود رہنے سرخی شفق جانب مغرب وقت عشا کا آتا ہے نماز پڑھنا جائز ہے یا بعد موقوفی سرخی شفق کے نماز عشا پڑھنا چاہیے اور اسی طرح جب تک نماز ظہر بعد زوال آفتاب بوقت فضیلت ادا کرے تو اوسکے بعد نماز عصر پڑہ سکتا ہے یا بعد عرصہ چند بینوا توجروا **جواب** بعد اداے ظہر فوراً وقت نماز عصر ہے اور بعد اداے مغرب فوراً وقت عشا ہے اگرچہ سرخی باقی ہو ہو العالم **سوال ۲۳۱** بعد زوال سرخی نماز مغرب بہ نیت قضا پڑھے یا کب تک بہ نیت ادا پڑہ سکتا ہے ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** از غروب آفتاب تا وقتیکہ آدہی رات مین بقدر اداے فریضۂ عشا باقی رہے نماز مغرب بہ نیت ادا پڑھنا لازم ہے ہو العالم **سوال ۲۳۲** کیا فرماتے ہین علماے دین کہ ایک شخص اندہا ہے اوسکو یہ تمیز نہین ہے کہ اب دن ہے یا رات نہ کوئی بتانے والا ہے تو کس وقت نماز کو ادا کرے مفصل و مشرح ارشاد ہو **جواب** جس وقت گمان وقت کا حاصل ہوا اوسوقت نماز پڑہے بعد ازان اگر یقین ہوجائے کہ خلاف وقت نماز پڑہی تو احتیاطاً اعادہ کرے ہو العالم **سوال ۲۳۳** کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ نماز خسوف کا وقت کسوقت سے شروع ہوکر کسوقت تک ہوتا ہے علی ہذا زلزلہ بہی اور اگر ہنوز گرہن بہی باقی ہے

اور نماز تمام ہو گئی تو پہر ادا کرنا چاہیے یا نہین اور اکل و شرب حالت آیات مین کیسا ہے مفصل ارقام فرمائیے **جواب** گہن کی ابتدا سے تا ہنگامیکہ چہوٹنا شروع ہو وقت نماز آیات ہے اور اگر قبل از ابتدای انجلا کے نماز تمام ہو جائے تو اعادہ نماز سنت ہے نہ واجب اور جب زلزلہ شروع ہو تو نماز واجب ہوتی ہے پس اگر تاخیر کرے بلا عذر شرعی تا زمانیکہ زلزلہ موقوف ہو جائے تو گنہگار ہوگا بعد ازان جب پڑہے تو بہ نیت قربت بجا لاوے اور قصد قضا نہ کرے برخلاف نماز کسوف و خسوف و آندہی کہ یہ نماز بعد گزرنے اون آیات کے بہ نیت قضا پڑہی جائیگی اور قول بکراہت اکل و شرب ہنگام آیات مذکورہ علی الخصوص نظر سے نہین گزرا ہو العالم

مسائل دستخطی آغا احمد صاحب بہبہانی اعلی اللہ مقامہ

از مجموعہ عباسی

سوال ۲۲۴ جسوقت چار گہڑی رات باقی رہتی ہے اوسوقت سفیدہ طرف مشرق کے نمودار ہوتا ہے اوسی وقت سے وقت نماز صبح ہے اور نماز ادا کر سکتا ہے یا نہ **جواب** وقت صبح صادق وہ ہے کہ سفیدہ براقی بلند ارہوا اور وہ سفیدہ کہ مثل دم گرگ افق سے طرف بالا کے گیا ہے اعتبار نہین رکہتا وہ صبح کاذب ہے اور جب سفیدہ بلند ارہوا صبح صادق ہے اوسوقت مین نماز پڑہنا چاہیے اور کہانے سے امساک کرے واسطے روزہ کے تہوڑی دیر قبل اوسکے ہو العالم

مسائل از کتاب مستطاب جدول مشرقین خانصاحب

سوال ۲۲۵ وقت نماز صبح کہ طلوع خط سفید سے تا وقت طلوع شمس ہے اگر وقت آخر ہو اور قرص آفتاب بام خانہ سے نظر نہ آوے مگر سرخی اطراف آسمان پر منتشر ہوئی ہو تو وقت

نماز فجر بہ نیت ادا باقی رہتا ہے یا نہ اور ممکن ہے کہ بام خانہ مصلی سے نمایان نہو اور شاید بام خانہ
دیگر کسان کہ بلند خانہ مصلی سے ہے نظر آتا ہو پس جس شخص کو کہ قرص آفتاب نظر نہ آوے نماز صبح
بہ نیت ادا پڑہ سکتا ہے یا نہ و بالجملہ وقت نماز صبح کسوقت تک بہ نیت ادا ہے بینوا توجروا
جواب جسوقت تک کہ یقین بطلوع آفتاب حاصل نہو نیت ادا کر سکتا ہے ہو العالم
سوال ۲۳۶ اگر بوقت تنگ نماز عصر مثلاً پڑہے اور اوسوقت دہوپ اوپر دیوار یا سطح بام مصلی
اور اطراف خانہ مصلی ظاہر نہو لاکن تیرگی شام بہی نمایان نہوئی ہو اور آثار سے ظاہر ہو کہ
فی الجملہ اثر روز باقی ہے اور تفحص قرص آفتاب بام بلند خانہ سے اوسوقت دشوار ہو تو نماز
عصر بہ نیت ادا پڑہ سکتا ہے یا نہین مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا جواب
مادامیکہ یقین بغروب شمس نہو عصر ادا ہے ہو العالم

فصل سوم در مسائل قبلہ و مکان مصلی و سواری مصلی و عبارت تحقیق قبلہ و مکان مصلی از کتاب زینة العباد دستخطی شیخ زین العابدین صاحب مدظلہ العالی

جان تو کہ واجب ہے استقبال کعبہ کا واسطے اونکے کہ جو دیکھتے ہین خانہ کعبہ کو اور جو لوگ
نہین دیکھتے ہین قبلہ اونکا جہت کعبہ کی ہے یعنی وہ جانب کہ خانہ کعبہ اوس مین ہے
لیکن نہ وہ سب جانب بلکہ وہ مقدار اوس جانب سے کہ اگر ایک خط نماز پڑہنے والے سے
کہینچین تو کعبہ کی کسی جزو تک پہونچے اور وہ پہچانی جاتی ہے ستارون سے اور مسلمانونکی
قبرون اور مسجدون اور علم ہیئت سے اور اگر ممکن نہو علم پس کفایت کرتا ہے اوسمین

منظنہ اگرچہ حاصل ہو قول کافر اور فاسق سے اور اگر بعد نماز کے ظاہر ہو کہ قبلہ کی طرف
پشت تھی اعادہ وقت مین اور قضا غیر وقت مین لازم ہے اور اگر معلوم ہوا کہ انحراف
قبلہ سے عین دہنے اور بائین طرف تھا تو اعادہ لازم ہے اور قضا نہین ہے اور اگر قبلہ
درمیان دہنے اور بائین واقع ہو حاجت اعادہ اور قضا کی نہین ہے اور **مکان** بیان مکان مصلی
مصلی مین دو امر واجب ہین **پہلا** مکان کا مباح ہونا ہے کہ غصبی نہو پس اذن مالک کا
لازم ہے اور کافی ہے اوسمین اذن فحوای مثل اسکے کہ کوئی کہے کہ راضی ہون کہ میرے
مکان کو تو بیچدے اسلئے پس نماز پڑہنے کو بطریق اولی اذن دیا ہے اور کافی ہے شاہد حال
مثل مہمان کے کہ اگر چاہے نماز پڑہے اذن صریح لازم نہین ہے اور مثل صحرا اور کاروانسرائے
اور مثل انہون مین نماز جائز ہے **دوسرا** خالی ہونا مکان کا ہے اوس نجاست سے کہ
لباس اور بدن مصلی کو نجس کرے بشرطی اسکے کہ وہ نجاست معاف نہو لیکن مقام سجدہ پیشانی
کا طاہر ہونا لازم ہے اور جائز ہے نماز کشتی مین اگر مضطر ہو اور باہر آنا اوسے ممکن نہو
بلکہ اختیاراً بھی جائز ہے ولیکن احوط ترک ہے لیکن واجب ہے جمیع اقوال اور افعال
مین استقبال قبلہ کا اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہو جمیع اقوال اور افعال مین تو استقبال
کرے تکبیرۃ الاحرام مین اور جسقدر مین ممکن ہو —

مسائل دستخطی جناب میر آغا صاحب و حاجی محمد ابراہیم صاحب

سوال ۲۲ کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ ریل پچہم کو جاتی ہے اور نیت کرکے
نماز شروع کی اوسی درمیان مین ریل دوسری جانب گھوم گئی تو وہ نماز صحیح ہوئی یا کہ
پھر نیت کرکے پڑہے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر ممکن ہو تو
قبلہ کی طرف اثناء نماز مین پھر جاوے والا جسطرح ممکن ہو نماز کو تمام کرے اور بعد اوترنے

ریل کے نماز کا اعادہ کرے ہوالعالم **سوال**[۲۳۸] ایک شخص ایک جگہہ پر ہے مگر تنہا اور اوسکو پچھم اور پورب نہین معلوم ہوتا ہے تو وہ کسطرح نماز ادا کرے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر جہت قبلہ کا گمان بہی کسی طرف نہو تو چار طرف ہر ایک نماز کو پڑہے اور اگر وقت وسعت اس قدر نہ رکہتا ہو تو جسقدر وقت وسعت رکہتا ہو اوسقدر نماز پڑہے پس اگر ایک نماز سے زیادہ کا وقت نہین تو ایک نماز جسطرف چاہے پڑہے ہوالعالم **سوال**[۲۳۹] اگر کسی نے کوئی مکان ایسے زر مجموعہ کے مصارف سے تیار کرایا کہ اوسمین کچہ روپیہ تنخواہ اصلی کا اور کچہ روپیہ رشوت کا بہی ایسا شامل اور جمع تہا کہ اکثر کافرون سے اور بعض مسلمان سے بغیر اوسکی حق تلفی بلا تشدد و سختی کسی مقدمہ مین بے رضامندی لیا تہا پس ایسے مکان مین نماز کا پڑہنا جائز ہے یا نہ **جواب** ایسے مکان مین نماز کا نہ پڑہنا احتیاطاً لازم ہے ہوالعالم **سوال**[۲۴۰] ایک مکان مین تصویر ذی حیات کی ہے اور دوسرے مکان مین بفاصلہ دس قدم کے مصلی نماز پڑہتا ہے اور وہ تصویر سامنے ہے تو نماز قایم رہی یا باطل ہو جائیگی بینوا توجروا **جواب** نماز صحیح ہے لیکن اسطور نماز پڑہنی مکروہ ہے ہوالعالم **سوال**[۲۴۱] مکان ہندو مین نماز پڑہنا کیسا ہے بینوا توجروا **جواب** مکان ہندو مین نماز پڑہنا جائز ہے ہوالعالم **سوال**[۲۴۲] غیر شخص کے مکان مین بلا اجازت نماز پڑہنا کیسا ہے **جواب** مکان مسلم مین بے اجازت مالک نماز پڑہنا جائز نہین ہے ہان اگر اجازت فحوائی ہو یا بقرائن معلوم ہو کہ وہ راضی ہے تو نماز پڑہنا جائز ہوگا ہوالعالم **سوال**[۲۴۳] مصلی کے سامنے چراغ روشن ہے اور حد شرعی یعنی درمیان مصلی اور چراغ کے شاہ راہ ہے اور مصلی بالاخانہ پر ہے اور چراغ نیچے ہے یا مصلی نیچے ہے اور چراغ اوپر ہے یا اسی طرح آگ روشن ہے تو نماز قایم رہی یا نہین **جواب** صورت مرقومہ مین نماز صحیح ہوگی اور کراہت بہی صورتہای مرقومہ مین

ظاہر انہین ہے لیکن درصورتیکہ جای مقام مصلی اور مقام آتش روشن مساوی ہے اور
آتش روبرو او سکے ہے تو کسی چیز کا حائل کرنا مثل پردہ وغیرہ کے بہتر ہے ہو العالم
سوال ۲۴۴ کیا فرماتے ہین جناب قبلہ وکعبہ اندرین مسئلہ کہ صحرا ملک شخص غیر ہے اور اجازت
اوس سے نہین چاہی اور یہ بہی علم ہے کہ وہ شاید اجازت نہ دیوے تو نماز پڑہنا ایسی
جگہہ جائز ہوگا یا نہ اور مالک جگہہ کا ہندو ہے یا سنی یا مالک اوس صحرا یا جگہہ مین موجود نہین
اور یہ بہی احتمال ہے کہ اگر مالک سے دریافت کیا گیا تو شاید وقت نماز قضا ہو جاوے
تو ایسی حالت مین کیا کیا جائیگا بینوا توجروا **جواب** اگر مالک زمین ہندو ہے تو وہان
نماز پڑہنے مین کچہہ مضائقہ نہین اور اگر مسلم ہے اور اذن اوسکا صریحاً یا بفحوا یا شاہد
حال معلوم ہو جب بہی نماز پڑہ سکتا ہے اور اگر اذن کسی طرح حاصل نہو تو وہان نماز نہ
پڑہے اور کسی مقام مباح مین بجالاوے پس اگر وہان سے علیحدہ جانے مین یا تا زمان
طلب اجازت خوف فوت نماز ہو تو وہین نماز پڑہے اور بعد ازان اگر مالک راضی نہو اور
اجازت نہ دے تو اوس نماز کا اعادہ کرے ہو العالم **سوال** ۲۴۵ کیا فرماتے ہین علمای
دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ ریل وشکرم وچہکڑا وکشتی پر نماز پڑہنا
درست ہے یا نہین **جواب** اگر سواری ایک جگہہ پر استادہ اور مستقر ہو اور ادای فریضہ
اوسپر بالشرائط و واجبات ممکن ہو تو نماز صحیح ہے اور اگر مستقر نہین ہے وقت نماز مین
یا ادای واجبات نماز اوسپر نہین ہو سکتا اور علیحدہ اوس سے اور کسی مقام پر نماز نہین
پڑہ سکتا پس اوسی سواری پر جسطرح ممکن ہو نماز پڑہے اور بعد زوال عذر اوس نماز کی
قضا کرے احتیاطاً ہو العالم **سوال** ۲۴۶ کیا فرماتے ہین علمای دین اور مفتیان شرع متین
اس مسئلہ مین کہ زید بسواری ریل اپنے مکان سے کسی دوسرے شہر کو جاتا ہے اور بعد مدۃ

کئی روز کے وہان پہونچیگا اور جس گاڑی پر زید سوار ہے اوسپر ہندو وغیرہ سب قوم بکثرت سوار ہین اور نماز کا وقت آگیا پس اگر زید وضو کرتا ہے اور نماز پڑہتا ہے تو ہندو کا بدن و لپسینہ اور زید کا بدن و لپسینہ بوجہ کثرت سواری و تنگی جگہہ کے ملجاتا ہے پس ایسی حالت مین زید کو کیا کرنا چاہیے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر کسی طرح ممکن ہو تو وضو کرے والا تیمم کرکے نماز پڑہے اور نجاست سے حتی المقدور اجتناب کرے اور اگر مس ہندو سے احتراز ممکن نہین تو اوسی طرح نماز پڑہے اور بعد زوال عذر کے تطہیر بدن و لباس کرکے وضو از سر نو کرے اور نماز کا اعادہ کرے ہو العالم **سوال ۲۴۷** اگر سواری ریل مین جبکہ ریل کسی جگہہ ٹہیرے ریل کے اندر نماز پڑہنا جائز ہے یا نہین مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر واجبات اور شرائط نماز کو ادا کرے تو نماز صحیح ہوگی ہو العالم **سوال ۲۴۸** ایک شخص نے کہا کہ جس مکان مین کُتّا ہو اوسکے نماز صحیح نہوگی آیا صحیح ہے یا نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** نماز اوس مکان مین صحیح ہے لیکن ظاہرا مکروہ ہے ہو العالم

سوالات دستخطی از کتاب مستطاب جدول مشرف علیخان صاحب مرحوم

سوال ۲۴۹ قبلہ نما سے کہ صحت گردش اوسکی معلوم ہو جہت قبلہ شناخت کرسکتا ہے یا نہ اور اگر صحت اوسکی گردش کی معلوم نہو تو بہی قابل اعتماد ہے یا نہین **جواب** صورت اول مین قابل اعتماد ہے اوسوقت تک کہ خلاف اوسکا ثابت نہو اور صورت ثانی مین اعتماد مشکل ہے ہو العالم **سوال ۲۵۰** اگر مسجد مین تہوڑی کجی واقع ہو تو نماز اوس مسجد مین اوسی طور سے پڑہے یا رعایت کجی کرکے ادای نماز کرنا چاہیے بینوا توجروا **جواب** اگر انحراف قبلہ سے ثابت ہو تو مراعات قبلہ واجب ہے ہو العالم **سوال ۲۵۱** ایک شخص نے مکان

غصبی مین نماز ادا کی اور بعد ازان صاحب مکان سے حلیت حاصل کیا ایسی حالت مین نماز
اوسکی جائز ہے یا نہ **جواب** باوجود علم بغصبیت مکان نماز اوسمین باطل ہے حالت
اختیار مین اور اجازت مالک مکان سے بعد فراغ نماز سودمند نہین ہو العالم **سوال** ۲۵۲
تصویر صورت انسان یا جانوران اگر کسی مکان مین نصب ہو اور وہ تصویر سایہ دار نہو
صرف شبیہ ہو کہ قلم سے اوپر کاغذ یا پارچہ کے کھینچا ہو تو ایسے مکان مین نماز جائز ہے یا نہین
بینوا توجروا **جواب** اگر صورت پیش روی مصلی ہو تو کراہت ہے ہو العالم **سوال** ۲۵۳
نماز روبروی قبر میت جائز ہے یا نہین اور کراہت ہے یا نہین **جواب** جائز ہے اور
کراہت اس امر کی بھی خیال مین نہین ہے ہو العالم

مسائل از مجموعۂ عباسی تالیف نواب علی قلیخان صاحب مرحوم

سوال ۲۵۴ مکان کرایہ مین نماز و وضو و غسل درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب**
مضائقہ نہین ہے ہو العالم **سوال** ۲۵۵ عرض کرتا ہے کہ خانہ کفار و نصاری مین ایک شخص
مسلمان وارد ہوا اور وقت نماز تنگ ہے پس خانہ کفار مین نماز ادا کر سکتا ہے یا نہ اور
اجازت کافر واسطے ادای نماز کے شرط ہے یا نہین اور اگر وقت تنگ نہو تو نماز ادا کر سکتا ہے
یا نہ بینوا توجروا **جواب** اجازت کفار مثل ہنود و یہودی و نصاری کہ اہل ذمہ نہون مطلقاً
شرط نہین ہے اور اگر یہودی و نصاری اہل ذمہ ہون تو ظاہر یہ ہے کہ اجازت اونکی شرط ہے
اور ہنود داخل اہل ذمہ نہین ہین ہو العالم **سوال** ۲۵۶ عرض کرتا ہے کہ ہمسایۂ خانہ زید ہر روز
سرود و رقص کرتا ہے اور آواز اوسکی زید تک پہونچتی ہے اور خانہ زید خرید و ملک ہے اور زید
اس قدر زور نہین رکھتا کہ مانع ہو اس باب مین زید کیا کرے خصوص نماز مین جو کچھ حکم ہو
جواب ایسے گھر مین نماز اوسکی صحیح ہے مگر جانب رقص و صدای مذکور متوجہ نہو ہو العالم

سوال زید نے حویلی ہنود کو غصب کیا اور خود اوس حویلی مین رہنے لگا یا کسی مومن کو واسطے استقامت کے دیا تو صلوۃ اوس گھر مین جائز ہے یا نہین **جواب** جائز ہے ہوالعالم

چونکہ مسجد بھی مکان مصلی مین داخل ہی باین سبب احکام مسجد مع مسائل دستخطی مجتہدین لکھنو و باقی احکام و مسائل کتاب حدیقہ ہندی و جدول مشرفعلیخان وغیرہ سی داخل فصل

مصلی مکان سے کئے گئے

جان احکام اب مساجد کے	گر ہے الفت تجھے عبادت سے
پس تو جان اب کہ مستحب ہے تجھے	کہ تو مسجد مین جا نماز پڑہے
اور تاکید اور ثواب اوس کا	ہے احادیث مین بہت سا لکھا
اور ہے مستحب بنا اوسکے	ہے ثواب اسکا بھی نہایت ہی
اور ہے سنت کہ سقف دار نہ ہو	بلکہ ہو سر کشادہ سن اسکو
ہووے بیت الخلا جو مسجد کا	ہونا دروازہ پر ہے اوسکا بھلا
اور مسجد مین جھاڑو دینا تجھے	ہیگا سنت نہ کر تو ترک اسے
یون ہی کرنا چراغ وان روشن	مستحب ہے نہین کچھ اسمین سخن
اور مسجد مین جب تو داخل ہو	چاہیے باوضو ہو اسے خوشخو
پس کر اس بات کا لحاظ ذری	کہ نجاست سے کفش ہو نہ بھری

اور اب اس وقت پای راست کو تو
رکھ مقدم کہ خوب ہے تجھکو

اور ساتھ اسکے کہہ تو بسم اللہ
یہ بھی سنت ہے سن تو اے آگاہ

اور مسجد مین جاکے بیٹھے جب
کر تو حمد و ثنا خدا کی تب

اور مکرر نبی پہ بھیج درود
اور آل اوس کی پر بھی ای مسعود

اور جب وقت نکلے تو باہر
در مسجد پہ تو کھڑا ہو کر

پڑہ دعا اور پای چپ اپنا
رکھ مقدم کہ یون ہے داب اسکا

ہینگے مسجد کے سارے یہ آداب
کہ ہین وہ مشتمل پر استحباب

ہے مساجد کے تئین طلا کرنا
ہے حرام اوسپر اوسکا ذکر ہوا

یون ہی صورت نگاری بہی اوسکی
اک جماعت نے ہے حرام لکھی

اور ہے ممنوع بیچنا بہ یقین
اوسکے فرش اور بوریے کے تئین

اور مسجد کے تئین نجس کرنا
خالی از معصیت نہین ہیگا

اور یونہین دفن کرنا میت کا
مسجد اندر حرام ہیگا لکھا

اور مسجد بلند بنوانا
ہیگا مکروہ جان اے دانا

یونہین مکروہ ہے بلا تکرار
کہ ہو دیوار اوسکی کنگرہ دار

مسجد اندر صدا بہی کرنا بلند
ہیگا مکروہ اور نہین ہے پسند

یونہین دنیا کی گفتگو کرنا
وہان لایق نہین ہے ای برنا

اور وہان شعر پڑہنا بہی تجھکو
نہین بہتر مگر جو مرثیہ ہو

یا کہ ہو نعت احمد مختار
یا ہو مدح ائمۂ اطہار

یا کہ وہ شعر ہووے اسے برتر
مشتمل وعظ اور نصیحت پر

اور خرید و فروخت مسجد مین
اہل حرفہ عمل مین لائین اگر
مثل اوسکے کہ بیٹھکر اس جا
اور یونہین مسجدون مین ہے سونا
کہ نہین اونکی کچھ خصوصیت
اور یونہین جسکے مُنہہ مین بو آئے
یا کہ مثل اسکے اور چیز کی بو
تھوکنے سے بہی وان حذر توکر
آب بینی بہی اس جگہہ مت ڈال
اور مسجد مین جون بہی تو مت مار
اور اگر لائے تو عمل مین انھین
اسی صورت سے فارسی مین سخن
ہان مگر جانتا نہو عربی
تھے یہ مسجد کے حکم اور آداب
ایک یہ ہے کہ ڈھانا مسجد کو
بلکہ ہر گاہ خوف یہ ہووے
تو اب اس وقت ہووے گا واجب
پر ہے سنت بنانا پھر اوسے
دوسرے ہے اگر سب تجھے منظور

خوب نہین چاہیے کہ ترک کرین
پیشہ اپنے کو تو نہین بہتر
کرین خیاطی یا لکھا اور ایسا
خوب نہین بلکہ بعضون نے ہی لکھا
بل ہے یہ حکم عام بے حجت
پیاز کی بو و یا کہ لہسن کی
جانا مسجد مین خوب نہین اوسکو
کس سبب سے کہ ہے خدا کا گھر
رکھہ بزرگی پر اس مکان کے خیال
احتراز اس سے کر تو ای دیندار
ڈال خاک انپر تا کہ چھپ جا دین
کہنا مکروہ ہیگا وہان بے ظن
تو تو اوس وقت مین ہے مجبوری
کئی ایک مسئلہ بہی جان شتاب
ہیگا جائز کہ گرنے پر جب ہو
کہ مبادا کسی کے سر پہ گرے
ڈہانا اوس کا سمجھ تو اے طالب
مت بھلانا یہ بات خاطر سے
حق کی تحقیق تو تو جان ضرور

یہ کہ پڑہنا نماز واجب کا | ہیگا مسجد مین افضل واسطے
نافلہ مین نہ ہو جو خوف ریا | تو ہے بہتر اوسے بہی وان پڑہنا
اور ہووے ریا کا خوف اگر | تو ہے اب پڑہنا گہر مین ہی بہتر
تیسرے عورتون کو ہے سنت | گہر مین پڑہنا نماز بے حجت

سؤال اون مسجدون مین کہ جنمین اہل خلاف نماز پڑہتے ہین شیعہ مذہب کو اونمین نماز ادا کرنا کچہہ مضائقہ تو نہین رکہتا اور ثواب جو نماز پڑہنے کا مسجدونمین حاصل ہوتا ہے ملیگا یا نہین بینوا توجروا **جواب** کچہہ مضائقہ نہین ہے اور ثواب مثل نماز دیگر مساجد مین ظاہر حاصل ہوگا ہو العالم **سؤال** ۲۵۹ کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ ایک مسجد اہتمام سے ہندو کے تعمیر ہوا اور بعد تعمیر قطعہ تاریخ بنا اور اوسکے ہمراہ نام بانی و نام ہندو مہتمم واسطے اظہار مہتمی اوسکے داخل کیا جاوے اور الفاظ اوسکے الفاظ عربی سے ہون یا فارسی سے جیسا کہ تختا و رنعل اور وہ قطعہ تاریخ اوپر دروازہ یا بالای درمیانہ کہ معین ہے یا صحن مین بدیوار پہلو وغیرہ نصب کیا جاوے تو درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر وہ مقام خارج مسجد سے ہو تو جائز ہوگا ہو العالم **سؤال** ۲۶۰ زید واسطے ادای نماز مسجد مین گیا اور سجدہ گاہ و تسبیح ایک خاص مقام پر مقرر کرکے رکہدیا اور آپ وضو کرنے مین مشغول ہوا اس اثنا مین احمد داخل مسجد ہوا اور اوس جگہہ سے تسبیح و سجدہ گاہ اوٹہا کر اور اپنی سجدہ گاہ رکہکر مشغول بہ نماز ہوا اس صورت مین اوس جگہہ پر کہ جو مقرر کردہ زید ہے نماز پڑہ سکتا ہے یا نہین **جواب** اگر زید کا ارادہ مراجعت کا تہا اور اوسنے اجازت نماز احمد کو نہین دی اس صورت مین احمد کو اعادہ نماز بمقام دیگر احوط ہے ہو العالم **سؤال** ۲۶۱ اندرون مسجد

حقہ پینا حسب رواج ہندوستان بے حرمتی و کسر تعظیم مسجد ہے یا نہ اور حقہ کشی مسجد مین جائز ہے
یا نہین **جواب** حقہ پینا مسجد مین جائز ہے ہو العالم **سوال** ۲۶۲ مسجد کو امام باڑہ بنا لینا اوسکا
مسجد کہود کر مرمت کر کے عید گاہ کر دینا صحیح ہے یا نہین مزین بدستخط ہو بینوا توجروا **جواب**
مسجد کو امام باڑہ بنا لینا یا بصورت کسی اور مکان کے بنانا اور تبدیل مسجد جائز نہین ہے
ہو العالم **سوال** ۲۶۳ ظاہرا ایک طوائف مسلمہ کے پاس بجز وجہ حرام کے اور کوئی صورت آمدنی کی معلوم
نہین ہوتی اور اوسنے ایک مسجد تعمیر کرائی اوسمین نماز پڑہنا جائز ہے یا نہین ارشاد ہو بینوا توجروا
جواب جبتک یہ امر ثابت نہو کہ مال حرام سے اوسنے مسجد بنائی ہے احکام مسجد کے اوسپر
جاری ہونگے ہو العالم **سوال** ۲۶۴ کیا ارشاد فرماتے ہین درمیان مناظرہ زید و عمرو کے کہ زید
قلیان کشی اندرون مساجد کہ جو خلاف احترام اور بدعت جانتا ہے اور عمرو ایک مساوات
سمجھتا ہے آیا ان دونون مین کون حق پر ہے جواب اس مسئلہ کا بحدیث و قرآن مرحمت ہو
تاکہ جواب شافی اور دلیل کافی و وافی ہو **جواب** حقہ پینا خلاف احترام مسجد نہین ہے
جسطرح پانی پینا اور کہانا کہانا اور خواب کرنا مسجد مین خلاف تعظیم مسجد نہین ہے اور یہ سب امور
مسجد مین جائز ہین بشرطیکہ حارج و مانع کسی مصلی کی نہون ہو العالم **سوال** ۲۶۵ جو مسجد
کہ وکلای انگریزی بنا کرین اور کہین کہ اس مسجد مین روپیہ وکالت مشروعہ صرف ہوا ہے اور ایک
حبہ مال ناجائز سے اوسمین صرف نہوا بلکہ زر اجرت کہ جو اس مسجد مین صرف ہوا ہے مقدمہ اپنے
سے تہا کہ اوسمین یقیناً حقیت مدعی معلوم تہی پس ایسی مسجد مین نماز صحیح ہے یا نہ ارقام فرمائیے
بینوا توجروا **جواب** صحیح ہے ہو العالم **سوال** ۲۶۶ زن مسلمہ ہمفراش کافر ہے کافر نے اوسکو
کچہہ نقد دیا اوس مسلمہ نے ایک مسجد اوس مزد دادہ کافر سے تیار کیا وہ حکم مسجد مین ہو گی یا نہ
جواب جو روپیہ کہ اجرت حرام و لبعوض زنا ہے اور کافر سے لیا اور مسجد بنا کیا پس حکم مسجد

اوپر اوسکے جاری کرنا دشوار ہے ہو العالم **سوال ۲۶۷** ایک شخص نے مسجد و امام باڑہ ہندو کے
ہاتھہ رہن کیا اوس ہندو نے بعد چند سے کہود ڈالا درین صورت راہن مذکور مواخذہ دار ہوگا
یا نہین اور اگر ہے تو کیا کفارہ دے کہ مواخذہ سے بری ہو **جواب** البتہ راہن گنہگار و
مستحق نار ہوگا اور کفارہ اوسکا یہ ہے کہ توبہ و استغفار کرے اور مسجد کی زمین رہا کرے اور
عمارت مسجد مذکور بنانے مین تا بمقدور خود کوشش بلیغ کرے اگرچہ اوسکا مال اوسمین صرف
ہو اور امام باڑہ وقفی کا بھی یہی حکم ہے ہو العالم **سوال ۲۶۸** مکان جو ہندو معمار نے خواہ مسجد
تیار کی ہو اوسمین نماز پڑہ سکتا ہے یا نہین مفصل و مشرح ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب**
جو مکان نجس غیر مسجد ہے وہ مانع صحت نماز نہین جیسے کہ مواضع اعضاء مصلی نجس بہ نجاست
معتد بہا اور موضع سجدہ نجس مطلقاً نہو اور جو مسجد نجس ہو پس اگر ازالہ نجس اوس سے
اور تطہیر شرعی اوسکی کر سکتا ہے تو اوسکو نماز پر مقدم کرے باوسعت وقت اور نماز صحیح
ہوگی بشرطیکہ مواقع اعضاء مصلی نجس نہون بہ تفصیل مذکور ہو العالم **سوال ۲۶۹** کیا ارشاد ہے
اس مسئلہ مین کہ مسجد معمار ہنود سے تعمیر کرانا جائز ہے یا نہین اور اگر ایسی مسجد مین نماز
پڑہے تو کیا حکم ہے **جواب** مسجد کا نجس کرنا اور کافر کا داخل مسجد کرنا جائز نہین اور
جو مسجد معمار ہندو کی بنائی ہو اوسمین نماز پڑہنا جائز ہے بشرطیکہ موضع سجدہ مطلقاً
پاک ہو اور باقی مواضع یعنے جاہای گذاشتن اعضای مصلی نجس بہ نجاست معتد بہ نہون
اور مسجد نجس کو پاک کرنا حتی المقدور لازم ہے ہو العالم **سوال ۲۷۰** اگر کوئی حرام کمائی سے مسجد
بنا کے اور اوسمین کوئی شخص باوصف علم اس بات کے کہ یہ مسجد مال حرام سے بنائی گئی ہے
نماز پڑہے تو نماز اوسکی باطل ہے یا نہین اور اگر باطل ہے تو کیا وجہ ہے **جواب** اوسکی نماز
باطل ہوگی کیونکہ وہ مکان غصبی کے حکم مین ہے ہو العالم **سوال ۲۷۱** اہلسنت کے لئے جگہہ

بنابر مسجد بنانیکے ہم شیعہ دیدین مضائقہ تو نہین بتغیر تقیہ کے **جواب** کچہ مضائقہ نہین ہے
ہو العالم **سوال** ۲۷۲ اخیار الاخبار نمبر ۵ مین ارشاد ہوا ہے کہ حقہ کشی مسجد مین جائز ہے اور سُنا
گیا ہے کہ مسجد مین سوای ذکر خدا اذکار دنیاوی کرنا نہ چاہیے چہ جای کہ حقہ پینا اور ظاہرا
عرفاً حقہ پینے سے کسر شان مسجد متصور ہے عاصی کو اس بارہ مین نہایت تردد ہے امید کہ
رفع خدشہ فرمایا جاوے **جواب** ذکر الٰہی بہر حال سنت ہے خصوصاً مساجد مین لیکن
امور مباحۂ دنیویہ مین اشتغال بمساجد مین ممنوع ہے لیکن حرام نہین ہے اور نہ باعث
کسر شان مسجد پس جسطرح پانی پینے سے اور کہانا کہانیسے اور بعض اوقات مین خواب
کرنے سے مسجد مین اوسکی کسر شان نہین ہوتی اسی طرح حقہ پینیکو سمجہنا چاہئے ہو العالم
سوال ۲۷۳ مینار مساجد و امکنہ و امام بارہ و نقل ضرایح امام ہمام گلگون قبا و اوراق کلام شریف
مطلا و مذہب کرانا کیسا ہے بینوا توجروا **جواب** اجتناب اوس سے احوط ہے لیکن نقل
ضرایح مقدسہ مین اگر بحد اسراف نہ پہونچے تو جائز ہوگا ہو العالم **سوال** ۲۷۴ اندرون مسجد
کفار ہنود کو بلانا اور اونسے امور دنیاوی مین گفتگو کرنا جائز ہے یا نہین مفصل ارقام ہو
بینوا توجروا **جواب** جائز نہین اور گناہ کبیرہ ہے ہو العالم **سوال** ۲۷۵ دو سال گزرے کہ
یہ خاکسار بزیارت دار المومنین لکہنو حاضر ہوا تہا اور واسطے زیارت مسجد حسین آباد گیا و مشرف
بزیارت خانہ خدا ہوا اور بوجہ نادانستگی زینہ مینار پر کہ اوسکا دروازہ کہلا تہا تا بیک درجہ چڑہ گیا
خادم مسجد نے آواز دی اور ممانعت کیا بفور ممانعت نحیف اندر مسجد در آیا خادم صاحب جو
نہایت شیرین زبان تہے کلمات بیہودہ اتہام نظربازی فرماکر ارشاد کرنے لگے ہرچند عذر و
معذرت کیا پاس اسلامیت و مومنیت نہ فرماکر اور برافروختہ ہونے لگے لاچار دامن کشان
عقب گذاری بہ نہایت دقت کی اور معلوم ہوا کہ وہ مسجد متعلق مولانا مقبول دارین آقا

سید بندہ حسین صاحب ادام اللہ افضالکم سے ہے چاہا تہا کہ جناب موصوف سے استغاثہ پیش
کرے مگر بوجہ ایام برشکال آب باران نے مہلت نہ دی اور مجبور رہا اب گزارش یہ ہے کہ
ایسے خادم جو زائرین مسجد کو ایذا رسانی فرماوین اور اگر زائرین سے از راہ غلطی کچھہ قصور واقع
ہوا اتہام بندی کرین اور ذلت دین ایسے مجاورین کا مقرر کرنا اور مسجد و نمین نوکر رکہنا
جائز ہے یا نہین مفصل ارشاد ہو اور اگر مناسب ہو تو یہ عرض حال خدمت مین جناب مولانا
صاحب کے بہی فرمایا جاوے **جواب** جو مسجد کو چک داخل رقبہ حسین آباد ہے متصل
امام باڑہ حسین آباد اوس مسجد مین مولویصاحب موصوف کو مداخلت نہین ہے اور اوسمین جو عملہ
و موذن وغیرہ ملازم ہین سب بحکم بعض امرائے نامدار ذوی الاقتدار دولت مدار ہین اوس مسجد
مین پیشنماز اخوی الاعز الارشد سید العلما سید محمد ابراہیم صاحب حرسہم اللہ ہین اور اونکو
ہر چند کسی طرحکا اختیار بحالی و برطرفی عملہ مسجد مین نہین ہے بلکہ بالکل مداخلت نہین ہے
لیکن باوجود اسکے اگر وہ شخص درشت زبان معلوم ہوتا تو اوسکی تفہیم کیجاتی اور اگر مراد مسجد
کلان ہے کہ جہان مولوی صاحب مزبور عیدین کی نماز پڑہاتے ہین اور [illegible] بڑی مسجد
سے ہے تو البتہ وہان مولوی صاحب کا اختیار ہے پس اس صورت مین اگر مستفتی مناسب
سمجہین تو سوال ہذا علیحدہ ایک کاغذ پر لکہکر بہ تصریح مسجد مزبور اور بہ تصریح نام [illegible] مولوی صاحب
کے پاس بمعرفت اپنے برادر عزیز حافظ سید عبد الحلیم صاحب کے ارسال کرین شاید کہ
مولوی صاحب اوسپر جواب دستخط فرماوین والسلام **سوال** ۲۷۶ روشنی کرنا مسجد و امام باڑہ
بہ نذر و نیت و یا باستصواب جائز ہے و یا مکلفین کو ثواب ان نذورات کا ہوگا بینوا توجروا
جواب ظاہر یہ ہے کہ اگر اوسقدر روشنی کی نذر کرے کہ جسمین بہ نسبت شخص ناذر کے
اسراف وغیرہ لازم نہ آوے اور بہ نسبت اوس تعزیہ خانہ کے اور مسجد کے متعارف اور

معمولات سے ہو تو نذر منعقد ہوگی ہوالعالم ۲۷۷ سوال مسجد مین ماتم داری کرنا اور حقہ پینا
اوس حالت مین کہ امام باڑہ موجود ہو جائز ہے یا نہین ارقام فرمایئے بینوا توجروا
جواب مسجد مین تعزیہ اور علم و تابوت وغیرہ رکھنا نہ چاہیے خصوصًا جبکہ نماز پڑہتے
مین روبروی مصلین ہون اور اگر بغیر اسکے مجلس تعزیت حضرات علیہم السلام مسجد مین
برپا کرے جبکہ حارج مصلین نہو مضائقہ نہین اور حقہ پینا مسجد مین بطریقے کہ حارج مصلین
نہو جائز ہے ہوالعالم ۲۷۸ سوال کسی مسجد مین یا دوسری جگہہ جہان مصلی نماز پڑہتا ہو آیات
قرآنی یا فارسی مثل منقبت جناب مرتضی علی تحریر ہون اور مصلی کا سامنا ہو تو مخل نماز ہے
یا نہین ارقام فرمایئے بینوا توجروا **جواب** مخل نماز نہین ہے لیکن احتمال کراہت ہے
اگر کوئی پردہ وغیرہ حائل نہو ہوالعالم ۲۷۹ سوال کیا فرماتے ہین علمای دین نائب امام المتقین
اس مسئلہ مین کہ مسجد کہنہ و مورخوردہ ہے یقین ہے کہ عرصہ دس بارہ برس مین مشرف بانہدام
ہووے اور اوس وقت ہملوگ اولاد اپنی سے امید نہین رکھتے ہین کہ انصرام کار تعمیر خانہ خدا
جاری ہو اس سبب سے ارادہ رکھتے ہین کہ اوسکو مشرف بانہدام کرکے از سر نو تعمیر اوسے
جای سابق پر جاری کرین اس باب مین کیا ارشاد ہوتا ہے بینوا توجروا **جواب** جسوقت مسجد
مشرف بانہدام ہو ہدم اوسکا واسطے اصلاح و ترمیم کے جائز ہے بلکہ اگر خوف وقوع اوسکا
کسی کو ہو تو ہدم واجب اور بعد اسکے تعمیر اوسکی سنت ہوگی ہوالعالم۔

سوالات از کتاب مستطاب جدول مشرقین

صاحب مرحوم

۲۸۰ سوال زن فاحشہ مال حاصل کردہ پیشہ اپنے سے مسجد بنا کرے تو نماز اوسمین

پڑہ سکتا ہے یا نہین اور درصورت عدم جواز اگر کوئی شخص ایسی مسجد مین نماز ادا کرچکا ہو تو احتیاج اعادہ اندر وقت یا خارج وقت ہے یا نہ اور وہ نماز خواہ عمداً یا سہواً یا بسبب جہالت مسئلہ پڑہے **جواب** اجرت زنا و دیگر اموال سے بنای مسجد نہ کرنا چاہیے اور اگر مال حلال ہو تو اوس سے تعمیر مسجد کرے اور جسوقت تک کہ نمازی کو علم نہو کہ کس مال سے بنای مسجد ہوئی تو بمحض اس خیال کے کہ بانیاس مسجد کی زانیہ ہے نماز پڑہنے مین احتراز لازم نہین ہے ہو العالم

سوال ۲۸۱ گچ پشت دیوار مسجد پر ہندو معمار سے کرانا جائز ہے یا نہ **جواب** گچ نجس مسجد پر کرانے سے اجتناب کرین ہو العالم

سوال ۲۸۲ باوجود علم بہ نجاست مسجد اور عدم ازالہ نجاست و وسعت وقت کے نماز اوس مسجد مین صحیح ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** ایسے وقت مین اگرچہ حکم بہ بطلان نماز ہم نہین کرتے ہین لیکن احوط اعادہ نماز ہے ہو العالم

فصل چہارم در بیان لباس مصلی از زبدۃ الفتاوی و کتاب حدیقہ ہندی مع مسائل دستخطی علمای با احتشام از کتاب جامع المسائل و کتاب جدول

لباس مصلی مین پانچ امر واجب ہین **پہلا** لباس غصبی نہو جیسا کہ مکان مصلی مین مذکور ہوا **دوسرا** محض ریشم نہو واسطے مرد کے حالت اختیار مین لیکن حالت ضرورت مثل سرمای شدید مین جائز ہے اگر جامہ دوسرا نہ رکہتا ہو **تیسرا** طلا نہو کہ نماز مرد کی اوسمین باطل ہے اور حرام نہین ہے پاس رکہنا طلای مسکوک اور غیر مسکوک کا **چوتہا** لباس کا طاہر ہونا مگر ہونا اون نجاستون کا کہ عفو ہین مضائقہ نہین ہے پس جان کہ عفو ہے خون زخم اور دمل کا

جب تک اچھا نہو اور عفو ہے وہ نجاست کہ ازالہ مین اوسکے مشقت شدید اور عسر اور حرج ہو اور عفو ہے نجاست اوس لباس کی کہ دور کرنا اوس لباس کا باعث اذیت سرمای اور مثل اوسکے ہو اور عفو ہے بول اوس شخص کا جوکہ عارضہ سلسل البول کا رکھتا ہو اگر قبل ہر نماز واجبی ایک مرتبہ طاہر کرے اور عفو ہے نجاست لباس اوس عورت کی جو بچہ کو پرورش کرے لڑکا ہو خواہ لڑکی جبکہ اوسکے بول سے نجس ہوا ہو اگر ہر روز ایک مرتبہ طاہر کرے اور دوسرا لباس نہ رکھتی ہو اور عفو ہے خون کمتر درہم سے کہ مقدار اوسکی بقدر ہتھیلی کے گڑھے کے ہے بنا بر قول بعض اور عفو ہے نجاست اوس لباس کی جس سے عورتین نہ چھپین

پانچوان پوست اور کوئی جزو حیوان حرام گوشت سے نہو خواہ سوج اوسمین داخل تھی خواہ نہ اور چھپا سنے والا عورتین کا ہو خواہ نہ اور پوست میتہ حلال گوشت کا نہو اور بال مین اوسکے نماز جائز ہے اور جائز ہے نماز مو ہای خز مین اور اجزای انسان کے ضرر نہین رکھتے اگر طاہر ہون مثل بال اور ہڈی اور پسینہ اور دودھ کے اور موم اور شہد اور خون مچھر کا اور مثل اوسکے بعض حشرات الارض بھی قباحت نہین رکھتے۔

مضمون حدیث از کتاب حدیقہ ہندی و بیان طلاو حریر

اب ہے لایق مجھے کہ ذکر کرون	اس جگہہ ایک حدیث کا مضمون
ہاںگے فرماتے یون رسول خدا	یا علیؑ امت ہین حریر اصلا
کہ خدا روز حشر کو تیرا	پوست اس کام پر جلاویگا
جان ظاہر مین یہ خطاب بیان	گرچہ ہے جانب شہ مردان
پر حقیقت مین یہ کلام متین	سوی امت خطاب ہے بیقین
حق تعالی پناہ مین رکھے	مجھکو اور تجھکو نار دوزخ سے

چوتہے اب جان توکہ لبس طلا — مردکو مطلقاً نہین ہے روا
اور مطلا کا بہی پہننا اوسے — نہین جائز کہا ہے اکثر نے
اور طلا مین پڑہے ہے نماز اگر — تو ہے باطل بمذہب اکثر
بل ہے احوط کہ جب نماز پڑہے — سونے کو اپنے پاس بہی نہ رکہے
اور عورت کے واسطے ہے جواز — سونے کا در نماز و غیر نماز
اور ولی کو ہے احوط و اولے — کہ نہ پہناوے طفل کو وہ طلا
جان لبسِ طلا کی حرمت پر — دال ہینگی روایتین اکثر
بلکہ اس جا پہ شیخ زین الدین — نقل اجماع کرتے ہین بیقین
پس اگر تجہکو ہیگا خوف خدا — تو تو زنہار مت پہن سونا
یون سمجہہ دل مین ای سعادتمند — کہ ہے سونا ہمارے تئین سوگند

سوال ۲۸۳ رنگ خام جو پانی پڑنے اور شوب گاذر سے کپڑے کا چہوٹے تو نماز پڑہنا اوس پارچہ مین جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر پاک ہے تو نماز اوسمین جائز ہے هو العالم **سوال** ۲۸۴ ما قولکم مدظلکم العالی اس مسئلہ مین کہ جہوٹا گوٹا خواہ جہوٹی بانکڑی خواہ رانگا خواہ تانبا خواہ پیتل کے تار سے بنی جاتی ہے اوسکو انگرکہہ مین ٹانک کر نماز پڑہنا درست ہے یا نہین اور دو انگشتی گوٹ گرنٹ کی اگر انگرکہہ مین لگی ہو تو اوسپر نماز کے واسطے کیا حکم ہے صاحب زاد المعاد نے چار انگشت کی سنجاف کو جائز کہا ہے آپکے نزدیک کیا ہے اور روپیہ کو جیب مین لیکر کے نماز پڑہنا درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** جو لباس حریر محض ہے یا اوسمین کچہہ طلا شریک ہے وہ مرد مکلف کو پہننا مطلقاً جائز نہین ہے نہ نماز مین نہ غیر نماز مین خواہ گوٹ ہو خواہ غیر اوسکا یہانتک کہ اگر بند حریر محض ہو

اوس سے بہی اجتناب مطلقاً احوط ہے لیکن پیتل ورانگے وغیرہ کا پہننا جائز ہے اور روپیہ اگر جیب مین ہو تو نماز صحیح ہے ہوالعالم **سوال ۲۸۵** لباس اونی مین نماز درست ہے یا نہین اور اگر ایک شخص کے پاس لباس سرمائی سے ایک کپڑا اونی ہے مثل رضائی یا دگلہ وغیرہ کے درصورتیکہ نماز لباس اونی مین درست ہو تو یہہ شخص کسطرح نماز پڑہے اسواسطے کہ اوسکو اوتار نہین سکتا مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** لباس اونی مین اگر غیر ماکول سے ہونا اوسکا معلوم نہو نماز صحیح ہوگی ہوالعالم **سوال ۲۸۶** لنگ وغیرہ تہ زیر جامہ باندہکر نماز پڑہنا جائز ہے یا نہین یا مکروہ **جواب** جائز ہے اور قول بکراہت نظر سے نہین گزرا ہوالعالم **سوال ۲۸۷** اگر مصلی کو عین نماز مین خون رعاف وجراحت دیگر کا جاری ہو کیا کرے **جواب** صورت مرقومہ مین اگر خون زیادہ ہے اور لباس مصلی مین زیادہ درہم بغلی سے پہونچے جب بہی نماز کو نہ توڑے اور اوسی طریق سے تمام کرکے بعد نماز کے طہارت کرکے نماز کا اعادہ کرے اور اگر خوف ملوث ہونے مسجد کا ہو پس نماز کو قطع کرکے بعد طہارت کے از سر نو نماز شروع کرے ہوالعالم **سوال ۲۸۸** جاہل مسئلہ کے جامہ مین بوتام صدف وغیرہ کا ہو اور وہ اوس جامہ مین نماز ادا کرے تو نماز اوسکی صحیح ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** بوتام صدف مین نماز علی الظاہر جائز ہے جاہل ہو یا عالم ہوالعالم **سوال ۲۸۹** ہندو گاذر سے پارچہ شوب کراکر بدون غوطہ کے پہنکر نماز پڑہنا درست ہے یا نہین مفصل ومشرح ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** جب ہندو نے کپڑے کو برطوبت مس کیا ہو تو بغیر تطہیر شرعی نماز اوسمین جائز نہین ہے ہوالعالم **سوال ۲۹۰** اگر کوئی شخص ہندو کے دہوئے ہوئے کپڑے پہنکر باوجود امکان طہارت نماز پڑہے تو علاوہ نہ درست ہونے نماز کے کوئی اور بہی گناہ ہوگا یا نہ اور اگر ہوگا تو گناہ صغیرہ ہوگا یا کبیرہ

بینوا توجروا **جواب** اگر باوجود علم عمداً و اختیاراً لباس نجس مین نماز واجبی پڑہے ہے تو
گناہگار ہوگا اور ظاہراً گناہ کبیرہ ہوگا اور بطلان نماز ظاہر ہے ہو العالم **سوال** ۲۹۱
اگر بچہ گوسفند و دیگر ماکول اللحم کسی جامہ پر پیشاب کردیوے تو اوس جامہ سے نماز جائز
ہے یا نہین یعنی بغیر تطہیر نماز ادا کیجاوے **جواب** صورت مرقومہ مین تطہیر کی احتیاج
نہین ہے ہو العالم **سوال** ۲۹۲ سگ خشک کپڑے سے خشک کو چہو گیا اس کپڑے سے نماز
ہوسکتی ہے یا نہ اور اگر بہول جاوے اور دو ایک روز کے بعد یاد آوے تو وہ نماز
صحیح ہے یا نہ **جواب** اگر اوسکے بال کپڑے مین نہ لپٹ گئے ہون تو نماز صحیح ہے
اور حاجت تطہیر کی نہین ہے ہو العالم **سوال** ۲۹۳ دام ظلکم کیا حکم ہوتا ہے اس مسئلہ
مین کہ زید ازار بند باندہکر باحتمال قطرہ نماز ادا کرتا ہے آیا جائز ہے یا نہین اور اگر جائز نہین
ہے تو اعادہ نماز کرنا چاہیے یا نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ
مین اگر قبل وضو اور بعد بول استبرا کرلیا ہے تو مضائقہ نہین اور نماز صحیح ہوگی خواہ قطرہ
آوے خواہ نہ آوے بشرطیکہ نماز مین ستر عورتین ہوا ہو اور ساتہہ مین کوئی اور نجاست
غیر معفو نہو ہو العالم **سوال** ۲۹۴ عمامہ و ازار بند و ٹوپی ساتر عورتین ہے یا نہین اور نماز مین
مخل ہے یا نہین مزین بمہر و بدستخط فرمایا جاوے بینوا توجروا **جواب** عمامہ کا غیر ساتر ہونا
محل اشکال ہے اور باقی اشیا بنا بر مشہور ساتر نہین ہین لیکن ازار بند چار انگشت سی زیادہ
عرض نہ رکہتا ہو ہو العالم **سوال** ۲۹۵ ازار بند کو گاذر نے تبدیل کیا اور اوسکے عوض مین
دوسرا ازار بند دیا اس سے نماز درست ہے یا نہین مفصل ارقام ہو بینوا توجروا **جواب**
احتیاط اسمین ہے کہ نماز مین وہ ازار بند جدا کرے مگر یہ کہ بقرائن اذن مالک معلوم ہو ہو العالم
سوال ۲۹۶ کلاہ یا پارچہ سوتی دوختہ ریشم سفید کو نماز یا غیر نماز مین پہننا درست ہے یا نہین

ارشاد بینوا توجروا **جواب** ظاہرا پہننا اوسکا مطلقاً جائز ہے ہو العالم **سوال ۲۹۷**

درہم بغلی کے کیا مقدار ہے یعنی کسقدر خون وغیرہ معفو ہے **جواب** درہم بغلی کی مقدار

مین اختلاف ہے ظاہرا بند بالای انگشت سبابہ کے برابر ہوتا ہے پس اگر اس قدر مقدار

سے خون کمتر ہو لباس مصلی مین معاف ہے سوای خون نجس العین اور دماء ثلثہ کے

اور تفصیل کتاب تحفۃ المومنین سے دریافت کیجائے ہو العالم **سوال ۲۹۸** اگر کپڑا خانہ گاذر سے

بدل جائیگا اور اوس بدلے مین کسی دوسرے کا کپڑا آگیا وہ حکم غصبی کا رکھتا ہے یا کیسا

بینوا توجروا **جواب** اوسکو پہنکر نماز نہ پڑھے بلکہ اوسکے استعمال سے مطلقاً یعنی غیر نماز

مین بھی اجتناب احوط ہے مگر یہ کہ بشہادت حال وغیرہ اذن مالک دریافت ہو ہو العالم

سوال ۲۹۹ جو کہ سنیان طعن وخندہ کرتے ہین کہ شیعہ لوگ ایسے پارچہ سے نماز پڑھتے ہین

کہ جس سے گھٹنا بند نہین ہوتا ہے اور جبتک گھٹنا بند نہین رہتا وضو ثابت نہین رہتا

لہذا التماس ہے کہ بموجب حکم شرع کسقدر ستر عورتین مصلی پر واجب ہے اور اگر کوئی کتاب

مستند اہل سنت ستر عورتین مصلی کی متعلق ہو تو بنظر جواب مطلع ومطمئن فرمائیے بعید از لطف وتوجہ نہو گا

بینوا توجروا **جواب** قول مشہور میان علمای شیعہ یہ ہے کہ عورتین بہ نسبت مرد کے

کی دبر ہے اور قضیب وانثیین پس اس سے زیادہ کا چھپانا واجب نہین ہے اور علما

اہل خلاف مین سے احمد کا بھی وہی قول ہے اور مالک امام سنیان کا بھی وہی قول ہے

جیسا کہ شرح کنز الدقایق مین موجود ہے پس سنیون کا اعتراض جو ہمپر ہے وہی اونکے

امام مالک پر بعینہ وارد ہوتا ہے ہو العالم **سوال ۳۰۰** اگر شلوکہ وانگرکھہ کی جیب مین کوئی

کاغذ نوشتہ ہنود ودستانی ودوات قوم ہنود کا ہو تو نماز اوس پارچہ مین درست ہے یا نہ

جواب صورت مرقومہ مین اجتناب اوس سے نماز مین لازم نہین ہو العالم

سوال۳۱ کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ کپڑے طاہر خشک میلے واسطے دہو لنے گاذر ہندو کو دیے اور وہ گاذر اوس پارچہ کو دہو کر خشک جسطرح لیگیا تہا اوسی طور دیجاوے آیا شرعًا نماز اوس پارچہ سے جائز ہے یا نہ کیونکہ بقول مسئلہ شرع مین پردہ ہے خشک دے خشک یاوے درصورت نہ جائز ہونے نماز کے جو نمازین زمانہ ماضیہ مین ازراہ جہل مسئلہ پارچہ مذکورہ بالا مین مدت دراز تک پڑہی ہے صحیح ہے ویا اعادہ اوسکا لازم ہے بینوا توجروا **جواب** جب وہ کپڑا دہویا معلوم ہوتا ہے اور بقرائن معلوم ہوتا ہے کہ دہوبی ہندو نے برطوبت اوسکو مس کیا ہے پس وہ نجس ہوگا اور نماز اوسمین صحیح نہین اور جتنی نمازین اوسمین پڑہی ہین سب کا اعادہ لازم ہے ہو العالم **سوال۳۲** اگر ازاربند ریشمی جسمین ایک دو تاگے سوت کے بہی آمیز ہین یا اوسمین کسی قدر سوت شامل کر بنا ہے یا ایسے تعویذ کے پہننے مین وقت نماز یا بعد نماز کے کیا حکم ہے مفصل و مشرح ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** دونون چیزونکے پہننے سے مرد کو اجتناب احتیاطًا لازم ہے ہو العالم **سوال۳۳** انگریزی کپڑے جو دکان ہنود یا مسلمان سے خریدا ہو اوس سے نماز جائز ہے یا نہین **جواب** اگر سوتی کپڑا ہے یا مثل اوسکے اور اوسکی نجاست کا یقین نہین تو نماز اوسمین جائز ہے اور جو نجاست کا علم ہو تو آب کثیر مین پاک کر کے استعمال کرے اور اگر وہ کپڑا ابریشم حیوان غیر ماکول اللحم سے ہے تو نماز اوسمین صحیح نہوگی ہو العالم **سوال۳۴** علماے دین کیا فرماتے ہین کہ داستانہ و پائتابہ پہنکر نماز پڑہنا صحیح ہے یا نہ **جواب** بیچ داستانہ کے نماز صحیح ہے اور پائتابہ مین بہی اگر کنارہ ساق کو چھپاتا ہے والا احتیاطًا اجتناب اوس سے کرنا چاہیے ہو العالم **سوال۳۵** اکثر عورات دوپٹہ سنزیب یا مثل اوسکے پہنتی ہین اور بیچ اوسکے نماز پڑہتی ہین نماز جائز ہے یا نہین ارقام ہو

بینوا توجروا **جواب** اگر تمام بدن عورت کا حال نماز مین مستور نہو بسبب اسکے کہ لباس
جالی ہے تو نماز صحیح نہوگی ہو العالم **سوال ۳۰۶** علماء دین کیا فرماتے ہین ہندو درزی نے
پارچہ کسی مومن کا تیار کیا اور عادت خیاط کی ہوتی ہے کہ لب لگا کر ڈورہ سوزن مین ڈالتے
ہین تو آیا اوس پارچہ سے بے غوطہ دیے نماز پڑہنا جائز ہے یا حرام یا مکروہ **جواب**
جسکو علم اوسکی نجاست کا حاصل ہو اوسکو بغیر تطہیر اوسکے نماز اوسمین جائز نہین ہو العالم
سوال ۳۰۷ کیا فرماتے ہین علماء دین دام ظلہم در بارہ لباس عورت کہ حالت نماز مین
اوسکو کسقدر لباس رکہنا واجب ہے اور عورتین ہندوستانکی خصوصًا لکہنؤ دہلی کی
جو ایک پایجامہ اور چار انگشت کے عریض کرتے اور آستین کے محرم اور ایک چادر سے جو
نماز پڑہتی ہین نماز اونکی صحیح رہتی ہے یا نہین مفصل ارقام ہو بینوا توجروا **جواب**
زن بالغہ رشیدہ حرہ کو واجب ہے نماز فریضہ مین چہپانا تمام بدن کا مع موہای سر اوس ہیا
سے کہ جالی نہو سوای دونون ہاتہون کے اور پشت پا کے اور اگر اسطور پر ستر نہو گا تو نماز
مین خلل ہوگا ہو العالم **سوال ۳۰۸** اگر ہندو سونار سے زیور بنوا کر اوسکے ظاہر کو دہو ڈالے تو
اوس سے نماز درست ہے یا نہین ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین
بطلان نماز ثابت نہین لیکن مہما امکن احتیاط اولی ہے ہو العالم **سوال ۳۰۹** کاغذ ہندوی
وغیرہ نوشتہ مشرک یا نوٹ جو چہپے ہوئے ہین جیب مین رکہنا یا اگر بنا بر حفاظت بطور
تعویذ بازو پر ہون تو نماز پڑہ سکتا ہے یا نہ **جواب** اگر تحریر بسیار ہے نجس ہے یقینًا
بالظن غالب تو احوط یہ ہے کہ حالت نماز مین بلا ضرورت کے پاس مصلی کے نہو ہو العالم
سوال ۳۱۰ کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین کہ پانی حقہ کا بودار ہوتا ہے
اگر چہینٹا اوسکی کپڑے پر پڑجاوے سب لے دہوئے اوسکی نماز پڑہنا جائز ہے یا نہین مفصل

ارشاد ہو **جواب** اگر پانی نجس نہو تو نماز پڑہنا جائز ہے فقط بوی حقہ مانع جواز نماز کے نہین ہے ہو العالم **سوال** ۳۱۱ مسلم مومن ایک بوندہ طلائی چار ماشہ کا کان مین پہنے ہے اور نماز پڑہتا ہے آیا اوس حالت مین نماز ہو سکتی ہے یا نہین **جواب** مرد بالغ کی نماز صورت مذکورہ مین صحیح نہو گی ہو العالم **سوال** ۳۱۲ کیا فرماتے ہین علمای دین مسائل کا دانت ٹوٹ گیا اور اوسکو تار نقرہ سے بستہ کرالیا اب اس حالت مین صوم و صلوٰۃ ہو سکتا ہے یا نہین اور اس سبب سے بستہ کرایا کہ اگر یہ بستہ نہوئے تو سب گر جاوینگے قوت مین نقصان پڑیگا زندگی وبال ہوگی بینوا توجروا **جواب** بسبب امر مذکور کے صلوٰۃ و صوم مین خلل نہوگا ہو العالم **سوال** ۳۱۳ ماقولکم مدظلکم اس مسئلہ مین کہ احتلام ہونے سے جو کپڑا یا پیجامہ نجس ہو جاوے اور منی کا داغ اچھی طرح مل مل کر دہو ڈالے بر وقت دہونیکے دیکہنے مین بالکل داغ اوس کا چھوٹ جاوے اور کہین نشان باقی نرہے اور وہ خشک ہونیکے واسطے دہوپ مین ڈالدیا جاوے بعد خشک ہونیکے پہر پہننے کے وقت اس بات کی تمیز ہوئی کہ کچہ یہ سختی اوس داغ کی باقی ہے پس اوسکو پہنکر نماز پڑہنا درست ہے یا نہ **جواب** اگر یقین ہو جاوے کہ عین نجاست زائل ہو گئی ہے اور بعد ازان تطہیر بہ نہج شرعی کی ہے تو نماز اوسمین جائز ہے ہو العالم **سوال** ۳۱۴ ماقولکم مدظلکم اس مسئلہ مین کہ برہنہ ہو کر نماز پڑہنا جائز ہے یا نہین اور لنگر کہہ پہنے ہوئے اور پائجامہ نہو یا پاجامہ پہنے ہو اور لنگر کہہ نہو و یا لنگی صرف ہو توان صورتون مین کسی صورت سے نماز پڑہنا درست ہے یا نہ **جواب** مرد کو تمام بدن کا چھپانا نماز مین واجب نہین فقط عورتین کا پوشیدہ کرنا البتہ واجب ہے لیکن اگر لنگی یا پاجامہ فقط ہو تو مرد کو نماز مکروہ ہے ہو العالم **سوال** ۳۱۵ پارچہ جالی یا ایسا باریک کہ ساتر بدن نہو سوای پائجامہ کے مرد کو پہننا درست ہے اور اوس سے نماز ہو گی یا نہ

بینوا توجروا **جواب** جب عورتین مستور ہون بساتر معتبر تو مرد کو نماز لباس مذکور مین
اگر کوئی مانع شرعی نہو جائز ہے ہوالعالم ۳۱۶ **سوال** جامہ محض حریر و طلا و نقرہ وغیرہ مرد کو
پہننا حرام ہے اور سُنا گیا ہے کہ جامہ مذکورہ پہنکر نماز صرف مکروہ ہے سوای کراہت کے
نماز مین کوئی اور خلل عاید نہین ہوتا آپ کیا ارشاد فرماتے ہین **جواب** مرد کو جامہ حریر
محض اور جامہ طلائی پہننا حرام ہے مطلقاً اور نماز اوسمین مرد کی باطل ہے لیکن جامۂ نقرہ کہ
جسمین طلا نہو جائز ہے مطلقاً ہوالعالم ۳۱۷ **سوال** کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان
شرع متین اس مسئلہ مین کہ سوت و ریشم کی کسقدر تعداد ملانے اور نہ ملانے کی شرع مین
مقرر ہے کہ بُنا جاوے اور اوسکو پہنکر نماز پڑہے اسکی تصریح فرمائیے بینوا توجروا
جواب علی الظاہر کوئی حد معین نہین ہے ہان ایسا کم سوت نہو کہ مستہلک ہو جائے
اور اوسکو جامہ ریشمی علی الاطلاق کہین کہ اس صورت مین پہننا اوسکا مرد کو جائز نہوگا ہوالعالم
۳۱۸ **سوال** حریر پارچہ ریشمی کو کہتے ہین یا کہ ریشم کو اور ریشم نجس ہے یا پاک اور کمربند ریشم
بافتہ یا غیر بافتہ نماز مین باندہے رہنے سے نماز ہوگی یا نہ اور ہٹی ریشمی یا تعویذ یا کمربند کہ
لباس مین پوشیدہ ہو اوس سے بہی نماز ہوگی یا نہین مسجل بمہر و دستخط فرمائیے بینوا توجروا
جواب ظاہرا حریر پارچہ ریشمی کو کہتے ہین اور ریشم پاک ہے اور ازاربند ریشمی نمازوغیرہ
مین مرد کو پہننا نہ چاہیے اور اشیای مذکورہ سوال مین نماز علی الاحوط صحیح نہین ہے
ہوالعالم ۳۱۹ **سوال** پہننا لباس ریشمی ہر ایک قسم کا واسطے نماز کے حسب شرع شریف
جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** مرد کو پہننا لباس حریر محض مطلقاً جائز نہین ہے
ہوالعالم

مسائل دستخطی مجتہدین سابقین از کتاب جبلول

مشرف علیخانصاحب مرحوم

سوال ٣٢٠ اگر کوئی شخص بعد نماز کے دیکھے کہ خون یا سایر نجاسات گوشہ رخت اوسکے مین ہو اور
قبل نماز نہ جانتا ہو تو اعادہ صلوٰۃ لازم ہے یا نہین مفصل و مشرح ارشاد ہو بینوا توجروا
جواب ظاہر یہ ہے کہ نماز صحیح ہوا ور اعادہ لازم نہو لیکن احتیاطاً اعادہ مین ہے
باقی رہنے وقت مین ہو العالم **سوال ٣٢١** اگر سر مصلی پر کلاہ کمخواب مطلا یا حریر محض ہو
اور اوسکو ابتدا نیت نماز یا اذکار نماز مین بحرکت دست جدا کرے اور دور کرنا اوسکا مشعر فعل
کثیر ہو تو کچہ خلل نماز مین ہوگا یا نہ بینوا توجروا **جواب** احتیاط مقتضی اس امر کا ہے
کہ بوقت تکبیرۃ الاحرام بہی ایسی کلاہ سر پر نہو پس اول امر مین دور کرنا مضائقہ نہین
رکہتا نہ یہ کہ ابتدا نا بعد اوسکو دور کرین اور اگر غفلت مین ایسا اتفاق ہو تو دور کرنا اوس کا
فعل کثیر نہین ہے اس سبب سے نماز باطل نہو گی لیکن چونکہ نزدیک حقیر کے کلاہ حریر مبطل
نماز ہے پس سہو وقت تکبیر مین بہی سبب فساد ہوگا اور ایسے ہی کلاہ مطلا مین ہو العالم
سوال ٣٢٢ اگر موی گربہ لباس مصلی مین چسپیدہ ہون تو نماز اوس پارچہ مین درست ہے
یا نہین مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** احوط اجتناب ہے استعمال ایسے
لباس سے کہ موی غیر ماکول اللحم اوسمین چسپیدہ ہون ہو العالم **سوال ٣٢٣** اگر جامہ مصلی
پر آب دہن فیل افتادہ ہو تو تطہیر جامہ واجب ہے یا نہ **جواب** تطہیر ضرور نہین مگر
واسطے نماز کے ازالہ عین اوسکے کا چاہیے اگر جرم و کرختگی بعد سوکہنے کے باقی رہے
دور کرے اور اگر رطوبت مثل آب ہو کہ بعد خشک ہونیکے اثر اوسکا باقی نرہے تو نماز
اوس پارچہ مین ادا کر سکتا ہے ہو العالم **سوال ٣٢٤** انگشتر نقرہ ساختہ ہندو اگر بیچ
وقت نماز کے ہاتہہ مین ہو تو نماز صحیح ہے یا نہ اور خاتم بعد غوطہ دینے کے پاک ہے یا نہ

جواب انگوٹھی غوطہ دینے سے پاک ہوتی ہے بحسب سطح ظاہر نہ باطنی لیکن نماز کا بطلان اوسمین ثابت نہین اور احوط اجتناب ہے ہو العالم **سوال ۳۲۵** کمخواب نقرہ باف بنا بر مذہب مختار جناب نمازین کیا حکم رکھتا ہے **جواب** مضائقہ نہین ہے ہو العالم **سوال ۳۲۶** اگر لحاف وغیرہ کو پنبہ غیر طاہر سے مرتب کیا ہے تو نماز اوسمین جائز ہے یا نہین مفصل و مشرح ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** اگر ایسے لحاف کا فرش واسطے نماز کے قرار دین تو مضایقہ نہین رکھتا اور اگر دوش پر ڈالین پس اشکال ہے واحوط اجتناب ہو العالم **سوال ۳۲۷** پارچہ ریزہ اور ڈورہ مملوک غیر کہ پاس درزیون کے باقی رہجاتا ہے اور قرینًا معلوم ہے کہ مالک اوسکا واسطے ایسی شئے قلیل کم بہا کے استدعای رد نہین کرتا ہے اگر لباس مصلی مین داخل ہو یجوز فیہ الصلوٰۃ ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** ہرگاہ مالیت نرکھتا ہو یا رکھتا ہو اور اذن مالک ولو بالقرائن معلوم ہو تو مضائقہ نہین رکھتا والاّ فلا ہو العالم **سوال ۳۲۸** اگر اشرفی یا روپیہ یا فلوس کمر کو خرقہ مصلی مین ہو تو نماز اوسکی درست ہے یا نہین اور سکہ مین اس شہر کے روپیہ کے تصویر شیر و ماہی ہے اس صورت مین جواز نماز بیچ اس سکہ کے جائز ہے یا نہین **جواب** جائز ہے ہو العالم **سوال ۳۲۹** اگر لباس مین صورت حیوان بافتہ ہو تو نماز اوس جامہ مین درست ہے یا نہین مفصل و مشرح ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** جائز ہے و محتمل الکراہت ہے ہو العالم **سوال ۳۳۰** کیا فرماتے ہین علمای دین کہ پارچہ انگریزی اقسام گاچہ سے کہ بگمان اکثر اشخاص کے اوسمین ابریشم و رشتہ چیال شریک ہے آیا ایسا پارچہ قابل پہننے ذکور و جائز الصلوٰۃ ہے یا نہ اور نمونہ پارچہ مسطورہ کا بھی بیچ نظر مبارک کے گذرانا جاتا ہے **جواب** ہرگاہ غیر ابریشم و ابریشم ملا ہے تو جائز الصلوٰۃ ہوگا اور حقیقت حال ان کپڑون کا اوپر اہل خبرت کے مخفی نہوگا و بمجرد ملاحظہ پارچہ ہمکو کچھ معلوم نہوا ہو العالم **سوال ۳۳۱** بند قبا

وغیرہ ہنگام نماز باندہنا محسوب بفعل کثیر ہے یا نہین **جواب** اگر طول نہ کھینچے تو مضایقہ نہین رکہتا ہو العالم **سوال** ۲۳۲ واسطے لوتام عاج وصدف آپ نے ارقام فرمایا ہے کہ احوط اجتناب ہے اگر کوئی شخص لوتام عاج وصدف سے نماز ادا کرے تو نماز اوسکی صحیح ہوگی یا نہین بینوا توجروا **جواب** صحت نماز مین اشکال ہے اعادہ کرنا چاہئے ہو العالم **سوال** ۲۳۳ جامہ کمخواب مین کہ تصویر بناتے ہین اوس سے نماز صحیح ہے یا نہ **جواب** جو تصویر کہ کمخواب مین بناتے ہین وہ تصویر باعث بطلان نماز نہین ہے نہایت الامر یہ ہے کہ مکروہ ہو ہو العالم **سوال** ۲۳۴ پارچہ مملوک اگر بے ضروری جبراً رنگوائے اور فروخت کروائے تو قابل نماز ہے یا نہین مشرحاً ومفصلاً ارشاد ہو **جواب** اگر رنگ قابل ولایق جدا ہونیکے ہو اور بعد جدا ہونے پارچہ کے وہ رنگ بیکار نہو اور نفع مالک کو اوس سے پہونچ سکے یعنی اوس سے پارچہ دوسرا مالک اوسکا رنگ سکے تو رنگ مذکو جدا کردہ مالک کو پہونچا وین والا بدون اسکے بہی نماز درست ہے لکن مالک کو قیمت رنگ پہونچانا لازم ہے اور اسی طرح مرد خیاطت ہو العالم **سوال** ۲۳۵ بعضے دوشالون وکپڑون مین شکار گاہ یعنی صورت جانورون وتصویر شکار کی بناتے ہین پس اس قسم کے لباس مین نماز صحیح ہے یا نہ **جواب** نماز صحیح ہے لکن احتمال کراہیت ہے ہو العالم۔

مسائل دستخطی آغا احمد صاحب مرحوم از مجموعہ عباسی

سوال ۲۳۶ لنگی باندہکر وسر برہنہ ہو کر نماز پڑہنا جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** صحیح ہے ولیکن مکروہ ہے ہو العالم **سوال** ۲۳۷ پارچہ رنگین مثل سرخ وسبز وسیاہ وغیرہ سے نماز درست ہے یا نہ **جواب** سرخ بہت سرخ اور زرد بہت زرد وسیاہ مین نماز مکروہ ہے ہو العالم **سوال** ۲۳۸ کلاہ حریر اور طلاباف پہننا چاہیے اور نماز اوسمین جائز ہے یا نہ **جواب**

احتیاط شدید ترک مین ہے خصوص طلاباف مین ہو العالم **سوال** ۳۳۹ اوس کپڑے سے کہ کافر کا دہویا ہوا اور خشک ہے پس اوس پارچہ سے نماز صحیح ہے یا نہ مفصل ارقام ہو بینوا توجروا **جواب** اگر نجس ہوا ہے خشک ہونیسے پاک نہین ہوتا ہے ہو العالم **سوال** ۳۴۰ ایک شخص نے گاذر ہندو سے کہا کہ کپڑے کو سفید کر کے لے آ اور وہ بعد سفید کرنیکے لاوے پس ایسے پارچہ سے نماز صحیح ہے یا نہین **جواب** اگر علم بہ نجاست پارچہ رکھتا ہو تو نماز صحیح نہین ہے یعنی یقین رکھتا ہے کہ ہندو نے ہاتھہ تر سے اوس کپڑے کو چہوا ہے تو نجس ہے پس نماز اوسمین نہ پڑہے والا صحیح ہے ہو العالم **سوال** ۳۴۱ بول چہپکلی اگر کپڑے پر پڑے تو بے دہوئے اوسکے نماز صحیح ہے یا نہ **جواب** صحیح ہے اور بول اوسکا چونکہ وہ خون جہندہ نہین رکہتی ہے پاک ہے ہو العالم **سوال** ۳۴۲ جس کپڑے مین کہ بال بلی کے لگے ہون اوس سے نماز صحیح ہے یا نہ **جواب** احوط ترک ہے ہو العالم **سوال** ۳۴۳ ایک شخص نے بال سر کے کترواے اور موے سر جامہ پر پڑے ہین تو نماز اوس کپڑے سے صحیح ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** مضایقہ نہین ہے ہو العالم **سوال** ۳۴۴ عرق اسپ کہ جامہ مین جذب ہوا ہو خواہ تر ہو خواہ خشک تو نماز اوس سے جائز ہے یا نہ اور اگر موی اسپ کپڑے مین چسپان ہون پس نماز صحیح ہے یا نہ مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** مضایقہ نہین ہے ہو العالم۔

از کتاب زبدۃ الفتاوی دستخطی شیخ زین العابدین صاحب

مسئلہ بول نجس اگر عورت کے بدن مین ہو نماز صحیح ہے **مسئلہ** وبال ریشم کا اور جو چیز ریشم کے کہ لباس اوسکو نہ کہینگے نماز مین جائز ہے بلکہ پاس رکھنا لباس حریر کا بہی نماز مین جائز ہے اشکال اسمین ہے کہ لباس ریشم پہننے ہو اور بنابر اتو پی کلاہ ریشمی جائز ہے اور احتیاط ترک مین ہے **مسئلہ** لباس بال کا کہ کافر کے ہاتھہ سے ملے اور مجہول ہو

نہین جانتا ہے کہ کس حیوان سے ہے ظاہر ہے لیکن نماز اوسمین جائز نہین ہے اگر شک عقلائی ہو کہ حیوان حلال گوشت سے ہے یا نہین لیکن مثل بانات مین کہ قول لوگون کا اور اکثر عقلا کا یہ ہے کہ وہ حیوان حلال گوشت سے نماز جائز ہے **مسئلہ** ایسے جرابٓ کہ پنڈلیون کو نہ چھپاوے پہننا اوسکا نماز مین جائز ہے۔

فصل پنجم در احکام مسائل سجدہ گاہ از کتاب تحفۃ الصالحین وغیرہ

سجدہ کرنا اوس چیز پر کہ جسپر درست ہے کرنا چاہیے مثل زمین کے یا جو کچھ کہ اوس سے پیدا ہو اوگنے والی بشرطیکہ عادت مین اوسے کہاتے اور پہنتے نہون اور طلا اور نقرہ اور عقیق اور جواہر پر سجدہ درست نہین اور گچ اور چونہ اور خشت پختہ سے بلاضرورت اجتناب چاہیے لیکن سنگ غیر معدنی پر درست ہے اور اسی طرح چوب صندل پر لیکن جسوقت کہ انسان واسطے سجدہ کے مضطر ہو تو جو چیز کہ زمین سے پیدا ہوئی ہو اوسپر سجدہ درست ہے اگرچہ کہانے اور پہننے مین آئے لیکن وہ چیز کہ جسمین اختلاف ہے مثل روئی کے کہ بالفعل پہننے مین نہین آتی اگرچہ بعد کاتنے اور بننے کے اوسے پہن سکتے ہین تو وہ مقدم ہے اور اگر یہ بھی میسر نہو تو سجدہ کپڑے پر کرسکتا ہے اور اگر یہ بھی میسر نہو تو پشت دست پر سجدہ کرے اور اگر کوئی شخص نماز مین مشغول ہو اور واسطے سجدہ کے پتا آگے رکھ لے اور وہ ہوا سے اوڑ جاوے پس اگر وقت تنگ ہو اور کوئی چیز نہ ملے کہ جسپر سجدہ درست ہوتا ہے مگر فعل کثیر سے کہ منافی نماز کا ہے تو اس حال مین کپڑے پر سجدہ کرسکتا ہے اور اگر وقت وسیع ہو تو بعد تحصیل مسجود علیہ کے نماز کا اعادہ احتیاطاً کرے **سوال** ۳۴۵ کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ مصلی عندالضرورت کسی برگ درخت پر سجدہ کر رہا ہے اور اثناے نماز برگ مذکور ہوا سے اوڑ گیا

ایسی حالت مین نماز کو وہین چھوڑ دے یا کیا کرے اور سجدہ کس چیز پر کرے **جواب** احوط
یہ ہے کہ صورت مرقومہ مین اگر کوئی اور شئی جائز السجدہ نہو تو کپڑے پر سجدہ کر کے نماز کو تمام کرین
اور بعد اسکے اعادہ نماز کرین ہو العالم **سوال** ۳۴۶ غصبی سجدہ گاہ و سبحہ پر پڑہنا جائز ہے اور خاک پاک
داخل وقف ہے یا داخل ملک مفصل و مشرح ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** غصبی لکڑی
یا مٹی پر سجدہ جائز نہین ہے اور خاک شفا بنا بر قولے وقفی ہے ہو العالم **سوال** ۳۴۷ جو جانماز
رنگین ہے اوسپر سجدہ جائز ہے یا نہین **جواب** احوط ترک سجدہ ہے اوسپر ہو العالم **سوال** ۳۴۸
اوپر ٹاٹ کے سجدہ کرنا جائز ہے کہ نہین بینوا توجروا **جواب** سن کہ اصل ٹاٹ کی ہے اوس سے
لباس پوشیدنی بھی بناتے ہین پس سجدہ اوسپر کرنیسے اجتناب کرین ہو العالم **سوال** ۳۴۹ اگر
بضرورت چھپر کا پھوس نکال کر سجدہ کرے تو جائز ہے یا نہین **جواب** اگر غصبی و نجس نہو
تو جائز ہے ہو العالم **سوال** ۳۵۰ برگ پر سجدہ کرنا درست ہے وہ حکم برگ پان مین کیا ہے اوسپر
بھی اطلاق برگ کا کیا ہے بینوا توجروا **جواب** برگ پر سجدہ کرنا درست ہے بشرطیکہ ماکول
عادۃً نہو اور پان اگرچہ برگ اوسپر صادق آتا ہے لیکن چونکہ ماکول ہے عادۃً پس اوسپر سجدہ
کرنا جائز نہوگا ہو العالم **سوال** ۳۵۱ کنگھی پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہین اور اگر کچھ سجدہ کو نہ ملے تو
ناخون پر سجدہ صحیح ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** کنگھی اگر چوب کی ہو اور اوسپر روغن
وغیرہ کہ جو حائل ہوتا ہے نہو تو اوسپر سجدہ ہو سکتا ہے لیکن اوسکے دندانون پر اگر باہم تفرقہ زائد
رکھتے ہین نہ کرے اور اگر کوئی چیز لائق سجدہ نہ ملے تو لباس پر سجدہ کرے اور اگر وہ بھی میسر
نہو تو پشت کفدست پر سجدہ کرے اور دونون صورت اخیر مین بعد زوال عذر اعادہ نماز
احوط ہے ہو العالم **سوال** ۳۵۲ کیا ارشاد ہے اس مسئلہ مین کہ سجدہ کرنا سنگ خارہ پر جو عمارات
کے کام آتا ہے اور پر گچ و بلور و عقیق و زمرد و سیپ و ٹھیکری یعنی پارہ ظروف گلی پختہ پر و سنگ مرمر

وسنگ موسلی وغیرہ وہر ایک قسم کے کاغذ پر وچوب صندل پر جائز ہے یا نہین **جواب** صندل وسنگ خارا اور سنگ مرمر پر سجدہ جائز ہے اور بلور اور عقیق وزمرد وسیپ پر سجدہ جائز نہین ہے اور خذف یعنے ٹھیکری پر جواز سجدہ مین خلاف ہے اور ترک احوط ہے ہو العالم **سئوال** ۳۵۳ سجدہ واجب فوری مین کپڑے پر سجدہ جائز ہے یا نہ اور اگر اوپر کف دست یا پشت دست اپنے کے سجدہ کرے جائز ہوگا یا نہین **جواب** واسطے سجدہ تلاوت سورہ ہای سجدہ واجبہ اگر بالصح علیہ السجود بمعجلت بہم نہ پہونچے پس اوپر لباس وغیرہ کے سجدہ کرے بعد ازان احتیاطاً سجدہ کو با شرائط اعادہ کرے ہو العالم **سئوال** ۳۵۴ کیا فرماتے ہین علمای دین وواقف احکام شرع متین سید المرسلین ونائب مناب ائمہ طاہرین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین مسئلہ ہذا مین کہ سجدہ اوپر معدنیات کے درست ہے یا نہین اور معدنیات مین کون کون چیز داخل ہین اور غیر معدنیات مین کون کون چیز داخل ہین یا اُن دونوکی تصحیح بخوبی فرمائیے تاکہ کوئی شک باقی نہ رہے **جواب** جن چیزونکی کان ہوتی ہے زمین مین اور اور اطلاق ارض سے خارج ہوگئے ہین مثل فیروزہ وغیرہ کے اوپر سجدہ جائز نہین ہو العالم **سئوال** ۳۵۵ گچ پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہ کیونکہ کتاب زبدۃ الفتاوی کہ جو دستخطی شیخ زین العابدین مجتہد کربلای معلی کی ہے اوسمین جناب موصوف نے جواز سجدہ گچ پر ارشاد فرمایا ہے اور جامع المسائل مین طرف عدم جواز کے اشارہ ہے مفصل ارشاد فرمائیے **جواب** ترک سجدہ اوسپر احتیاطاً لازم ہے مگر جبکہ ضرورت شرعیہ ہو ہو العالم **سئوال** ۳۵۶ کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ معدنیات پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اشیای معدنیہ مانند فیروزہ وکبریت اور جو مثل اونکے ہو اوپر سجدہ کرنا جائز نہین ہے ہو العالم +

فصل ششم دربیان اذان واقامت از تحفۃ الصالحین مع مسائل

اذان کی اٹھارہ فصلین ہین بنابر فتویٰ اور مشہور کے کہ چار مرتبہ اللّٰہ اکبر اور دو مرتبہ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ اور دو مرتبہ اشھد ان محمد الرسول اللّٰہ اور دو مرتبہ حیّ علی الصّلاح اور دو مرتبہ حیّ علی الفلاح اور دو مرتبہ حیّ علیٰ خیر العمل اور دو مرتبہ اللّٰہ اکبر اور دو مرتبہ لا الٰہ الا اللّٰہ اور اقامت مین سا تھہ اس ترتیب کے سترہ فصلین ہین کہ اول مین دو تکبیرین کم ہوتی ہین اور بعد حیّ علیٰ خیر العمل کے دو مرتبہ قد قامت الصّلوٰۃ زیادہ ہوتا ہے اور آخر سے ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللّٰہ ترک ہوجاتا ہے اور ترتیب فصول شرط ہے کہ جس طور سے بیان ہوئے اوسی طرح سے کہے پس واسطے ہر نماز یومیہ اور نماز جمعہ کے اذان اور اقامت سنت ہے بنابر فتویٰ اور مشہور کے لیکن پیشتر وقت سے صحیح نہین اگرچہ وقت صبح کے واسطے تنبیہ غافلون کے اذان کی اجازت ہے اور بعد دخول وقت کے دوبارہ کہنا سنت ہے مگر قضا کی نمازونمین ایک مرتبہ اذان اور اقامت جتنی نمازین کہ ایک مرتبہ پڑہے کافی ہے اور اگر بعد فاصلہ کے پڑہے تو پہر اول دفع مین اذان کہے اور باقی نمازونمین فقط اقامت کہنا کفایت کرتا ہے اور اگر اذان اور اقامت دونون کو نہ کہے تو یہ بہی جائز ہے اگرچہ کہنا افضل ہے اور چاہیے کہ اذان کو آواز بلند اور سہولیت سے ٹہر ٹہر کے وقف مین طول دیکے کہے مگر اقامت کو بہ نسبت اذان کے ساتہہ آہستگی کے جلد مختصر وقف سے کہے لیکن عورتین اذان واقامت دونون کو آہستہ کہین کہ آواز اونکی نامحرم نہ سُنے بلکہ تکبیر اور شہادتین

پر اکتفا کر سکتے ہین اور مؤذن کو دہنے اور بائین التفات کرنا مکروہ ہے مثل سنیون کے
اور اثنای اذان مین بات کرنا مکروہ ہے اور اقامت مین بات کرنا کراہت شدید ہے بلکہ
بعد قد قامت الصلوٰة کے حرام ہے بنا بر قول بعض علما کے مگر اسلئے کہ امام کو
آگے کرنا یا جماعت کی صفون کو برابر اور سیدہا کرنا منظور ہو تو واسطے اسکے اگر کوئی کلمہ کہے
تو قباحت نہین والا اقامت کو دوبارہ کہے اور چاہیے کہ مؤذن مسلمان اور عاقل اور
صالح ہوتا اذان اوسکی معتبر ہو اور ان شرطون مین کچھ خلاف نہین مگر شیعہ اثنا عشری ہونا
بنا بر فتوی کے درکار ہے پس واسطے مومنین کے اذان سنیون کی کافی نہین مگر
بعضی حدیثون مین جو آیا ہے کہ نماز پڑہ تو ساتھہ اذان مخالفین کے کہ انکو مواظبت اور
پابندی وقتون کی بہت ہے پس ظاہر امراد اس سے یہ ہے کہ وقت عذر کے اگر انکی
اذان سے مظنہ وقت کا بہم پہونچے تو نماز پڑہ سکتا ہی اور تفصیل اسکی کتاب روضۃ الاحکام
مین لکہی ہے اور سنت ہے کہ مؤذن ساتھہ طہارت کے روبقبلہ کہڑا ہو اور وقت کو
بہی پہچانتا ہو اور عادل اور بلند آواز بہی ہو لیکن بالغ اور آزاد ہونا کچہہ ضرور نہین اور اکثر
علما نے تصریح کی ہے کہ مؤذن کا مرد ہونا ضرور ہے لیکن واسطے عورتون کے مؤذن
کا مرد ہونا حاجت نہین رکہتا پس عورت کی اذان عورتون کے واسطے کافی ہے یا عورت
اپنے محرم کے لئے کہے اور یہہ قول قوی ہے اور جسوقت کہ کوئی شخص اذان و اقامت
دونون کو فراموش کرے اور نماز مین مشغول ہو اور پیشتر رکوع سے یاد آئے تو اونکی طرف
رجوع کرنا سنت ہے اور نماز پہر سرے سے شروع کرے اور اگر عمداً ترک کی ہو تو رجوع درست
نہین بنا بر مشہور کے اور ظہر اور عصر کے نماز مین ایک اذان اور دو اقامت پر اکتفا کرے اور
اسی طرح سے مغرب اور عشا مین بہی اگر درمیان مین انکے نماز نافلہ نہ کی ہو والا ہر نماز کیلئے

اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر مسجد مین ایک جماعت نماز جماعت ادا کرے اور بعد اسکے
دوسری جماعت آئے اور وہ چاہے کہ نماز جماعت کو علیحدہ کرے پس اگر جماعت اول سے کوئی
صف اپنے حال پر باقی ہو یہانتک کہ ایک شخص بہی اپنی جگہہ پر تعقیب اور دعا مین مشغول
ہو تو اذان واقامت کی حاجت نہین ہے بلکہ کہنا نہین چاہیے اور یہی حکم واسطے اوس
شخص کے بہی ہے کہ نماز کو تنہا جماعت کے لوگو نمین پڑہے جب تک کہ کوئی تعقیب پڑہنے
والا باقی ہو **سوال** ۳۵ کیا فرماتے ہین مجتہد العصر والزمان امورات مفصلۂ ذیل مین اگر کوئی
شخص اذان مین بعد شہادت برسالت اشہد ان امیر المؤمنین علیاً ولی اللہ
جزو اذان نہ جانکر بلکہ تبرکاً اذان مین کہے تو درست ہے یا نہین وعلی ہذا القیاس بجای اوسکے
اگر اور باقی ائمہ علیہم السلام کا نام مبارک خصوصاً اسم سامی حضرت صاحب العصرؑ کا کہ کر رہا
آدمی دنیا مین آپ کے وجود باجود کے منکر ہین اذان مین بطور تبرک کہا کرے تو کیا ہے بینوا
توجروا **جواب** اذان مین ترک کرنا کلمات مذکورہ وغیرہا کا اولی بلکہ اقرب باحتیاط ہے دو
وجہہ سے **اول** یہ کہ سیرت وطریقہ فرقہ محقہ شیعہ جاری ہوا ہے اوپر ترک کرنے ذکر ماعدای
حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے اثناسی اذان مین اور لیکن اقامت پس اوسمین انحضرتؑ کا
ذکر بہی نہین کرتے لہذا اقامت مین سوای اوسکے فصول کے ہر کلام کا ترک کرنا چاہیے
دوم یہ کہ جو کلام کہ اشبہ بفصول اذان ہو اور سامعین کو اوس سے شبہ اور مظنہ ہو اس بات
کا کہ یہ کلام بہی داخل اذان ہے اور جزو اوسکا ہے تو احتراز اور اجتناب اوس کلام سے اثنائے
اذان مین اگر واجب ولازم نہ قرار دیا جاوے تو لااقل اولی اور اقرب باحتیاط ہوگا اور مقتضا
اسکا یہ تہا کہ ذکر حضرتؑ امیر بہی نہو لیکن چونکہ بعض احادیث مین عموماً وارد ہے رجحان اور
افضلیت ذکر امیر مومنان ساتہہ ذکر الٰہی اور ذکر جناب رسالت پناہ کے اور بعض روایات مین

بالخصوص اس طور پر وارد ہوا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ من قال لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ فلیقل علی امیر المؤمنین اور بعض وجوہ مرجحہ دیگر
بھی پائے جاتے ہین لہذا ذکر اوس جناب کا خاصتہً گویا کہ مستثنیٰ ہے اور کلام دیگر جبکہ شبہ بفصول
اذان ہو یا خلل انداز موالات فصول ہو یا وہ عرفاً منافی اذان گوئندہ ہو تو اوس سے اجتناب
اولیٰ اور اقرب باحتیاط ہے اور بہتر اور احوط یہ ہے کہ ذکر حضرت امیر مین بھی لفظ اشھد کو ترک کرین
اور فقط علی امیر المؤمنین وصی رسول اللہ بلا فصل کہین یا مانند اس عبارت
کے اور ایک مرتبہ کہین نہ دو مرتبہ تاکہ اشتباہ مذکور مرتفع ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ ضمن ورود مین
اسم مبارک اوس جناب کا بجلح مختصر یا التصریح ذکر کیا جائے ہو العالم ۳۵۸ سوال اشھد ان
امیر المومنین علی ولی اللہ اذان مین کہنا بغیر قصد اذان درست ہے یا نہ اگر اسپر دلیل تبرک
جاری ہو سکتی ہے تو وہ دلیل اقامت مین بھی جاری ہو سکتی ہے اور دلیل بھی کچھہ
منصوص ہے یا نہ غرضکہ اسکا کہنا اولیٰ ہے و یا نہ کہنا اولیٰ ہے جواب حق یہ ہے کہ
کلمۂ طیبہ اشھد ان امیر المومنین جزو ایمان ہے نہ جزو اذان لیکن اگر بدون قصد تشریع
تیمناً و تبرکاً بعد شہادتین کے اثنای اذان مین کہے تو خالی رجحان و ثواب سے نہوگا اور اذان
صحیح ہوگی اور بعض اعلام نے تصریح کی ہے کہ اس بارہ مین اقامت بھی حکم اذان مین ہے
لیکن از بسکہ عمل اور سیرت فرقہ ناجیہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم رب البریہ جاری ہے بیچ ترک
تکلم بکلمہ مذکورہ کے اثنای اقامت مین پس ترک تکلم بہ کلمہ مذکورہ اثنای اقامت مین
اولیٰ ہوگا ہو العالم ۳۵۹ سوال اذان اور اقامت مین حی علی الصلوٰۃ کو باظہار تا یا
باظہار ہا کہنا چاہیے دونون صورتو نمین جائز ہے بینوا توجروا جواب حال وقف مین اسکو
ہاسی ہوز کہنا چاہیے ہو العالم ۳۶۰ سوال قد قامت الصلوٰۃ کو باظہار تا کہنا چاہیے یا باظہار ہا

باین دلیل کہ مصادر مین بصورت وقف اظہار سہا چاہیے بینوا توجروا **جواب** حکم اسکا مثل سابق کے ہے ہوالعالم **سوال** ۳۶۱ اگر اذان مین بنیر قصد جزو اذان جوذکر اوسکا ذکر عبادت ہو کہنا درست ہے تو ہم کلام اللہ اور عذاب نار وذکر جنت وسعاد وغیرہ سب کچھ کہہ سکتے ہین پس اذان بہت بڑی ہوگئی کہین تمام نہین ہوتی خصوصًا بارہ اماموں کا نام لینا بھی خوب ہے کہ عبادت ہے **جواب** فصول اذان مین جو کلمات کہ خلاف اذان نہون اونکا کہنا جائز ہے بشرطیکہ مولات مین خلل نہو اور وہ کلمات اسقدر نہون کہ اذان اذان مشروع سے خارج ہو کہ اوسکو عرف مین اذان نہ کہین ہوالعالم **سوال** ۳۶۲ کیا فرماتے ہین علمای دین مبین ومفتیان شرع متین اس مسئلے مین کہ فی زمانہ بعض بعض شخص کتب فقہ کی دیکھکر اپنے تئین فاضل جانکر پیش نمازی کرتے ہین اور وعظ کہتے ہین کہ مثل مخالفین کے اذان مین اگر اشہدان امیرالمومنین نہ کہین تو کچھ قباحت نہین اور گناہ نہین ہوتا اور مثل ان اشعار کے مدح ومناجات مین جناب امیر کے **ع**

علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے	عصای پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے
یا علی تیرے سوا کوئی مددگار نہین	درد دل کس سے کہون کوئی بھی غمخوار نہین
حیدر سے لاکھ طرح کی حاجت روائی ہے	اس نام مین بھری ہوئی مشکلکشائی ہے
یا علی تھام براے شہ لولاک مجھے	چین دیتی نہین یہ گردش افلاک مجھے

وغیرہ کا پڑہنا جائز نہین اور ایسے ایسے کلمات کا کہ علیؑ تمنے فلان فلان کی حاجت روائی کی ہے میری بھی مراد پوری کرو جناب قبلہ وکعبہ جب ایسے اشعار کا پڑہنا اور کلمات کا کہنا جائز ودرست نہوگا تو نعوذ باللہ نادعلی کا پڑہنا بھی منع ہوگا ایسے وعظ ونصائح سے ہملوگونکے اعتقادات مین فرق آتا ہے اور جب اعتقاد مین گونہ فرق آیا تو پھر دین وعاقبت خراب ہمکا امیدوار

ہون کہ اسکا جواب باصواب ارشاد ہو تاہم جاہلون کے اعتقاد درست و کامل ہون **جواب** حق یہ ہے کہ کلمہ اشہدان امیر المومنین ولی اللہ و وصی رسولہ جزو ایمان سے ہے نہ جزو اذان لیکن اگر بقصد تبرک کہے تو مضائقہ نہین ہے اور اشعار مدح آن حضرت پڑہنا ثواب عظیم رکھتا ہے اور اشعار مذکورہ اور اوسکے امثال سے چونکہ غرض صحیح مقصود ہے اور مراد اوس سے یہ ہے کہ بحق آنحضرت اور بتوسل آن جناب دعائین مستجاب ہون اور حاجتین پروردگار برلائے اور بواسطہ اون حضرت کے ہلوگ فیضیاب اور بہرہ مند ہین اور ہوا کرین لہذا امثال اشعار مذکورہ کے پڑہنے مین کچہ مضائقہ نہین ہو العالم

از کتاب مجموعہ عباسی نظر سے مجتہد آغا احمد صاحب بہبہانی

سوال ۳۶۳ اذان موذن پر سامعان اکتفا کرین یا نہ اور اگر سامع ذکر اذان کا اعادہ نکرے تو اذان نماز مین کہے یا نہ بہنوا توجروا **جواب** اکتفا کر سکتا ہے اگرچہ اعادہ نہ کرے ہو العالم **سوال** ۳۶۴ اقامت مین اگر قد قامت الصلوٰۃ سہو کر کے دو مرتبہ تکبیر کہے اور پہر یاد آوے پس اقامت کو شروع سے پڑہے یا کیا کرے **جواب** اداکرنا شروع سے احوط ہے اور اگر قد قامت الصلوٰۃ کو کہے اور مراعات ترتیب بجالائے تو یہ بہی ہو سکتا ہے واللہ العلیم

سوال ۳۶۵ نماز نوافل و نماز جعفر طیار و نماز شب و نماز شکر وغیرہ مین سوای صلوٰۃ خمسہ واجبہ کے پڑہنا اذان اور اقامت کا کیا حکم رکہتا ہے **جواب** غیر جمعہ و یومیہ ادا و قضا مین جائز نہین ہے ہو العالم **سوال** ۳۶۶ نماز ادا و قضا کو بے اذان و اقامت مرد و زن ادا کر سکتے ہین یا نہ **جواب** مضائقہ نہین ہے ہو العالم **سوال** ۳۶۷ اذان اور اقامت بی عارضہ

بیٹھکر پڑہ سکتا ہے یا نہ **جواب** پڑہ سکتا ہے ہوالعالم

فصل ہفتم در مسائل واجبات و مبطلات نماز و آنچہ کہ متعلق بدین مقام دارد

سوال ۳۶۸ اگر خلش پایخانہ و پیشاب کم کم ہو اور وہ شخص وضو کر کے نماز پڑہے اوسکی نماز مین کچہ خلل تو نہو گا بینوا توجروا **جواب** نماز صحیح ہو گی اگرچہ مکروہ ہے ہوالعالم **سوال** ۳۶۹ نماز جمعہ فرداً فرداً پڑہنا واجب ہے یا نہین اور اگر واجب ہے تو تارک نماز ہذا کے واسطے کیا گناہ ہے بینوا توجروا **جواب** نماز جمعہ فرادی نہین ہوسکتی ہوالعالم **سوال** ۳۷۰ نماز فریضہ پنجگانہ یا نافلہ وغیرہ مین بعد سورہ حمد کے کوئی سورہ دراز مثل سورہ ہل اتی یا سورہ بقر پڑہ سکتا ہے یا نہ **جواب** سورہ طولانی کا پڑہنا جائز ہے نوافل مین مطلقاً اور فرائض مین بشرطی کہ باعث خروج وقت نماز نہو اور حفظ و ازبر پڑہے ہا غیر مستثنی ہوالعالم **سوال** ۳۷۱ نماز جمعہ فرض ہے یا واجب اور فرض و واجب مین کیا فرق ہے **جواب** نماز جمعہ زمان غیبت امام مین با تحقیق شرائط واجب تخییری ہے اور فرق درمیان فرض و واجب یہ ہے کہ فرائض سے مراد واجبات شرعیہ ہین مثل نماز و روزہ وغیرہ اور واجب اوس سے عام ہے اسلئے کہ کبھی واجب عقلی ہوتا ہے مانند معرفت باریتعالی اور تصدیق نبی و امام برحق اور جب واجب مین قید شرعی بڑہائی جائے تو اوسمین اور فرض مین کچہ فرق نہو گا ہوالعالم **سوال** ۳۷۲ ایک شخص نماز پڑہتا ہے اگر کوئی آدمی اوسکے آگے سے بضرورت دنیاوی و یا غیر ضرورت آمد و رفت کرے تو نماز مین اوس شخص کے کچہ فتور ہو گا یا نہین اور وہ شخص آنے جانے والا کچہ ماخوذ عند اللہ تو نہو گا **جواب** نماز مین خلل نہو گا لیکن گزرنے والا اگر بلا ضرورت عمداً گزرے

تو فعل مکروہ کیا ہے ہو العالم **سوال** ۳۷۳ کوئی شخص بسبب گرجانے دانتونکے ہاتھی دانت کے دانت یا شاخ گاؤ کے یا صدف کے بنواکے اپنے منھہ مین چپیدہ کرے تو اوس سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** استخوان جانور غیر ماکول اللحم سے نماز مین اجتناب لازم ہے ہو العالم **سوال** ۳۷۴ سجدہ سے اوٹھتے ہوئے جو درود پڑہتے ہین تو درست ہے یا نہ جیسا کہ معمول اہل ولایت کا ہے بینوا توجروا **جواب** صلوات کا پڑہنا نماز مین جائز ہے مطلقاً بشرطیکہ نظم قرأت مین خلل نہو ہو العالم **سوال** ۳۷۵ قرأت کی تعلیم کی مدت واجب کتنی ہے کب تک سیکھے اور نہین آوے چھوڑ دے **جواب** تعلیم قرأت بقدر واجب یعنی بقدر ادای جوہر حروف واجب ہے حتی الامکان اور سعی اسمین لازم ہے اور بعد سعی تمام اگر یہ امر حاصل نہو تو معذور ہوگا ہو العالم **سوال** ۳۷۶ کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسائل مین زید نماز پڑہ رہا ہے اور بکر نے زید کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ السلام علیکم تو اس حالت مین زید نماز پڑہنے مین جواب سلام کا ادا کرے یا بعد نماز کے **جواب** صورت مرقومہ مین زید سلام علیکم جواب مین کہے ہو العالم **سوال** ۳۷۷ اگر حالت نماز مین اتنا بلغم سینہ سے فضاء دہن تک پہونچے کہ قرأت اور اذکار درست نہ پڑہا جاوے مصلی ایسی صورت مین کیا کرے اگر آب دہن سے پہیکتا ہے چند صورت سے باہر نہین یا رو برو یا اپنے نڈالیگا یا چپ و راست شق اول مین حرمت کعبہ معظمہ کی ہاتھہ سے جاتی ہے اور بیچ ثانی کے انحراف قبلہ سے کہ مفسد نماز ہے لازم آتا ہے علاوہ اسکے اگر ایسی حالت بیچ مسجد کے ہمراہ دوسرے نمازیونکے ظاہر ہو تو ایسی دقت لازم آتی ہے کہ مستغنی عین البیان سے ہے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین انحراف قبلہ سے نہ کرے اور بلغم اور رطوبت کو کسی پارچہ مین دفع کرے اگرچہ دامن اپنے مین ممکن ہو یا رو برو ڈالے کہ عند الضرورت جبکہ سوای اسکے کوئی چارہ

نہین ہے تو خلاف احترام کعبہ نہوگا ہو العالم **سوال** ۳۷۸ مقام تقیہ مین اگر انسان متمکن ہو
تو ادای نماز و دیگر عبادات اپنی تنہائی مین بجالاوے اور جب مجلس مخالفین اور گذر اہل خلاف
مین ادای نماز و عبادات ممکن نہو تو بطور انکے ادای عبادت کرسکتا ہے یا نہ **جواب**
نماز تنہائی مین اگر بطور مذہب خود پڑہا بر تقدیر عدم خوف ممکن ہو بطریقہ خود پڑہے لیکن
چاہیے کہ ہمراہ اون لوگونکے بہی پڑہے تاکہ شر سے اونکے محفوظ رہے ہو العالم **سوال** ۳۷۹
اگر زید بجاے سورہ انا انزلناہ و سورہ قل ہو اللہ احد یا اور کوئی سورہ طویل یا قصیر یا آیات
سورۂ چند مثل امن الرسول سے تا آخر سورۂ بقر یا چند آیات سورۂ حشر و سورۂ حدید کے پڑہے
تو نماز اوسکی صحیح ہوگی یا نہین اور جو صحیح ہوگی تو کتنی آیتون تک پڑہ سکتا ہے مفصل ارشاد
فرمائیے بینوا توجروا **جواب** نماز واجب مین بعد حمد دوسرا سورہ تمام پڑہنا احوط ہے
کوئی سورہ ہو طویل یا قصیر سوای اوسکے جو مستثنے ہے لیکن اتنا بڑا سورہ نہ پڑہے کہ
وقت نماز فوت ہو اور بعض آیات پر اکتفا نہ کرے ہو العالم **سوال** ۳۸۰ اکثر لوگ بیان کرتے
ہین اگر چراغ مین تیل ہندو کے یہان کا جلتا ہے اور روشنی اوسکی حالت نماز مین جسم
یا کپڑے پر پڑے تو نماز صحیح نہین ہے اس امر مین کیا حکم شرع ہے بینوا توجروا **جواب**
صورت مرقومہ مین فقط روشنی سے نماز مین خلل نہوگا ہو العالم **سوال** ۳۸۱ اگر کوئی ہندو
مسلمان ہوجاے اور سن اوسکا اوسی وقت بیس برس کا ہو تو نماز اوسپر کب سے واجب
ہوگی وقت ہونے مسلمان سے یا بعد بلوغ جو ایام گذر گئے ہون اون دنونکی بہی نماز کو
قضا یا ادا کرے **جواب** صورت مرقومہ مین نمازہای حالت کفر کی قضا معاف ہے
وہو تفضیل من اللہ سبحانہ پس جب سے مسلمان ہوا ہے فرائض کو ادا کر بجالاوے ہو العالم
سوال ۳۸۲ ایک شخص ملازم انگریزی ہے اور ماتحت ایک حاکم مسلمان تارک الصلوۃ کی ہے

اور قصداً حاکم نمازی ماتحت کو واسطے نماز کے جانے نہین دیتا ہے ہر روز بخوف حاکم نماز قضا ہو جاتی ہے اس صورت مین نماز ذمہ مصلی کے رہی یا نہین اگر رہی گنہگار ہوا یا نہین روزگار کا ترک کرنا غیر ممکن ہے آپ کیا ارشاد فرماتے ہین **جواب** صورت مرقومہ مین اگر ترک نوکری مین کوئی عذر شرعی ہے تو شخص مذکور نماز ہای یومیہ کو اونکی اوقات مین جسطرح ممکن ہو پڑہے اگرچہ اثنای راہ مین ہو اور اگرچہ رکوع وسجود باشارہ بجا لاوے اور جسوقت کہ بشرائط وآداب واجبہ بجالانا ممکن ہوا دا اگر یا قضا اگر اوسوقت باشرائط بجا لاوے ہو العالم

۳۸۳ **سوال** اگر وقت نماز صبح کا ہو اور اوسی وقت نماز میت ہو رہی ہو کہ اگر شامل نماز میت ہو تو نماز قضا ہو جاوے پس نماز صبح ادا کرے یا کہ نماز میت مین شامل ہووے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین فریضہ صبح کا بجالانا مقدم ہے ہو العالم ۳۸۴ **سوال** نماز ہای فریضہ مین صرف ایک مرتبہ **سبحان ربی العظیم** اور ایک مرتبہ **سبحان ربی الاعلی** پڑہنا درست ہے یا نہین اور نماز صحیح ہوتی ہے یا نہین اور اگر وقت نماز کا قریب القضا ہووے تو صرف نیت کرکے بلا اذان واقامت کے نماز پڑہ سکتا ہے یا نہین اور اگر نماز عصر مین بعد پہلی رکعت کے سجدہ کے آفتاب غروب ہو جاوے تو تین رکعت بقیہ بعد غروب آفتاب کے پڑہنا درست ہے اور نماز صحیح ہوگی یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر نماز واجبی مین ایک مرتبہ رکوع مین **سبحان ربی العظیم وبحمدہ** اور سجدہ مین **سبحان ربی الاعلی وبحمدہ** ایک مرتبہ کہے تو کافی ہے اور اذان واقامت قبل نماز ہای پنجگانہ مستحب ہے نہ واجب اور صورت اخیرہ مین نماز عصر کو تمام کرے بعد ازان اوسکا اعادہ کرے ہو العالم ۳۸۵ **سوال** ایک شخص اندہا گونگا بہرا ہی پس ایسے شخص کو نماز یاد کرنا عدیم الامکان ہے ایسے شخص کو نماز کی تکلیف معاف ہے یا نہ

جواب اگر تفہیم و تفہیم و تعلم و تعلیم بہ نسبت اوسکے ممکن نہو تو معذور ہوگا ہو العالم **سوال** ۳۸۶
کیا فرماتے ہین علماء دین کہ اندہیرے مین نماز پڑہنا جائز ہے یا نہین اور در صورت نہ جائز
ہونیکے مکروہ ہے یا حرام بینوا توجروا **جواب** جائز ہے لیکن باوجود میسر ہونے روشنی کے
احتمال کراہت ہے ہو العالم **سوال** ۳۸۷ کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ ایک شخص کو
نماز نہین یاد ہے شخص دوسرا اپنے ساتھہ پڑہاوے یا بعد فراغت نماز کے پیچہے سے پڑہاوے
اس صورت مین نماز صحیح ہوگی یا نہین اور اگر قرآن مین دیکہکر سورۂ حمد کو پڑہ نہین سکتا ہے
تو اس صورت مین باعانت دوسرے کے پڑہ سکتا ہے یا نہین سورۂ حمد واجب عینی ہے یا
نہین **جواب** سورۂ حمد کا پڑہنا دو رکعت اولین مین واجب عینی ہے اور اگر جاہل ہو
اور تعلیم کا وقت نہو تو ہوسکتا ہے کہ نماز کسی شخص کی نماز کے ساتھہ پڑہے یا وہ بتاتا جاوے
اور اگر حرف شناس ہو لیکن حفظ نہو تو سورہ مذکورہ کو قرآن مین دیکہکر پڑہ سکتا ہے ہو العالم
سوال ۳۸۸ نماز جمعہ واجب عینی ہو خواہ تخییری پہر احتیاطاً جو نماز ظہر پڑہتے ہین اوسکی کیا وجہ ہے
آیا کوئی حدیث صریح اسکے واسطے وارد ہے یا فقط اختیار ہے اور کوئی شخص یہ چار رکعت
احتیاطاً نہ پڑہے تو کچہہ خلل تو نماز جمعہ مین نہ واقع ہوگا بینوا توجروا **جواب** بعض علما نماز
جمعہ کا پڑہنا زمانہ غیبت امام مین حرام جانتے ہین پس برعایت قول مذکور فریضہ ظہر کا
پڑہنا انفراداً بعد نماز جمعہ احتیاطاً لازم ہے اور اگر نہ پڑہتے تا خروج وقت ظہر پس احتمال
معصیت ہے اور بعد خروج وقت کے ظہر کو بقصد قربت و قضا احتیاطاً بجالاوے ہو العالم
سوال ۳۸۹ بعد اذکار رکوع مین اللہ اکبر کہتے ہوئے قیام کرنا چاہیے یا نہین اور سمع اللہ الخ
اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ کو جانا چاہیے یا نہ یعنی اس اللہ اکبر کہنے کا مقام وہی ہے
جہان آدمی سیدہا ہو یا کہتا کہتا چلا آوے اور چلا جاوے یا یہ ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ اللہ اکبر

جب اس سے فارغ ہو جائے جب سجدہ کو جائے اور رکوع مین اللہ اکبر کہہ لے جب سر اوٹھائے
مفصل ارشاد ہو اگر کسی کو یہ عادت ہو کہ آتا جاتا کہے تب اسکی نماز صحیح ہے یا باطل ہے ارشاد ہو
بینوا توجروا **جواب** مستحب ہے کہ جب رکوع سے اوٹھکر سیدہا کھڑا ہو تو سمع اللہ الخ کہکے
اللہ اکبر کہے اوسکے بعد جہکے واسطے سجدہ کے اور اسیطرح قبل رکوع کے بعد تمامی سورہ
حال قیام مین اللہ اکبر کہکے واسطے رکوع کے جہکے اور اگر ایسا نکرے تو نماز باطل نہو گی اگرچہ
خلاف استحباب کیا ہو ہو العالم ۳۹۰ **سوال** دعای قنوت نماز مین ہاتھ اوٹھا کر پڑہنا شرایط
ولوازمات قنوت سے ہے یا نہین اگر کوئی شخص دانستہ بغیر ہاتھ اوٹھائے پڑہے تو بطلان نماز
اور قنوت تو نہین ہوگا بینوا توجروا **جواب** صورت مذکورہ مین بطلان نماز نہین ہے
اور ظاہر یہ ہے کہ قنوت بہی صحیح ہوگا اگرچہ خلاف استحباب ہے ہو العالم ۳۹۱ **سوال** کہ جو
شخص نماز پڑہے اور بعد ختم نماز کے اگر تین مرتبہ اللہ اکبر نہ کہے تو نماز اوس شخص کی صحیح
ہو گی یا نہ بینوا توجروا **جواب** صحیح ہو گی ہو العالم ۳۹۲ **سوال** کیا فرماتے ہین اس مسئلہ
مین کہ بعد حجامت ساق پا یا لگانے جونک کے خون جاری ہو اور وقت نماز جاتا ہو پس
نماز کیونکر بجالاویگا **جواب** ہرگاہ خون بند نہین ہوتا ہے اور وقت نماز تنگ ہے پس
اسی طور سے نماز پڑہنا صحیح ہوگا لاکن اگر ممکن ہو اوپر زخم کے پارچہ باندہین تا خون دوسری
جگہہ پر تعدی نہ کرے ۳۹۳ **سوال** کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین کہ ایک
شخص بعمر چہل سال سُنی رہا بعد شیعہ ہوا نماز سابق بمذہب سُنی پڑہی اور اب بطریق شیعہ
پڑہتا ہے نماز خوانده سابق جائز اور صحیح رہی یا نہین اگر صحیح نہین تو پہر کس طور سے پڑہنا
چاہیے آیا بطور قضا ہو نگی یا اور طریقہ سے **جواب** اگر نمازین حالت تسنن مین موافق
اپنے مذہب کے صحیح پڑہی ہین تو اونکے اعادہ کی حاجت نہین والا اعادہ کرنا چاہیے ہو العالم

سوال ۲۹۴ شطرنجی و جانماز جیل خانہ سے بنوانا قیمتاً خریدنا اور فرش برای امام باڑہ خریدنا جائز ہے یا نہین اور جانماز پر سجدہ گاہ رکھکر نماز پڑہنا جائز ہوگا یا کیا مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا

جواب جو چیز قیدیون سے بنواتے ہین اوسکے استعمال سے مطلقاً اجتناب اولی ہے ہوالعالم

سوال ۲۹۵ کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین برین معنی کہ مثلاً زید لڑائی پر ہے اور لڑائی ہورہی ہے اور غنیم نے فوج کو محاصرہ کرلیا ہے اور زید درمیان فوج کے اوس محاصرہ مین ہے اور وقت نماز کا آگیا ہے اور زید کا منہہ جانب قبلہ نہین ہے اور نہ زید کو بوجہ محاصرہ و خوف غنیم مہلت نماز پڑہنے کی ہے اور وقت نماز کا قضا ہوتا ہے اور زید کو نماز پڑہنا واجب ہے پس ایسے حالت مین زید کو کسطرحسے نماز پڑہنا چاہیے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین زید نماز حسب امکان پڑہے اور استقبال قبلہ وقت تکبیرۃ الاحرام کے کرے اگر ممکن ہو اور اگر متعذر ہو تو جسطرف ممکن ہو پڑہے اور سجدہ اگر ممکن ہو کرے اور اگر ممکن نہو اشارہ کرے رکوع اور سجدہ کے واسطے اور اگر خوف ہو اور یہ بہی ممکن نہو تو نماز بہ تسبیح پڑہے اور رکوع اور سجود ساقط ہوگا اور کہبی بدل کل رکعت کے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور بعد زوال عذر باعادہ نماز کرین ہوالعالم

سوال ۲۹۶ اگر سرین یعنے چوتڑ مین پہوڑا نکلا ہو کہ بیٹہنا بہت دشوار ہو تو کیونکر نماز ادا کرے اگر پیشانی مین پہوڑا ہو تو کیونکر سجدہ کرے دونون صورت تحریر فرمائیے بینوا توجروا

جواب صورت اول مین جسطرح ممکن ہو رکوع و سجود بجا لاوے اور جس وضع جلوس ممکن ہو اوسی قدر اور اوسی ہیئت سے نماز پڑہے اور صورت ثانیہ مین اگر وسط پیشانی مقروح ہے نہ تمام تو ایک گڑہا مختصر کہود کر کہ دنبل اسمین رہے اور پیشانی سالم زمین پر جمے سجدہ کرے اور اگر یہ ممکن نہو تو پیشانی کے داہنی جانب سجدہ کرے اگر ممکن ہو ورنہ بائین جانب اور جو یہ بہی

نہوسکے تو دقن یعنے ٹھڈی سے سجدہ کرے ہو العالم **سوال** ۳۹۷ اگر بیمار بستر بیماری پر ایسا پڑا
ہو کہ اوٹھنا بیٹھنا کسی طرح ممکن نہو تو کیونکر نماز ادا کرے بینوا توجروا **جواب** دہنی کروٹ
سے لیٹے روبہ قبلہ اگر ہوسکے والا بائین کروٹ والا چیت لیٹے کہ تلوے اوسکے قبلہ کی طرف ہون
اور اشارہ سے رکوع و سجود بجالاوے اور تفصیل اسکی بلکہ اکثر مسائل مذکورہ کے کتاب
تحفۃ المومنین مین جو فی الحال مطبوع ہوئی ہے اور نظر نحیف سے گزری ہی مندرج ہے ہو العالم
سوال ۳۹۸ اگر سجدہ مین مابین قدمین فاصلہ کمتر چار انگشت سے ہو یا زیادہ اوس سے مثل
اسکے کہ بمقدار ایک شبر کے ہو پیچ ان دونون صورتون کے نماز صحیح ہوگی یا نہین بینوا
توجروا **جواب** صحیح ہے ہو العالم **سوال** ۳۹۹ رکوع مین ہاتھ رکھنا اوپر گھٹنون کے کہ
سنت ہے اگر اوپر گھٹنون کے اور زانوونکے عمدًا ہاتھ نرکھے نماز صحیح ہوگی یا نہین بینوا توجروا
جواب اگر بقدر رکوع خم ہو نماز صحیح ہوگی ہو العالم **سوال** اگر بیچ رکوع کے اجزاے
کف دست یا اصابع رکبہ اور حوالی اوسکے سے جدا ہوان اور مصلی عمدًا جدا رکھے بوجہ رکوع
کے کہ ہاتھ رکھنا واجب نہین ہے پیچ اس صورت کے نماز صحیح ہوگی یا نہین بینوا توجروا
جواب صورت مرقومہ مین اگر بقدر رکوع منحنی ہوا ہے نماز اوسکی صحیح ہوگی ہو العالم
سوال ۴۰۱ اگر بحالت نماز مصلی کو آمد حدث معلوم ہوا اور ضبط کرلے تو نماز و وضو صحیح ہے یا
نہین بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین وضو اور نماز دونون صحیح ہین ہو العالم **سوال** ۴۰۲
اثناے نماز مین بوقت سجدہ قدرے پیشانی سجدہ گاہ پر گر کر علیحدہ ہوگئے اور پھر بعد مین سجدہ کیا
تو یہ سجدہ دو سجدون مین شمار ہوگا یا ایک مین اور دو سجدون کے چار شمار ہوئے اور ذکر سجدہ
ایک ہی مین ہوا ہے تو نماز صحیح ہوگی یا باطل بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین
نماز کو تمام کرکے بعد ازان اعادہ نماز کرے بہ نیت قربت احتیاطًا ہو العالم **سوال** ۴۰۳

اگر بوجہ عذر شرعی کے وضو نہ کر سکے و پیشانی و یا کف دست مین پھوڑا نکلا ہو کہ تیمم نہین کر سکتا تو
کیونکر نماز پڑہے **جواب** اگر دست مقروح کا آہستہ رکہنا خاک پر ممکن ہو مع الجبیرہ اور
اسی طرح پیشانی مقروحہ تو اسی طور تیمم کرے اور اگر اپنے ہاتہہ سے ممکن نہین تو دوسرے
شخص کو مامور کرے کہ وہ تیمم کردے اسکی پیشانی و ہر دو کف دست پر ہو العالم **سوال** سُنا
ہے کہ اگر وقت نماز کا بہت تنگ ہو تو صرف سورۂ فاتحہ ہر رکعت مین پڑہنا جائز ہے تاکہ نماز
ادا ہو جاوے آیا یہ صحیح ہے یا نہ **جواب** اگر وقت یقیناً اسقدر مضیق ہے تو اکتفا حمد پر جائز ہے
اور اگر یقین اسکا نہین تو اکتفا حمد پر کر کے نماز تمام کرکے احتیاطاً اعادہ نماز کرے ہو العالم
سوال اگر شی نجس ذی رطوبت اثنای نماز مین بدن مصلی سے احیاناً متصل ہو بوجہ
اوسکے مصلی نماز کے تئین قطع کرے یا بعد اتمام اعادہ کرے مفصل ارشاد فرمائیے بینوا
توجروا **جواب** اگر اثنای نماز مین تطہیر عضو نجس بدون انحراف قبلہ و بغیر فعل کثیر ممکن ہو
پس طاہر کرے اور ظاہر اتمام مین خلل نہین ہے اور اگر ایسا ممکن نہین ہے اور وقت
نماز وسیع ہے نماز کے تئین قطع کرے اور بعد تطہیر کے نماز کے تئین بجالاوے ہو العالم
سوال اگر مصلی بسم اللہ بقصد پڑہنے سورۂ توحید کے کہے و مع ذلک سورہ دیگر مثل سورہ
قدر وغیرہ پڑہے پس اس صورت کے نماز صحیح ہوگی یا نہ **جواب** صورت مرقومہ مین
اعادہ نماز احتیاطاً لازم ہے ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ نماز صبح کی رکعت اول مین بعد سورۂ حمد سورہ انا انزلناہ پڑہ کے
رکوع کیا بعد رکوع و سجود رکعت دوم مین بہی بعد سورہ حمد کے سورۂ مذکورہ پڑہا اور قنوت
پڑہا جب نماز تمام ہوگئی تو یاد آیا کہ سورہ اخلاص کے مقام پر بہی سورہ انا انزلناہ پڑہا پس وہ
وہ نماز صحیح ہے یا نہ ارقام فرمائیے یا یہ کہ دونون رکعتون مین بعد سورۂ حمد کے سورہ اخلاص

پڑہا تو اوسمین درست ہے یا نہمین بینوا توجروا **جواب** دونون صورتون مین نماز صحیح ہے
لیکن سوای سورۂ توحید اور کسی سورہ کا بعد حمد کے دونون رکعتونمین پڑہنا مکروہ ہی یعنی قلت
ثواب ہو العالم **سئوال** زنان شیعہ کے نماز پڑہنے کے قواعد مع قیام و قعود وغیرہ کے
تفصیل ارقام ہو **جواب** واجبات و شرائط نماز بہ نسبت مرد و زن یکسان ہین البتہ
عورت کو ستر تمام بدن سوای وہ کہ مستثنیٰ ہے اور اخفات ہر نماز مین واجب ہے اور
مستحباب مین اکثر تفرقہ ہے اور تفصیل اوسکی تحفۃ المومنین و جامع عباسی وغیرہ سے
دریافت کیجاوے ہو العالم **سئوال** جو شخص مشغول الذمہ بہ دَین واجبی ہو اور اگر
مدیون بہ دین مہر زوجہ ہو تو اوسکو نماز ہای واجبی وقت فضیلت پر پڑہنا چاہیے یا نہ۔
جواب اگر صاحب دین تقاضا کرے اور مہلت نماز واجبی کی نہ دے پس بیچ وقت
مضیق کے پڑہے والا وقت فضیلت افضل ہے ہو العالم **سئوال** یا قولکم مد ظلکم اگر
خون دانتون سے جاری ہو تہوڑا تہوڑا اور وقت نماز بہی ہو تو کیا کرے ارشاد فرمائیے
جواب خون کے بلع کرنے یعنی نگلنے سے باز رہے پس اگر بے تہو کنے کے نماز پڑہ سکے
تو اوسی طرح پڑہے والا غیر پارچہ مین کہ جزو غیر لباس مصلی ہو خون کو دفع کرنا چاہیے لیکن
تعدی خون سے بہ تعدی غیر معفو اپنے بدن اور لباس کو بچاوے اور بعد زوال عذر
اعادہ کہ نماز احوط ہو گا ہو العالم **سئوال** کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین
اندرین مسئلہ کہ چاند گہن خواہ سورج گہن ہوا ہے اور جسوقت زید نے گہن ہوتے دیکہا اوسوقت
اختتام پر تہا مگر ایسا نہ تہا کہ نماز گہن ادا نہ کر سکے اور وقت نماز عصر خواہ عشا بہی تنگ ہے اگر ایسی
حالت مین نماز گہن ادا کرتا ہے تو نماز واجب قضا ہوتی ہے اگر نماز واجب ادا کرتا ہے تو
نماز کسوف و نماز خسوف قضا ہوتی ہے لہذا امیدوار ہون کہ زید اوسوقت کس نماز کو ادا کرے

کہ جو گنہگار نہو بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین نماز یومیہ پڑہنا ظاہرا لازم ہے
بعد ازان قضاء نماز کسوف وخسوف بجالاوے ہو العالم **سوال**[۴۱۲] علے العموم مشہور ہے
کہ اونگلیون کا چٹخانا داخل نحوست ہے **جواب** نماز مین مکروہ ہے نہ غیر نماز مین ہو العالم
سوال[۴۱۳] بعد اختتام سورہ الحمد بلفظ آمین کہنا کہ یہ عادت اہل خلاف کی ہے ہمارے
مذہب شیعہ مین کہنا اسکا جائز ہے یا نہین **جواب** ترک اوسکا نماز مین احوط ہے ہو العالم
سوال[۴۱۴] اگر حقہ کوئی شخص پیکے بے کلّی کئے نماز پڑہے تو درست ہے یا نہ **جواب** جائز ہے
ہو العالم **سوال**[۴۱۵] چرم شیر وغیرہ جانوران غیر ماکول اللحم دباغت سے پاک ہوتا ہے یا
نہین اور نماز ادا کرنا اوپر ایسے چرم کے جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** چرم شیر ومانند
اوسکے جانوران درندہ سے بعد ذبح ودباغت پاک ہوتا ہے اور اوسکے فرش پر نماز
جائز ہے اگر مو اوسکے بیچ بدن ولباس مصلی کے نہ چسپیدہ ہون ہو العالم **سوال**[۴۱۶] کیا
فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین صایم ماہ صیام مین بہ نماز مشغول ہے اور خون دہن سے
اوسکے باہر آیا اور کوئی چیز موجود نہین ہے کہ اوس سے صاف کرے تو اس صورت مین
کیا کرے **جواب** اگر مسجد نہو تو زمین پر تہوک دے یا سوای لباس اپنے کے کسی اوپارچہ و
رومال وغیرہ پر اور اگر کچہ میسر نہو تو اپنے لباس پر دفع کرکے بعد اتمام نماز اعادہ کرے ہو العالم
سوال[۴۱۷] کیا ارشاد ہوتا ہے وارثان دین مبین وہادیان شیعیان امیر المومنین اجرکم اللہ
تعالی کا اس بارہ مین کہ ایک جانماز پر زن وشوہر ویا دختر وپدر وہمشیر وبرادر یکجا نماز ادا کر سکتے
ہین یا عورتین ہمراہ مرد ومرد ہمراہ زنان ایک مصلا پر نماز نہین ادا کر سکتے **جواب**
ظاہر جواز ہے لیکن اگر مرد کا مصلا مقدم نہو اور نہ کوئی پردہ حائل ہو اور نہ مابین ہر دو فاصلہ
دس ہاتہہ کا ہو تو اجتناب اوس سے حتما امکن احوط ہے ہو العالم **سوال**[۴۱۸] زیر آسمان

رات ہو و یا دن عورتین نماز پڑہ سکتی ہین و یا نہ **جواب** پڑہ سکتے ہین اگر ناظر نامحرم سے
محفوظ ہون ہو العالم **سوال ۹۱** نماز مین اگر کسی مقام پر خارشت ہو کہجلا دیا اگر کلاہ گر پڑے
تو نماز پڑہنے مین اوٹہا کر سر پر رکہنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** کہجلانا نماز مین
بقدر ضرورت جائز ہے اور اگر بیٹہا ہو اور کلاہ قریب گری ہو تو اوٹہا کر سر پر رکہلے اور ایسا
نہ کرے کہ فعل کثیر لازم آوے ہو العالم **سوال ۹۲** مینکتاب جغرافیہ مین کہ جسمین حالات
ملکون کے لکہے ہین دیکہا کہ ایام گرما مین ایک ملک مین یہ طریق ہے کہ تین تین مہینہ تک
آفتاب غروب نہین ہوتا تو وہان نماز پنجگانہ وغیرہ و روزہ کس طریقہ سے ادا کرنا چاہیے
مفصل و مشرح ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** ایسے بلاد مین بدون ضرورت
شرعیہ نہ رہے اور اگر بضرورت شرعیہ رہتا ہے تو ظاہراً مدار صلوٰۃ وصوم کا تخمین پر بقیاس
ان بلاد کے کرے یعنی ان بلاد مین موسم گرما مین جب اطول ایام ہوتے ہین اوس مقدار
کو دن قرار دے اور بمقدار شب کے شب قرار دے ہو العالم **سوال ۱۲۱** سُنا گیا ہے
کہ چودہ انگوٹہی مثل عقیق اور زمرد و نگینہ فولاد وغیرہ اور نگینہ ہای مختلف پہنکر نماز پڑہنا
مسنون اور باعث صواب ہے یہ بات درست ہے یا نہین مفصل ارقام فرمائیے بینوا
توجروا **جواب** تفصیل اسکی کتاب حلیۃ المتقین وغیرہ مین دیکہنی چاہیے ہو العالم
سوال ۱۲۲ سُنا گیا ہے کہ ہنگام طلوع آفتاب و بوقت زوال و غروب آفتاب تلاوت کلام اللہ
اور نماز پڑہنا ممنوع ہے یہ بات صحیح ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** جائز ہے ممنوع نہین
ہے اگرچہ بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت طلوع و غروب شمس سنتی نماز مکروہ
ہے یعنی اقل ثواب لیکن ظاہر اقتضای نوافل پڑہنا ان دو وقتونمین بہی مکروہ نہین ہے
بلکہ مطلق نماز سنتی کی بہی بہت کراہت ثابت نہین ہوتی ہو العالم **سوال ۱۲۳** جو شخص نماز

کہ بوقت فضیلت بوجہ ضروریات دنیاوی یا غیر ضرورت وکاہلی ادا نہ کرے تو اوسکی کیا سزا ہے ویا گنہگار نہوگا **جواب** اگر نماز اوسکی وقت مین پڑہی ہے تو گنہگار نہوگا اگرچہ وقت فضیلت کا گزر گیا ہو ہو العالم **سؤال** ۲۲۴ قنوت مین اگر از راہ غلطی کلمات تشہد پڑہنے لگے تو نماز باطل ہوگی ویا نہ **جواب** اگر سہواً پڑہ گیا تو نماز صحیح ہوگی ہو العالم **سؤال** ۲۲۵ جن سورون مین کہ سجدہ واجب و سنت ہے اون سورتون کو نماز فرائض وسنتی مین پڑہنا جائز ہے ویا نہین اور درصورت جواز اگر آیۂ سجدہ آوے تو اوسی وقت سجدہ بجالاوے ویا بعد نماز **جواب** نماز سنتی مین پڑہنا اون سورون کا جائز ہے مطلقاً پس سجدہ سنتی بعد نماز کے بجالاوے اور سجدہ واجبیہ اثنای نماز مین بیٹہکر بجالاوے پہر کہڑے ہوکر اتمام قرأت سورۂ مذکور کرے اور وہ چار سورہ کہ جنمین سجدہ واجب ہے یعنی حم سجدہ اور الم سجدہ اور والنجم اور اقرا اونمین سے کسی کا پڑہنا نماز واجبی مین جائز نہین ہو العالم **سؤال** ۲۲۶ نماز زیر آسمان عورتون کو اور غسل مرد وعورت دونون کو زیر آسمان پڑہنا وکرنا جائز ہے ویا عورتون کو نماز زیر آسمان بجالانا جائز نہین ہے اور نہانا بہی زیر آسمان مرد وعورت دونون کو چاہیے ویا نہ **جواب** دونون جائز ہین اور قول بکراہت نظر سے نہین گزرا الا برہنہ غسل کرنا مرد وعورت کو مکروہ ہے ہو العالم **سؤال** ۲۲۷ کلید آہنی ازار بند مین باندہ کر وگہڑی مع زنجیر جیب مین رکہکر نماز پڑہنا کیسا ہے مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** جائز ہے ہو العالم **سؤال** ۲۲۸ اگر فرش مکان کا ذرہند و نے شوب کیا ہو تو اوس جا پر جانماز بچہاکر نماز پڑہ سکتا ہے یا نہ اور جانماز مطول ہے کہ اعضاے مصلی بالکل جانماز پر رہینگے مفصل ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** صورت مذکورہ مین نماز صحیح ہوگی ہو العالم **سؤال** ۲۲۹ درمیان اذان واقامت کے احمد دعای اللہم اجعل الخ حسب معمول اپنے ایک پانون پڑہکر

یا کچھ آگے بڑھکر پڑہتا ہے آیا یہ فعل اوسکا مذموم ہے یا کیا مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب امر مذکور ممنوع نہین ہے ہو العالم **سؤال** اگر مصلی کے قریب دو تین ہاتھ کے فاصلہ پر آدمی بیٹھے ہوئے ہون تو اداے نماز مصلی جائز ہے یا نہ اور مراد اس سے یہ ہے کہ آدمی روبرو سجدہ بفاصلہ دو تین ہاتھ بیٹھا ہو تحریر فرمایا جاسے **جواب** نماز صحیح ہے لیکن اگر کوئی آدمی مونھہ کرکے مصلی کی جانب سامنے مصلی کے ہو تو مکروہ ہے ہو العالم **سؤال** اکثر مومنین اس جوار کے نماز مین وقت پڑہنے دعاے اللّٰھم اجعل قلبی بارا الی آخرہ ایک پانون آگے بڑھاکر رکھتے ہین اور وقت قنوت بھی پانون بڑہاتے ہین یہ امر جائز ہے اور بڑہانا پانون کا چاہیے یا نہ **جواب** دعاے اذان کے پڑہنے مین استحباب پانون بڑہانیکا کسی روایت مین نظر سے نہین گزرا یہ البتہ لکھا ہے کہ لا اقل میان اذان واقامت فاصلہ گام برداشتن ہو اور نماز مین ہنگام قنوت واسطے قنوت پڑہنے کے پانون کو آگے نہ بڑہاوے ہو العالم۔

مسائل دستخطی علماے عالی مقام از کتاب جدول مشرفعلیخان صاحب مرحوم

سؤال ایک شخص نے مدت تک نماز مین استغفر اللہ کو بضمہ ہاے استغفر اللہ کہا کیا اور جانتا تھا کہ ایسا ہی کہنا چاہیے چونکہ یہ فقرہ مستحبات سے ہے اور جاہل بھی تھا تو اس صورت مین اعادہ نماز کرنا چاہیے یا نہ اور اگر کسی جگہہ اعراب واجبات نماز سے جاہلا درست نہ پڑہے تو کیا صورت رکھتا ہے مفصل ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** ظاہر یہ ہے کہ اخلال اعراب اذکار مستحبہ مین مثل اسکے کہ مذکور ہوا سوال مین مضر صحت صلواۃ نہوگا لیکن جسوقت اخلال اعراب اذکار واجبہ مین کرے تو یہ مضر بصحت صلواۃ ہے خواہ موجب تغیر معنی کے ہو یا نہو

لیکن یہ وہ صورت ہے کہ اخلال باعراب کرے یعنی تغیر اعراب مین اسطرح دے کہ مخالف
قواعد لغت عرب کے ہو ولیکن جسوقت تغیر اعراب ثابتہ مشہورہ مین دے لیکن قرأت موافق لغت
عرب کے ہو ایسی صورت مین حکم بفساد نماز نزد حقیر محل تامل ہے ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص
بدون تقلید مجتہد حی خواہ بسبب جہل وخواہ بسبب عذر وصول مجتہد نماز ادا کرے اور مراعات
نماز مین جو فقہا کی کتابو نمین درج کیا ہے قصور نہ کرے آیا بعد تقلید مجتہد حی واجب ہے کہ سب
نماز ین اپنی کہ ایام عدم تقلید مین بجالایا ہے اعادہ کرے و در صورت وجوب اعادہ اگر نہ کرے
تو نوافل یومیہ پڑہ سکتا ہے یا نہین مفصل ارقام ہو بینوا توجروا **جواب** جو نماز کہ تقلید اموات
مین ساتھہ مراعات مراتب احتیاط بہ تصور خود بجالایا ہے بصورت تعذر وصول مجتہد حی تو حاجت
اعادہ نہین ہے اور در صورت عدم تعذر کے احوط اعادہ ہے بلکہ لازم ہے اعادہ کرنا بعد نماز
یومیہ کے نوافل کو بجالاسکتا ہے ہو العالم **سوال** رکعات وتیرہ کہ بعد عشا پڑہتے
ہین نیت مین تصور وقصد عدد رکعات ضرور ہے ویا نہین بینوا توجروا **جواب**
قصد نماز وتیرہ کافی ہے ہو العالم **سوال** حال تقیہ مین اگر مومن کو نماز سنیونکی یاد نہو فقط
ہاتھہ باندہکر نماز بطور مذہب اپنے ادا کرے تو نماز صحیح ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر
اسی قدر تقیہ پر دفع خوف متصور ہو تو مضائقہ نہین رکہتا ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص
روبروی مصلی بلا کلام آکر اور ہاتھہ سر پر رکہکر سلام علیک یا السلام علیکم کہے تو جواب مین مصلی بہی
علیک السلام یا علیکم السلام کہے اور اگر جواب نہ دے تو خلل نماز مین عاید ہوگا یا نہین ارشاد
فرمائیے بینوا توجروا **جواب** مصلی اوسی صیغہ سے کہ سلام کو سُنے جواب دے لیکن ہاتھہ
اوٹہانا اور دیگر ہیئت کچہہ اعتبار نہین رکہتا وچونکہ وجوب سلام فوری ہے اگر جواب نہ دیگا تو
دفعۃً نماز مین حاصل ہوگا ہو العالم **سوال** اگر نماز مین شخص منفرد دو سلام بعد تشہد بانیطور ادا کرے کہ

دفعہ اول رو بقبلہ گوشہ چشم جانب راست کرکے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہے
اور دفعہ ثانی مین جانب چپ ساتھہ اشارہ چشم کے رو بقبلہ کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
تو درست ہے یا نہین اور اگر صورت سلام اول کو بدستور مذکور کہے اور دفعہ ثانی مین گوشہ چشم جانب
چپ نہ کرے اور رو بقبلہ سلام ثانی بہ نیت واجب کہکر ختم کرے صحیح ہے یا نہ اور اوس حال
مین کہ ماموم ہو التفات گوشہ چشم جانب راست وچپ دونون ضرور ہے یا کون صورت چاہیے
بینوا توجروا **جواب** سلام اول مین کہ السلام علیک ایہا النبی ہے اور یہ سلام سنت ہے
کوئی اشارہ وارد نہین ہوا اور نہ السلام علینا الخ مین اور اگر کوئی شخص از روی جہالت بگوشہ
چشم اشارہ کسی طرف کرے تو ایک امر عبث اور لغو بجالایا لکن نماز باطل نہین اور سلام اخیر
مین کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے اشارہ بگوشہ چشم بجانب راست واسطے منفرد کے
وارد ہے نہ بجانب چپ لکن اگر کوئی شخص از روی جہالت بجانب چپ اشارہ کریگا تو نماز اوسکی
باطل نہین ہے اور واسطے ماموم کے اسی سلام اخیر مین اشارہ بجانب راست مرتبہ اول
مین اور اشارہ بجانب چپ مرتبہ دوم مین جسوقت کوئی شخص ماموین سے جانب اس اوسکے
ہو سنت ہے خلاصہ یہ کہ سلام اخیر کو دوبار کہے اور اشارہ طرفین بترتیب بجالاوے استحبابًا
اور دونون سلام اخیر کہ السلام علینا والسلام علیکم الی آخر ہا ہین جسکو پہلے اداکرے نیت
وجوب اوس مین کرے باقی اول و آخر سب سنت ہے واللہ العالم **سوال** اگر نیت وضو یا نماز
یا صوم یا زیارات زبان ہندی مین کرے تو جائز ہے یا نہین مفصل و مشرح ارشاد ہو بینوا توجروا
جواب نیت متعلق بقلب ہے اور اگر تلفظ کرلے تو بھی کچھہ ضرر نہین رکھتا واللہ العالم
سوال ایک شخص قرأت سے محض عاری ہے اور حروف مخارج سے ادا نہین کرسکتا
تو نماز اوسکی صحیح ہے یا نہین و نماز جاہل مسئلہ قرأت درست ہے یا نہین ارقام فرمایئے بینوا توجروا

جواب اگر کوشش تحصیل قرأت مین کیا ہے اور بسبب قصور زبان کے تادیہ حروف سے عاجز ہے تو اس صورت مین معذور ہوگا والا صحت نماز اوسکی مشکل ہے وجاہل مسئلہ معذور نہین ہے مگر مواضع مخصوصہ مین اور یہ مقام اون مقامون سے نہین ہے ہو العالم **سؤال** نماز چاند گہن وسورج گہن کی کون آیۂ قرآنی سے ہے ارشاد فرمایا جاوے **جواب** اگر مقصود دریافت دلیل وجوب ہے تو جواب یہ ہے کہ وجوب نماز گہن باحادیث واجماع علماء امامیہ ثابت اور اگر مراد دریافت ترکیب وکیفیت نماز گہن ہے پس رسالہ تحفۃ المومنین کی طرف رجوع کیجاوے ہو العالم **سؤال** اگر مصلی کو امتیاز مابین اجزای واجبہ ومستحبہ نہو تو نماز اوسکی صحیح ہے یا باطل تحریر فرمایا جاوے بینوا توجروا **جواب** ظاہر یہ ہے کہ صحیح ہو مگر اس صورت مین کہ قصد وجوب کیا ہو مستحب مین اور قصد مستحب کیا ہو واجب مین تو اس صورت مین ظاہر یہ ہے کہ نماز باطل ہو ہو العالم **سؤال** اگر کوئی شخص اثنای نماز مین حمد کو فراموش کرے تو کیا کرنا چاہیے **جواب** اگر قرآن حاضر ہو تو قرآن سے پڑہے اور اگر حاضر نہو نماز کو قطع کرے اور قرآن سے یاد کرے یا کسی سے سیکہے اور اگر وقت وسعت نرکہتا ہو تو بقدر حمد قرآن سے یاد کرکے پڑہے ہو العالم **سؤال** ایک شخص نے نماز صبح وقت پر نہ پڑہا اور ارادہ کیا کہ قبل نماز مغرب کے اول قضای صبح ادا کرے لاکن اوسوقت نیت نماز مغرب کرلیا اور نیت صبح فراموش کیا تو بعد نیت سہ رکعتی مغرب اور بعد تکبیرۃ الاحرام رکعت اول مین عدول نیت مغرب سے کرکے بقصد صبح اوسی رکعت کو پڑہے یا نہ و در صورت جواز نیت قضای صبح کرکے تکبیرۃ الاحرام کہکے اور نیت مغرب قطع کرکے مشغول نماز صبح ہو یا تکبیرۃ الاحرام نیت سابق کو قایم رکہکر قضای نماز صبح پڑہے **جواب** عدول حاضرہ سے طرف فائتہ کے جائز ہے اوسوقت تک کہ زیادتی لازم نہ آوے اور صورت عدول مین تکبیر سابق کافی ہے

بلکہ اطلاع کرنا جائز نہین ہے ہوالعالم **سوال** ۴۴۴ جہر و اخفات جیسا کہ واسطے مرد و زن ضرور ہے اسی طور پر اگر مکان خالی ہے اور محل صلوٰۃ بیچ خلوات کے ہو تو عورتون کو بھی جہر نماز جہریہ مین جائز ہے لازم ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** لازم نہین ہے ہوالعالم **سوال** ۴۴۵ نماز ہای بے قرأت کہ جہل مسئلہ وجوب قرأت مین پڑہا ہو اعادہ اوسکا واجب ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** ظاہرا اعادہ لازم ہے ہوالعالم **سوال** ۴۴۶ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ نماز مشتمل اوپر افعال واجبہ و مندوبہ کے ہوتی ہے لیکن معلوم اوسکو نہو کہ واجب کون ہے اور مندوب کون اور وہ نماز پڑہتا ہے تو نماز اوسکی صحیح ہے یا فاسد اور اگر کسی شخص سے بعضے امور واجبہ نماز کو بوجہ عدم علم اونکے خلل کیا ہو از قبیل طمانیت و اخراج حروف مخارج سے اور بعد اوسکے معلوم ہوا ہو کہ وہ واجب تہی نماز اوسکی صحیح ہے یا اعادہ اوسکا لازم ہے **جواب** اگر افعال واجبہ و مندوبہ نماز نظر مین مصلی کے ممتاز نہون اور سب افعال مین قصد قربت فقط کیا ہو تو ظاہرا نماز صحیح ہے اور اعادہ اور قضا ایسے نماز کی لازم نہین اگر کسی اور راہ سے اوسمین خلل نہوا ہو اور خلل کرنا واجبات نماز مین قصداً موجب فساد ہے عام اس سے کہ عالم ساتہہ وجوب اوس شئ کے ہو یا نہو لیکن درصورتیکہ قادر اوپر تعلم کے تہا اعادہ یا قضای جمیع صلوات واقعہ بہ نہج مذکور کا لازم ہے **سوال** ۴۴۷ اگر کوئی شخص قرأت کو سورہ محمد یا دیگر سورہ مین کہ پڑہنا اوسکا نماز مین ضرور ہے باوجود قدرت تعلم اور بہم رسی معلم اور استعداد اور قدرت تعلیم کے نہ سیکہے اور غلطی بیچ لہجہ و مخارج قرأت کے کرے جو نمازین کہ ایسی حالت مین پڑہی ہون صحیح ہین یا باطل تحریر فرمائیے بینوا توجروا **جواب** ظاہر یہ ہے کہ نماز اوسکی صحیح نہوگی ہوالعالم

از کتاب فیض انتساب دستخطی آغا احمد صاحب

بھبہائی اعلی اللہ مقامہ

سوال ۴۴۸ نیت نماز وضو وغسل ہر زبان مین مثلاً فارسی یا ہندی مین مرد وزن کر سکتے
ہین یا نہین بینوا توجروا **جواب** مضایقہ نہین ہے ہو العالم **سوال ۴۴۹** ہر رکعت
نماز واجبی مین بعد حمد سورہ قل ہو اللہ احد یا انا انزلناہ یا سورۂ دیگر پڑہ سکتے ہین یا نہین
بینوا توجروا **جواب** پڑہ سکتے ہین ہو العالم **سوال ۴۵۰** دو رکعت آخر نماز
واجبی مین ایک بار پڑہنا تسبیحات اربعہ کا اکتفا کرتا ہے یا نہین مفصل ارشاد فرمائیے بینوا
توجروا **جواب** باختیار تین مرتبہ پڑہین اور حال اضطرار مین کمتر کافی ہے ہو العالم
سوال ۴۵۱ رکعت سوم وچہارم مین بعد تسبیحات اربعہ کے استغفر اللہ کہے یا نہ **جواب**
مستحب ہے ہو العالم **سوال ۴۵۲** اگر رکعت سوم مین سورہ فاتحہ پڑہے اور رکعت چہارم
مین تسبیحات اربعہ نماز اوسکی جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** مضائقہ نہین ہے
ہو العالم **سوال ۴۵۳** اگر کوئی شخص بالفعل مخارج حروف سے واقف ہو تو آیا نماز ادا شدہ کا اعادہ
کرے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اعادہ کرے اگر قصور تحصیل مین اوسکے کیا ہو ہو العالم
سوال ۴۵۴ نماز جہری واخفائی پنجگانہ واجب ہے یا سنت **جواب** صبح ومغرب وعشا مین
جہر واجب ہے اور ظہر وعصر مین اخفا واجب ہے ہو العالم **سوال ۴۵۵** ایک رکعت مین مکرر
فاتحہ پڑہے نماز درست ہے یا نہ **جواب** عمداً نہ پڑہے ہو العالم **سوال ۴۵۶** اگر مرد بے
عذر سر برہنہ نماز پڑہے تو درست ہے یا نہ **جواب** مضائقہ نہین ہے اور کراہت دور نہین
ہے ہو العالم **سوال ۴۵۷** دو آدمی یا تین آدمی نماز واجب با وادا ایک مکان مین فرادی پڑہ سکتے
ہین یا نہین جواب شافی ووافی مرحمت ہو **جواب** مضائقہ نہین ہے
ہو العالم **سوال ۴۵۸** عورت حال حیض ونفاس مین نماز پڑہ سکتی ہے یا نہ **جواب** حرام ہے

یا خلاف اور قضا بھی لازم نہین ہے ہو العالم **سوال**۵۹ تسبیح حضرت فاطمہ علیہا السلام
کو بعد نماز اگر نہ پڑہے تو نماز اوسکی صحیح ہے یا نہین ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب**
صحیح ہے ہو العالم **سوال**۶۰ ایک شخص مذہب شیعہ رکہتا ہے اور اعتقاد و افعال اوسکے
سب موافق مذہب شیعہ ہین مگر نماز بطریق نماز سنت و جماعت پڑہتا ہے بحسب عادت
نہ از روی اعتقاد اس باب مین کیا حکم فرماتے ہین **جواب** باطل ہے اگر عمداً پڑہتا ہے
ہو العالم **سوال**۶۱ اثنای نماز مین خراش بیچ بدن کے معلوم ہو کہجلاوے یا نہ اگر کہجلاوے
تو نماز درست ہے یا اعادہ کرے بینوا توجروا **جواب** ما دامیکہ فعل کثیر نہو مضائقہ نہین
ہے ہو العالم **سوال**۶۲ اثنای نماز مین بیچ حالت قیام کے دماغ پاک کرنا دست مال
وغیرہ سے جائز ہے و یا نہین ارقام ہو بینوا توجروا **جواب** جائز ہے ولیکن قیام کو
برہم نہ کرے اور اوسقدر طول نہ دے کہ فعل کثیر ہو **سوال**۶۳ ایک شخص عارضہ سلسل
بول یا سوزاک رکہتا ہے ہر وقت بول اور ریم جاری ہو تو اوس زیر جامہ ملبث سے نماز
جائز ہے یا نہ **جواب** بسم اللہ والحمد للہ۔ ریم پاک ہے ولکن بول سے اجتناب معا امکن
لازم ہے اور قبل وقت ہر نماز کے تبدیل پارچہ کرے بعد ازان جو کچہ اثنای نماز مین
آوے اوسمین مضائقہ نہین ہے ہو العالم **سوال**۶۴ اگر بطریق مرض سلسل بول ہو تو
اوسمین کیا حکم فرماتے ہین **جواب** اگر سلسل بول ہے اور بقدر نماز طہارت باقی نہین
رہتی تو ذکر کو کیسہ مین کرے اور واسطے ہر نماز کے کیسہ کو بدلے اور تجدید وضو کرے اور
اگر بقدر نماز طہارت ممکن ہے تو نماز کو اوسوقت مین کہ قطرہ نہین آتا ہے ادا کرے ہو العالم
سوال۶۵ اگر کوئی عورت موی سر کو اپنے جمع کرکے بالای سر یا عقب سر گرہ دے تو
اس طور پر نماز پڑہ سکتی ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** نماز صحیح ہے ولکن مکروہ ہے

ہو العالم **سوال** ۴۶۶ مصلی نے سوای ستر عورت کے اور عضو نہ چھپایا تو نماز اوسکی صحیح ہے یا نہ
جواب صحیح ہے ولکن مکروہ ہے ہو العالم **سوال** ۴۶۷ بعد نماز و قبل تعقیبات و وظائف
کے حقہ پینا چاہیے یا نہ **جواب** افضل ترک ہے ہو العالم **سوال** ۴۶۸ وقت نماز بہت
تنگ ہے وضو کرنے سے وقت منقضی ہوتا ہے تیمم کرے یا وضو کرے جواب باصواب مرحمت
ہو **جواب** تیمم کرے اور احوط یہ ہے کہ نماز کا بعد اوسکے اعادہ کرے ہو العالم

فصل ہشتم دربیان مسائل و فضائل جماعت

پس پوشیدہ نرہے کہ ضروریات دین اسلام سے نماز جماعت کا سنت ہونا ہے اور منکر اوسکا
زمرہ کفار اور داخل نار ہے اور ائمہ ہدی علیہم السلام سے اسقدر اوسکی ترغیب اور تاکید اور اوسکے
ترک مین تخویف اور تہدید وارد ہے کہ بعضے علمای دین نے اوسکے وجوب کا احتمال کیا ہے
لیکن بنا بر اختصار کے چند روایات پر اکتفا کیا پس پوشیدہ نرہے کہ حدیث صحیح مین عبد اللہ بن
سنان رضوان اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ نماز جماعت نماز فرادی سے چوبیس درجہ افضل ہے اور کئی روایتون مین پچیس درجہ
وارد ہین اور حضرت امام رضا علیہ التحیۃ والثنا سے مروی ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ
نماز واجب کا جماعت سے ادا کرنا اوس سے افضل ہے کہ مسجد کوفہ مین بجالائے اور بعض
روایات مین وارد ہے کہ نماز مسجد کوفہ مین برابر ہزار نماز ون کے ہے پس بنا بر اسکے نماز جماعت
ہزار نماز ون سے بہتر ہوا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت
امیر المومنین علیہ السلام کو خبر ہوئی کہ ایک قوم واسطے نماز جماعت کے حاضر نہین ہوتی حضرت
نے خطبہ مین فرمایا کہ جو قوم نماز جماعت کے لئے حاضر نہین ہوتی وہ ہمارے ساتھ نہ کھائے
اور نہ پیئے اور ہماری عورتون سے نکاح نہ کرے یا نماز جماعت مین حاضر ہو پس مسلمانون نے

اونکے ساتھہ کہانا اور پینا چہوڑ دیا اور اونسے نکاح کرنا موقوف کیا یہانتک کہ وہ نماز جماعت
مین حاضر ہوئے اور شہید ثانی طاب ثراہ نے ابو محمد سے نقل کی ہے اور اونہون نے ابی
سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
بعد نماز ظہر کے میرے پاس جبرئیل ستر ہزار فرشتون سے آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم تمہارے پروردگار نے تمکو سلام فرمایا ہے اور تمہارے لئے دو ہدیئے بھیجے
ہین کہ اور پیغمبرون کے لئے نہین بھیجے مینے اونسے پوچہا وہ کیا ہین اونہون نے کہا کہ
وتر کی تین رکعتین پڑہنا اور نماز پنجگانہ جماعت سے بجالانا ہے مینے کہا اے جبرئیل میری
امت کے لئے جماعت مین کیا ثواب ہے اونہون نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جسوقت کہ دو شخص نماز کو جماعت سے بجالائین حقتعالی ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عوض مین
ڈیڑہ سو نمازین لکہتا ہے اور جسوقت کہ تین شخص ہون تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے
مقابل مین چہہ سو نمازین لکہتا ہے اور جسوقت کہ چار شخص ہون تو ہر شخص کے لئے ہر
رکعت کے عوض مین ایک ہزار اور دو سو نمازین لکہتا ہے اور جسوقت کہ پانچ شخص ہون
تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عوض مین دو ہزار اور چار سو نمازین لکہتا ہے اور جسوقت کہ
چہہ شخص ہون تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عوض مین چار ہزار آٹھہ سو نمازین لکہتا ہے
اور جسوقت کہ سات شخص ہون تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عوض مین نو ہزار اور چہہ سو نمازین
لکہتا ہے اور جسوقت کہ آٹھہ شخص ہون تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عوض مین انیس
ہزار اور دو سو نمازین لکہتا ہے اور جسوقت کہ نو شخص ہون تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت
کے عوض مین اڑتیس ہزار چار سو نمازین لکہتا ہے اور جسوقت کہ دس شخص ہون تو ہر شخص
کے لئے ہر رکعت کے عوض مین چہتر ہزار اور آٹھہ سو نمازین لکہتا ہے اور اگر اوس سے

زیادہ ہون پس اگر آسمانون کو بجای روشنائی کے قرار دین اور درختہای دنیا بجای قلم ہون
اور تمام انس وجن مع ملائکہ لکھنے والے ہون جب بہی قادر نہونگے اس امر پر کہ ثواب ایک
رکعت کا لکھہ سکین الحدیث **سوال ۴۶۹** ایک شہر مین دو جماعت عید کی ہو سکتی ہین یا نہین
جواب جب شرائط وجوب نماز عیدین متحقق ہون تو بغیر فاصلہ ایک فرسخ کے دو جماعتین
نہین ہو سکتین ہو العالم **سوال ۴۷۰** اگر کوئی شخص بعد ختم نماز جمعہ مسجد جامع مین واسطے
نماز کے آوے پس نماز ظہر بجماعت پڑہ سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب**
اگر بعد اختتام نماز جمعہ داخل مسجد ہوا اور نماز جمعہ بجا نہ لایا تہا پس نماز ظہر کو بجماعت پڑہ سکتا
ہے ہو العالم **سوال ۴۷۱** کیا ارشاد ہے اس بارہ مین کہ اگر ماموم مسبوق ہے یعنی تیسری
رکعت نماز ظہر مین آکر جماعت مین شریک ہو تو اوسکو تسبیحات اربع پڑہنا چاہیے یا دونون
سورہ دونون رکعتون مین **جواب** جبکہ امام کی تیسری رکعت ہو اور ماموم کی پہلی رکعت
ہو تو ماموم سورۂ حمد اور سورۂ ثانیہ پڑہے تمام اگر مہلت پاوے والا جسقدر پڑہ چکا ہے
اوسپر اکتفا کرکے رکوع مین ہمراہ امام داخل ہو اور یہی حکم ہے رکعت دوم ماموم کا صورت
مذکورہ مین ہو العالم **سوال ۴۷۲** اگر نماز جماعت مین مصلیان مع امام سر بسجدہ ہون اتفاقاً
امام کو کوئی بیماری لاحق ہو کہ دفعتاً مر جائے یا بیہوش ہو جاوے تو مصلیان کو کسوقت
سر سجدہ سے اوٹہانا اور کسطرح نماز ختم کرنی چاہیے مفصل ارشاد ہو و مشرح ارقام فرمایا
جاوے بینوا توجروا **جواب** بعد ادای ذکر سجدہ جب مصلین کو معلوم ہو حال امام کا
اوسوقت سجدہ سے اوٹہکر بہ نیت انفراد نماز تمام کرین ہو العالم **سوال ۴۷۳** نماز جمعہ پیش امام
کے پیچہے پڑہنا جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** نماز جمعہ پڑہنا باقتدای مومن عادل باوجود
تحقق شرایط باقیہ جائز بلکہ راجح و موجب ثواب عظیم ہے ہو العالم **سوال ۴۷۴** نماز عید غدیر مین

جماعت کو آپ کیا فرماتے ہین بینوا توجروا **جواب** یہ نماز بجماعت نہ پڑہین ہو العالم ؂

مسائل از کتاب مستطاب جدول مشرف علیخان صاحب مرحوم

سؤال ۴۵ ما قول العلماء رحمہم اللہ تعالی اگر زید ماموم نماز جماعت ظہرین مین داخل ہوا اور اوس وقت تک نماز ظہر و عصر اوسنے نہ پڑہی ہو مگر امام قبل ورود امام سے نماز ظہر ادا کر چکا ہو اور مشغول نماز عصر ہو اس صورت مین کہ زید ماموم ہے ہو سکتا ہے کہ عقب امام جو مشغول بنماز عصر ہے نیت ظہر کرکے نماز تمام کرے اور نماز عصر منفرد پڑہے اور اگر نیت عصر عقب امام کرتا ہے تو نماز ظہر آخر ہوتی ہے پس ایسی حالت مین کس عنوان سے نماز ادا کرے اور نیت کون نماز کی کرے اور اگر تقدیم و تاخیر واقع ہو تدارک کیا ہے بینوا توجروا **جواب** اشہر اظہر یہ ہے کہ اگر ماموم نماز ظہر تنہا پڑہ چکا ہو تو ظہر امام مین نیت نماز عصر کی کر سکتا ہے اور اگر امام ظہر سے فارغ ہوا ہو اور ماموم نے ابہی تک نماز نہین پڑہی پس عصر امام مین نیت ظہر کر سکتا ہے اور ان صورتونمین خلاف ابن بابویہ رحمہ اللہ دیکہا گیا غالبا صورت اولی مین کہتے ہین کہ ماموم نماز ظہر ہمراہ امام عصر نہ پڑہے بہر حال قول انکا ضعیف ہے والعمل علی الاول و تقدیم عصر ظہر پر عمداً وسعت وقت مین جائز نہین ہے ہو العالم **سؤال** ۴۶ نماز جماعت مین برکعات سوم و چہارم اگر بعوض تسبیحات اربعہ کے سورہ حمد پڑہے ہو تو فساد اوسکی نماز مین ہوتا ہے یا نہ **جواب** اگر ماموم مسبوق ہو یعنی رکعات اواخر مین شریک ہوا ہو تو پڑہنا حمد و سورہ کا واسطے اوسکے ترجیح رکہتا ہے بلکہ مظنہ وجوب ہے اور اگر ابتدا سے شریک ہوا ہے پس احوط وہ ہے کہ تسبیحات سے عدول نہ کرے اور اگر کرے تو یقین اوپر فساد نماز کے نہین ہے بلکہ احتمال کراہت بعید نہین ہے ہو العالم **سؤال** ۴۷ رکعت سومی مغرب یا سومی و چہارمی ظہر و عصر و عشا مین تسبیحات اربعہ افضل ہے یا حمد اور اگر سورہ

حمد شروع کی ہو تو ہوسکتا ہے کہ اثنای سورہ مین عدول کر کے تسبیحات پڑہے **جواب** نظر حقیر مین تسبیحات پڑہنا بہتر ہے اور اگر شروع سورۂ فاتحہ کیا ہے نماز فرادیٰ مین تو عدول بہ تسبیح خالی اشکال سے نہین ہے ہو العالم **سؤال** رکعت سوم چہارم ظہرین وعشا مین مصلی مخیر ہے بیچ پڑہنے سورۂ حمد و تسبیحات اربعہ کے یا نہ اور تسبیحات اربعہ رکعات مذکورہ مین افضل ہے یا سورۂ حمد مفصل ارشاد ہو **جواب** اختلاف اس باب مین بیچ روایات و اقوال اصحاب کے بہت ہے بعضی احادیث دلالت اوپر تساوی و عدم ترجیح کے رکہتی ہے اور بعض دلالت اوپر رجحان حمد اور بعض اوپر رجحان تسبیح کے اور بعضے مین تفرقہ درمیان امام و منفرد کے واقع ہے اور رجحان تسبیح مطلقاً اقرب بتحقیق ہے ہو العالم

از کتاب مجموعہ عباسی تالیف عباسقلیخان صاحب مرحوم

سؤال ایک شخص نماز مین پیش امامی کرتا ہے اور ہم نہین جانتے ہین کہ لیاقت رکہتا ہے یا نہ اور نہ طاقت دریافت کرنیکی ہے اس صورت مین نماز پیچہے اوسکے پڑہی جاوے یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر مشہور بعدالت ہے یا یہ کہ دو عادل اوسکی عدالت کی شہادت دین و یا خود معاشرت و مصاحبت کر کے دریافت کرے مضائقہ نہین ہے والا خوب نہین ہے ہو العالم **سؤال** ایک شخص نے عقب ایک شخص کے نماز پڑہا اور بعدہ معلوم ہوا کہ عادل نہین ہے پس نماز گزشتہ صحیح ہے یا نہ **جواب** صحیح ہے اگر اول مین تفتیش حال اوسکے کی تہی ہو العالم **سؤال** واسطے پیش نمازی کے کتنی شرطین ہین بیان فرمائیے **جواب** بلوغ و عقل و ایمان و عدالت شرط ہے اور اگر واسطے مردون کے ہے پس لازم ہے کہ امام مرد ہو ہو العالم **سؤال** عورتون کو پیش نمازی عورتونکی کرنا اور پہر اوعورتونکے نماز جمعہ و عیدین با جماعت ادا کرنا اور خطبہ منبر پر پڑہنا درست ہے یا نہ

جواب عورت پیش نماز ہی عورتونکی سوای جمعہ وعیدین کے کرسکتی ہے ولاکن نماز جمعہ مین نہین کرسکتی اجماعًا اور ایسے ہی عیدین مین علے الاظہر ہو العالم

فصل نہم در مسائل نماز نوافل ومستحب وغیرہ

سوال ۳۰۳ نماز نوافل یومیہ مین قنوت پڑھنا چاہیے یا نہین جو نمازین کہ بے قنوت پڑہی گئین درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** قنوت نماز مین مطلقًا سنت ہے اگر نہ پڑہے تو نماز مین کچھ خلل نہین ہے **سوال** ۳۰۴ نماز عیدین وجمعہ بدون خطبہ ہو سکتی ہے اوسمین حکم جناب والا کیا ہے قلم ہدایت رقم سے ترقیم فرمائیے بینوا توجروا **جواب** نماز جمعہ بدون خطبہ نہین ہو سکتی اور نماز عیدین مین بہی خطبہ واجب ہے اگر نماز عید با تحقق شرائط واجب ہوئی ہو ہو العالم **سوال** ۳۰۵ نماز شکر یہ پڑہنے کا کیا طریقہ ہے کون کون سورتین پڑہی جاتی ہین ارشاد ہو مفصلًا ومشروحًا بینوا توجروا **جواب** نماز شکر مثل نماز صبح کے دو رکعت ہے پہلی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورہ توحید پڑہے اور رکوع اور سجود مین کہے الحمد للہ شکرا شکرا وحمدا اور دوسری مین بعد حمد کے سورۂ جحد پڑہے اور رکوع وسجود مین کہے الحمد للہ الذی استجاب دعائی واعطانی مسئلتی **سوال** ۳۰۶ بیچ حالت مشغول الذمہ نماز فرائض کے پڑہنا نوافل یومیہ یا غیر یومیہ مثل عیدین وغیرہ اور نماز عاشورہ کی جائز ہے یا نہ **جواب** مشغول الذمہ بنماز واجب کو پڑہنا نماز مستحب کا جائز ہے بشرطیکہ باعث عدم ادای نماز واجب فائت نہو ہو العالم **سوال** ۳۰۷ نماز ہای سنت اور نماز ہای نافلہ مین کیا فرق ہے اور دونون الفاظ کیا کیا معنی لغوی واصطلاحی رکھتے ہین بینوا توجروا **جواب** روایات اور کلام فقہا مین لفظ سنت کبہی بمعنی شریعت مستعمل ہوتی ہے اور کبہی بمعنی مستحب اور اطلاق نافلہ کا اکثر نماز ہای

مستحب پر ہوتا ہے خواہ راتبہ یومیہ خواہ غیر اونکے ہون ہو العالم **سؤال ۱۴۸** کیا فرماتے ہین جناب
قبلہ وکعبہ اس مسئلہ مین کہ ہر ایک وقت کی نماز مین نماز سنت اور نفل کے رکعت ہین اور اونکو
کس صورت سے ادا کرے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** نوافل ظہر آٹھہ رکعت
ہین قبل ظہر اور وقت اوسکا اول زوال سے ہے اور نافلہ عصر بہی آٹھہ رکعت ہے اور نافلہ
عصر بعد ظہر ہے اور نافلہ نماز مغرب چار رکعت ہے اور وقت اوسکا بعد مغرب ہے حسب فضیلت
کے وقت مغرب کو پڑہے اور نافلہ عشا دو رکعت ہین نشستہ بعد عشا اور بعد نصف شب
آٹھہ رکعت نماز شب پڑہے اور اوسکے بعد دو رکعت شفع اور اوسکے بعد ایک رکعت وتر استادہ
اور اوسکے بعد دو رکعت نافلہ صبح قریب صبح بجالاوے اور نوافل کو دو دو رکعت پڑہتے ہین
اور ہر رکعت مین حمد اور ایک سورہ پڑہتے ہین سوای نماز وتر کہ وہ ایک رکعت ہے نوافل
کی اور ہر دو رکعت مین قنوت سنت ہے مگر نماز شفع مین اگر قنوت نہ پڑہے تو مضائقہ نہین
اور زیادہ تفصیل اسکی کتب عبادات سے دریافت کرین ہو العالم **سؤال ۱۴۹** کیا فرماتے ہین
علماے دین کہ نماز جعفر طیار کی رکعت چہارم مین اخیر سجدہ مین بعد تسبیحات اربعہ ذکر حاجت
کرنا بزبان فارسی یا ہندی مین درست ہے یا نہین اور یا ذکر حاجت زبان عربی مین کریگا یا آیات
قرآنی جو بمضمون دعا ہین اوسمین لاویگا اور آیات قرآنی اگر باعث اجابت دعا و درستی نماز
مین کون کون آیات ہین بینوا توجروا **جواب** بہتر یہ ہے کہ زبان عربی مین دعا کیجاوے
خواہ منجملہ ادعیہ ماثورہ خواہ منجملہ آیات جیسا کہ افضل ہے اور یا غیر منقولات سے ہو اور اگر زیادہ
تفصیل ممکن نہو فقط اتنا کہنا کافی ہے اللھم اغفر لی واقض حاجاتی اور اگر بالکل
عربی مین کوئی فقرہ نہ کہہ سکے تو درود پڑہکر بعد ختم نماز جس زبان مین جو دعا چاہے طلب
کرے ہو العالم **سؤال ۱۵۰** نمازہای سنتی بلا عذر شرعی بیٹھکر پڑہنا جائز ہے یا نہین اور اگر

نماز نوافل مثلاً ظہر و یا عصر بلا عذر شرعی بیٹھکر پڑہے یا فقط آٹھہ رکعت پڑہے یا استادہ آٹھہ رکعت پڑہے یا استادہ آٹھہ رکعت اور بیٹھکر سولہ رکعت المضاعف پڑہے **جواب** نوافل یومیہ و نمازہای سنتی دیگر بیٹھکر پڑہنا جائز ہے اور اگر درصورت عدم عذر نوافل یومیہ کو بیچ حالت جلوس کے مضاعف کرے موجب مزید ثواب ہوگا لیکن احوط وہ ہے کہ صورت تضعیف مین جو کچہہ کہ زاید رکعات مقررہ قیامیہ سے پڑہے اوسمین نیت قربت کرے اور ان رکعات کو حتماً نوافل مقررہ سے شمار نکرے ہو العالم **سوال**[۴۹۱] نماز نوافل یومیہ و نماز عیدین و دیگر سنن قضا پڑہی جاتی ہے یا نماز سنت مین قضا نہین ہے اور وقت نماز عیدین تا دوپہر باقی رہتا ہے یا تمام روز اور واسطے نوافل موکدہ کے سفر مین کیا حکم ہے **جواب** نوافل یومیہ کی قضا بجالانا اگر وقت پر نہ پڑہے ہون سنت ہے اور عیدین کی قضا نہین ہے اور وقت نماز عیدین بنا بر مشہور طلوع آفتاب سے زوال تک یعنے دوپہر تک ہے اور سفر مین بہتر ہے کہ سوای نماز شب مع شفع و وتر اور نافلہ صبح کے باقی نوافل نہ پڑہے ہو العالم **سوال**[۴۹۲] نماز نافلہ بجہر پڑہنا جائز ہے یا باخفات بینوا توجروا **جواب** جائز ہے کہ بجہر پڑہے یا باخفات لیکن اولی یہ ہے کہ نوافل شب باجہار اور نوافل روز باخفات پڑہے ہو العالم

مسائل از کتاب مستطاب جدول مشرقینی صاحب مرحوم

سوال[۴۹۳] نماز عیدین مین نیت واجب کرنا چاہیے یا سنت اور نماز عیدین مین اذان اور اقامت درکار ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اذان و اقامت نماز عیدین مین ثابت نہین ہے اور نماز عید مین نیت استحباب با قربۃً الی اللہ کرے و نیت واجب صحیح نہین ہے ہو العالم **سوال**[۴۹۴] طریق نماز شب مشعر بہ تعداد رکعات و اذکار بالاختصار کہ ضروری و کافی ہے ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** نماز شب آٹھہ رکعت ہے ہر دو رکعت بیک سلام یعنے چار نماز مثل نماز صبح کے

پڑہین اور بعد اوسکے دو رکعت نماز شفع بجالاوین بہ ہیئت سابقہ اور بعضے علمانے قنوت
کو نماز شفع مین ساقط کیا ہے اور بعد اوسکے ایک رکعت نماز وتر پڑہین اور تکبیرۃ الاحرام
وسورۂ فاتحہ وسورہ دیگر اور بعد اوسکے قنوت پڑہین اور رکوع وسجود کرکے نماز کو اوپر اسی
رکعت اولی کے ختم کرین کل گیارہ رکعت ہوئین اور وقت اس نماز کا نصف شب سے
تا طلوع صبح صادق ہے اور بعد حمد ہر رکعت مین جو سورہ چاہے پڑہے اور اگر سورہ کو اس
نماز مین ترک کرے اور اکتفا اوپر سورہ حمد کے کرے جائز ہے بلکہ تمامی نوافل بہی حکم رکہتے
ہین اور قنوت وتر وتعقیبات ان رکعات کی کتب ادعیہ مثل مفتاح الفلاح ومصباح
کفعمی مین مرقوم ہین اگر چاہین پڑہین کہ زیادتی اجر وثواب متصور ہے **فائدہ** اور
فتاوی اپنے مین جناب **سید محمد باقر رشتی** عند السوال کہ نماز شفع مین قنوت ہے
یا نہ جواب مین فرماتے ہین کہ قنوت ثابت ومستحب ہے نماز شفع مین اور قول بعدم ثبوت
قنوت نماز شفع مین ضعیف ہے **سوال** ۴۹۵ نوافل نماز عشا کسقدر ہین و وتر کسنیان پڑہتے
ہین بعد عشا کے پڑہنا چاہیے یا نہین بینوا توجروا **جواب** نافلہ عشا کہ مسمی ہے
ساتہہ اسم وتیرہ کے بعد عشا دو رکعت ہے کہ بیٹہکر پڑہتے ہین ہو العالم +

از کتاب مجموعہ عباسی دستخطی آغا احمد صاحب بہبہانی مرحوم

سوال ۴۹۶ بے عذر نماز شب ونماز نافلہ صلواۃ خمسہ بیٹہکر پڑہ سکتا ہے یا نہ **جواب**
پڑہ سکتا ہے اور بعدم عذر مین افضل استادہ ہوکر نماز پڑہنا ہے ہو العالم **سوال** ۴۹۷ ایک
شخص واسطے نماز شب کے از راہ کاہلی مزاج وغلبہ خواب کبہی اوٹہہ نہین سکتا ہے پس
اگر نماز شب کو بعد نماز عشا پڑہے تو درست ہے یا نہین مفصل تحریر فرمائیے بینوا توجروا
جواب کاہلی عذر نہین ہے ولیکن اگر خوف رکہتا ہے کہ بیدار نہوگا اور وقت پر نہ اوٹہے

توجائز ہے کہ اول شب مین پڑہے اور بہتر یہ ہے کہ اس صورت مین صبح کو اوس رات کی قضا کرے اور تقدیم وقت پر نہ کرے اور بالجملہ قضا افضل تقدیم سے ہے ہو العالم **سوال ۴۹۰** ایک شخص کہ مشغول الذمہ بہ نماز واجبی ہو لیکن اکثر اوقات مشغول ادای نماز مین رہتا ہے پس ایسا آدمی نماز سنتی مثل نماز نوافل یومیہ و ماہ مبارک رمضان او زیارت و اعمال مسنونہ ایام و لیالی متبرکہ مخصوصہ پڑہ سکتا ہے و جائز ہے یا نہ **جواب** اقرب جواز ہے ہو العالم

فصل دہم دربیان و مسائل نماز سفر از حدیقہ و کتب مسائل وغیرہ

اب نماز سفر کا سن مذکور — رب کہے حق تجہکو خرم و مسرور
پس سن اسی امر شرع کے طالب — کہ مسافر پہ قصر ہے واجب
یعنے ظہر اور عصر اور عشا — رکعتین انسے دو دو کم کرنا
لیک ہین قصر کی کئی شرطین — رکھے ملحوظ چاہیے تو انہین
شرط اول تو اے خجستہ سیر — ہے مسافت رہے یہ تجہکو خبر
کہ وہ ہے آٹھہ فرسخ شرعی — آٹھہ فرسخ کی حد کو بوجہہ ذری
ہے وہ اک روزہ راہ کی مقدار — کہ چلے اونٹ اوسمین لیکر بار
ہو بشرطیکہ معتدل وہ روز — اور ہو ہموار رہ اے دل افروز
اور ہو قصد چار فرسخ کا — اور ارادہ یہ دل مین ہو رکہتا
کہ اوسی دن پہر سے وہ بالیقین — تو بہی ہے قصر واجب اوسکے تئین
دوسری شرط ای خجستہ لقا — ہے مسافت کا قصد جان ذرا

پس جو بندہ کسیکا بھاگا ہو
کہ غلام اپنا جس جگہ پاوے
نہین قصر نماز جائز اوسے
تبک پہرنے کے وقت قصر کرے
تیسری شرط یہ ہے جان اِسے
کہ وہ مابین آٹھ فرسنح کے
اور نہ ایسے مکان پر پہونچے
کہ توطن کیا ہو اوس جا پر
کہ اب اس شکل مین ای نیک انجام
پے بہ پے رہنا نہین ہے شرط فرو
چوتہی یہ شرط ہے ای خوش فرجام
پس جو اس قصد پر سفر کو جائے
یا کہ جاوے شکار کرنے کو
یا غلام اپنی کم نصیبی سے
یا زیارات کو کوئی عورت
ہے گا ان صور تو نہین قصر حرام
پانچوین شرط ہے یہ ای خوشخو
کہ کثیر السفر اگر ہو وے
تو نہین قصر جائز اوس کے تئین

اور وہ نکلے تلاش کرنیکو
وہین سے گہر کو اپنے پہر آوے
جاوے گو دور تر مسافت سے
گر مسافت ہو گہر تلک اوس کے
کہ بوقت سفر نہ قصد کرے
رہے دس روز یا زیادہ وہین سے
کہ جہان ملک اوسکی کچہ ہووے
چہہ مہینے و یا کہ زیادہ تر
پڑہے اپنے نماز کو وہ تمام
چہہ مہینے تلک علے المشہور
کہ سفر وہ مباح ہو نہ حرام
کہ مسلمان کو ضرر پہونچائے
کہ غرض اوس سے سیر و بازی ہو
اپنے آقا کے پاس سے بہاگے
جائے شوہر سے بن ہوئے رخصت
پڑہین یہ سب نماز اپنی تمام
کہ کثیر السفر نہ ہووے وہ
مثل ملاح اور مکاری کے
لکہتے ہین یون ہمارے مجتہدین

اور چھٹی شرط یہ ہے سن رکھ اسے — کہ ترخص کے حد کو وہ پہونچے
کہ ہون دیوارین شہر کی پنہان — یا سنائی پڑے نہ وہان کی اذان
اور دیوارون کا تو چھپ جانا — اسطرح پر سے ہے چاہیے جانا
کہ نہ اس بات کی تمیز رہے — کون سے ہے پختہ کون خام انسے
نہ کہ اونکی سیاہی زائل ہو — نہین یہ شرط تک سمجھ اسکو
یو نہین مثل حصار و مثل منار — نہین چھپ جانا انکا کچھ درکار
گرچہ بہتر یہ ہے کہ سب نہ چھپین — کہ نہ مطلق اوسے دکھائی دین
اور پھرنے کے وقت قصر کرے — یا سمجھے کہ اوس جگہ پہونچے
کہ اذان شہر کی سنائی دے — پس ہے اتمام وہانسے لازم اوسے
متحقق ہون شرطین قصر کی جب — قصر واجب ہے تب سمجھ مطلب
پہ مخیر ہے وہ علے المشہور — قصر و اتمام مین بغیر قصور
مکہ مین اور مدینہ مین تو جان — مسجد کوفہ مین اسی عنوان
اور حائر مین کربلا کے بھی — ان مواضع کو یاد رکھ تو ذری
اور بعضون کے قول پر اتمام — متعین ہے اور ہے قصر حرام
اور ہے نزدیک بعضونکے واجب — ان مواضع مین قصر ای طالب
ہے یہ احوط کہ ان مواضع مین — قصد دس دن کے رہنے کا کرلین
تا کہ جنکا پڑھین نماز تمام — اور باقی رہے نہ بحث و کلام
گر مسافر پڑھے ہے تمام نماز — عمداً تو ہے باطل ای ممتاز
اور اعادہ کرے گا تا سے بھی — پس بشرطے کہ وقت ہو باقی

جاہل حکم ہے یہان معذور | کہ اعادہ نہین ہے اوسکو ضرور
اور مسافر کو مستحب ہوگا | بعد ظہر و نماز عصر و عشا
کہ پڑہے تیس بار تسبیحات | ہیگی وہ جبر قصر سُن یہ بات
ہوئی اب بحث نماز سفر | آخرای خوش خصال نیک سیر
سفر آخرت جو ہے در پیش | اسکے غم سے نپٹ ہوئین دلریش
ہے خدا سے یہی دعا ہر آن | کہ مجہہ اوپر ہو یہ سفر آسان
اس سفر کی بہت کٹھن ہے راہ | اوسکے الطاف بن نہین ہے پناہ
تہے مباحث جو پر اہم و ضرور | ہو چکے فضل حق سے وہ مذکور

۴۹۹ **سوال** زید محرم مین واسطے شمول مجالس عزا عظیم آباد کہ یہان سے تین منزل ہے اور وہان مرزا دبیر صاحب و دیگر ذاکرین تشریف لاتے ہین جاتا ہے تو قصر نماز کرے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر زید کا قصد ہو سوا ستائیس میل انگریزی اور اسّی ہاتہہ تک جانیکا یا زیادہ کا تو قصر صلوٰۃ و صوم بالتحقق شرایط باقیہ واجب ہے ہو العالم ۵۰۰ **سوال** ایک شخص ملازم انگریزی ماتحت مسلمان ہو من کے بسبب ماتحتی یا ملازمی سفر کو گیا تو نماز قصر ہوگی یا سالم بینوا توجروا **جواب** اگر سفر مباح ہے یعنی کسی امر جائز کے لئے سفر کیا ہے اور کوئی امر نامشروع کو وہ مستلزم نہین تو قصر کرے ہو العالم ۵۰۱ **سوال** صاحب سپرنٹنڈنٹ انجنیر بہادر کی جہانسی سے بنارس کو تبدیلی ہوئی اور نقشہ نویس کی تبدیلی ہوئی اور وہ ہمراہ صاحب بہادر کے یا تنہا اپنی جای منتقلہ کو جاتا ہے یا یہ کہ بامید پرورش روزگار ہمراہ جاتا ہے تو ان صورتون مین درباب نماز قصر کے علماء دین کا کیا حکم ہے **جواب** اگر بسبب نوکری حلال یا بامید نوکری حلال

جاتا ہے تو قصر کرے بعد تحقق شرائط باقیہ ہو العالم **سوال ۵۰۲** کون کون سفر مین ترک روزہ
اور قصر نماز کرنا لازم ہے اور سفر حلال کون ہے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب**
سفر حلال مین باوجود تحقق شرائط کے قصر نماز و روزہ واجب ہے اور جو سفر کہ مستلزم
فعل ناجائز ہو یا سبب سفر کا کوئی امر ناجائز ہو وہ سفر حرام ہے باقی جتنے سفر ہین وہ حلال
ہین ہو العالم **سوال ۵۰۳** ایک موضع یہان سے دس بارہ کوس ہندوستانی پر ہے مگر سوا
چوبیس میل انگریزی سے کم ہے کہ جہان قصر نماز و روزہ واجب نہین مگر راہ ریل سے
وہ مقام پچیس میل انگریزی ہے اور اکثر اشخاص بوجہ آسایش بسواری ریل جاتے
ہین مگر سابق اوسی راہ سے جاتے تھے جو بالا مذکور ہوا پس ایسے مواقع پر نماز و روزہ
مین کیا حکم ہے حساب راہ سابق کرے کہ جو اصل راہ تھی و یا اب جس راہ سے سفر کرتا ہے
جواب صورت مرقومہ مین چونکہ وہ مقام بہر دو طریق مسافت شرعیہ سے کم ہے
لہذا قصر نہ کرنا چاہیے جبکہ ارادہ مراجعت کا اوسی دن نہو ہو العالم **سوال ۵۰۴** سفر مین
ازراہ سہو اگر نماز قصر کامل پڑہے اور اوسی وقت یا بوقت دیگر یاد آوے تو اعادہ نماز
لازم ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر وقت باقی ہے تو اعادہ واجب ہے اور
خارج وقت مین بہی اعادہ احوط ہوگا ہو العالم **سوال ۵۰۵** سفر مین جس مقام پر خاص
گہر اپنا یا وہ امر جو موانعات قصر صوم و صلوٰۃ کے ہین وہان نہین ہین مگر اقربا یا مردمان برادری
کے اوس جگہ خواہ بوجہ مکان اصلی یا بذریعہ تجارت یا نوکری سکونت رکہتے ہین تو
وہان پہونچنے سے قصر صوم و صلوٰۃ جائز ہوگی یا نہین **جواب** اگر مسافر وارد ہو وس
جگہ کہ جہان کوئی مکان یا درخت وغیرہ مملوک اسکا نہین ہے اور نہ کبہی وہان چہہ مہینے
کامل بالتفریق خواہ بالاتصال بود و باش کی ہے تو وہان بہی مثل راہ کے قصر کرنا واجب ہے ہو العالم

از کتاب مجموعہ عباسی نظرے آغا احمد صاحب بہبھانی مرحوم مغفور

سوال اگر نماز واجبی بیچ سفر کے قضا ہوئی ہو سفر میں کیونکر بجالاوے **جواب** جسطور پر کہ سفر میں پڑہنا چاہیے اوسی طور پر سفر میں ادا کرے یعنی قصر پڑہے **سوال** ایک شخص واسطے سیر و تماشا دیکھنے آبادی شہرون کے سفر کرتا ہے اور نہیں جانتا ہے کہ سفر حلال ہے یا حرام اس صورت مین واسطے نماز و روزہ کے کیا حکم ہے بینوا توجروا **جواب** مضائقہ نہین ہے اور احوط ترک سفر مذکور ہے ہو العالم۔

از زبدۃ الفتاوی دستخطی شیخ زین العابدین صاحب مدظلہ العالی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص کم آٹھہ فرسخ سے اور زیادہ چار فرسخ سے جاوے یا چار فرسخ ایک روز مین جائے اور دوسرے روز قبل رہنے دس روز کے پہرے قصر اقوی ہے اور احوط جمع ہے **مسئلہ** جسجگہہ نماز قصر ہے روزہ بہی ساقط ہے اور جس جگہہ روزہ ساقط ہے نماز قصر ہے مگر بعضے مواضع مین **مسئلہ** حد ترخص مین پوشیدہ ہونا دیوار کا یا نہ سنا جانا اذان کا ایک دونون مین واسطے قصر نماز کے کافی ہے جانے مین ہو خواہ پہرنے مین لیکن مراعات احتیاط اس باب مین لازم ہے۔

فصل یازدہم در بیان مسائل شک و سہو مزین بدستخط

علمای اعلام

جان کہ شک نماز دو رکعتی اور سہ رکعتی مین مبطل نماز کے ہے اور اسی طرح نماز باطل ہے اگر نہ جانے کہ کتنی رکعتین نماز کی پڑہی ہین اگرچہ نماز چار رکعتی ہو اور اگر شک کرے درمیان دو اور زیادہ کے حکم اوسکا مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اور شک ہونیکے ساتھہ ہی نماز فریضہ مین حکم ساتھہ باطل ہونیکے نہین ہوتا بلکہ بعد استقرار شک کے ہان اقوی نہ لازم ہونا تروی کا ہے اگرچہ تروی احوط ہے اور نماز چار رکعتی مین شک کی چند قسمین ہین۔

پہلے شک نماز چار رکعتی مین درمیان دو اور تین رکعتون کے اگر قبل اکمال دونون سجدون کے ہے نماز باطل ہے اگر بعد اکمال دونون سجدون کے ہے تو بنا تین رکعت پر کرکے نماز کو تمام کرے بعد اوسکے ایک رکعت نماز احتیاط کی کہڑے ہو کے خواہ دو رکعت بیٹھہ کے پڑہے اور اکمال دو سجدون کا حاصل ہوتا ہے ساتھہ سر اوٹھانے کے دوسرے سجدہ سے **دوسری** شک درمیان تین اور چار کے قبل دونون سجدون کے ہو خواہ بعد بنا چار رکعت پر کرکے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کہڑے ہو کے خواہ دو رکعت بیٹھہ کے پڑہے **تیسرے** شک درمیان دو اور چار کے قبل اکمال دونون سجدون کے نماز باطل ہے اور بعد اکمال دونون سجدون کے صحیح ہے بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو رکعتین نماز احتیاط کی کہڑے ہو کے پڑہے **چوتھی** شک درمیان دو اور تین اور چار کے قبل اکمال دو سجدون کے نماز باطل ہے اور بعد دو سجدون کے صحیح ہے بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کی پہلے کہڑے ہو کی بعد اوسکے دو رکعت بیٹھہ کے پڑہے **پانچوین** شک درمیان چار اور پانچ کے اگر بعد سر اوٹھانے کے دوسرے سجدہ سے ہو بنا چار پر کرکے نماز کو

تمام کرے اور دو سجدے سہو کے کرے او شک اگر قبل رکوع کے ہو بیٹھے اور بنا چار پر کرکے نماز
کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کی کہڑے ہو کے یا دو رکعت بیٹھکے پڑہے اور علاوہ
ان دو قسمون کے نماز باطل ہے **چھٹی** شک درمیان تین اور پانچ کے کہڑے ہونیکے
حال مین پس بیٹھہ جائے اور یہ شک رجوع کرتا ہے دو اور چار کے طرف اور حکم اوسکا بیان
ہوا **ساتوین** شک درمیان تین اور چار اور پانچ کے کہڑے ہونیکے حال مین پس بیٹھہ
جائے اور یہ شک رجوع کرتا ہے طرف دو اور تین اور چار کے اور حکم اوسکا مذکور ہوا۔
آٹھوین شک درمیان پانچ اور چھہ کے کہڑے ہونیکے حال مین پس بیٹھہ جائے
اور یہ شک رجوع کرتا ہے چار اور پانچ کی طرف اور حکم اوسکا گزرا کہ بعد فارغ ہونے دونون
سجدون کے بنا چار پر کرے اور دو سجدے سہو کے کرے اور واجب ہے نماز احتیاط
کو فوراً قبل اسکے کہ کوئی مبطل نماز عمل مین لاوے بجالاوے اور اس نماز مین حمد کا پڑہنا مقرر
ہے مخیر نہین ہے درمیان حمد اور تسبیحات اربعہ کے اور سورہ ساقط ہے اور اخفات
سے پڑہنا احوط اور اولی ہے اور اگر شک کرے نماز احتیاط کی رکعت مین بنا اکثر پر رکھے
مگر یہ کہ اکثر فاسد ہو اور نماز احتیاط مین سب وہ شرطین کہ جو نماز واجب مین ہین معتبر ہین اور
واجب ہے اسمین تشہد اور سلام اور ذکر رکوع اور سجود اور سب ارکان اور افعال اور اگر منافی
نماز قبل نماز احتیاط کے واقع ہو یا تاخیر نماز احتیاط کے پڑہنے مین اسقدر ہو کہ عرف مین صورت
باقی نرہے تو احتیاط یہ ہے کہ نماز احتیاط کو بجالاوے اور اعادہ اصل نماز کا کرے اگر جمع ہون
سجدہ سہو اور اجزا فراموش شدہ اور نماز احتیاط پس مقدم کرے نماز احتیاط کو اجزا فراموش شدہ پر اور سجدہ سہو
کو سبکے آخرمین بجالاوے پس اگر اول نماز مین سہوہات کی اور تشہد اول کو فراموش کیا اور شک کیا درمیان تین اور
چار رکعتون کے مثلاً تو پہلے نماز احتیاط کی پڑہے بعد اوسکے تشہد کو قضا کرے بعد اوسکے سہو کے سجدے کرے واسطے کلام بیجا کے

جدول ضبط تدارک شک برکعات نماز پنجگانہ وحقیقت صحیح وباطل

شک کنتو مین	قبل از رکوع	بعد رکوع قبل سجود	بعد از رکوع قبل از سجود	درمیان سجود	بعد از سجود	حکم
دو و تین مین	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	بناتین پر رکہے اور نماز کو تمام کرے اور احتیاطاً بعد سلام کے ایک رکعت کہڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹہکر پڑہے
دو و چار مین	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	بناچار پر رکہکر بعد سلام کے احتیاطاً دو رکعت کہڑے ہوکر پڑہے
تین و چار مین	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	بناچار پر رکہکر بعد سلام کے احتیاطاً ایک رکعت کہڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹہکر پڑہے
دو و تین و چار مین	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	بناچار پر رکہکر بعد سلام کے احتیاطاً دو رکعت کہڑے ہوکر اور دو رکعت بیٹہکر پڑہے
دو و پانچ مین	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	
تین و پانچ مین	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	بناپانچ پر رکہکر قیام کو منہدم کرے اور بعد سلام کے احتیاطاً دو رکعت کہڑے ہوکر اور دو سجدۂ سہو کے بجالاوے

شک رکعتوں مین	قبل از رکوع	درمیان رکوع	بعد از رکوع و قبل از سجدہ	درمیان سجود	بعد از سجود	حکم
دو و تین و پانچ مین	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	
چار و پانچ مین	صحیح	باطل	باطل	باطل	صحیح	اگر قبل از رکوع کے ہو تو پانچ پر بنا رکہکر قیام کو منہدم کرے اور بعد سلام کے احتیاطًا ایک رکعت کہڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھکر بجا لاوے اور اگر بعد سجود کے ہو تو بنا چار پر رکہکر بعد سلام سجدہ سہو بجا لاوے۔
دو و چار و پانچ مین	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	بنا چار پر رکہکر بعد سلام کے احتیاطًا دو رکعت کہڑے ہو کر پڑہے۔
تین و چار و پانچ مین	صحیح	باطل	باطل	باطل	صحیح	اگر قبل از رکوع کے ہو تو بنا پانچ پر رکہکر قیام کو منہدم کرے اور بعد سلام کے احتیاطًا دو رکعت کہڑے ہو کر پڑہے اگر بعد سجود کے ہو تو بنا چار پر رکہکر ایک رکعت کہڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھکر و دو سجدے سہو کے بجا لاوے۔
دو و تین و چار و پانچ مین	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	بنا چار پر رکہکر بعد سلام کے احتیاطًا دو رکعت کہڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھکر اور دو سجدے سہو کے بجا لاوے۔
دو و چہ مین	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	
تین و چہ مین	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	

شک رکعتوں مین	قبل از رکوع	در اثناء رکوع	بعد از رکوع و قبل از سجدہ	در اثناء سجود	بعد از سجود	حکم
چار و چهه مین	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	بنا چار پر رکهکر بعد سلام کے دو سجدہ سہو کے بجالاوے اور اعادہ احوط ہے۔
پانچ و چهه مین	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	بنا پانچ پر رکهکر قیام کو منہدم کرے اور بعد سلام کے دو سجدہ سہو کے بجالاوے اور اعادہ احوط ہے۔
دو و تین و چهه مین	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	
دو و چار و چهه مین	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	بنا چار پر رکے بعد سلام کے احتیاطاً دو رکعت کهڑے ہو کے اور دو سجدہ سہو کے بجالاوے۔
پانچ و چهه مین	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	
تین و چار و چهه مین	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پر بنا رکهکر بعد سلام کے احتیاطاً ایک رکعت کهڑے ہو کر دو رکعت بیٹهکر دو سجدے سہو کے بجالاوے۔
تین و پانچ و چهه مین	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	پانچ پر بنا رکهکر قیام کو منہدم کرے اور بعد سلام کے احتیاطاً دو رکعت نماز کهڑے ہو کر دو سجدہ سہو کے بجالاوے اور اعادہ احتیاطاً کرے۔

شک رکعتوں مین	قبل از رکوع	در اثناء رکوع	بعد از رکوع و قبل از سجود	در اثنائے سجود	بعد از سجود	حکم
چار و پانچ و چہہ مین	صحیح	باطل	باطل	باطل	صحیح	اگر قبل از رکوع ہو تو پانچ پر بنا رکہکر قیام کو منہدم کرے اور بعد سلام کے احتیاطاً ایک رکعت کہڑے ہو کر پڑہے دو سجدہ سہو بجالاوے واگر بعد اکمال سجدونکے ہو تو چار پر بنا رکہکر بعد سلام کے دو سجدہ سہو بجالاوے ۔
دو و تین و چار و چہہ مین	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پر بنا رکہکر بعد سلام کے احتیاطاً دو رکعت کہڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹہکر دو سجدہ سہو بجالاوے ۔
دو و تین و پانچ و چہہ مین	باطل	باطل	باطل	باطل	باطل	
دو و چار و پانچ و چہہ مین	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پر بنا رکہکر بعد سلام کے دو رکعت کہڑے ہو کر پڑہے اور دو سجدہ سہو بجالاوے ۔
تین و چار و پانچ و چہہ مین	صحیح	باطل	باطل	باطل	صحیح	اگر قبل از رکوع ہو تو پانچ پر بنا رکہکر قیام کو منہدم کرے اور بعد سلام کے احتیاطاً دو رکعت کہڑے ہو کر دو رکعت بیٹہکر دو سجدہ سہو کے بجالاوے اگر بعد تمام سجدونکے ہو تو چار پر بنا رکہکر بعد سلام کے ایک رکعت کہڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹہکر دو سجدہ سہو کے بجالاوے ۔
دو و تین و چار و پانچ و چہہ مین	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پر بنا رکہکر بعد سلام کے احتیاطاً دو رکعت کہڑے ہو کر دو رکعت بیٹہکر اور دو سجدہ سہو کے بجالاوے ۔

موجب سجدہ سہو پانچ موضع ہیں	سلام بیجا	کلام بیجا	یک سجدہ فراموش شدہ	تشہد فراموش شدہ	شک در چار و پنج رکعت بعد اکمال سجدتین
نیت سجدہ سہو کی بابت دو موضع ہیں	سجدہ سہو کا ہونا ہین واسطے شک میان چار و پانچ کے	یا سلام بیجا یا کلام بیجا		بالسبب سہو یک سجدہ	باسہو تشہد کے قربۃ الی اللہ
ذکر سجدہ سہو و ذکر تشہد و سلام	ذکر سجدتین بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ۔				ذکر تشہد و سلام مختصر أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُولُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ۵

سؤال دو سجدہ سہو مین بعد پڑہنے دعاء سجدہ سہو کے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی بہی کہنا چاہیے یا فقط دعا پر اکتفا کرے اور اگر پڑہے توکیا پڑہنا چاہیے بینوا توجروا **جواب** فقط دعای سجدۂ سہو پر اکتفا کرے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ کی ضرورت نہین ہے ہوالعالم **سؤال** کیا ارشاد ہے اس مسئلہ مین کہ سجدہ سہو نماز کا کیونکر کرنا چاہیے اور سجدہ مین کیا پڑہنا چاہیے بینوا توجروا **جواب** سجدہ سہو کا مثل سجدہ نماز کے کرین اور بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑہے اور بعد سجدتین کے تشہد خفیف پڑہے ہوالعالم **سؤال** کیا فرماتے ہین مجتہد العصر والزمان مد ظلہ العالی اس امر مین کہ اگر نماز مغرب مین سہو سے چار رکعت پڑہ جاوے بعد اوسکے یاد آوے کہ چار رکعت پڑہین ہین توکیا کرے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین نماز مغرب کا اعادہ کرے ہوالعالم **سؤال** اگر نماز چار رکعتی مین سہو سے پانچ رکعت پڑہین و درمیان رکعت پنجم یاد آیا توکیا کرے بینوا توجروا **جواب** اگر بعد رکوع کے یاد آوے نماز باطل ہوگی والا بیٹہکر تشہد وسلام پڑہ کے نماز تمام کرے اور بعد ازان دو سجدے سہو کرے ہوالعالم **سؤال** اگر نماز چار رکعتی مین رکعت دوم مین تشہد نہ پڑہے بعد سہو سے رکعت سوم مین تشہد پڑہ جاوے پہر خیال آوے توکیا کرے بینوا توجروا **جواب** اس صورت مین بعد اتمام نماز دو سجدۂ سہو کرے ہوالعالم **سؤال** اگر نماز چار رکعتی مین دوم مین قنوت پڑہے بعدہ سہو سے رکعت سوم مین قنوت پڑہجاوے توکیا کرے بینوا توجروا **جواب** کچہ تدارک نہین ہے نماز صحیح ہے ہوالعالم **سؤال** اگر نماز چار رکعتی مین سہو سے رکعت سوم مین تشہد وسلام پڑہجاوے توکیا کرے بینوا توجروا **جواب** استادہ ہوکر نماز تمام کرے بعد ازان چار سجدہ سہو کرے دو دو واسطے پڑہنے

تشہد کے اور دو واسطے زیادتی سلام کے ہو العالم **سؤال ۵۱۵** اگر سہو سے رکعت دوم
مین تشہد نہ پڑہے بعدہ خیال ہو کہ تشہد نہین پڑہا ہے تو کیا کرے بینوا توجروا **جواب**
اگر بعد رکوع رکعت سوم یاد آوے تو نماز کو تمام کرے اوسکے بعد تشہد علیحدہ قضا پڑہے
اور سجدہ سہو کرے اور اگر قبل رکوع رکعت سوم یاد آیا ہے تو بیٹہہ جاوے اور تشہد پڑہکر
کہڑا ہو اور جو کچہہ پڑہتا تہا اوسکو سر سے پڑہکر نماز تمام کرے بعد از ان دو سجدہ سہو
کرے ہو العالم **سؤال ۵۱۶** اگر نماز چار رکعتی مین سہو سے قنوت رکعت دوم مین نہ پڑہے
بعد رکعت سوم مین یاد آوے کہ قنوت رکعت دوم مین نہین پڑہا ہے تو کیا کرے بینوا
توجروا **جواب** اس صورت مین کچہہ تدارک نہین اور نماز صحیح ہے ہو العالم
سؤال ۵۱۷ اگر نماز چار رکعتی مین سہو سے رکعت دوم مین قنوت و تشہد نہ پڑہے اور سہو
سے رکعت سوم مین قنوت و تشہد پڑہجاوے بعدہ یاد آوے تو کیا کرے بینوا توجروا
جواب بعد نماز تمام کرنیکے تشہد علیحدہ قضا کرے اور چار سجدہ سہو کرے دو واسطے
نسیان تشہد کے اور دو واسطے تشہد بے محل کے ہو العالم **سؤال ۵۱۸** اگر رکعت دوم مین سہواً
ایک سجدہ نہ پڑہے ور رکعت سوم مین یاد آوے کہ ایک سجدہ سہو ہوا تو کیا کرے **جواب**
اگر قبل رکوع رکعت سوم یاد آوے تو بیٹہہ جاوے اور سجدہ کرکے استادہ ہو کر نماز تمام کرے
بعد از ان دو سجدہ سہو کرے اور نماز صحیح ہے اگر بعد رکوع رکعت سوم یاد آوے تو نماز
تمام کرے اور بعد نماز سجدہ منسیہ علیحدہ کرے اور سجدہ سہو کرے اور پہر اعادہ نماز کرے
احتیاطاً ہو العالم **سؤال ۵۱۹** اگر رکعت اول مین سہو سے قنوت و تشہد پڑہجاوے تو رکعت
دوم مین پہر پڑہے یا نہین اور رکعت اول مین جو پڑہا ہے اوسکی بہ نسبت کیا کرے
بینوا توجروا **جواب** رکعت دوم مین قنوت اور تشہد پڑہے اور بعد اتمام نماز دو سجدہ

سہو کرے ہوالعالم **سؤال ۵۲** اگر غلطی ابتدای لفظ یا وسط مین اوسکے واقع ہو اور مصلی تمام لفظ کے تئین عمداً و یا سہواً پڑہے ہے اور بعد اوسکے اعادہ اوس لفظ کا صحیح کرے پس اس صورت کے نماز صحیح ہوگی یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر نماز مین کسی لفظ کو عمداً غلط پڑہے ہے نماز باطل ہوگی اور اگر سہواً پڑہے ہے پہر تصحیح کرے تو نماز صحیح ہوگی ہوالعالم **سؤال ۵۲** نماز سہ رکعتی مین اگر ازراہ غلطی بعد پڑہنے تشہد کے رکعت دوم مین سلام پہیرے اور اول یا ثانی و یا ثالث سلام مین یاد آوے کہ ایک رکعت اور پڑہنا چاہیے اور اوسی طور پر کہڑا ہوکر رکعت سوم ادا کرے تو نماز صحیح ہے و یا نہ بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر بعد اتمام نماز دو سجدے سہو کرے تو نماز صحیح ہوگی ہوالعالم **سؤال ۵۲** اگر کسی نماز مین یہ شک ہو کہ شاید کسی رکعت مین ایک سجدہ کیا ہے تو کیا کرے بینوا توجروا **جواب** جسوقت کہ یہ شخص استادہ ہے اور قرأت مین مشغول ہے اور شک کرے کہ ایک سجدہ کیا ہے یا دو کئے ہین تو اوس شک کا اعتبار نہین ہوالعالم۔ **سؤال ۵۲** اگر نماز عشا مین یہ شک ہو کہ دوسری نماز کی شاید نیت کی تہی یا خاص نیت عشا کی تہی لیکن قضا یاد نہو کہ کس نماز کی نیت کی تہی تو نماز صحیح ہوئی یا اعادہ کرے **جواب** اول نماز کو بقصد نماز عشا تمام کرے اعادہ کرے احتیاطاً ہوالعالم **سؤال ۵** کیا فرماتے ہین علمای دین اور مجتہدان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید نے نماز ادا کی اور رکعت اخیر مین سجدہ واحد سہو ہوا مگر یقین سہو کا نہین ہے اور احتمال ہے نماز زید قرین جواز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر بعد اتمام نماز شک ہووے کہ آیا سجدہ واحد ترک ہوا یا نہین تو اوسکا کچہہ تدارک نہین اور نماز صحیح ہے البتہ اگر بعد نماز کے یقین ہوجائے کہ ایک سجدہ سہواً ترک ہوا ہے اور ابہی کوئی فعل منافی نماز نہین کیا ہے تو سجدہ بجا لاکر دو سجدۂ سہو کرے اور نماز ظاہراً صحیح ہے اور اگر صورت مذکورہ مین کوئی فعل منافی نماز واقع ہوچکا تہا تو بعد تلافی مذکور کے اعادہ نماز کا احوط ہے ہوالعالم۔

سؤال ۵۲۵ اگر نماز ظہر وعصر وغیرہ مین یہ شک ہو کہ منجملہ دو رکعت اول کی شاید ایک رکعت پڑہی باقی تین رکعت مین سورۂ حمد پڑہا ہے وقنوت وتشہد اول بہی شاید نہین پڑہا تو کیا کرے **جواب** صورت مرقومہ مین اگر عدد رکعات مین شک نہین ہے بلکہ شک ہے قرأت سورۂ ثانیہ اور قنوت اور تشہد مین پس اگر محل اوسکا باقی ہو تو اوسکو بجالاوے والا تدارک کی حاجت نہین ہے اور نماز صحیح ہے ہو العالم **سؤال ۵۲۶** زید نماز دو رکعتی فرض ویا سنت پڑہتا ہے اور بعد تشہد کے سلام پہیرنا چاہیے مگر سہو سے واسطے پڑہنے تیسری رکعت کے کہڑا ہو گیا اور سورۂ الحمد کو شروع کر دیا ویا ابہی شروع نہین کیا کہ اوسکو یاد ہوا اور فوراً بیٹھکر سلام پہیر لیا پس نماز صحیح ہو گی ویا کوئی طریقہ دوسرا ہے ارشاد ہو **جواب** صورت مذکورہ مین دونون حال مین نماز صحیح ہو گی لیکن اگر نماز واجبی کے بعد دو سجدے سہو بقصد قربت کرے تو بہتر ہے ہو العالم **سؤال ۵۲۷** اگر تشہد سہو کرے اور بیچ رکعت سوم یا چہارم کے اوسکو یاد آوے کیا تدارک کرے بینوا توجروا **جواب** اگر قبل رکوع رکعت سوم مین بیچ خاطر اوسکے آوے بیٹھہ جاوے اور تشہد پڑہے پس بعد اسکے قیام کرکے حمد اور تسبیحات اربعہ از سر نو پڑہے اور بعد نماز کے احتیاطاً دو سجدہ سہو کرے اور اگر بعد جانے بیچ رکوع کے یاد ہوا یا بعد اتمام رکعت سوم یاد کرے بہر صورت تدارک نہ کرکے نماز تمام کرے اور بعد نماز کے تشہد کو پڑہے از روی قضا و بعد اوسکے دو سجدہ سہو کرے ہو العالم **سؤال ۵۲۸** زید نماز مغرب مین تیسری رکعت پڑہنا بہول گیا اور دوسری رکعت مین بعد پڑہنے تشہد کے سلام پہیرا اور بفور اوسکو یاد ہوا ویا بعد تسبیح وظائف وغیرہ کے اوسکو یاد ہوا پس ایک رکعت سہو صرف سورۂ الحمد اور نیت رکعت سہو کرکے پڑہے ویا اعادہ نماز زید پر لازم ہے اور اسی طور پر نماز چہار رکعتی مین تشہد پڑہنا دوسری رکعت مین بہول گیا اور چوتہی رکعت مین بہی نہ پڑہا ہے

بعد پڑہنے نماز کے اوسے یاد آیا ایسی حالت مین کس شکل سے سہویات رکعات و تشہد بجالاوے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** صورت اولی مین اگر فوراً بعد سلام یاد آوے تو کہڑا ہو کر رکعت باقیہ کو تمام کرے اور بعد سلام کے دو سجدہ سہو کرے اور اگر بعد تاخیر زائد کے یا فعل مبطل یاد آوے تو اعادہ نماز مغرب کرے اور صورت ثانیہ مین اگر دونون مرتبہ تشہد بہول گیا ہے تو بعد سلام پہیر نیکے پہلے تشہد اول بہ قصد قضا پڑہے پہر تشہد ثانی بعد ازان دو سجدہ سہو واسطے اول کے اور دو سجدہ سہو واسطے تشہد ثانی کے بجالاوے ہو العالم **سوال** ۵۲۹ قنوت مین اگر از راہ غلطی کلمات تشہد پڑہنے لگے تو نماز باطل ہوگی و یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر سہوا پڑہ گیا تو نماز صحیح ہوگی۔

فصل دوازدہم دربیان مسائل قضای عمری مع تتمہ مسائل متفرقہ دستخطی مجتہد العصر و الزمان ناصر و مروج ملۃ بیضا جناب میر آغا صاحب و حاجی سید محمد ابراہیم صاحب مدظلہ العالی

تنبیہ مومنین باایمان کو لازم و واجب ہے کہ جو نمازین از راہ جہل و نادانی اون سے قضا ہوئی ہین اونکو بہت جلد ادا کرین تاکہ اس دار فانی سے بری الذمہ جانب دار البقا متوجہ ہوں کیونکہ عذاب تارک نماز نہایت سنگین ہے چنانچہ بیان اسکا سابق کتب فقہ سے ہم لکہہ چکے ہین اور واضح ہو کہ جس شخص کی نماز قضا ہوگئی ہو اور جس وقت یاد آوے واجب ہے قضا بجالاوے

اور جو بہت سی نمازین ہون تو اوسے ترتیب سے بجا لاوے جسطرح قضا ہوئی ہون یعنے حتی الوسع اسمین بہت کوشش کرے اور یہانتک پڑہے کہ اسکو یقین ہو جاوے کہ اب میرے ذمہ سے ادا ہو گئین اور جو ترتیب کسیطرح یاد نہو تو ترکیب اوسکی یہ ہے کہ مثلاً صبح کی نماز سے شروع کرے اور عشا کی نماز تک پانچون نمازین پڑہے اور اسی طرح ہر روز کی پڑہتا جائے اور جب یقین ہو برأت ذمہ کا تو ایک دن کی نماز علاوہ پڑہے تا ترتیب حاصل ہو اور چاہے جتنی نمازین ایک ساتھ ایک وقت مین پڑہے یا چاہے متفرق غرض جیسے فرصت اور موقع پاوے ہر طرح بجا لاوے بلکہ فوائت کے بجا لانے مین نہایت عجلت کرے کیونکہ عمر ناپائدار کا اعتبار نہین خدانخواستہ مہلت اداے فوات نہ پاوے اور شرمندہ اس دنیا سے قضا کرے اور پچتاوے **سوال** ۱۵۵ ما قولکم مدظلکم العالی اس مسئلہ مین کہ زید اکثر بوقت صبح سو گیا ہے اور نماز صبح باعث سو جانیکے اکثر قضا ہو گئین ہین اور زید نے اپنے دل مین شمار کیا کہ میرے ذمہ سب نمازین قضا انتہا درجہ دو برس کی ہونگی اور ایسے حساب سے پانچ روز کی نماز ہر روز پڑہتا ہے مگر نمازین قضا کی جو پڑہتا ہے اوسمین اذان و اقامت نہین کہتا صرف نیت کر کے قضا کی نمازین ادا کرتا ہے یہانتک کہ دو برس کی نمازین ادا کر چکا اب زید کو شبہ ہے کہ شاید اس وجہ سے کہ مینے صرف نیت کر کے قضا کی نمازین ادا کی ہین اور اذان و اقامت نہین کہا ہے میری نمازین حساب قضا مین محسوب ہونگی یا نہین اور اس باعث سے زید کو اضطراب ہے لہذا امیدوار ہون کہ جواب اوسکا مرحمت ہو کہ زید قضا کی نمازون سے بری الذمہ ہوگا یا نہین بینوا توجروا **جواب** بسبب ترک اذان و اقامت کے نمازمین کچھ خلل نہین ہے ہو العالم **سوال** ۱۵۶ جو نمازین کہ ہندہ سے فوت ہوئین بعد مرنے اوسکے زید پڑہ سکتا یا نہین یا ضرور ہے کہ نماز عوض

کی عورت اداکرے اور مرد کی مرد **جواب** صلوٰۃ فائتہ مرد متوفی کی عورت پڑہ سکتی ہے اور
اسی طور بالعکس ہوالعالم **سوال**۵۳۲ نمازہای قضا شدہ مین سوای سورہای الحمد وانا انزلنا
اور قل ہو اللہ کے اور کوئی شکل مختصر ہے جس سے نمازہای قضا جلد ادا ہو جایا کرین **جواب**
قضا فرائض یومیہ مین رکعتین اولین مین بعد الحمد کے سورہ پڑہنا احوط ہے اگرچہ سورہ
کوچک ہو اور رکعات اخیرہ مین تسبیحات اربعہ تین تین مرتبہ پڑہے اور رکوع اور سجود مین
سُبحَانَ اللہ تین تین مرتبہ کہے اور قنوت مین فقط درود پڑہے اور دعای قنوت نہ پڑہے
اور تشہد خفیف پڑہے اور سلام اخیر پر فقط اکتفا کر سکتا ہے ہوالعالم **سوال**۵۳۳ نماز قصر جو
سفر مباح مین قضا ہوئی ہے بعد اختتام سفر قضا اوسکی قصر ہوگی **جواب** قصراً بجالائین
ہوالعالم **سوال**۵۳۴ نمازہای قضا کو آہستہ پڑہنا چاہیے یا بآواز بلند بینوا توجروا **جواب**
جو جہریہ ہے اوسکے تئین بجہر اور جو اخفائیہ ہے اوسکے تئین باخفات پڑہے ہوالعالم
سوال۵۳۵ نماز قضای والدین بعد ممات والدین فرزند اکبر پر واجب ہوئی اگر فرزند اکبر نہو تو
دختر اکبر پر واجب ہوگی یا نہ اولاد اکبر سے ایک یا دو دختر ہین اور بعد اونکے تین بیٹے
ہین تو فرزند اکبر کونسا شمار ہوگا اگر فرزند متوسط نماز قضای والدین پڑہے تو کیا نیت
کرے اور بعد ممات فرزند اکبر اولاد متوسط کے پڑہنے سے والدین کے ذمہ سے نماز ادا
ہوگی یا نہین بینوا توجروا **جواب** احوط یہ ہے کہ ولد اکبر نمازہای فائتہ پدر بلکہ فائتہ مادر
کو بھی بجالاوے اور اگر ولد اکبر نہو تو اور جو کوئی اولاد میت سے ہو اوسکو بجالانا فوائت
میّت کا احوط ہوگا لیکن اولاد پر لازم نہین ہے اور اگر کوئی شخص اولاد سے یا کوئی غیر
شخص تبرعاً قضا بجالاوے تو ظاہراً میت بری الذمہ ہو جائیگا ہوالعالم **سوال**۵۳۶
کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین کہ نماز قضای عمری کس وقت سے شروع

کوسے نماز صبح سے یا ظہر سے افتتاح کسوقت کرے اگر ساتھہ اس طریق کے پڑہے ہے کہ نماز صبح چند روز یعنی آٹھہ سات روز و نماز ظہر مین وغیرہ بہی اسی ترتیب سے بیکدفعہ ادا کرے جائز ہے یا نہ اور اگر اس صورت سے پڑہے ہے کہ وقت ہر نماز فریضہ پہلے قضا اوسوقت کی پڑہے بعد اسکے فریضہ حاضرہ ادا کرے یعنی وقت صبح فریضہ صبح ادا کرے اور فریضہ صبح قضا بہی ہمراہ اوسکے پڑہے پس یہ شکل بہتر ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** صورت ادای فوائت صلاۃ یہ ہے کہ نماز صبح سے شروع کرے اور عشا پر تمام کرے اور مراعات ترتیب بیچ قضا کے لازم ہے پس اگر ایک وقت مین نمازین ایک دن یا چند دن کی ادا نہین کرسکتا پس جائز ہے کہ فوائت کو ساتھہ حاضرہ کے پڑہے یعنی ہمراہ فریضۂ حاضرہ صبح فائتۂ صبح اور بوقت حاضرہ ظہر فائتۂ ظہر اسی طور پر بجالاوے لیکن ترتیب بین الفوائت فوت نہو ہو العالم **سوال ۵۳۷** اگر کوئی شخص ہر وقت کی نماز کے ساتھہ ہی اور چند نمازین قضا اپنے پر لازم کرکے پڑہا کرے اور یونہین پڑہتے پڑہتے مرجائے تو جسقدر نمازین قضا کی اوسکے ذمہ مین باقی رہگئی ہون تو وہ سب عفو ہوکر وہ شخص بری الذمہ کیا جائیگا یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر ادای قضا مین تفریط و تقصیر نہین کی اور وصیت کرنا بابت ادا ے فوائت ممکن و میسر نہوا تو امید رحمت الہی سے ہے کہ اوسکو نجات دے ہو العالم **سوال ۵۳۸** نمازہای قضا کو قبل از نمازہای یومیہ ہمیشہ بہ نیت بری الذمہ ہوجانیکے پڑہا کرے یا بعد پڑہنے نماز یومیہ کے بہی پڑہ سکتا ہے یا کہ قبل و بعد کچہہ تخصیص اسمین نہین ہے جب چاہے پڑہ سکتا ہے **جواب** جسوقت ممکن ہو فوائت کو بجالاوے اور تعجیل ادای فوائت مین اولی و احوط ہے مگر اوسوقت نہ پڑہے کہ جسمین نماز فریضہ حاضرہ قضا ہوجاوے ہو العالم **سوال ۵۳۹** ایک شخص مشغول الذمہ ہر روز نماز قضای عمری سے کہ ذمہ اوسکے واجب الادا

ہے چندروزہ اداکرتا ہے اور کبہی کبہی اب بہی اوس سے بحالت نوم نماز صبح ادا قضا ہوجاتی
ہے اس صورت مین کیونکر پڑہ سکتا ہے اور نیت اوسکی کیونکر کرے بینوا توجروا **جواب**
ظاہرا نماز ہای سابقہ کو ادا کرے بعد ازان نماز ہای لاحقہ کی قضا بجا لاوے اور نماز ہاے
قضا مین نیت یہ کرے کہ فلان نماز فائتہ کو بجا لاتا ہون مین واجب قربۃ الی اللہ ہو العالم
سئوال اگر نماز ہای چہار رکعتی قضای عمری مین سہو واقع ہوآ یا وہ سہو مثل ادا کے
حکم رکہتا ہے یا نماز کو سرے سے پڑہے بینوا توجروا **جواب** نماز فائتہ دربارہ سہو
وشک مثل حاضرہ ہے حکم دونون کا ایک ہے ہو العالم **سئوال** نماز ہای قضا شدہ
ایک دو ماہ یا بیش وکم ایک روز یا دو روز مین ایک دفعہ ادا کر سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا
جواب اگر بہ ترتیب پڑہے یا شرائط وواجبات تو ہو سکتا ہے بلکہ تعجیل قضا بجا لانے
مین بہتر ہے ہو العالم **سئوال** صورت ادای نماز قضای والدین متوفی امین ارشاد
فرمائیے کہ کسطرح پڑہنی چاہیے بکر نے اپنی بہی صد ہا نماز قضا کی اور چاہتا ہے کہ قضای
نماز والدین بہی بجا لاوے تو اول کونسی نماز پڑہ سکتا ہے اور ہر ایک وقت کی نماز سے
نماز کی قضا دلیسکتا ہے جسکا وقت ہے یا کہ چار پانچ روز کی قضا بہ نیت نماز جداگانہ ادا
کر سکتا ہے اور فرائض مین مثل سفر قصر کرنا جائز ہے یا نہ **جواب** ظاہر الازم ہے کہ
ہر روز مشغول رہے دونون فوائت خود و والدین مین پس فرائض حاضرہ کو اونکی اوقات
مین بجا لائے اور فوائت کو جسوقت ممکن ہو پڑہے اور ایک دن مین کئی دنکی قضا
بجا لانا ہو سکتا ہے بلکہ تعجیل قضا کے بجا لانے مین احوط ہے اور جو نماز قصرا فوت
ہوئی ہے اوسکو قصر ا پڑہے اور جو تمام تہی تمام پڑہے اور نیت یہ ہے کہ قصد کرے
دل مین کہ نماز صبح یا ظہر مثلاً جو والد سے فوت ہوئی ہے اوسکی قضا پڑہتا ہون مین واجب

قربۃً الی اللہ ہو العالم **سوال** ۳۴ھ نماز ہاے فریضہ پنجگانہ مرد پر کون سال سے واجب الادا ہوتی
ہے سائل کو یہ یاد نہین کہ مین کونسے سال سے بالغ ہوا آیا شروع سال پانزدہم یا شانزدہم
یا ہفدہم یا ہیژدہم سے پس اس صورت مین با بتدا پڑہنے نماز قضا عمری کے کونسے سال سے
کرے **جواب** صورت مرقومہ مین نظر باحتیاط حکم یہ ہے کہ اگر مرد کو قبل عمر پانزدہ سال
کے یعنی پندرہوان سال شروع نہوا ہو اور خروج منی بطریق معتاد و متعارف ہوئی یا موے
خشن زیر ناف پیدا ہون یا ڈاڑہی ہو چہین نکل آوین تو اوس پر حکم بالغ جاری کیا جائے
اور اگر علامات مذکورہ سے کچہہ نہ پایا جاوے تو بعد شروع سال پانزدہم وہ اپنے تئین
بالغ سمجہے در بارہ بجالانے عبادات کے ہو العالم **سوال** ۵ھ والدین اگر زندہ ہون اور
اولاد اونکی صاحب مقدور رہے تو اونکی حیات مین کسی دوسرے سے نماز قضا پڑہوا سکتا
ہے یا نہین **جواب** شخص زندہ کی طرفسے دوسرا شخص نماز نہین پڑہ سکتا ہی ہو العالم
سوال ۵ھ زید کو نوین شب احتلام ہوا اور پندرہوین تاریخ معلوم ہوا تو اب دو چار روز واسطے
تلافی اس امر کے ٹہیر کر اعادہ نماز وغیرہ کا چاہیے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اس صورت
مین جو نمازین اور صوم حالت جنابت مین واقع ہوئین اونکی قضا بجالانا لازم ہے ہو العالم
سوال ۵ھ کیا ارشاد فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ کتاب فیض عام مین نظر سے
خاکسار کے گزرا کہ کفعمی نے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جسکی نمازین فوت
ہوئی ہون اور گنتی نہ جانتا ہو اور نادم ہوا ہو قضا ہونے پر نماز ونکے پس شب دوشنبہ کو
پچاس رکعت نماز پڑہے بعد ہر دو رکعت کے سلام کہے ہر رکعت مین الحمد ایکبار اور قل ہو اللہ
گیارہ بار پڑہے جب فارغ ہو تو استغفار سو مرتبہ و صلواۃ سو مرتبہ پڑہے پس تحقیق کہ خدا تعالی
محاسبہ نہ کریگا اوس سے واسطے اون نماز ونکے کہ جو فوت ہوئی ہین ہر چند کہ نمازین کسیقدر

ہون الا عمداً قضا نہ کرے نچیال اوسکے کہ انکو پڑھ ہون گا انتہی لہذا استفسار ہون کہ جس شخص
کی دو تین برس خواہ تیس تیس برس کی نمازین قضا ہین اسی طرح عمل کرے تو باعث برأت
ہوگا یا نہین اور یہ روایت صحیح ہے یا نہین **جواب** جب مکلف سے نمازین واجبی فوت
ہوئی ہین یعنے فرائض پنجگانہ اور مثل اوسکے تو جبتک اونکی قضا بجا نہ لائیگا بری الذمہ
نہوگا اگرچہ نماز مذکور پڑھے پس بر تقدیر صحت روایت مذکورہ اوس سے مراد یہ ہوگی کہ جو اسکے
ذمہ گناہ ہوا ہے بسبب تعمد ترک فرائض کے یا بسبب تاخیر کے بیچ بجالانے قضای فوائت کے
بلا عذر شرعی وہ گناہ بسبب پڑھنے نماز مذکور کے معاف ہوگا اور اگر بسبب ادای فوائت کے
باوجود عدم تقصیر کے گناہ معاف ہو چکا تھا یا گناہ اوسکے ذمہ نہ تھا تو نماز مذکورہ کے پڑھنے
سے ثواب جزیل اور اجر جمیل ہوگا اور باعث مغفرت گناہان اور خطاہای دیگر ہوگی ہو العالم

سؤال ۵۴۷ اگر کسی شخص کی نمازین بے تعداد فوت ہوئی ہین اب وہ چاہتا ہے کہ مین روز ہر فریضہ کر
حاضرہ کے ساتھ ایک فریضہ فائتہ پڑھونگا اور عمل مندرجہ بالا بھی کرنیکا ارادہ رکھتا ہے لہذا
التماس ہے کہ اگر اس صورت مین امید برأت گناہ جناب باری سے ہو تو اس طریقہ سے
ادا کرے یا اور کوئی طریقہ آسان ارشاد فرماوین کہ بموجب اوسکے عمل کرین بینوا توجروا۔
جواب صورت مرقومہ مین نمازہای فرائض فائتہ کو ہر روز جسقدر ممکن ہون پڑھا
کرے بالترتیب یعنی مثلاً صبح سے قضا شروع کرے اور عشا پر تمام کرے اور اتنے دنون
کی نمازین پڑھے کہ جسمین ظن غالب ہو جائے بالیقین کہ اب میرے ذمہ کوئی قضا نہین
ہے اوسکے بعد علاوہ ایک دن کی نمازین احتیاطاً پڑھے تا ترتیب حاصل ہو ہو العالم

سؤال ۵۴۸ زید نماز مغرب مین و یا ظہر مین و یا فجر پڑھنا بھول گیا اور بعد دو چار روز کے اوسکو
خیال آیا اور بفور خیال نماز زید نے بہ نیت قضا ادا کی ایسی حالت مین زید معاصی ہوگا

سوال ۵۴۹ زید کی فریضۂ صبح بوجہ چند در چند قضا ہوئی اور اوسنے قرار دیا کہ بوقت ظہرین ادا ہی قضا کرونگا مگر اوسوقت بہی سہو کر گیا اور بعد دو چار روز یا دوسرے روز یاد آیا تو وہ نماز صرف فریضۂ صبح ادا کرے و یا ظہرین و مغربین بہی اوسکو اعادہ کرنا چاہیے **جواب** صورت مذکورہ مین ظاہرا قضا ہی فائتہ صبح فقط لازم ہے ہوالعالم **تتمہ سوال ۵۵۰** مصافحہ کرنا بعد نماز پنجگانہ یومیہ کے اور بغلگیر ہونا بعد نماز عیدین کے آپس مین کیسا ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ بدعت ہے بینوا توجروا **جواب** معانقہ میان مومنین اعیاد وغیرہ مین اور مصافحہ مومنین مین مطلقاً موجب ثواب ہے ہوالعالم **سوال ۵۵۱** کیا حکم ہے تارک نماز و تارک جمعہ و جماعت مین کہ غیبت اوسکی جائز ہے یا نہین مثلاً یون کہنا کہ فلان شخص ایسا ہے کہ نماز نہین پڑہتا یا اور ایسی قسم کے بینوا توجروا **جواب** جو شخص کہ امور ناجائز شرعًا علانیہ کرتا ہو غیبت اوسکی جائز ہے ہوالعالم **سوال ۵۵۲** تارک الصلوٰۃ کے ساتہہ کہانا کہانا اور پانی پینا جائز ہے یا نہ **جواب** اگر نماز کا ترک گناہ جانتا ہے تو اوسکے ساتہہ کہانا کہانا جائز ہے اور اگر ترک نماز کا جائز جانتا ہے تو اوسکے ساتہہ کہانا کہانا جائز نہین اور وہ مسلمان نہین ہے ہوالعالم **سوال ۵۵۳** تسبیح جو راستہ سے دستیاب ہو اور صاحب تسبیح معلوم نہین ہے اور خاک پاک و قفی ہے تو پڑہنا اوسپر درست ہے یا رشتہ اوسکا تبدیل کیا جائے **جواب** اوس تسبیح پر پڑہنا جائز ہے اور دوسرے کا نکال ڈالنا جائز نہین البتہ جب صاحب اوسکا پیدا ہو اور مانگے تو حوالہ کر دے ہوالعالم **سوال ۵۵۴** جو مستورات کہ اپنے شوہر یا دیگر وارثان کی فہمائش سے ادا ہی نماز نہ کرین اور اس معاملہ مین کہنا اپنے شوہر کا نہ مانین تو اونکی بہ نسبت شرعًا دنیا و آخرت مین کیا حکم ہے بینوا توجروا **جواب** وہ عورتین گنہگار اور مستحق تعذیر شرعی او

مذمت دنیوی اور عذاب اخروی ہونگی **سؤال۵۵۵** اولاد نمازی ہے اور والدین غیر نمازی ہین اس حالت مین اولاد ترشروئی کے ساتھ والدین کو نماز کے واسطے کہہ سکتے ہین یا نہ **جواب** اگر شرائط امر بمعروف پائے جائین تو والدین کو امر بمعروف کرے بہ نحویکہ شرعاً معتبر ہے ہو العالم **سؤال۵۵۶** تسبیح خاکپاک در حالت جنب وحیض وبے وضو چہونا اور اوسپر اللّٰہم العن قتلۃ الحسین واصحابہ پڑہنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** حالات مذکورہ مین اگر سبحۂ خاک شفا کو از بالای یا پارچہ وغیرہ مس کرے تو اولی اور بہتر ہے لیکن بے وضو چہونا مضائقہ نہین رکہتا ہو العالم **سؤال۵۵۷** تسبیح خاکپاک بنابر حفاظت گردن مین ڈالنا و پہننا جائز ہے یا نہ **جواب** جائز ہے ہو العالم **سؤال۵۵۸** تسبیح خاکپاک پر اللّٰہم العن قتلۃ الحسین پڑہنا اور بروقت ضرورت درمیان اوراد بولنا اور بوقت پڑہنے دیگر اسمای الٰہی وغیرہ گفتگو کرنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** جائز ہے ہو العالم *

باب ششم در بیان قرآن مشتمل بر دو فصل

فصل اول در تلاوت قرآن ومس کتاب وغیرہ از حدیقہ

مع مسائل دستخطی جناب میر آغا صاحب وحاجی محمد ابراہیم صاحب

کئی ایک مسئلہ بیان ہین گے	کہ علاقہ ہین رکہتے قرآن سے
انسے آگاہ ہونا تیرے تئین	خالی از فائدہ نہین بیقین
جان قرآن سے قدر واجب کا	سیکہنا فرض تیرے تئین ہیگا

اور باقی کا سیکہنا تجہکو — مستحب ہیگا یاد رہے رکہہ تو
اور سکہانے پہ قدر واجب کے — لینا اجرت حرام ہے گا تجہے
بیع مصحف کی نہین درست اصلا — اور نہین باک جلد و کاغذ کا
اور قرآن کی فرض ہے تعظیم — اور اہانت ہے اوسکی امر عظیم
اور کافر کو مس درست نہین — خط مصحف کا سُن ایسا ہی دین
اوسی صورت سے اوسکا مس کرنا — بے وضو کو بہی منع ہے لکہا
اور ہے احوط کہ غیر بالغ کو — خواہ نادان ہو خواہ دانا ہو
مس نہ کرنے دین خط مصحف کا — گو کہ ہو وے وضو بہی وہ رکہتا
مستحب ہے تلاوتِ قرآن — سب دنونمین خصوص در رمضان
اور غنا مین ہے اوسکا پڑہنا حرام — اجتناب اوس سے ہیگا فرض انام
ایسے عنوان ہے واجب اور ضرور — لحن سے اجتناب تا مقدور

فرق در ہر دو لحن

خواہ لحن جلی ہو خواہ خفی — نہ رہے ہا تجہپر امر یہ مخفی
اوسکے تئین کہتے ہین لحن جلی — کہ جو نکلے نہ حرف مخرج سے
اور قرآن کو بصورت حسن — پڑہین گر تو ہے بہتر و احسن
اور حفظ اوسکا جان اے قاری — نہین اجر و ثواب سے خالی
یہ قرأت کی بحث طولانی — ہوئی آخر بہ فضل ربانی

سوال ۵۵۹ کیا حکم ہے اس مسئلہ مین کہ سنا گیا ہے کہ بوقت طلوع آفتاب و ہنگام زوال و عین غروب آفتاب سجدہ کرنا حرام ہے بس در صورت حرام ہونیکے اور افعال

مثل تلاوت کلام مجید وغیرہ کے درست ہے یا نہ **جواب** کوئی امر مستحب اور کوئی سنتی
مثل سجدہ شکر طرف قبلہ اور نماز سنتی خصوصاً نوافل ادا اگر یا قضناً اور قرآن وغیرہ پڑھنا
اوقات مذکورہ مین حرام اور ممنوع نہین ہے ہو العالم **سوال ۵۶۰** نزدیک آپکے باہر کرنا
بعض آیات وسورہ کلام اللہ سے یا قرآن جلانا یکے از خلفاء ثلثہ ثابت ہے یا نہین
بینوا توجروا **جواب** اخراج بعض سورہ و بعض آیات ثابت نہین ہے اور احراق عثمان
قرآن شریف کو کتاب فریقین مین مسطور ہے ہو العالم **سوال ۵۶۱** اگر کسی مومن کو کوئی
مومن کلام اللہ حفظ کرائے چونکہ مذہب امامیہ مین حکم حفظ کلام اللہ کا نہین ہے تو اس
صورت مین حفظ کرنیوالے کے اور حفظ کرانیوالیکے باب مین کیا حکم ہے **جواب** حفظ
اور حفظ کروانا قرآن مجید کا ہمارے مذہب مین جائز ہے اور باعث اجر اور ثواب ہے ہو العالم
سوال ۵۶۲ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ حضرت فاطمہ زہرا دختر رسولخدا کی شان مین مصحف فاطمہ
نازل ہوا ہے جو حضرت امام مہدیؑ کے ہمراہ ستر اونٹون پر آویگا اوسکا کیا مذہب
سمجھین اور یہ بھی ارشاد ہو کہ مذہب امامیہ مین اور فرقہ غالیہ مین کیا فرق ہے بینوا توجروا
جواب یہ اعتقاد کرنا کہ بعد قرآن مجید کے کوئی کتاب سماوی مثل قرآن کے یا بہتر
اوس سے یا کمتر اوس سے بطور نزول قرآن کسی شخص پر سوای جناب رسالتمآب کے نازل ہوئی
ہے باطل اور فاسد ہے اور جو کچھ اور مراد ہے تو وہ تفصیل پر موقوف ہے اور غالی وہ ہے
کہ کسی شخص کو جناب خاتم الانبیاء پر تفضیل دے اور اونسے بہتر اور افضل سمجھے اور غالی
خارج از مذہب شیعہ ہے ہو العالم **سوال ۵۶۳** قرآن کسی سنی نے شیعہ کو وقف کر دیا
تو ثواب خوانندہ کو ہوگا یا دینے والے کو ہوگا بینوا توجروا **جواب** اگر مومن اوسمین
پڑھےگا تو اوس پڑھنے والے کو ثواب ہوگا ہو العالم **سوال ۵۶۴** کیا فرماتے ہین علمای شیعہ

اس مسئلہ مین کہ بعض بیاضونمین کہ جنمین مؤلف کا نام نہنین ایک نیا سورہ موسوم بسورۂ علی دیکہا
گیا ہے ابتدا اوسمین یَآاَیُّہَا الرَّسُوْلُ اِنَّآ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ
ہے اور کتاب تذکرۃ الائمہ اور دلبستان مذاہب مین سورہ نورین بہی فضائل جناب حسنین مین
دیکہا ہے مضامین اون دونون سورون کے احادیث نبوی سے مطابق ہین آیا
یہ سورہ احادیث سے ثابت ہے یا نہنین اور ان سورون کو منجانب اللہ سمجہنا اور
آسمانی جاننا اور تلاوت کرنا اور وقف کرنا اور داخل قرآن مجید کرنا اور احکام قرآن مجید
انپر جاری کرنا جائز ہے یا بدعت وحرام اگر جائز ہے تو آجتک یہ سورہ کیون نہ داخل
قرآن مجید ہوئی اور اگر بدعت وحرام ہے تو کتاب تذکرۃ الائمہ اور دلبستان مذاہب مین
سورہ نورین کیون لکہا ہے دونون کتابون کے مصنف کا حال لکہیے کہ مومن ہین
یا بدمذہب اور اگر ان دو سورون کا شایع کرنا اور احکام قرآن مجید جاری کرنا بدعت
ہے تو سزا اوسکی آخرت مین کیا ہے اور اگر سوای ان دو سورون کے کسی بیاض مین
یا کسی کتاب مین اور کوئی سورہ اس قسم کا ہم دیکہین اور مضمون اوسکا اعتقادات
امامیہ سے موافق ہو اوسکو سورہ قرآن سمجہنا چاہیے یا نہ بینوا توجروا **جواب**
قرآن مجید جو موجود متداول ہے از سورۂ فاتحہ تا آخر سورہ ناس اسکے سوا اور کسی عبارت
کا جزو قرآن مجید ہونا ثابت نہنین اور اوسکے غیر پر احکام قرآن جاری نہنین ہو سکتے
اور غیر قرآن کا داخل قرآن کرنا بدعت محرمہ ہے وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَسَبِیْلُہَا
اِلَی النَّارِ اور مصنف دلبستان مذاہب مذہب شیعہ سے بے نصیب ہے اور اوسکا
حکایت کرنا بعض مجہول الحال سے یہ کہ فلان سورہ از سورہای قرآن ہے قابل اعتنا کے
نہنین اور تذکرۃ الائمہ کہ کتاب فارسی ہے اگرچہ منسوب طرف جناب اخوند مجلسی اعلی اللہ مقامہ

کے ہے لیکن بسبب بعض وجوہ کے اوسکا منجملہ مصنفات جناب ممدوح ہونا خالی تردد وتامل سے نہین جیسا کہ بعض فواضل نے تصریح کی ہے اور برتقدیر تسلیم اونہون نے بعض تفاسیر سے حکایتاً اوسکو ذکر کیا ہے نہ یہ کہ میرے نزدیک وہ امر ثابت ومتحقق ہے خلاصہ یہ کہ اگر بعض روایات احاد مین مضمون مذکور وارد ہو یا بعض علمار کی کتاب مین مندرج ہو تو محض اس بات سے اثبات وثبوت امر مذکور نہین ہوسکتا ہو العالم **سئوال ۵۶۵** انگریزی کاغذ پر کلام اللہ وآیت وغیرہ لکہہ سکتا ہے یا نہین امید ہے کہ مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب اگر وہ کاغذ نجس نہو اور اوسمین کچہہ حروف انگریزی یا کوئی عبارت مخالف احترام قرآن مجید یا کوئی تصویر بنی نہو تو اوسپر قرآن لکہنا ہوسکتا ہے ہو العالم **سئوال ۵۶۶** اعراب قرآن شریف مین کسی نے بنائے ہین آیا منزل من اللہ ہین یا کس زمانہ مین بنائے گئے ہین اور کون اسکا باعث ہوا **جواب** اعراب ملفوظی مثل حروف لفظ کے داخل لفظ ہے کہ اگر اس طور پر اوسکو نہ کہے تو وہ لفظ صحیح نہ ہوگی مثل اسکے کہ لفظ اللہ کو اگر بضم ہمزہ یا لام پڑہین تو غلط ہوگی پس بنا بر اسکے جو کلام نازل ہوا ہے اوسکے ساتہہ وہ اعراب بہی کہ جسکو دخل اوسکے تلفظ صحیح مین ہے نازل ہوئے ہین اور مثل اوسکے حروف واجزا کے ہین اور جو کہ اعراب مکتوبی متعارف ہین کہ اوسکو ضم وکسر وفتح مکتوبی کہتے ہین یہ نقوش وعلامات واشارات ہین اوس اعراب ملفوظی کے جیسا کہ حروف مکتوبی علامات واشارہ حروف ملفوظیہ ہین پس یہ اعراب مکتوبی البتہ ابتدای زمانہ مین مصاحف مین نہ لکہے جاتے تہے چونکہ علمار واہل زبان کو اسکی ضرورت نہ تہی لبعد ازان واسطے تسہیل وتعلیم وتعلم کے اعراب مکتوبی مرسوم ہوئے اور کاتب اول اور زمان ابتدائے تحریر اعراب مصحف رسائل قرات اور تواریخ سے دریافت کیا جاوے ہو العالم **سئوال ۵۶۷**

اگر کوئی قرآن مجید مین بعد محمد الرسول اللہ علیاً ولی اللہ وصی رسول
اللہ کو تیمناً و تبرکاً جزو قرآن سمجھکر اور بہ نیت تشریع و تحدیث کے داخل قرآن کردے تو
کچھ قباحت ہے یا نہین **جواب** اگر مراد یہ ہے کہ کلمہ مذکور کو تحریر کرے درمیان آیات
قرآنیہ اور عبارات فرقانیہ مین اوسکو لکھکر مندرج کردے تو اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ امر
حرام ہے اور تشریع اور بدعت ہے پس اس باب مین قصد و ارادہ کسی کا کام نہ آویگا
اسلئے کہ یہ فعل فی نفسہ ممنوع اور منہی عنہ ہے قصد کو کسی کے اسمین کچھ دخل نہین اور
اگر مراد یہ ہے کہ اثنای تلاوت قرآن مین بعد تمامی آیہ کے تکلم بکلام مذکور بدون قصد
تشریع اور جزئیت کے کرے تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ امر جائز ہے کچھ مضائقہ نہین رکھتا
چنانچہ جب نام رسول خدا کا قرآن مین سے پڑھے تو درود بھیجنا اوس وقت جائز ہے بلا تردد
بلکہ راجح ہے پس اسی طرح اور کلام نیک اور کلمہ ثواب کو سمجھنا چاہیے ہو العالم **سوال** ۵۶۸
قرآن شریف کو جنب اور حائض ہاتھ لگا سکتے ہین یا نہین اور پڑھ بھی سکتے ہین اور پڑھا
بھی سکتے ہین اور اگر نہین چھو سکتے ہین تو کیا وجہ ہے کسواسطے کہ کچھ اونکے ہاتھ مین
نجاست نہین ہے **جواب** جنب و حائض و نفسہ پر حرام ہے مس کتابت قرآن اور اوسکے
حاشیہ وغیرہ کا چھونا بدون مس کتابت مکروہ ہے اور حرام ہے پڑھنا کسی آیت کا آیات
سے اون چار سورون کے کہ جسمین سجدہ واجب ہے اور سوای اوسکے پڑھنا جائز ہے
بلا کراہت سات آیتون تک اوسکے بعد مکروہ ہے ہو العالم **سوال** ۵۶۹ آیۃ الکرسی
جو کلام اللہ مین واقع ہے اسکی تخصیص کی کیا وجہ ہے کیا اور قرآن شریف کرسی پر
نہین منقوش ہے **جواب** از بسکہ ذکر کرسی اوس آیہ مین وارد ہے لہذا اوسے
آیۃ الکرسی کہتے ہین نہ اوس جہت سے کہ سوال مین مندرج ہے ہو العالم **سوال** ۵۷۰

اسمین کیا ارشاد ہے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جیسا ہر سر ہر سورہ قرآن کے لکھتے
ہین اور نماز مین پڑہتے ہین آیا از روی تنزیل وحی یا بحکم نبی یا تیمنا و تبرکا یا احتیاط علماء لکھتے
پڑہتے ہین مذہب مخالفین مین بڑا اختلاف ہے **جواب** بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
کا جزو ہر سورہ ہونا یعنی ہر سورہ کی آیہ اولی بسم اللہ ہے قول سب علماء شیعہ کا ہے اور نصوص
اوسپر دلالت کرتے ہین ہو العالم **سؤال** سورہ توبہ جو کلام اللہ مین واقع ہے اوسپر بسم اللہ کیون
نہین پڑہتے اور وجہ نہ پڑہنے بسم اللہ کے کسی امام سے منقول ہے یا قول علما **جواب**
بسم اللہ ہر سورہ کے ساتھہ نازل ہوئی ہے نہ سورہ توبہ کے ساتھہ پس وہ اوسکا جزو نہین ہے
لہذا اوسکے اول مین نہین لکھی جاتی ہے اور نہ اوسکے اول مین پڑہتے ہین ہو العالم
سؤال مشرک کی ساختہ سیاہی سے کلام اللہ شریف تحریر کرنا کیسا ہے **جواب** اگر
سیاہی کو مشرک نے برطوبت مس کیا ہے تو اوس سے قرآن لکھنا جائز نہین ہے ہو العالم
سؤال کلام اللہ واسطے ثواب میتہ کے باجرت پڑہنا یا پڑہوانا جائز ہے یا نہ **جواب**
جائز ہے ہو العالم **سؤال** کلام شریف پڑہنے مین بضرورت دنیاوی بولنا اور باتین کرنا
جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** جائز ہے ہو العالم **سؤال** احکامات عمومات
قرآن مجید کو کہ باتفاق متواترات سے ہے احادیث و احاد خصوصاً ایسے ایک دو حدیث سے
کہ ہنوز صحت محل توقف مین ہو خاص کر لینا اور اپنے مذہب مسلمہ پر ایسی روایات سے استدلال
کرنا اسکے لئے کیا دلیل قطعی ہے اور یہ مذہب کل علماء اصول کا ہے یا مختلف فیہ بینوا توجروا
جواب تخصیص عمومات قرآن بخبر احاد جبکہ وہ خبر قطعی الدلالت ہو علماء اصول مین مختلف
فیہ ہے علامہ حلی رحمتہ اللہ اور ایک جماعت علماء کے نزدیک جائز ہے اور شیخ رحمتہ اللہ اور اونکے
اتباع کے نزدیک جائز نہین اور بعض قائل تفصیل ہین اور بعض نے توقف فرمایا ہے اور یہی قول مسلم ہے اور جبکہ خبر

قطعی الدلالت نہو پس قول شیخ فانی فوت سے نہین بلکہ ظاہر اس حال مین علماء بہی موافق اونکے
ہونگے اور یہ اختلاف جب ہے کہ احاد محفوف بقرائن صحت یا معتضد باجماع یا بدلیل قطعی عقلی وغیرہ
نہو ورنہ تخصیص سابقہ اوسکے جائز ہوگی بالاتفاق ہو العالم **سوال ۵۷۶** بلا وضو تلاوت قرآن جائز ہے یا نہین
بینوا توجروا **جواب** جائز ہے اگرچہ خلاف استحباب ہے ہو العالم **سوال ۵۷۷** زنان بالغہ
ویا نابالغہ کو مردمان حافظ وغیرہ نامحرم سے پس پردہ ویا دیوار کلام مجید پڑہنا وسنا ناجائز ہے و
یا نہین بینوا توجروا **جواب** درحال خوف فتنہ وفساد ترک اوسکا مطلقاً لازم والا نابالغہ کے پڑہانے
مین کچہہ مضائقہ نہین اور بالغہ کو ترک احوط ہے مگر یہ کہ کوئی ضرورت شرعیہ پائی جائے ہو العالم **سوال ۵۷۸**
آیت قطب یعنی جسمین سب حروف تہجی مجتمع ہین کون سے ہے **جواب** ایسی کوئی آیت
معلوم نہین البتہ حروف مقطعات قرآن اس جملہ مین مجتمع ہین صراط علی حق نمسکہ لیکن یہ
آیت قرآن کی نہین ہے ہو العالم **سوال ۵۷۹** کلام اللہ بے وضو و درحالت جنب چہونا اور
پڑہنا اور پڑہانا اور یا کوئی شخص غلط پڑہتا ہو ویا کچہہ پوچہے تبلانا اور پڑہنا چاہیے یا نہین +
جواب جنب وحائض ونفساء کو مس کتابت قرآن جائز نہین ہے اور اونکے غیر کو بہی
بغیر وضو مس کتابت حرام ہے اور چار سورے کہ جنمین سجدہ واجب ہے جنب حائض ونفساء کو
پڑہنا اونکا جائز نہین یہانتک بسم اللہ بہی بقصد اون سوروں کے نہ کہے اور سوائے سورہای
مذکورہ قرآن مین سے پڑہنا جائز ہے تا ہفت آیہ اور بعد ازان مکروہ ہے اور جسکو احتیاج
غسل نہو اوسکو پڑہنا قرآن کا مطلقاً جائز ہے مگر بعد وضو افضل ہے ہو العالم **سوال ۵۸۰** انگریزی
کاغذ پر مہر الفاظ انگریزی پر ہوتی ہے اور اندر جلد بہی سفید حروف انگریزی ہوتے ہین اوس
کاغذ پر کلام اللہ لکہنا چاہیے **جواب** جب اوس کاغذ مین نجاست کسی طرح کی نہو تو قرآن کا لکہنا
اوسپر جائز ہے اگرچہ اوس مہر کا نکالڈالنا اولی ہے ہو العالم **سوال ۵۸۱** روشنائی تیار کردہ ہنود سے

کلام اللہ و حدیث و اشعار منقبت اہلبیت علیہم السلام کا لکہنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر وہ سیاہی مس برجلوت گروہ ہنود سے ہے تو اوس سے اجتناب کرے ہو العالم

فصل دوم دربیان مسائل سجدۂ قرآن دستخطی جناب آغا میر صاحب وحاجی محمد ابراہیم صاحب و چند احکام از حدیقۂ ہندی

پس تو اب جان کہ سجدہ قرآن کے — پندرہ ہینگے نہ زیاد اس سے
چار ہین فرض چار جا پہ سدا — یعنے والنجم و سورہ اقرأ
اور الم تنزیل سجدہ اور — ہیگا حٰم سجدہ بہی اسیطور
سجدہ فرض اوسکے واسطے ہیگا — پڑہے ہے جو شخص آیہ سجدہ کا
اسی صورت سے ہیگا لازم اوسے — کہ جو وہ دہیان دہر کے اوسکو سُنے
اور جو پڑ جائے کان مین آواز — تو تو ہے سجدہ احوط اے ممتاز
ہے یہ احوط کہ باوضو ہووے — سجدہ کے حال مین سمجہہ تو اسے
رکہے ماتہے کو ایسی چیز اوپر — جسپہ سجدہ ہو جائز اے سرور
اور ہو روبقبلہ بہی اسجا — اور رکہے سجدہ بیچ ذکر خدا
ہے یہ واجب کہ جسدم آیہ پڑہے — یا سُنے وو ہین تب وہ سجدہ کرے
اور او سوقت بہول اگر جاوے — تو بجا لاوے جبکہ یاد آوے
گیارہ سجدے ہین سنت اے دانا — پس اب اونکو بہی چاہیے جانا
ہین وہ اعراف و رعد و نحل ہے اور — سورہ حج مین دو جگہہ کر غور
سورہ نمل و سورہ فرقان — اور انشقت اور مریم جان

سورۂ صٓ و سورۂ اسریٰ
سجدہ غیر خداے خالق کو
اور اگر ہووے از رہ تعظیم
ہووے جس وقت مین بامر خدا
بعضے اخبار مین ہے یون آیا
گر کسیکو گر امر مین کرتا
تو یہ کرتا مین امر عورت کو

سجدہ ان سب مین مستحب ہیگا
نہین روا گر بقصد طاعت ہو
تو نہین باک اسکا کچہ اور بیم
ورنہ ہے وہ بہی منع جان ذرا
کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا
سجدہ کا از براے غیر خدا
کہ کرے سجدہ اپنے زوج کو وہ

سؤال ۵۸۲ سجدہ واجب قرآن شریف مین کس سورہ مین ہے اور یہ سجدہ مثل سجدۂ نماز مشروط بطہارت وغیرہ ہے یا نہین جواب سجدہ سورۂ اقرأ و والنجم و الٓمٓ سجدہ و حٰمٓ سجدہ مین واجب ہے اور طہارت بیچ اس سجدہ کے شرط نہین لیکن رو بقبلہ اور ما یصح علیہ السجود کے سجدہ کرین ہو العالم سؤال ۵۸۳ اکثر رسالہای قرأت اہل سنت سے مستفاد ہوتا ہے کہ جو سجدات کلام اللہ شریف مین واقع ہین وہ سب حکم وجوب کا رکہتے ہین نہ یہ کہ بعض فرض بعض واجب و بعض سنت ہین لہذا امیدوار ہین کہ جواب باصواب مرحمت ہو اور یہ بہی ارشاد ہو کہ سجدہ کا واجب ہونا بموجب حکم خدا یا رسول یا ائمہ کے ہے یا قول علما کا ہے اور اگر سجدہ نہ بجالاوے تو گنہگار ہوگا یا نہ جواب بحکم خدا و رسول و اہلبیت چار سورون مین سجدہ واجب ہے سورہ حٰمٓ سجدہ اور الٓمٓ سجدہ اور نجم سجدہ اور اقرأ اور سوائے اسکے کسی موضع مین آیہ سجدہ واجب نہین ہے ہو العالم سؤال ۵۸۴ کیا ارشاد ہے اس مسئلہ مین کہ سجدہ قرآن شریف مین جسوقت پڑہے اوسی وقت سجدہ کرے یا بعد اختتام قرآن شریف کچہ مضائقہ تو نہین ہے اور سجدہ قرآن شریف مین نیت کرے یا نہ کرے اور کرے تو

کسطرح کرے اور سجدہ نماز مین جو پڑہتا ہے وہی پڑہے یا اور کچہہ پڑہے امید کہ مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** جب آیہ سجدہ واجب پڑہے اوسی وقت فوراً قبلہ کی طرف سجدہ کرے اور دلمین جو قصد ہے کہ یہ سجدہ بسبب پڑہنے آیہ مذکورہ کے ہے یہی کافی ہے اور جو ذکر سجدہ روایات مین وارد ہوا ہے اگر وہ پڑہے تو بہتر ہے والا سُبْحَانَ اللهِ یا جو ذکر الٰہی ہو وہ کافی ہے اور تفصیل اسکی بہی رسالہ مذکورہ مین لکہی ہے واللہ العالم **سوال ۵۸۵** چار سجدہ کلام شریف مین واجب ہین مگر تعداد فرض وسنت معلوم نہین اور کلام اللہ مطبوعہ امامیہ موجود نہین ہے باین وجہ امیدوار ہین کہ سجدات فرض وسنت ارشاد فرمائے جاوین **جواب** چار سورون مین سجدہ واجب ہے اول سورۂ الم تنزیل الکتٰب الخ پس اس سورہ مین سجدہ واجب ہے اوس آیت مین کہ جسکا شروع ہے اِنَّمَا یُؤمِن اور تمام ہے لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ پر بعد تمامی آیہ مذکورہ سجدہ فوراً کرے دوم سورہ حٰم کہ اوسکو فصلت لکہتے ہین اوسمین شروع آیہ ہے وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور تمامی ہے تَعْبُدُوْنَ پر پس اوسوقت سجدہ فوراً کرے اور اگر بعد آیہ ثانیہ کہ تمام ہے لَا یَسْئَمُوْنَ پر بہی اعادہ سجدہ کرے تو احوط ہے سوم سورہ والنجم مین آیہ اخیرہ مین سجدہ واجب ہے یعنی جب سورہ تمام کرے چہارم سورہ اِقْرَأْ مین ہے بطریق مذکورہ یعنی جب سورہ تمام کرے فوراً سجدہ کرے اور سوای سورہای اربعہ مذکورہ کے کسی آیت مین سجدہ واجب نہین ہے البتہ آیات مین جہان ذکر سجدہ کا ہے غالباً وہان سجدہ کرنا سنت ہے پس دو تین قرآنون مین مطابقت کرلیسے جہان پر سجدہ سنتی کا محل مظنون ہو وہان سجدہ کرنا کافی ہے واللہ العالم **سوال ۵۸۶** جو شخص کہ قرآن کو حفظ کرتا ہے اور آیہ سجدہ بوجہ یاد کرنیکے بار بار پڑہتا ہے اوسکے بارہ مین دربارہ سجدۂ واجبی قرآن کیا ارشاد ہے **جواب** ہر بار سجدہ کرے لیکن اگر آنکہہ سے مکرر دیکہے اور زبان سے نہ کہے اور نہ استماع کرے تو سجدہ

گناہون سے توبہ کیا چاہیے
مئی عفو و بخشش پیا چاہیے

ہر آتی نہین اون کو توبہ کی بار
گران بار کرتے ہین دنیا مین بار

یہ تاخیر توبہ نہین بے سبب
بتاؤن تجھے جبکا یہ ہے سبب

جہان اور شیطان کے ہین وسوسے
وہان یہ بہی ہے یاد رکھیو اسے

ہے انسان کے دلمین کرتا خطور
ابہی توبہ کرنا نہین کچہ ضرور

نہ کی آج توبہ تو کیا ہے ضرر
بجا لائیے کل اِسے بے خطر

نہ غم کہا اگر تو زیان کار ہے
خدا تیرا توّاب و غفّار ہے

لگاتا ہے یو نہین شقی صبح و شام
یہانتک کہ ہو زندگانی تمام

بہت شاد ہوتا ہے اوسدم لعین
کہ ہوگا غضب اوسپہ جان آفرین

جہنم مین جسوقت یہ جائے گا
مزا نخل محنت ثمر لائے گا

یہ سُن کر تعجب ہے انسان سے
نہ توبہ کرے جلد عصیان سے

مگر جن مین انسان کا ہو شمول
نہین اون گناہون کی توبہ قبول

کرینگے وہ انسان نہ جب تک معاف
خدا بہی کریگا نہ تب تک معاف

مثال اوسکی یہ ہے کہ جیسے کوئی
کرے مرد مومن سے ناحق بدی

کسی طرحکی اوسپہ تہمت کرے
ویا عیب جوئی و غیبت کرے

کسی ڈہب سے کہا جائے مومن کا مال
نہ کہنے کا جو ہووے کہدے وہ حال

ویا سرزنش اور اہانت کرے
امانت مین اوسکی خیانت کرے

کرے قتل و غارت مسلمان کو
ویا باعث قتل و نقصان ہو

بجبر و تعدی سنا دے غنا
کرے یا زنِ محصنہ سے زنا

رسوا اسکے افعال ہین اور بھی	کہ چھوٹے بڑے جانتے ہین سبھی
قبول ایسے فعلون کی توبہ نہین	نہ جبتک کرے راضی اونکے تئین
گنہ اپنا جب اوسے بخشائیگا	وہ توّاب بہی رحم فرمائیگا
ہوا عفو جب دم پہ دو ہر اگناہ	ملیگی تجھے سیدہی جنت کی راہ
کرے سبکو اللہ توبہ نصیب	رہے اوسکی رحمت سبھونکے قریب

۵۹۱ سوال وہ بندگان خدا جو شیعہ اور دوستدار اہلبیت ظاہر اور باطن قوم سادات سے ہین اور منہیات شرع کے فاعل ہین اور اوامر شرع کے تارک ہین اور بے توبہ کئے مر گئے آیا حقتعالی اونکو بخشدیگا اور داخل بہشت کریگا یا نہین بینوا توجروا جواب اگر ضروریات دین کے منکر نہین اور کوئی ایسا فعل کہ جو باعث حکم بارتداد یا کفر ہے عمل مین نہین لائے تو اونکے واسطے امید نجات ہے اگرچہ بعد سزای قبائح اور عذاب معاصی کے ہو ہو العالم۔

۵۹۲ سوال کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ وہ کون بندگان خدا ہین کہ جنکے اعمال نیک و صالح ہین اور حقتعالی اونکو داخل بہشت نہ کریگا بینوا توجروا جواب جو مومن اور شیعہ نہین ہے داخل بہشت نہوگا اگرچہ بعض اعمال حسنہ بجالائے ہو العالم ۵۹۳ سوال کیا فرماتے ہین جناب مجتہد العصر والزمان درباب جعفر کذاب کہ برادر حضرت امام حسن عسکری کے تھے بعض عوام الناس کہتے ہین کہ اونہون نے توبہ کیا اور توبہ اونکی قبول ہوئی اور اوس روز سے ملقب بہ توّاب ہوئے جواب البتہ بعض روایات سے توبہ کرنا اونکا مستفاد ہوتا ہے لہذا اونکو جعفر توّاب کہنا چاہیے ہو العالم ۵۹۴ سوال جعفر توّاب کے حق مین اکثر مومنین بشک و شبہ عصیان کا امام سے رکھکر نوبت بہ لعن پہونچاتے ہین اسمین کیا ارشاد ہے بینوا توجروا جواب اونہون نے اپنی خطا سے توبہ نصوح کی

پس اونکو یہ نیکی یاد کرنا چاہیے اور جو برا کہتا ہے برا کرتا ہے ہو العالم **سوال** ۵۹۵ ایک شخص نے زن ہندو سے زنا بالجبر کیا پس اس صورت مین مرد و زن دونون گنہگار ہین یا کہ فقط مرد ہی بینوا توجروا **جواب** جبر کرنیوالا بلاشبہ گنہگار اور مواخذہ دار ہوگا اور مجبور پر حد زنا جاری نہوگی ہو العالم **سوال** ۵۹۶ جس شخص سے کہ بشتیر گناہ محصنہ سرزد ہوا ہو پھر وہ نادم ہوا اور دل سے اوسنے توبہ کی تو اعمال یعنے نماز و روزہ اوسکا اور نیکی اور کار خیر کرنا فسخ تو نہین ہے اور بسبب شرم وحیا کے وہ شوہران زنان زانیہ سے بخشوانا گناہ اپنے کا نہایت موجب بےحیائی اور بدنامی کا جانتا ہے تو کیا کرے صاف صاف جو اوسکی تلافی ہو وہ ارشاد فرمائیے اور وہ نان شبینہ کا بھی محتاج ہے کیا کرے اور بدون بخشوائے شوہران زنہای زانیہ سے ہر عمل خیر اوسکا مثل حج و زیارات وغیرہ کے فسخ ہوگا یا ثواب اور مدارج اوسکے پائیگا بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین تصریح زنا وغیرہ کی نہ کرے بلکہ یون کہے کہ تیرا ایک گناہ عظیم مجھسے سرزد ہوا ہے تو بخشدے جب وہ بخشدے اور یہ شخص توبہ درگاہ الٰہی مین کرے تو اوسکے لئے امید بخشش ہے اور اعمال حسنہ اوسکے قبول ہونگے ہو العالم **سوال** ۵۹۷ زن ہنود سے جسنے زنا کیا ہنوز نہ بخشوایا تھا کہ وہ مرگیا اور وہ زن بھی مرگئی ہو تو تلافی اسکی کیا کرے بینوا توجروا **جواب** صورت مذکورہ مین سوای توبہ و استغفار بدرگاہ خدای غفار اور کچھ چارہ نہین ہو العالم **سوال** ۵۹۸ کیا حکم ہے اس مسئلہ مین کہ ایک مسلم نے زنا محصنہ کیا اور کچھ عرصہ مین بدون بخشوائے گناہ کے مرگیا دوست آشنا اوسکے اب اگر گناہ اوسکا بوقت تمام کچھ دیکے یا منت کر کے شوہر زن زانیہ سے بخشوائین تو وہ مواخذہ عقبیٰ سے پاک ہو جائیگا یا نہ **جواب** صورت مرقومہ مین شخص متوفی اگر مومن ہے تو بخشا جائیگا ہو العالم **سوال** ۵۹۹ عمرو نے بکر کی لونڈی سے دو چار مرتبہ فعل حرام کیا اور وہ چار مرد نے بھی

فعل لواطہ عمل مین لایا اب وہ افعال ناپسندیدہ اپنے سے خجل و شرمندہ و خائف ہے اور اوسنے بدرگاہ مجیب الدعوات ان دونون فعل ناشایستہ اپنے سے اس طور پر توبہ کیا کہ اب مدت العمر افعال ان منہیات کا نہونگا اور حد شرع افعال مذکورہ اوسپر جاری نہین ہوئی پس اس صورت مین عمر مذکور بوجہ توبہ ان افعال ناشایستہ اپنے سے عند اللہ نجات پائیگا یا نہ اور برتقدیر نجات نپانیکے کوئی صورت دوسری مثل کفارہ وغیرہ سوای حد شرع کے واسطے نجات عمرو کے ممکن ہے یا نہ اور اگر حد اوسپر جاری ہوگی تو کیا ہے **جواب** صورت مرقومہ مین مالک کنیز سے اپنا گناہ بخشوائے اور جس طفل سے لواطہ کیا ہے اگر وہ کسی کا غلام مملوک تہا تو اوسکے مالک سے بھی بخشوائے والا غیر پروردگار سے صورت اخیرہ مین بخشوانا درکار نہین ہے اور مالک کنیز وغلام سے تصریح اوس گناہ کی نہ کرے بلکہ یون کہے کہ تیرا گناہ عظیم ایک مرتبہ یا چند مرتبہ مجھسے واقع ہوا ہے تو بخشدے پس جب وہ بخشدیگا اور بعد ازان یہ توبہ و استغفار بہ نیت خالص و درست درگاہ الٰہی مین کریگا اپنے سب گناہون سے تو اوسکے لئے امید بخشش ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم زن شوہر دار سے زنا کرنا خواہ کسی مرد سے اغلام کرنا ان دونون گناہ مین کونسا گناہ زیادہ ہے اور فاعل مفعول کو گناہ برابر ہوگا یا صرف فاعل پر گناہ ہوگا مفعول پر نہین ہے اور اگر زن شوہر دار خواہ مرد مفعول خود اصرار کر کے فاعل کو مرتکب اس گناہ کا کرے تو اس حالت مین کسپر گناہ ہوگا اور اسی طرح اگر عورت غیر شوہر با کرہ مرد سے اصرار کرے اور مرد اوس سے مقاربت کرے تو یہ گناہ بہی دونون پر ہوگا یا ایک پر اور اگر عورت کا شوہر گناہ زانی کا معاف کردیوے تو پہر وہ شخص مواخذہ عقبیٰ سے بری ہوگا یا نہ **جواب** وہ سب گناہ کبیرہ ہین اگرچہ لواطہ ظاہر اکبر ہے بہ نسبت زنا کے اور جو زن محصنہ ہو اوسکا گناہ اکبر ہوگا بہ نسبت غیر محصنہ کے اور فاعل و مفعول اور زانی و زانیہ سب

گنہگار ہونگے اور جو مرغب و داعی حرام کی طرف ہوگا وہ بہی عاصی ہے لیکن اگر مرد مفعول یا زن مفعولہ غیر مکلف ہو یا مجبور ہو جائے بسبب جبر کرنے فاعل کے اسطور پر کہ کسی طرح اوسکو قدرت امتناع پر باقی نرہے تو وہ معذور ہوگا اور جب شوہر گناہ کسیکا معاف کرے تو بعد توبہ و استغفار درگاہ آلہی مین امید بخشش ہے ہو العالم **سئوال** جو لوگ کہ افعال ضمیمہ کرتے ہین مثل زنا و چوری وغیرہ کے اور مقر ہین کہ یہ افعال بد ہین اگر وہ لوگ وقت وفات توبہ کرین اور کلمہ طیبہ زبان سے جاری کرین اور اپنے کردہ سے نادم ہوان تو اونکی بخشایش مین کیا حکم ہے اور سزای افعال بد اندر قبر کے ہوگی یا بروز قیامت بینوا توجروا **جواب** اگر توبہ باشرائط واقع ہو تو امید نجات اخروی باتصاف بایمان و تشنیع اوسکے واسطے ہے اور سزا گناہونکی اگر عفو نہوئے ہون کبہی قبر مین اور کبہی قیامت مین اور کبہی دونون مقامونپر ہوگی ہو العالم **سئوال** اگر کوئی شخص زنای محصنہ کرے اور بوجہ خوف اس امر کے طلب آمرزش شوہر زن مزنیہا سے نہ کرے کہ اگر اظہار اسکا اسپر کرونگا تو وہ دشمن جانی ہو جائیگا اور ہرگز عفو نہ کریگا اس خوف سے یون طلب آمرزش کرے کہ جو کچہ گناہ کبیرہ و صغیرہ مینے تیرے کئے ہین وہ عفو کر دے پس ایسی حالت مین وہ مواخذہ گناہ عباد سے بری ہوگا یا ماخوذ رہیگا ارقام فرمائیے **جواب** صورت مذکورہ مین نظر بوسعت رحمت آلہی بخشش اوسکی بعید نہین بشرطیکہ توبہ و استغفار بہی کرے ہو العالم +

سید حسین صاحب مرحوم

سئوال توبہ نصوح کہ بمعنی توبہ کامل ہے بعض مردمان بسبب اضافت لفظ نصوح کہتے ہین کہ نصوحا ایک شخص فاسق و کفن دزد تہا کہ قبر مردگان سے کفن چُراتا تہا اتفاقاً قبر زن مردہ مین گیا اور کفن چُرایا اور چاہتا تہا کہ ساتہہ مردہ کے قربت کرے آخر متنبہ ہوا اور

توبہ کہا اللہ توبہ نصوح مشہور ہوا یہ افسانہ اصل ہے یا غلط بینوا توجروا **جواب** توبہ نصوح عبارت
ہے توبہ کاملہ سے کہ نصیحت کرنیوالا دوسروں کی ہو اور جو کچھہ عوام مین مشہور ہے بظاہر کچہہ اصل
نہین رکھتا البتہ اسقدر روایات مین وارد ہے کہ بہلول نامی کفن دزد تھا اور مرتکب فعل
شنیع کا میت سے ہواتھا اور پہر توبہ کامل بجالایا اگر تفصیل اس روایت کی مطلوب ہو لکھکر بھیجی
جائے پس نام اوس شخص کا بہلول تھا نصوحا نہ تھا ہو العالم **سئوال** ۶۰۴ زن فاحشہ نے توبہ
پیشہ اپنے سے کیا زر وزیور وحویلی وکنیز کہ رکہتی تھی آیا ان چیزون ہستے راہ خدا مین صرف
کرسکتی ہے یا نہ **جواب** اگر وجوہ حرام سے جمع کیا پس اگر مالکان کو اونکے جانتی ہے مال اون
لوگون کا اونکو حوالہ کرے اور اگر نہین جانتی ہے تو اون لوگونکی طرفسے تصدق کرے ہو العالم۔

فصل دوم در مسائل عہود دستخطی مجتہدین موجودین بالا

سئوال ۶۰۵ ما قولکم مدظلکم اگر کوئی شخص غصہ مین آکر کہے کہ اگر اب اس باورچی کا پکایا کہانا کہاؤن
تو سور کہاؤن اور بعد دو روز کے بمجبوری کہ دوسرا باورچی ممکن نہ تہا اوسی کا پکایا ہوا کہانا کہایا
الحاصل ایسی قسم یا مثل اسکے حلال شئی کو کوئی حالت غصہ مین ایسے طور سے حرام کرے تو عند الشرع
معتبر ہے اور اگر معتبر ہے تو بہر صورت علت شی مذکور اوسپر من حیث الشرع کیونکر ہوگی اور کفارہ بہی اوسکا ہی
یا نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اس قول کا اعتبار نہین اور
کہانا پکایا ہوا اس باورچی کا کہانا جائز ہوگا اور کفارہ کچہہ نہین ہے ہو العالم **سئوال** ۶۰۶ اگر قبل بلوغ
یا بعد قسمین دروغ کہائین خواہ بجہالت یا سہواً اور تعداد اونکی معلوم نہین تو شرعاً ان اقسام کا
کچہہ اعتبار ہے یا نہ اور اگر ہے تو کیا کفارہ ہے اور فی نفسہ کفارہ ہے یا نہ مفصلاً ارشاد ہو بینوا توجروا
جواب قسم جہوٹ کہانا گناہ ہے اور قسم دروغ ماضی پر اسکا کفارہ نہین ہے ہان اگر
قسم شرعی کہائے اور قسم شرعی منعقد ہو تو اوسکا کفارہ ہے اگر خلاف قسم عمل مین لائے مثلاً

قسم کہائی کہ فلان تاریخ روزہ رکہونگا اور روزہ نرکہے اوسکا کفارہ ہے اور کفارہ مین آزاد کرنا
بندہ کا یا طعام دس مسکین یا لباس اونکا پس اگر عاجز ہو ان سب امور سے تو تین روزہ رکہے
ہو العالم ۶۰۷ **سئوال** کیا فرماتے ہین علمای دین مدظلہ از روی ملت اثنا عشریہ درمیان عہد و
یمین و نذر کے کیا فرق ہے تفصیل اسکی جداگانہ بعبارت اردو عام فہم بیب رقم فرمائیے
جواب صیغۂ یمین نذر اور عہد اور یمین کے فرق ہے صیغہ نذر کا للہ علیّ ہے مثلاً کہے کہ
اگر خدا فرزند عطا کند پس برای خداست بر من کہ اینقدر زر بمومنین بدہم مثلاً ان
اعطیت ولداً فللہ علی کذا اور بجای کذا جو نذر کرے اوسے ذکر کرے اور صیغہ
عہد کا عاہدت اللہ ہے اور صیغہ قسم کا واللہ باللہ ہے اور شرائط اور احکام نذر و عہد
و قسم باہم متماثل ہین اور تفصیل اوسکی کتب فقہیہ سے معلوم ہو سکتی ہے ہو العالم
۶۰۸ **سئوال** زید نے بسبیل تذکرہ کہا کہ قسم خدا کی آج کہانا نہ کہاؤنگا پہر اوسنے کہانا کہایا تو
کیا کفارہ ادا کرے کہ اوسکے مواخذہ سے بری ہو **جواب** اگر نیت قسم کی نہ تہی اور
بلا نیت قسم زبان پر جاری ہوئی تو کچہہ کفارہ نہین ہے اور کفارہ قسم دے تو احوط ہوگا
ہو العالم ۶۰۹ **سئوال** کیا ارشاد ہے علما دین کا اس مسئلہ مین کہ اگر کوئی شخص کسی امر مین قسم
کہائے اور عمداً خواہ سہواً اوسی فعل کو پہر کرے تو کیا کفارہ اوسپر لازم آویگا بینوا توجروا
جواب درصورت انعقاد قسم بوجہ شرعی جب مخالفت کریگا عمداً تو اوسکا کفارہ یہ ہے
کہ ایک بندہ آزاد کرے یا دس مسکین کو کہانا کہلاوے سیر کرکے یا اونکو لباس دے پس
اگر ان سب باتون سے عاجز ہو تو تین روزہ پیہم رکہے اور درصورتیکہ مخالفت بسہو و نسیان کی
ہے تو کفارہ واجب نہین ہے ہو العالم ۶۱۰ **سئوال** قسم شرعی کے واقع کرنیکا کیا طریقہ ہے
مفصلاً و مشروحاً ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** اگر یون کہے کہ واللہ مین فلان کام

کرونگا یا ترک کرونگا تو باتحقق شرائط دیگر انعقاد یمین ہوگا ہو العالم **سوال** [۶۱۱] زید نے

ایک معاملہ سودی پر بکر سے کلام اللہ درمیان مین رکھکر عہد کیا کہ یہ معاملہ ہم تیرے ساتھہ ابد تک پڑے

کرینگے اور نوشت وخواند اقراری کاغذ سادہ پر کردیا اس درمیان مین وہی معاملہ زید کا بلاسودی عمرو

سے قرار پایا چونکہ نوشت خواند معاملہ مقبول عدالت انگریزی نہ تہا زید نے اوس معاملہ سابق

سے انحراف کیا اور معاملہ عمرو سے بلاسودی کردیا مگر بروقت کرنے معاملہ بنے سودی

عمرو کے بکر بہی اوس معاملہ پر راضی ہوا کہ مین بہی بلاسودی معاملہ کرتا ہون مجہسے معاملہ

کرو مگر چونکہ زید کو چند در چند نقصان آیندہ اپنا متصور تہا اس باعث سے مجبورانہ اوس نے

معاملہ سابق کو انقطاع کرکے معاملہ مذکورہ ساتہہ عمرو کے کردیا تو اس صورت مین زید مذکور

بوجہ فسخ کرنے معاہدہ مذکورہ کے ماخوذ عند اللہ وعند الرسول ہوگا و یا نہین اور درصورت

ماخوذ ہونیکے کوئی کفارہ و یا کوئی امر ایسا ہے کہ زید مواخذہ عہد سابق سے بری الذمہ ہو سکے

اور اکثر استفتاء مین نظر سے گزرا ہے کہ اگر قسم شرعی نہو تو اوسپر کفارہ لازم نہوگا پس مراد

قسم شرعی سے کون قسم ہے کہ جسپر کفارہ لازم آتا ہے اور کفارہ دینے سے انسان بالکل

بری الذمہ ہوتا ہے یا کچہہ جرم اوسپر باقی رہتا ہے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب صورت مذکورہ مین زید بسبب فسخ عہد معاملہ سودی گنہگار نہوگا اور اس مقام

پر چونکہ قسم منعقد نہین ہوئی لہذا کفارہ اوسکا لازم نہین ہے ہو العالم **سوال** [۶۱۲]

دربارۂ عہد جو سابق مین مسئلہ روانہ کیا تہا اوسپر جواب ارقام ہوا کہ بسبب فسخ عہد معاملہ

سودی مستفتی گنہگار نہوگا اور کفارہ بہی لازم نہین ہے اب یہ خدشہ واقع ہے کہ بوجہہ

ناواقفیت مسئلہ جو عہد خلاف شرع بد میانگی کلام اللہ اوسنے واقع کیا اسمین وہ عند اللہ

وعند الرسول ماخوذ تو نہوگا کیونکہ معاملہ ناجائز مین اوسنے ازراہ غلطی قسم واقع کی ہے اور اگر

اس باعث سے وہ گنہگار ہوگا تو کیا کفارہ اوسپر لازم آئیگا **جواب** درصورت مذکورہ ظاہراً بسبب جہالت معذور ہوگا اور کفارہ مطلقاً لازم نہین ہوالعالم۔

مسئلہ دستخطی مولانا سید بندہ حسین صاحب قبلہ

سوال ۲۱۳ زید اور بکر مین باخود ہا ایک معاملہ ہٹوا یعنی زر بہرنا یا زرپیشگی قرضہ سودی قرار پایا اور آپس مین اس معاملہ مین معاہدہ بدرمیانگی کلام اللہ ہوا کہ یہ معاملہ باخود ہا حسب قرارداد اسوقت کے بعد ایک ماہ و یا دو ماہ ہوجائیگا اس عرصہ مین معاملہ زید کا بلاسودی عمر سے قرار پایا اور زید نے اوس معاملہ کو بکر سے نہ کر کے عمر سے کیا آیا زید اس بارہ مین ماخوذ عنداللہ وعندالرسول ہوگا و یا نہین اور کوئی کفارہ اس بارہ مین زید کو ممکن ہے یا نہین اور اگر ممکن ہو تو ارشاد فرمایا جاوے کہ اسکا کفارہ کیا ہے جو عنداللہ اور عندالرسول اس مظلمہ سے زید بری ہو اور بکر بوقت دینے روپیہ بلاسودی عمر کے خود بہی واسطے دینے روپیہ بلاسودی کے مستعد ہوا مگر چونکہ زید کو اوسوقت مصلحت نہ تہی اس باعث سے خلاف مصلحت سمجھکر معاملہ بکر سے نکر کے ساتہہ عمر کے کیا لہذا امیدوار ہے کہ جواب اس مسئلہ کا بہت شرح و بسط سے بزبان اُردو سلیس صاف صاف ارقام فرمائیے بعید از توجہ نہوگا **جواب** اگر محض وعدہ ہوا ہے کسی معاملہ کا تو جبتک کہ ایقاع صیغہ بروجہ شرعی نہوگا احدہما دوسرے کو الزام نہین دیسکتے اور اسی طرح کفارہ غیر قسم شرعی پر لازم نہوگا ہوالعالم **سوال** ۲۱۴ کیا فرماتے ہین علمای دین بیچ اس مسئلہ کے کہ زید نے حلف دروغ کیا ہو اور بعد اوسکے زید ادای کفارہ اوسکا چاہے اس صورت مین بیان ہو اور حکم جاری فرمائیے بینوا توجروا **جواب** اگر کوئی شخص جہونٹ بولا اور اوسپر دروغ قسم کہائی پس اگر بسبب اسکے کسی مومن کی ہتک حرمت یا نقصان مال ہوا ہے تو رد مظلمہ اور عوض نقصان اولاً اور استغفار و توبہ ثانیاً

واجب ہے اور اگر کسیکا کچھ نقصان اور کسر شان نہین ہوا ہے پس توبہ و استغفار کافی ہے اور کچھ کفارہ اسکا شرعاً نہین ہے اگرچہ گناہ کبیرہ ہے

باب ہشتم دربیان مسائل صوم مشتمل بر پنج فصل

مع ایک تتمہ

فصل اول در فضایل روزہ از زبدۃ الاعمال و مسایل احکام صوم واجب و مبطلات و مکروہات و کفارہ روزہ دستخطی جناب مجتہد العصر میر آغا صاحب و جناب سید العلما صاحب مدظلہ

بسند معتبر سے ہے یہ خبر — از علی ابن موسیٰ جعفر
کہ جناب رسول اکرم نے — اشرف خلق و فخر عالم نے
ایک دن خطبۂ بلیغ پڑھا — دن وہ آخر تہا ماہ شعبان کا
اور بولا وہ ہادی مردم — ایہا الناس ٹھیک جانو تم
رخ تمہاری طرف کو پھیرا ہے — اوس مہینے نے جو خدا کا ہے
ساتھ آمرزش اور رحمت کے — ساتھ غفران اور برکت کے
وہ مہینا کہ آگے خالق کے — متبرک ہے سب مہینوں سے
اور بہتر ہین رات و دن اوسکے — سب دنون اور تمام راتون سے

اور ہین اوسکی ساعتین بہتر	غیر ساعات سے کرو باور
ماہ ہے وہ مبارک و نیکو	کہ طلب اوسمین ہے کیا تمکو
سمت اللہ کی ضیافت کے	اور جانب خدا کی دعوت کے
تم سب اوس ماہ نیک مین ہوگے	صاحبان کرامت حق سے
اور تم سب کی رکہتی ہین سانسین	حق کی تسبیح کا ثواب اوسمین
اور سونا ثواب ہے رکہتا	اوسمین معبود کی عبادت کا
اور مقبول بارگاہ رب	اوسمین اعمال ہین تمہارے سب
اور دعائین بہی اوسمین تم سب کی	مستجاب اور قبول ہین ہوتی
پس ہو سائل خدا سے تم اپنے	پاک دل اور درست نیت سے
کہ وہ توفیق روزہ داری دے	ذوق قرآن پڑہنے کا بخشے
بدرستی کہ ہے شقی وہ شوم	کہ رہے اس مہینے مین محروم
حق کی آمرزش اور رحمت سے	اور غفران رب عزت سے
یہ روایت کہ ہے طویل کمال	اختصاراً لکھی کہ ہو نہ ملال

بیان اثبات ماہ و اوقات روزہ از کتاب زینۃ العباد

جان کہ ثابت ہوتی ہے پہلی تاریخ رمضان اور مہینے کی چند چیزون سے **پہلی** دیکھنے سے ہلال کے اگر یقین حاصل ہو دیکھنے والے کو **دوسری** سباع سے **تیسری** گواہی سے دو مرد عادل کے **چوتھی** گزرنے سے تیس دنون کے **پانچوین** حکم حاکم شرع سے اگر یقین اوسکی خطا کا نہو اور اگر روزہ رکہے روز شک مین بہ نیت رمضان کے یا اس نیت سے کہ اگر رمضان ہے تو رمضان مین اور شعبان مین ہے تو روزہ سنتی

شعبان مین محسوب ہو روزہ باطل ہے اور اگر بقصد آخر شعبان بہ نیت سنت یا بقصد واجب
مثل قضاے رمضان کے روزہ رکھے اور بعد غروب کے معلوم ہو کہ پہلی تاریخ رمضان کی
تہی تو وہ روزہ ایسے رمضان مین حساب ہوگا اور جان کہ حقیقت روزے کی باز رکہنا
ہے مکلف کا اپنے کو وقت مخصوص مین مخصوص چیزون سے کہ انشاء اللہ تعالے
بتفصیل بیان ہونگے اور ابتدا وقت روزے کی طلوع صبح صادق سے ہے اور آخر اوسکا
غائب ہونا حمرت مشرق یعنی پورب کی سرخی کا ہے اور وقت نیت کا روزہ غیر معین مین مثل
قضاے رمضان اور نذر مطلق کے اول شب سے قبل زوال آفتاب تک ہے اور روزہ
رمضان اور نذر معین کے لئے نیت کا وقت اول شب سے صبح صادق تک ہے حالت اختیار
مین اور اگر بہول گیا ہو یا مسافر حاضر ہو جاوے یا مریض صحیح ہو جاوے تو فوراً لازم ہے
کہ قبل زوال شمس کے نیت کر لے اور ہو سکتا ہے نیت کرے شب اول ماہ رمضان
مین کہ تمام ماہ رمضان کے روزے رکہتا ہون مین واجب واسطے خوشی خدا کے اور
بہتر یہ ہے کہ ہر شب رمضان مین بہی تجدید نیت کرے کہ کل روزہ رکہونگا مین رمضان کا
واجب واسطے خوشی خدا کے **سوال** ۶۱۵ ایام ماہ مبارک مین روزہ دار کو تازی مسواک
کرنا درست ہے یا نہین کسواسطے کہ اسمین رطوبت بہت نکلتی ہے بینوا توجروا **جواب**
بہتر اجتناب ہے ہو العالم **سوال** ۶۱۶ اگر کوئی شخص ماہ مبارک رمضان مین مسئلہ دروغ
بیان کرے تو روزہ اوسکا صحیح ہوگا یا نہین بینوا توجروا **جواب** مسئلہ جہوٹ بیان
کرنا گناہ کبیرہ ہے خصوصاً صایم کو ماہ رمضان مین اور احوط قضا و کفارہ ہے ہو العالم
سوال ۶۱۷ اگر کوئی شخص بے اختیار ماہ رمضان مین قی کرے تو روزہ اوسکا صحیح ہوگا یا
نہین بینوا توجروا **جواب** جب بدون ارادہ قی ہو تو روزہ صحیح ہے ہو العالم

سوال ۶۱۸ ایک شخص نے روزہ ماہ رمضان کے بہت قضا کیے ہین اور اسمین طاقت کفارہ دینے کی نہین ہے تو اس صورت مین وہ شخص کیا کریگا بینوا توجروا جواب جس روزہ کا کفارہ ادا کر سکتا ہے اوسکو ادا کرے اور جسکا کفارہ نہین دیسکتا ہے یعنی کوئی خصلت خصال ثلثہ کفارہ مین سے کامل بجا نہین لاسکتا پس ظاہر احوط یہ ہے کہ جسقدر اطعام مستحقین ہو سکے بجا لاوے اور باوجود اسکے جسقدر روزہ ممکن ہون رکھے اور توبہ و استغفار بھی کرے ہو العالم سوال ۶۱۹ پسر سیزدہ سالہ یا چہاردہ سالہ روزہ وغیرہ اوسپر واجب ہے یا نہ جواب اگر خروج منی کا نہین ہوا اور نہ موی خشن عانہ پر ہون تو پسر سیزدہ سالہ مکلف نہین ہے علی الظاہر الاشہر اور تحقق بلوغ بتمامی چہاردہ سالہ محل اشکال ہے والا حتیاط مطلوب علی کل حال ہو العالم سوال ۶۲۰ اکثر روزہ دار بوقت افطار یا بعد افطار روزہ کے تماکو خشک حقہ مین زور سے کش کرتے ہین بحدیکہ سرور ہوکر نشہ ہوجاتا ہے تو روزہ سالم رہیگا یا کیا اور صایم گنہگار ہوگا یا نہ جواب اگر بعد غروب آفتاب اور زوال حمرت مشرقیہ روزہ کو بطریق مذکور افطار کیا تو روزہ مین کچہہ خلل نہین اور تماکو خالص متعارف مسکر نہین ہے اگرچہ بعض اوقات مین کچہہ مضرت اوس سے مثل غشی وغیرہ حاصل ہو پس اگر کسی وقت خاص مین بہ نہج خاص گمان ضرر کا ہو تو اوس وقت مین اوس طور پر استعمال اوسکا جائز نہوگا اور درصورت مذکورہ تعمد استعمال مین گنہگار ہوگا والا فلا ہو العالم۔

سوال ۶۲۱ کیا فرماتے ہین علماء دین صایم اگر وقت پر حالت جہل مین یا حالت علم مین افطار نہ کرے تو روزہ اوسکا صحیح ہوگا یا نہ جواب صورت مرقومہ مین روزہ صحیح ہوگا ہو العالم

سوال ۶۲۲ علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین اوس عورت کو کہ لڑکا اوسکا خورد سال ہے صوم رکہنا چاہیے یا نہین اور اگر صوم نرکہے تو مدت

چھوڑنے صوم کی تعیین ہے یا نہ اور اگر معین ہے کیا تعین ہے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا
جواب وہ عورت کہ لڑکی کو دودہ پلاوے اگر بسبب روزہ کے گمان ضرر ہو بہ نسبت
اوس طفل کے اور امکان ارضاع دوسری عورت سے نہو پس روزہ کو ترک کرے اور بعد زوال
عذر قضا کرے اور عوض ہر صوم فائت کے ایک مُد گندم تصدق کرے اور وزن مُد بحساب
سیر نمبری انگریزی تین پاؤ ایک ماشہ و ایک رتی ہے ہو العالم **سوال** ۶۲۳ کیا فرماتے ہین
علمای دین و مفتیان شرع متین کہ صوم مین تحصیل علم انگریزی واسطے معاش کے کرنا
اور الفاظ اوسکے اوپر زبان کے جاری کرنا درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب**
بیچ علم مذکور کے اگر کوئی چیز منافی شرع شریف کے نہو اور تحصیل اوسکا واسطے اکتساب معاش وجہ
حلال سے ہو پڑہنا اوسکا صوم و غیر صوم مین جائز ہوگا و الا فلا ہو العالم **سوال** ۶۲۴ اسمین کیا
ارشاد ہے قبلہ و کعبہ کا کہ انسان بہت رات خیال کر کے غیر وقت مین کہ جب وقت اوسکا
نہ ہو مثلاً یہ خیال کرے کہ ابہی چار نہ بجے ہونگے اور چار گہنٹہ بجگئے ہون سحری کہاوے اور
بعد مین معلوم ہووے تو اب تلافی اوسکی کیا کرے اور اس صورت مین روزہ اوسکا صحیح
ہوگا یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر بعد استعمال مفطر معلوم ہوا کہ صبح کے وقت استعمال
مفطر ہوا ہے اور قبل اسکے تحقیق و دریافت صبح نہ کی تہی تو اوس روزہ کو رکہے اور
اوسکی قضا بجالاوے اور اگر معلوم نہو العبد ازان یہ کہ مفطر صبح کو مستعمل ہوا ہے تو
بلکہ قضا ضرور نہین ہو العالم **سوال** ۶۲۵ بسبب ابر اگر حمرت مشرقیہ زائل ہو اور کوئی
شخص روزہ افطار کرے اور بعد لمحہ چند بعد دفعہ ابر آفتاب بر آمد ہو پس کیا حکم ہے
اس صورت مین قضای صوم واجب ہے یا نہ یا قضا و کفارہ دونون **جواب**
اوپر اوس شخص کے قضا اوس روزہ کی لازم ہے اور اگر باوجود عدم گمان شب

بعجز واحتمال غروب آفتاب افطار کیا پس کفارہ دینا بھی لازم ہے ہو العالم **سوال** ۶۲۶ سر مین
تیل ڈالنا دن کو ماہ صیام مین کیسا ہے بینوا توجروا **جواب** کچھ مضایقہ نہین ہے
ہو العالم **سوال** ۶۲۷ کیا ارشاد ہے کلمات فحش کے صادر ہونے سے حرمت روزہ مین فرق
آتا ہے اور اگر صایم بوجہ غیض وغصہ کے زبان پر لاوے اور حالت غصہ مین یہ بھی خیال
نرہے کہ آیا یہ امر جائز ہے یا ناجائز ہے اور اوس سے ایسی حرکت وقوع مین آوے تو روزہ
کی حرمت مین فرق آجائیگا یا نہین بینوا توجروا **جواب** روزہ کے احترام مین فرق ہوگا
اگر اختیاراً فحش گوئی کے لیکن بنا بر قول مشہور روزہ باطل نہوگا ہو العالم **سوال** ۶۲۸
بکر نے بہت رات جان کر کہ جب وقت سحری کا نرہا تہا سحری کہائی بعدہ معلوم ہوا اب
تلافی اوسکی کیا کرے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر بعد سحور معلوم ہوگیا
کہ استعمال مفطر وقت صبح واقع ہوا تہا اور پہلے سے دریافت صبح نہین کیا تو اوسدن
روزہ رکہے اور اوسکی قضا کرے اور اگر صبح کا یقین نہوا بعد سحور کے تو حاجت قضا کی نہین ہے
ہو العالم **سوال** ۶۲۹ احمد صحیح وتندرست ہی اور چاہتا ہے کہ روزہ ماہ رمضان نرکہے اور دوسرے
شخص عمرو بکر سے روزہ رکہوائے اور اجرت اوسکی دیوے اور ثواب روزہ بنام خود ہبہ کراوے
اس صورت مین جوابدہی روزہ احمد سے ہوگا یا نہین مشرح ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب**
صورت مرقومہ مین شخص زندہ کی طرف سے دوسرا شخص روزہ نہین رکہہ سکتا ہے پس مسمی احمد
مذکور مواخذہ دار اور گنہگار ہوگا ہو العالم **سوال** ۶۳۰ تیسوین شعبان کہ یوم الشک ہے
اوسدن نیت روزہ کی قربتاً کرسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** کرسکتا ہے ہو العالم
سوال ۶۳۱ ماتولکم مدظلکم روزہ مین کتنی رات باقی رہے سے ترک آب وطعام کرنا چاہیے اور اگر روزہ
دار کو تمیز رات کی نہوئی اور دو تین آدمیون سے پوچھے وہ کہین کہ ابھی رات زیادہ ہے باعتبار اسکے

سحر کہا لیوے اور تہوڑی دیر کے بعد علامت صبح کاذب کی ظاہر ہووے تو روزہ اوسکا صحیح ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** صورت مذکورہ مین روزہ اوسکا صحیح ہے اور صبح کا جبتک ظن نہو شب کو استعمال مفطر کر سکتا ہے ہوالعالم **سوال** ۶۳۲ زید صائم ہے اور بوجہ سفر ناجائز ترک روزہ کہنا اور ایسے مقام پر وارد ہوا کہ وہان سوای مٹی کے دوسری چیز نہین ہے اور وقت افطار روزہ ہوگیا ایسی حالت مین مٹی سے افطار روزہ کرے یا نہ **جواب** مٹی کا کہانا صورت مذکورہ مین جائز نہین ہے ہوالعالم **سوال** ۶۳۳ غرغرہ ادویہ صوم مین اس طور پر کرنا کہ نیچے حلق کے نہ جاوے نزدیک آپکے جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** احوط اجتناب ہے ہوالعالم **سوال** ۶۳۴ ما قولکم مدظلکم اندرین مسئلہ کہ روزہ مین مسواک شاخ درخت نیب سے کرنا کہ پہونچنا تلخی اوسکی کالابدی ہے جائز ہے یا نہ **جواب** حال صوم مین ترک اوسکا احوط ہے ہوالعالم **سوال** ۶۳۵ کیا ارشاد ہے اس بارہ مین کہ مثلاً زید کو عارضہ ہے اگر تہوڑی ہی دیر حقہ نہ پیے تو بیمار ہو جائے پس ایسی حالت مین زید کو حقہ پینا کیسا ہے بینوا توجروا **جواب** قول اصح حقہ پینا و دود تماکو کا زیر حلق پہونچانا افطار صوم مین حکم آب وطعام کا رکہتا ہے ہوالعالم۔

سید محمد باقر رشتی

سوال ۶۳۶ اگر عورت ایام صوم مین پانی کے اندر جاوے بدون اسکے کہ سر کو زیر آب داخل کرے تو کچہ مضایقہ ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** داخل ہونا عورت کا پانی مین بوقت صوم جائز ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ پانی مین نہ بیٹھے اور احتیاط شدید ترک جلوس مین ہے ہوالعالم

سید محمد صاحب مرحوم

سوال ۶۳۷ ایک شخص ماہ مبارک رمضان مین بقصد کہانے سحری کے اوٹہا اور تصور کیا

کہ رات باقی ہے اور بغیر تفحص و تجسس اکل و شرب کیا یا یہ کہ وقت کو نہین پہچانتا تہا کہ تفحص
کرے اثنا ے کہانے مین آواز دو تین مؤذن کی سُنی لبعدہ تفحص کیا کچہہ اوسکو نہ معلوم
ہوا کہ صبح طالع ہے یا نہ اور اشتباہ مین رہا کہ شب باقی ہے یا صبح طالع ہوئی یا اوس کو
معلوم ہوا کہ صبح ہے دو تین برس بہی گزر گئے قضاے روزہ ماہ مبارک کو نہ بجالایا پس
کفارہ بہی اس صورت مین لازم ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اس صورت مین
کہ بعد استماع اذان کے تفحص کیا اور صبح ہونا اوسکو مشخص نہوا ایسی صورت مین ظاہر یہ ہے
کہ قضا و کفارہ کچہہ لازم نہو لیکن جسوقت مشخص ہو کہ اکل بعد فجر کے واقع ہوا اور یہ شخص
وقت اکل مین معتقد بقاء لیل ہو ایسی صورت مین قضاء صوم اوس روزہ کا لازم ہے
اور دیر کرنے مین باوجود عدم عذر کے ظاہر یہ ہے کہ کفارہ کہ عبارت ایک مُد گندم سے
ہے لازم ہے اور احتیاط مقتضی رعایت دو مد کا ہے ہو العالم۔

سوال دستخطی سید محمد صاحب مرحوم

سوال ۶۳ شرعی کفارہ ارشاد ہو کہ واسطے اوس شخص کے کہ بلا عذر شرعی روزہ ترک کرتا ہو
تدارک باوجود توبہ و قضا بہی کفارہ دینا ایک مُد یا دو مد ایک آدمی کو کفایت کرتا ہے یا اطعام
ساٹہہ مسکین بعوض ایک صوم کے کرے اور کفارہ ایک مُد یا دو مُد کس جگہہ ہے اور اطعام
شصت مسکین کون مقام پر بینوا توجروا **جواب** کفارہ عمداً افطار روزہ ماہ رمضان
مین بلا عذر شرعی یہ ہے کہ ساٹہہ مسکین کو کہانا کہلاوے یا ساٹہہ روزہ پیاپے رکہے
یا بندہ آزاد کرے اور جسوقت ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلاوے تو دو صورت سے ہے
ایک یہ کہ سیر کہلاوے اور ایک یہ کہ غلہ گندم دیوے اور کم سے کم ایک مُد دے اور علی الاحوط
دو مد ہر مسکین کو مسکین شصت گانہ سے دیوے اور اکتفا او پر ایک مُد و دو مُد واسطے ایک

مسکین کے کیجاتی ہے قضا مریض مین کہ تمام سال عذر اوسکا برقرار رہا اور بعض مواضع دیگر مین ہو العالم

جناب سید حسین صاحب مرحوم

سوال ۶۳۹ ماہ مبارک رمضان مین کتنی رات باقی رہنے سے اکل وشرب وحقہ وغیرہ مفطرات
صیام موقوف کرے اور جو کہ مشہور طلوع صبح ہے لیکن مفہوم نہین ہوتا کہ کسوقت سے
ترک کرنا چاہیے بینوا توجروا **جواب** وقت ترک طلوع صبح صادق ہے ولیکن اندوے
احتیاط ومن باب المقدمہ پیشتر سے ترک کرین اور کوئی حد اوسکی منضبط نہ کرنا چاہیے ہو العالم
سوال ۶۴۰ اشعار مدح اہلبیت علیہم السلام اور مرثیہ بیچ سوز کے حالت صوم ماہ رمضان
مین پڑہنا ثواب رکہتا ہے ویا مکروہ ویا مباح ہوگا **جواب** اشعار مدح اہلبیت علیہم السلام
بہی حالت صوم مین پڑہنا کراہت رکہتا ہے لکن بمعنی اقل ثواب اور اسی طرح سے مراثی کہ مشتمل
اوپر کذب کے ہون اور غنا مین نہ پڑہے جاوین والا حرام ہوگا ہو العالم **سوال** ۶۴۱ اگر کسیکو حالت
صوم مین ڈکار ترش آوے اور ہمراہ آروغ تہوڑی غذا بہی شکم سے منہہ مین آجاوے
اور اوسکو نگل جاوے تو روزہ اوسکا درست ہوگا یا نہ اور اگر حلق مین آوے اور فضائی دہن
تک نہ پہونچے اور اوسکو بلع کرے اس صورت مین کیا حکم ہے اور فقط ڈکار ترش مفطر
ہوسکتی ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** صورت اولی مین روزہ ظاہرا باطل ہوگا اور صورت
ثانیہ مین کچہہ ضرر نہین ہے اور آروغ محض مفطر نہین ہے ہو العالم **سوال** ۶۴۲ اگر ڈکار ترش
کے ساتہہ دانہ غلہ وغیرہ منہہ مین صایم کے آوے اور صایم اوسکو بلع نہ کرے بلکہ فورا منہہ سے
پہینکدے اور سوای ایک مرتبہ کے دوسری بار یہ امر واقع نہو تو صوم باقی رہتا ہے یا نہ در صورت
نباقی رہنے کے امساک کرکے اعادہ کرے یا اعادہ وقضا ضرور نہین ہے اور قی کہ بی عمدا آوے
یعنی خود بخود بے تحریک صائم استفراغ کرے مفطر صوم ہے یا نہین اور قضا کرے یا نہین

بینوا توجروا **جواب** روزہ باقی وصحیح ہے حاجت اعادہ نہین رکہتا اور قی کہ بدون اختیار
واقع ہو مفسد صوم نہین ہے ہو العالم **سئوال** ۶۴۳ اگر حالت مسواک مین اگرچہ اونگلی سے
ہو خون دندان صائم سے باہر آوے روزہ اوسکا صحیح ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** صحیح ہے
لکن خون کو مُنہہ سے باہر ڈالنا چاہیے ہو العالم **سئوال** ۶۴۴ ایک شخص شب ماہ رمضان مین برگ
پان مُنہہ مین رکہکر بدون مضمضہ ونیت صوم نہ کرکے سو رہا اور بعد صبح کے بیدار ہوا اوسوقت
نیت کیا اور مُنہہ کو صاف کیا اس صورت مین روزہ صحیح ہے یا نہ **جواب** درست ہے
اور نیت کہ عبارت ارادہ قلبی سے ہے کہ کل روزہ رکہیگا البتہ شخص مذکور رکہتا ہوگا ہو العالم
سئوال ۶۴۵ ما قولکم مدظلکم ایک شخص کو ماہ مبارک رمضان مین علم نہین ہے کہ کسقدر رات باقی
ہے مگر اسقدر علم رکہتا ہے کہ رات ہے اور کہانے پینے مین مصروف ہوا بعدہ درحالت
اکل وشرب صبح طالع ہوئی اوسیوقت سے ترک مفطرات ونیت صوم عمل مین لایا تو روزہ
اوسکا درست ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر بملاحظہ مراعات صبح مین قصور نہ کیا اور اتفاقاً
صبح حال اکل وشرب مین طالع ہوئی تو مضائقہ نہین رکہتا اور اگر قصور کیا تو امساک اوس
روزہ مین بہ نیت قربت وقضا اوسکی احوط ہے ہو العالم **سئوال** ۶۴۶ ماہ صیام مین کہ اطفال
پنج وشش سالہ باصرار والدین یا بخوشی خود روزہ رکہتے ہین چونکہ روزہ اطفال بابت ماہ
صیام آپ نے مسنون ومستحب ارشاد فرمایا ہے پس اگر کوئی شخص افطار صوم اون کا
بنظر مستحب ہونیکے کرائے مثاب ہوگا یا نہ اور افطار کرانا روزہ اطفال ماہ رمضان
مین جائز ہے یا نہ **جواب** البتہ اطفال مکلف بوجوب کسی چیز کے نہین ہوتے ہین
جو تکلیف کہ واسطے جوانون کے بطرز وجوب تعلق رکہتی ہے واسطے اطفال کے بطور
سنت وتمرین یعنی خوگر کرنا متعلق ہوتی ہے اور افطار کرانا اونکا ایام ماہ مبارک رمضان

مین روزانہ مضائقہ نہین رکھتا لکن جو غرض عمدہ خوگر کرنا اطفال کا بہ عبادت مفروضہ بلوغ سے ہے
تاکہ بعد بلوغ ادا اوسکا اوپر اونکے دشوار و مشکل نہو لہذا اگر تقطیر روزانہ عمل مین نہ لاوین تو بہتر ہے
مگر درصورتیکہ طفل کو چک ہو اور خوگر کرنا اوسکا روزہ سے بتدریج منظور ہے تو مثلاً اول بعد
دوپہر تقطیر اوسکو کرائین و من بعد سہ پہر کو یہانتک کہ بتدریج روزۂ کامل اوسکو حاصل ہو تو
مضائقہ نہین رکھتا اور کوئی گناہ واسطے مفطر کے نہوگا لیکن حصول ثواب پس ہرچند ساتھ
تصریح کے روزۂ اطفال مین کوئی حدیث بیچ تقطیر کذائی کے وارد نہین ہوئی مگر بعض نیابت
احتمال ثواب رکھتا ہے ہو العالم **سوال** مستحقان کفارہ ماہ صیام وغیر آنکہ ساٹھہ مسکین
ہین بالتمام بہم نہین پہونچتے ہین حال اونکا یہ ہے کہ منسوب بہ شیعہ ہین معلوم نہین کہ یہ
لوگ نام دوازدہ امام کو یاد رکھتے ہین یا نہ لکن عند الاستفسار از بعض معلوم ہوا کہ اہلبیت دوازدہ
امام کو دوست رکھتے ہین اور اصحاب ثلثہ وغیرہ پر لعن کرتے ہین اور نام جملہ اماموں کو یاد
نہین رکھتے ہین لکن اعتقاد ساتھہ امامت جملہ انکے وحقیت انکے رکھتے ہین اور علاوہ
اوپر اسکے یہ ہے کہ مشغول پینے مین مسکرات وغیرہ منہیات ہین پس طعام یا جنس لوزن
شرعی ان اشخاص کو دینا چاہیے یا نہ درصورت جواز اگر ایک شخص ان لوگون سے اگر اظہار
کرے کہ آدمی ہمارے گھر مین چار نفر ہین تو حسب بیان اوسکے حصہ اونکا بھی اوسکو دیا
جاوے یا یہ کہ دوسرون سے کہ مثل اونکے طریقہ و اطوار مین ہون تحقیق کرکے دیا جاوے
یا یہ کہ جبتک کہ مردم معتبر سے دریافت نہو اوسکو نہ دین اور بعض آدمی کہ دریوزہ گری کرتے
ہین اور بھیک لیئے آتے ہین پس حال احتیاج ان لوگون کا معلوم ہے مگر شیعہ و سنی ہونا
انکا بھی معلوم نہین و بظاہر مسلم ہین و ضعیف العقل ہین یعنے تمیز حق اور باطل مین بہی
نہین کرتے ہین شاید کہ اگر ان لوگون سے حال مذہب اونکا پوچھین کہینگے کہ ہم دوستدار

اہلبیت ہین وجملاً تبرا دشمنان اونکے سے بھی کرین لیکن شاید نام بنام نہ کرین اس صورت
مین اون لوگون کو دینا چاہیے یا نہ اور درصورتیکہ بعد دینے جملہ ان لوگون کے طعام
یا جنس زیادہ ہو یعنی بچ جاوے اور دوسرے آدمی مثل انکے بہم نہ پہونچین پس کیا کرنا چاہیے
کسواسطے کہ ایک مدت گزری کہ فطرہ کفارہ رکھا ہے اور مستحق یافت نہین ہوتے ہین امید کہ
مشرح گا جواب جملہ مراتبات کا قلمی فرماوین **جواب** اگر ایمان اجمالی رکھتے ہون اور ان
لوگون سے اسلام اور ایمان واحتیاج معلوم ہو تو حاجت بتدقیق زائد نہین ہے مگر احوط
وہ ہے کہ متظاہر بالفسق نہون اور حسن ظاہری رکھتے ہون اور اعتماد اوپر کہنے اِنکے
باب حاجتمندی مین کرسکتے ہین اور درباب تعدد مستحقین خانہ اون لوگونمین اعتماد مشکل
ہے اسوقت تک کہ خبر اونکی محفوف بقرائن ہو اور تکمیل عدد مستحقین ضرور ہے اور اوپر
چندکس معین کے تکرار حصہ کفارہ درست نہین ہے اور اگر بقدر اعداد مطلوب مستحقین نہ ملین اور
دوسری جگہہ بہم پہونچین تو بقیہ کو اوس جگہہ بھیجدینا چاہیے یا اطفال ہونین اگر بہم پہونچین
تو اونکو شریک کرین ہو العالم +

مسائل دستخطی مجتہد زمانی وعلامہ دورانی وفہامی جناب آغا احمد صاحب بہبہانی اعلی اللہ تعالی مقامہ ودرجاتہ

سوال ۶۴۸ بہت آدمی ہین کہ ماہ مبارک رمضان مین قلیان وحقہ پینا حلال جانتے ہین
اور مبطل صوم نہین جانتے ہین اور تہمت مجتہدین پر دیتے ہین اسبارہ مین آپ کیا ارشاد
فرماتے ہین **جواب** مردمان متقی البتہ صیام مین حقہ نہ پینگے اور فرق میان حالت روزہ
وغیر اوسکے کرینگے ہو العالم **سوال ۶۴۹** یوم الشک مین تردید صیام جائز ہے بنیاوتوجروا

جواب جائز نہین ہو العالم سوال ۶۵۰ نیت روزہ تمام ماہ رمضان اول شب مین کرنا چاہیے
یا ہر شب جدا جدا جواب ہر شب مین احوط ہے ہو العالم سوال ۶۵۱ صوم مین کون پہول
سونگہنا جائز ہے اور کون منع ہے اور سونگہنا مشک وریحان وگل چنبیہ وغیرہ کا جائز ہے
یا نہ جواب سونگہنا ہر علف اور گل خوشبو کا مکروہ ہے خصوصاً گل نرجس اور بعضے علماء
سونگہنا مشک کا مکروہ جانتے ہین اور احوط اجتناب ہے اور بعضے ریحان سے مطلقاً
منع کرتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ عطریات سے مضائقہ نہین ہے ولکن گل ریا مین
سے احوط اجتناب ہے ہو العالم سوال ۶۵۲ مکان غصبی مین روزہ درست ہے بینوا توجروا
جواب صحیح ہے ہو العالم سوال ۶۵۳ ماہ مبارک رمضان مین سحر کہاتے ہین اور صبح کو
گوشت سوراخہای دندان سے نکلتا ہے تو روزہ صحیح ہے یا نہین جواب اگر پہینکدے
تو کچہہ مضائقہ نہین ہے اور نہ کہالے کہ مبطل صوم ہے ہو العالم سوال ۶۵۴ دہن صائم مین
لعاب بہت آتا ہے اوسکے نگل جانیسے روزہ باطل ہوتا ہے یا نہین بینوا توجروا جواب
مضائقہ نہین ہے لیکن بشرطیکہ بلغم نہو ہو العالم سوال ۶۵۵ بلغم دماغ سے نیچے آیا اور صائم
نے قصد بہت کیا کہ منہہ سے باہر پہینکے مگر نہ پہینک سکا اور پیٹ مین چلا گیا تو روزہ صحیح
ہے یا نہ جواب اگر اختیار نہ رکہتا تہا تو مضائقہ نہین ہے ہو العالم سوال ۶۵۶ ماہ مبارک
رمضان مین اگر سہو سے صائم آب یا لقمہ کہاوے تو روزہ صحیح ہے یا قضا وکفارہ رکہتا ہے
ویا نہین بینوا توجروا جواب صحیح ہے اور کفارہ نہین رکہتا ہو العالم سوال ۶۵۷ جوز
وکشمش سے مردمان یہانکے افطار نہین کرتے ہین بلکہ کہانے مین اوسکے غیر ایام مین بہت
گفتگو رکہتے ہین آپ کیا ارشاد فرماتے ہین جواب افطار بشیرینی مثل شکر وغیرہ کے مستحب
ہے اور کہانا جوز وکشمش کا مکروہ جاننا ہم نہین جانتے کہ کس راہ سے ہے ہو العالم سوال ۶۵۸

صوم مین خلال کر سکتے ہین یا نہ اور کان مین دوا ڈال سکتے ہین **جواب** احوط ترک ہے
ہو العالم **سوال** ۶۵۹ مسواک کرنا ایام صیام مین اور ملنا منجن کا بوقت دہونے منہہ کے روزہ کو
درست ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** بسم اللہ والحمد للہ۔ مضائقہ نہین ہے اور سنون اگر داخل
حلق نہو تو استعمال مین اوسکے بہی مضائقہ نہین ہے ہو العالم **سوال** ۶۶۰ اگر صائم بستر زن
حرام یا حلال اور اوپر ستر مرد کے عمداً یا سہواً نظر کرے یا ستر اپنا دوسرون کو دکہلاوے یا ساتہہ
زن حلال یا حرام کے مساس اور اختلاط کرے اور مردستر اپنا اوپر ستر زن کے چہوڑے
اور اوس سے خروج منی نہو تو روزہ اوسکا صحیح ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** سب افعال
مکروہ ہین و اخراج منی عمداً و یا حشفہ داخل فرج کرنا موجب بطلان و قضا و کفارہ ہے
ہو العالم **سوال** ۶۶۱ اگر کوئی شخص روزہ واجب یا سنت کو وقت افطار افطار نہ کرے اور بعد گزرنے
چار گہری رات یا ایک پاس شب کے افطار کرے عمداً یا سہواً یا بعذر دعوت کیونکہ حال دعوت
مین صائم کو کہانا اور افطار کرنا اپنے گہر درست نہین ہے اس صورت مین روزہ اوسکا
باطل و مکروہ ہوتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** بسم اللہ تعالی مضائقہ نہین ہے اور
بعد از غروب اپنے کو صائم نہ سمجہین ہو العالم۔

فصل دوم دربیان مسائل صوم جنب و حائض وغیرہ و احکام غسل صائم دستخطی حافظ شریعت غرا و مروج ملت بیضا جناب میر آغا صاحب و حاجی الحرمین الشریفین کریم ابن کریم سید العلما جناب سید محمد ابراہیم صاحب دام الطافکم

سوال ٦٦٢ ایک شخص کو ماہ مبارک مین نہانے کی حاجت ہوئی مگر اوسکو یہ مسئلہ نہین معلوم تھا کہ کسی خوف سے اگر طہارت نہ کرسکے تو تیمم کرکے صبح کو غسل کرے اوسنے دو گھڑی دن چڑہے غسل کیا تو روزہ اوسکا صحیح رہا یا نہین بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین روزے کی قضا کرے اور احوط یہ ہے کہ کفارہ بہی دے ہو العالم **سوال ٦٦٣** عورت حیض سے پاک ہوئی اور باعث عذر شرعی کے غسل نہین کرسکتی ہے تیمم کرکے روزہ رکہتی ہے شوہر اوسکا اوسکے ساتہہ مقاربت کرسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** غیر حالت صوم مین مباشرت اوسکے ساتہہ جائز ہے ہو العالم **سوال ٦٦٤** ایک شخص قریب دوپہر کے ماہ رمضان مین محتلم ہوا اور شام تک عمداً غسل نہین کیا تو روزہ اوسکا صحیح ہوگا یا نہین **جواب** صحیح ہوگا لیکن غسل اوسکو واسطے نماز کے واجب تہا پس اگر غسل نہین کیا اور نماز نہین پڑہی تو گنہگار ہوگا ہو العالم **سوال ٦٦٥** ایک عورت نے عمداً روزہ ماہ مبارک رمضان کا ترک کیا بعد دو گہڑی کے حیض سے ہوئی تو قضا و کفارہ دونون لازم ہے یا فقط قضا **جواب** صورت مرقومہ مین قضاء صوم واجب اور کفارہ دینا احوط ہے ہو العالم **سوال ٦٦٦** کیا فرماتے ہین علماء دین اندرین مسئلہ بیچ صفحہ آٹھوین روضۃ الاحکام رسالہ چہارم کے کہ تحریر ہے شخصی از امام جعفر گفت مردے در روزہ از زن نزدیکی بکند درحالیکہ زن صائمہ باشد فرمود صوم او را نمی شکند و نیست بر و غسل اسکا مطلب ارشاد فرمائیے **جواب** روایت مذکورہ سے جواز فعل مذکور اور عدم جواز کچہہ مستفاد نہین ہوتا اور نہ اوسکا تعرض ہے البتہ عدم فساد صوم اور عدم وجوب غسل بدون انزال ظاہر ہوتا ہے اور بنا بر شمول روایت مذکورہ بعض علمانے وہ قول اختیار کیا ہے لیکن یہ قول ضعیف ہے اور روایت متروک العمل ہے اور بسبب ضعف کے غیر مستند اور

اور قول مشہور یہ ہے کہ اوس فعل سے روزہ باطل ہو جائیگا دونون کا اور غسل بہی واجب
ہوگا دونون پر اور یہ قول قوت رکہتا ہے ہو العالم سوال ۶۶۷ کیا فرماتے ہین علماے دین
اس مسئلہ مین کہ زن زچہ نماز و روزہ ماہ رمضان جو زچہ خانہ مین قضا ہوئی ہین بعد فراغت
زچہ خانہ یعنی مسدودی خون نفاس ادا کریگی یا نہ اور اسی طرح ایام حیض کی نماز و روزہ
کا بجا لانا بعد ماہ رمضان اوسکے ذمہ ہوگا یا بری ہوگی بینوا توجروا **جواب**
ایام حیض و نفاس مین جو نمازین ترک ہوئی ہین اونکی قضا نہین ہے البتہ روزہ جو ترک
ہوئے ہین اونکی قضا بجالانا واجب ہے ہو العالم **سوال ۶۶۸** اگر ماہ رمضان المبارک
مین دن کو سو رہے اور ضرورت غسل کی ہو جائے اور فورًا اوٹہکر غسل کرے تو روزہ
صحیح رہیگا یا نہ **جواب** صحیح ہوگا ہو العالم **سوال ۶۶۹** روزہ دار شب کو محتلم ہوا یا صحبت
زن حلالہ سے کی اور بوجہ بیماری یا ضرر غسل نہ کر سکا تو کتاب تحفۃ العوام وغیرہ مین لکہا ہے
کہ بعد طہارت نجاست خارجیہ تیمم کرے اور تا صبح تیمم نہ توڑے بعد اسکے صبح کو غسل کر لے
اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ تیمم بوقت صبح قبل غسل شکست ہو جائے تو روزہ مین
کچہ خلل تو نہوگا اور کتنے دن حرج ہے اور باقی رہنے تک صائم غسل کرے کیونکہ بوقت
صبح غسل سے خوف مضرت ہوتا ہے اور تیمم بہی زیادہ دن ہونے تک باقی نہین رہ سکتا
اور اگر غسل مین خوف سمجہے اور روزہ بوجہ خیال یقینی اس امر کے کہ شاید نہانے سے
بیمار ہو جاؤن و یا چار یا پانچ روز تا رفع خیال ضرر غسل نہ کرے تو دربارہ روزہ ایسے شخص
کے کیا حکم ہے اور نماز تو تیمم کر کے ادا کر سکتا ہے یا اوسمین بہی کچہ حرج واقع ہوگا دربارہ
شکست تیمم بہی مفصل ارشاد فرمائیگا بینوا توجروا **جواب** ماہ رمضان مین جب غسل
شب سے معذور ہو تو آخر شب تیمم کر کے جاگتا رہے جب صبح صادق ظاہر و روشن ہو جائے

تو بہر تیمم کا منتقض ہونا مفسد صوم نہین اور قبل صبح بہی اگر ضرورت نقض تیمم ہو تو تیمم توڑ کر بعد رفع ضرورت
بلا تاخیر و تساہل تیمم بدل غسل بار دیگر کرلے جب بہی روزہ صحیح ہوگا اور جب نماز صبح بطہارت
معتبرہ شرعیہ پڑہ چکا لیکن غسل بسبب عذر نہین کیا تو بعد اوسکے اب حاجت تیمم نہین ہے
تا زوال شمس بعد ازان پہر طہارت شرعیہ کی ضرورت واسطے ظہرین کے ہوگی اور اسی طرح
واسطے مغربین کے اور اگر کئی دن غسل سے معذور رہا ہے تو واسطے صوم کے آخر شب
تیمم بطریق مذکور کرے اور ہر نماز کے واسطے تیمم بدل غسل کرتا رہے ہو العالم۔

سوال دستخطی جناب سید محمد باقر صاحب رشتی

سوال ۶۷ ایک زن رات کو جنب ہوئی شبہای ماہ صیام سے اور قبل از صبح دہبہ خون کا
بقدر قروش کے دیکہا چونکہ ایام حیض اوسکو نزدیک تھے باین سبب اوسکو یقین حاصل ہوا
کہ حائض ہوئی ترک غسل جنابت کیا یہانتک کہ صبح ہوئی اور دن کو اوسے معلوم ہوا کہ حیض
نہ تہا ولکن روزہ کو افطار نہین کیا ہے آیا روزہ اوسکا صحیح ہے یا نہین وعلی فرض البطلان
قضا لازم ہے یا کفارہ بہی رکہتا ہے **جواب** البتہ دن کو روزہ رکہے اور غسل کرے اور
قضای روزہ قربتاً الی اللہ بجالاوے اور ظاہر یہ ہے کہ کفارہ لازم نہو ہو العالم۔

مسائل دستخطی جناب سید محمد صاحب و سید حسین صاحب مرحوم

سوال ۶۸ روزہ واجبی مین اگر کوئی شخص باوجود دانست اس امر کے کہ بسبب بعض
عوارض کے غسل نہین کرسکتا ہے اور وقت صبح کو از روی غسل طاہر نہین پاسکتا ہے
عمداً اپنے کو جنب کرے اور قربت ساتھ حلیلہ اپنے کے کرے اور قبل از طلوع صبح تیمم بدل
غسل کرے اور پس از برآمد ہونے آفتاب کے غسل آب گرم سے کرے آیا صوم و تیمم
صحیح ہوگا یا نہ **جواب** اگر حمام اوسکے گہر نہو اور دوسری جگہہ حمام مین نہین جا سکتا اور

بغیر حمام مظنہ ضرر رکہتا ہے خواہ غسل آب سرد سے ہو خواہ آب گرم اس صورت مین قبل از صبح
تیمم کرکے بیدار رہے یا صبح کو طہارت پاوے اگر ایسا کرے تو روزہ اوسکا بلا دغدغہ صحیح ہے
اور اگر غسل نہ کرے و غسل مین عذر ہو تو بعضے علما نے فرمایا ہے کہ بدون تیمم بہی روزہ اوسکا
صحیح ہے واحوط حکم سابق ہے اور فعل مذکور ظاہرا ممنوع نہین ہے لیکن اگر مجتنب ہو اور
جنابت سے اپنے کو باز رکہے تو احوط ہوگا ہو العالم **سؤال**[۶۷۲] اگر کسی شخص کو قربت صبح
خواب مین معلوم ہوا کہ مساس یا قربت عورت سے محتلم ہوا ہے اور حالت انزال بہی
عالم خواب مین معلوم ہوا اور آثار منی پاجامہ یا زیر لنگ یا پارچہ دیگر مین نہ پاوے ایسی
حالت مین غسل بیچ حالت روزہ کے اور واسطے نماز وغیرہ عبادات مشروط بطہارت
کے واجب ہے یا نہ یا غسل احتیاطا عمل مین لاوے بینوا توجروا **جواب** واجب نہین
ہے اور نہ حاجت باحتیاط ہے ہو العالم **سؤال**[۶۷۳] کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ
مثلاً ایک عورت روز شنبہ کو حیض سے طاہر ہوئی و روز یکشنبہ کہ طہر مین داخل تہا بسبب عذر
غیر شرعی باین طور کہ عادی ہے غسل کرنے مین ساتہہ آب کثیر و لتعدد ظرف آب وغیرہ باین
سبب نوبت غسل نہ پہونچی اب چاہتی ہے کہ روز دوشنبہ کو صوم رکہے اور قبل از طلوع
صبح بسبب نہونے گہر مین حمام کے و عدم سرانجام آب گرم یا بسبب برودت ہوا غسل
متعذر ہے پس صوم روز دوشنبہ بطور مذکور و صورت مسطور بمحض تیمم قبل از طلوع صبح جائز
ہے یا نہ یا امساک کرکے قضا اوس روزہ کا کرے یا کفارہ دے اور بروز سہ شنبہ صائمہ
ہو پس جو صورت شرعی ہو ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** بدون عذر شرعی
ترک غسل حیض آیا مبطل روزہ ہے یا نہین پس ہمارے علماے رضوان اللہ علیہم کو
اس خصوص مین اختلاف ہے ولکن اشہر و احوط اشتراط ہے پس واسطے اوسکے قضا

لازم ہے بلکہ کفارہ بہی اور اگر روز یکشنبہ کو صوم نہین رکہا ہے اور کوئی چیز مفطرات سے عمل مین لائی ہے قطعاً قضا و کفارہ لازم ہوگا و تیمم بے ضرورت شرعیہ جائز و مجزی نہین ہے ور روز ظہر سے ہر روز قصد صوم لازم ہے یکشنبہ و دوشنبہ و سہ شنبہ سب اس حکم مین داخل ہین اور در صورت ترک غسل بہی بیچ کسی دن کے مفطر عمل مین نہین لاسکتے ہو العالم۔

مسائل دستخطی جناب آغا احمد صاحب بہبہانی مرحوم مغفور

سوال ۶۷۴ ایک شخص بعد طلوع فجر و یا بعد بلند ہوئے آفتاب کے بیدار ہوا اور اوسکو معلوم ہوا کہ مین محتلم ہوا ہون اور اوسی وقت غسل کیا یا اسقدر تاخیر کیا کہ آب غسل بہم پہونچے اور گرم ہو اس صورت مین روزہ اوسکا صحیح ہوگا یا نہ بینوا توجروا **جواب** دونون صورت مین صحیح ہے ہو العالم **سوال** ۶۷۵ ایک شخص صوم مین قریب ہے کہ محتلم ہو اور آنکہہ اوسکی کہلی بسبب صوم ضبط کیا بعدہ اوسکو خیال آیا کہ ضبط موجب امراض ہوتا ہے لہذا بہ نیت اسکے کہ منی اخراج پاوے آنکہہ بند کی اور سو یا و محتلم ہوا اس صورت مین صوم اوسکا باطل ہوا یا نہ و موجب قضا و کفارہ ہے یا نہ **جواب** اگر سویا اور محتلم ہوا مضائقہ نہین ہے اور واجب نہین ہے اگر منی آئی ہے تو اپنے کو بچاوے کس واسطے کہ موجب ضرر ہے لکن کسی عمل انزال کو بیداری مین عمداً بجا نہ لاوے ہو العالم **سوال** ۶۷۶ اگر کوئی صائم دن مین سویا اور پہر دن چڑہے محتلم ہوا اوسی وقت غسل کرے یا تا وقت ظہر تاخیر کرے بینوا توجروا **جواب** اوسی وقت واجب نہین ہے کسواسطے کہ غسل جنابت واجب لغیرہ ہے ولکن احوط غسل کرنا ہے ہو العالم **سوال** ۶۷۷ ایک شخص کو ماہ مبارک رمضان مین احتیاج غسل جنابت کی ہوئی اور وقت بہت تنگ ہے اگر غسل کرتا ہے تو نماز قضا ہوتی ہے پس تیمم سے نماز کرسکتا ہے یا نہ اگر نماز کو تیمم سے بجالاوے روزہ اوسکا صحیح ہوگا یا نہ اور

بعد نماز اوسی وقت غسل کرے یا دوسری نماز کے وقت تک صبر کرے بینوا توجروا
جواب بسم اللہ والحمد للہ۔ تیمم کر کے نماز ادا کرے اور بعد اوسکے غسل بجالاوے
روزہ اوسکا صحیح ہے اور تعجیل غسل مین واجب نہین بلکہ واسطے نماز ظہر کے غسل کرنا چاہیے اور
اگر تعجیل کرے تو بہتر ہے ہو العالم **سوال** ایک شخص ماہ مبارک رمضان مین وقت شب محتلم ہوا
اور بعد طلوع آفتاب چار گھڑی دن چڑہے بعذر غسل کیا ایسی حالت مین روزا اوسکا صحیح ہے
یا قضا و کفارہ اوسپر لازم ہے **جواب** اگر وقت شب بے عذر غسل نہ کیا اور عمداً جنب رہا قضا
و کفارہ کرے ہو العالم **سوال** جناب نے جو سوال اول مین کہ واسطے ادای نماز کے ساتھہ
تیمم کے حکم فرمایا ہے ظاہر ہے کہ بضرورت تنگی وقت ہے مگر بعد اوسکے صائم کو وقت نماز ظہر تک
جنب رہنے مین موجب شک کا ہوتا ہے کسواسطے کہ خود جناب نے سوال دوسرے مین
واسطے غسل کے وقت شب کے تاکید فرمائی ہے اور یہی حکم کتب فقہ مین ثابت ہے امید کہ بہ بیان
قریب الفہم رفع شک فرمایا جاوے **جواب** بسم اللہ والحمد للہ۔ جان کہ اگر کوئی شخص
رمضان مین رات کو جنب ہوا اور رہنا ناممکن و میسر ہے اور غسل نہ کیا تو قضا و کفارہ
اوس پر لازم ہوتا ہے اور اگر ممکن و میسر نہین ہے پس واجب ہے کہ تیمم کرے و صبح
تک تیمم کو نہ توڑے اور اگر وقت تنگ ہے یعنی اوسوقت بیدار ہوا کہ واسطے طلوع آفتاب
کے نہایت قلیل وقت ہے پس تیمم کر کے نماز ادا کرے اور تعجیل واسطے غسل کے اس وقت مین
درمیان روزہ کے لازم نہین ہے کسواسطے کہ غسل جنابت واجب لغیرہ ہے اور بعد نماز
صبح اور طلوع آفتاب کے وہ چیز کہ مشروط بطہارت ہو اوپر اوسکے لازم نہین ہے کہ غسل
واجب ہو پس ادنے تامل سے فرق درمیان ہر دو سوال و جواب واضح ہوتا ہے
ہو العالم

فصل سوم دربیان احکام صوم مریض و معذور و مسافر وغیرہ

سوال ٦٨٠ ایک شخص کو ایسا جنون ہے کہ ایک گھڑی ہوش مین رہتا ہے اور ایک گھڑی بیہوش رہتا ہے تو ماہ مبارک مین روزہ اوسکا کیونکر صحیح ہوگا کسواسطے کہ ہوش مین روزہ کا خیال رہتا ہے اور بیہوشی مین جو چیزین کہ باعث باطل ہونے صوم کے ہین عمل مین لاتا ہے بینوا توجروا **جواب** جس شخص کو جنون دوری ہو اور اثنای روزہ مین مجنون ہو جائے وہ روزہ باطل ہوگا اور قضا ادن روزون کا جو حال جنون مین فوت ہوئے واجب نہین ہے علی الاشہر ہو العالم

سوال ٦٨١ جدا افطار کرنے روزہ کی بعد روانہ ہونے گھر سے بیچ سفر کے چند فرسخ پر مقرر ہے یعنی جسوقت مسافر گھر سے روانہ ہوکے فرسخ پر روزہ کو افطار کرے یا کہ گھر سے روزہ افطار کرکے روانہ ہو ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** سفر مباح مین افطار روزہ مسافر کو اوس جگہہ جائز ہے کہ آواز اذان شہر اوس جگہہ نہ آوے اور دیوارین شہر کی معلوم نہون ہو العالم

سوال ٦٨٢ اگر زید اختیار سفر بسواری ریل کرے روزہ رکھنا بیچ سفر کے منع ہے سواری ریل پر درست ہیگا یا حکم ممانعت روزہ مثل سواری دوسری کے سواری ریل پر بھی جاری ہیگا جو کچھہ کہ حکم اس باب مین ہو زیب رقم فرمائیے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین ہرگاہ شرائط قصر بسواری ریل متحقق ہونگے پس مثل دوسری سواری کے قصر صلوٰۃ و صوم واجب ہوگا ہو العالم

سوال ٦٨٣ سفر مباح کی تفصیل کیا ہے مفصلاً تحریر فرمائیے اور روزہ اور نماز سفر مین ہمراہ دورہ حاکم مومن کے قصر کرسکتا ہے یا نہین ملازم سرکار انگریزی حاکم و محکوم ہر دو ہین اور بسبب ملازمت کے انکار دورہ سے نہین ہوسکتا اور یہ سفر حلال ہے یا نہ اگر مباح نہین ہے روزہ سنتی بھی رکھہ سکتا ہے یا نہ **جواب** سفر حلال مین نماز ہاے فریضہ قصر کرے اور صوم واجبی اور سنتی کچھہ نہ رکھے اور جو سفر کہ واسطے امر نامشروع کے ہے

مانند سفر کرنا بسبب نوکری ناجائز وغیرہ کے یا مستلزم فعل نامشروع کے ہے تو وہ سفر حرام ہے
اوسمین قصر نماز و ترک روزہ نہین ہے اور جو ایسا سفر نہین ہے وہ حلال ہے اوسمین قصر کرنا
واجب ہے اور اگر سفر کی حلت و حرمت مین شک ہو تو احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام مین جمع
کرے ہو العالم **سوال** ۶۸۴ کیا ارشاد ہے اس مسئلہ مین کہ جس شخص محتاج سے بیماری مین
روزہ قضا ہوئے ہون اور عرصہ آٹھ نو سال تک اوسنے نر کھے ہون اور محتاج بہی نان شبینہ
کا ہو وہ روزہ اپنے کیونکر آپ ادا کرے یا کفارہ کیا دے کہ گناہ سے بری ہو بینوا توجروا
جواب صورت مرقومہ مین روزہ ہای فائتہ کی قضا کرے اور فی روزہ ایک مد گندم
تصدق کرے ہو العالم **سوال** ۶۸۵ کیا ارشاد فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس صورت
مین کہ زید محکمہ نہر مین ملازم ہے اور کام پیشی کا اوسکے متعلق ہے حکام نہر اکثر بلکہ ہمیشہ اپنے علاقہ
مین دورہ کیا کرتے ہین کبہی کسی جگہہ پر ایک دو ماہ قیام نہین کرتے شاید بعض کہ دو چار پانچ
سات مقام ہو جاتے ہین ورنہ روزمرہ مقام کوچ رہتا ہے زید کہ اوسکے تعلق کام پیشی کا ہی
ساتھ اونکے دورہ مین رہتا ہے لکن ہر مقام پر دو پہر بلکہ نو بجے پیشتر مقام معینہ پر پہونچ جاتا
ہے اب التماس یہ ہے کہ زید نماز پنجگانہ قصر ادا کرے اور ماہ صیام مین روزہ رکہے آیا کیا حکم ہے
مفصل و مشرح ارشاد فرمایا جاوے **جواب** منجملہ شرائط قصر یہ ہے کہ ارادہ آٹھہ فرسخ
تک یا زیادہ جانیکا ہو اور سفر حلال ہو پس اس صورت مین قصر کریگا ہان اگر کسی مقام پر دس دن یا زیادہ کے
رہنے کی نیت کرکے رہے تو وہان قصر نہ کرے یا اپنے وطن مین پہنچے تو وہان بہی قصر نکرے اور اگر اس کثرت سفر سے بہی
کرتا ہو کہ کبہی دس دن رہنے کی نوبت نہین آتی ہے اور عرف مین کثیر السفر کہتے ہین تو ظاہرا
اوسکو قصر نہ کرنا چاہیے ہو العالم **سوال** ۶۸۶ کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین
اس مسئلہ مین کہ زید تین سال سے بعارضہ اختلاج القلب مبتلا ہے صیام سال گذشتہ

اوس سے قضا ہوئی ہین تا اینـدم ادویہ وغیرہ کہاتا رہا بوجہ علاج کے عرصۂ ایک ماہ سے کچہہ
افاقہ ہے بخیال نہونے ایک ایک روزہ کے ساٹہہ ساٹہہ روزہ تین روزہ اسمین رکہے
اختلاج قلب پہر عود کر آیا اور نقاہت روز بروز بوجہ روزہ زیادہ ہوتی ہے اسلئے روزہ
رکہنا ترک کر دیا ہے لہذا آپ کی خدمت مین التماس ہے کہ اگر زید بعد رمضان المبارک
آیندہ کے ان روزون کو رکہیگا تو ایک ایک روزہ کے ساٹہہ ساٹہہ تو نہو جاوینگے اگر
ہو جاوینگے تو ارشاد فرمائیے کیا صورت کیجاوے اور زید مفلس ہے بار بار علاج اور ادویہ
کی اوسکو طاقت نہین ہے اور روزہ رکہنے سے بیماری عود کر آتی ہے لہذا بذریعہ اخبار کے
اطلاع فرمائیے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین زید پر کفارہ دینا لازم نہین بلکہ
جو روزے بسبب مرض کے نرکہے ہون اور بعد ماہ صیام تمام سال وہ مرض مانع قضا سے
رہے تو روزونکی قضا ساقط ہے بنا بر قول مشہور اور عوض ہر روزہ کے ایک مد گندم کہ بوزن تین پاؤ
دو ماشہ ہوتا ہے تقریباً بنا بر سیر نمبری انگریزی کے فدیہ دیوے اور احوط یہ ہے کہ بعد فدیہ دینے
کے جب روزہ رکہنا ممکن ہو اور مرض مانع باقی نرہے تو سب روزون فائتہ کی قضا بہی کرے
لیکن ایک روزے کے عوض مین ایک روزہ رکہے نہ زیادہ ہو العالم **سوال** ۶۸۷ زید سفر
مباح مین اگر قوت رکہتا ہو اور بخوشی روزہ رکہے اور روزہ رکہنا اوسکو جبر نہو تو وہ روزہ
رکہہ سکتا ہے یا نہین اور اگر رکہے تو محسوب روزہ رمضان مین ہوگا یا وہ روزہ فضول ٹہیریگا
اور زید اس امر سے معاصی تو نہوگا **جواب** اگر شرائط قصر پائے جائین اور باوجود علم
بمسئلہ عمداً قصر نہ کرے تو وہ کافی نہوگا پس اون صیام کی قضا واجب ہوگی ہو العالم **سوال** ۶۸۸
کیا فرماتے ہین علمای دین کہ زید نے نذر واحد کیا پروردگار عالم سے کہ مین مدت العمر روزہ
رکہونگا اور کبہی ترک نہ کرونگا اور اوپر اپنے واجب کیا اور ہر روز روزہ رکہتا تہا یہانتک کہ بعد

کئی سال سے بیمار ہوا اور دو تین ماہ علیل رہا اور بعد اسکے صحیح ہوا پس زید اولاً روزہ ہاے
قضا رکہے یا روزے نذر کے اگر روزے نذر کے رکہتا ہے روزے قضا کے باقی رہتے ہین اور
اگر روزے قضا کے رکہتا ہے روزے نذر کے اوپر گردن اوسکے رہتے ہین اس صورت
مین کیا کرے آیا زید دوسرے آدمی کو اجارہ دے کہ وہ شخص روزہ رکہے اور اگر زید مستطیع نہو کیا
کرے اور رمضان مین کیا کرے بینوا توجروا **جواب** ایام مرض مین اگر بسبب ضرر صوم
ترک کیا پس صورت مرقومہ مین قضا اون روزونکی ساقط ہے بعد اسکے ہمیشہ واسطے نذر
کے صوم رکہے لیکن عیدین مین مطلقاً اور ایام تشریق مین واسطے اوس شخص کے کہ بیچ
شہر منا کے ہو اور بیچ سفر فردی کے کہ بیچ ان ایام کے ترک صوم لازم ہی اور اسیطرح
ترک صوم کرے وہ عورت کہ نذر صوم دہر کیے ہو بیچ ایام حیض و نفاس اپنے کے اور بیچ
کسی صورت کے صورت ہای مذکورہ سے قضا نہین ہے اور نہ کفارہ لیکن روز عاشورہ
یعنی دہم محرم پس بیچ اوس روزے کے مثل اور روزون کے صوم تمام روز رکہے بہ نیت قربت
نہ بقصد شماتت و سرور اور صیام ماہ رمضان بہ نیت وجوب و قربت رکہا کرے ہو العالم
سوال ۶۸ ایک لڑکا ہندو کا بیمار تہا اوسکے باپ نے نیت کی کہ اگر یہ لڑکا صحت پاوے تو
چار پانچ روزہ ماہ رمضان کے رکہونگا پس اوسنے بعد صحت اپنے لڑکے کے خود روزہ
رکہا روزہ رکہنا اوسکا اس شکل مین ہوسکتا ہے یا نہ و یا وہ روزہ کسی مسلمان سے
بعد گزرنے ماہ رمضان کے رکہوائے بینوا توجروا **جواب** اوسکا روزہ رکہنا اور
رکہوانا کسی سے دونون بیکار ہین کچہہ فائدہ اوسکو نہوگا بدون قبول ایمان ہان اگر
کسی مومن مستحق کو کچہہ دیوے تو اوسکے حق مین بہتر ہوگا اور خالی فائدہ سے نہوگا
ہو العالم **سوال** ۶۹ ایک شخص کو عارضہ خفقان و اختلاج قلب رہتا ہے اور جب روزہ

رکھتا ہے تو اوسکو ضرر کرتا ہے کہ اختلاج وخفقان زیادہ ہوجاتا ہے ضعف بہت طاری

ہوتا ہے کہ دو تین دن تک اوسکا ضرر رہتا ہے اور طبیعت علیل رہتی ہے اور نہایت

مشقت روزہ رکھنے سے ہوتی ہے اور حواس مین فتور اور نقصان آجاتا ہے یہ سب

عارضے ہوتے ہین پس ایسا شخص روزہ رکھنے سے معذور و معفو ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب صورت مذکورہ مین اگر روزہ مضر ہے اور مشقت بکثرت لازم آتی ہے تو روزہ

ساقط ہوا اور بعد زوال عذر قضا اوسکی لازم ہے ہو العالم **سوال** ۶۹۱ درحالت مرض کہ

بوجہ روزہ عارض ہو دوسرے آدمی سے باجرت روزہ رکھوا سکتا ہے یا نہین اور حالت جنب

مین بوجہ دائم المرض غسل سے نقصان ہوتا ہے اس صورت مین نماز بھی دوسرے شخص

سے پڑہوا سکتا ہے یا نہین و یا تیمم بدل غسل کرکے نماز پڑھا کرے بینوا توجروا **جواب** شخص زندہ

کی طرف سے دوسرا شخص نماز و روزہ نہین رکھہ سکتا اور جس شخص کو غسل کرنا مطلقاً مضر ہو وہ

تیمم عوض غسل کرے ہو العالم **سوال** ۶۹۲ ماہ رمضان المبارک مین اگر حاکم بوجہ کسی مقدمہ

کے و یا واسطے شہادت معاملات کچہری انگریزی طلب کرے تو اس صورت مین روزہ

و نماز قصر ہوسکتا ہے یا نہین اور یہ سفر بے اختیاری ہے اور اکثر سفر مین گمان رہتا ہی

کہ یہ سفر جائز ہے یا ناجائز اسی واسطے تشخیص سفر مباح مسئلہ سابق مین طلب کیا گیا تہا

اب امیدوار ہے کہ طریقہ سفر ناجائز باین طور کہ ان قسم کے سفرون مین قضاء روزہ و قصر نماز

نہین ہے ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر ترک سفر بسبب خوف

ضرر نہین کرسکتا تو سفر مباح ہوگا اور اگر ترک کرسکتا ہے لیکن امر حق کی گواہی کے قصد

سے جاتا ہے کہ جسمین فائدہ مومن ہے جب بہی سفر مباح ہوگا پس اگر باقی شرائط قصر

پائے جائین تو قصر صلوٰۃ و صوم کرے اور اگر باعث سفر کوئی امر نامشروع ہے تو قصر نکرنا چاہیے

ھوالعالم

مسئلہ دستخطی جناب سید حسین المعروف بمیرن صاحب حسین مرحوم

سوال ۶۹۳ اگر کوئی شخص بسبب عارضہ طبیعت نظر بحال خود دو روز متوالی صوم رکہے اور ایک روز افطار کرے بوجہ اسکے کہ اسمین وہ عافیت اپنی سمجھتا ہے اور خلاف مین اسکے فتور صحت اور اعتدال مزاج اوسکو لاحق ہوتا ہے تو بعد دفع عارضہ وحصول طاقت قضا بابت ہر روزہ ایک روزہ رکہے بے کفارہ یا کفارہ بہی دے اور اگر جس روز کہ صائم نہو اور کوئی مستفسر حال صوم ہو اور یہ شخص نظر احترام ماہ صیام وبدین خیال کہ شرح حال عارضہ مین تطویل کلام ہے جواب مین کہے کہ ہان مین روزہ دار ہون پس اظہار مین کلام خلاف واقع کے گناہ کذب کہنے کا اوپر اوس شخص کے ہوتا ہے یا نہ حالانکہ نیت اس شخص کی صرف اس اظہار سے پاس ناموس اسلام واحترام ماہ صیام ہے ولس بینوا توجروا **جواب** بہر طور کہ دفع ضرر صوم ممکن ہو اگرچہ بتفاریق ہو روزہ رکہنا لازم ہے اور افطار وصوم مین بیچ اس صورت کے معذور ہے اور ساتھہ توریہ کے اظہار صوم کرے با ینطور کہ اگر وہ افطار ہو مثلاً کہے کہ روزہ مین رکھتا ہون تو مضائقہ نہین رکھتا والامقام تامل ہے ھوالعالم *

سوال ۶۹۴ دستخطی جناب آغا احمد صاحب کشمیری بہائی اعلی اللہ مقامہ

اگر کوئی شخص ماہ مبارک رمضان مین بارادہ سیر یا واسطے تلاش معاش کے سفر کرے تو اس صورت مین صوم رکہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** واسطے سیر کے احوط ترک سفر ہے اور واسطے معاش بوجہ حلال کے مضائقہ نہین ہے ھوالعالم

مسائل ہذا دستخطی جناب حاجی سید محمد ابراہیم صاحب ومیر آغا صاحب

سوال ۶۹۵ اگر کوئی شخص روزہ ماہ مبارک رمضان کو سفر درام مین ترک کرے تو قضا

وکفارہ دونون لازم ہے یا فقط قضا بینوا توجروا **جواب** احوط قضا وکفارہ دونون ہین
ہوالعالم **سوال ۶۹۶** کیا ارشاد ہے اس مسئلہ مین کہ ایک عمر رسیدہ ضعیف القویٰ ہشتاد و سہ سالہ
سال گزشتہ مین روزہ ماہ رمضان بکمال وقت تا دوپہر بسر لیجاتا تھا الا آخر نصف روز سے
بواسطہ شدت ضعف اور ناتوانی حال اوسکا متغیر ہوجاتا تھا اس سال کہ قبل ماہ صیام کے چندی
علیل رہا ناتوانی اوسکی بہ نسبت سال گزشتہ کے زیادہ ہوگئی اور مظنون ہے اگر روزہ رکہے نوبت
ہلاکت پہونچے اس صورت مین ترک صوم اوسکو جائز ہے یا نہ اور درصورت جواز کفارہ بہی رکہتا ہے
یا نہ اور اگر ہے مقدار اوسکا بحساب لکہنو کیا ہے **جواب** صورت مرقومہ مین صیام کو ترک
کرے اور بعوض ہر روزہ دو مد اندر احتیاطاً تصدق کرے اور ایک مد بحساب سیر نمبری انگریزی
ظاہراً آدہ سیر پاؤ ایک ماشہ اور ایک رتی تقریباً ہوتا ہے بعد اسکے جسوقت طاقت روزہ رکہنے کی
بہم پہونچے احتیاطاً قضا بہی کرے ہوالعالم

فصل چہارم دربیان مسائل قضا دستخطی مجتہدین موصوفین بالا

سوال ۶۹۷ روزہ واجبی کچہہ بایام ... تشنگی و ناواقفی اور کچہہ بسبب غلبہ تشنگی اور مثل اسکے قضا
ہوگئی ہین اور اسکو عرصہ قریب پندرہ برس کے ہوا تو کس طور سے ادا کریگا اور کفارہ حسب حیثیت
دیگا یا حسب شرعی کیونکہ طاقت کفارہ دینے کی بموجب شرع نہین رکہتا ہے اور روزہ بلا عذر شرعی
قضا ہوئے ہین **جواب** جو روزہ ماہ رمضان بلا عذر شرعی مکلف سے ترک ہوا ہے اوس روزہ
کی قضا واجب ہے اور عوض ہر روزہ کے کفارہ بہی واجب ہے یعنی ہر صوم کے عوض مین
ایک بندہ آزاد کرے اور جو نہو سکے تو دو مہینے پی درپے روزہ رکہے اور یہ بہی نہو سکے تو ساٹھہ ۶۰
مسکینون کو کہانا کہلاوے اور اگر کوئی چیز اشیای ثلثہ سے نہو سکے تو عوض ہر صوم کے اٹھارہ
روزہ رکہے اور اگر یہ بہی نہو سکے تو تصدق دے راہ خدا مین جسقدر کہ استطاعت و مقدرت رکہتا ہو

اور اگر کچھ صدقہ بھی نہین ہوسکتا تو استغفار و توبہ کرے اور بعد ازان جب مقدرت ہو تو
کفارہ بطریق مذکور ادا کرے ہو العالم **سوال ۶۹۸** زینب نے ماہ رمضان کے روزے قضا کئے
عمدًا پس وہ چاہتی ہے کہ ساٹھہ مومنون کو یکجا اطعام کرے آیا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا
جواب صورت مذکورہ مین جتنے صوم بلا عذر شرعی ترک کئے ہین اون سب کی قضا
کرے اور ہر روزہ کے مقابلہ مین کفارہ ادا کرے یعنی ہر روزہ کے کفارہ مین ایک بندہ آزاد
کرے اور جو نہ ممکن ہو تو دو مہینے علی التواتر روزہ رکھے اور اگر اسپر بھی قادر نہو تو ساٹھہ مسکین
کو کہانا کہلاوے ہو العالم **سوال ۶۹۹** کسی شخص نے روزہ ماہ مبارک رمضان کا قضا کیا
اور طاقت کفارہ دینے کی نہین ہے جناب مولانا محمد تقی صاحب علیہ الرحمۃ حدیقہ مین تحریر
فرماتے ہین کہ استغفار وجوبًا کرے اور جسوقت طاقت کفارہ دینے کی بہم پہونچے احتیاطًا
کفارہ دے آیا یہ احتیاط واجب ہے یا نہین ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** ظاہرا احتیاط
مذکور کو لازم سمجہنا چاہیے ہو العالم **سوال** روزہ قضا دہ سالہ یا پنج سالہ کو قضا کرے تو بلا
کفارہ ہوسکتا ہے یا نہ **جواب** اگر ہر ماہ رمضان مین روزون کو بلا عذر عمدًا اختیارًا
ترک کیا ہے تو عوض ہر صوم کے قضا و کفارہ افطار صوم ماہ رمضان اوسکے ذمہ واجب ہے
اور اگر مراد اوس سے یہ ہے کہ بعذر شرعی قضا ہوئے ہین اور اونکو ادا نہین کیا پس اسکی
تفصیل لکہیے بعد ازان جواب لکہا جائیگا ہو العالم **سوال** ما قولکم مد ظلکم کہ زید نے بلا عذر
روزہ ماہ رمضان کے متفرق کچھ رکہے اور سب قضا کیے مگر زید پر شہوت بہوک کی
غالب تہی لیکن منکر حرمت نہ تہا اور اوسکے گناہ کا مقر تہا اور ارادہ رکہتا ہے کہ اوسکی قضا
کو بجا لاوے آیا کیا صورت ہے کچھ کفارہ ہے یا نہین اگر ہے تو اطعام مساکین کی
طاقت دو روپیہ سے زیادہ نہین اور اگر روزہ رکہے تو فی یوم کے عوض ساٹھہ روزہ کی

طاقت نہین کہ بجالاوے اور نہ بندہ آزاد کرسکتا ہے آیا حالت سہو مین کہ کتنے روزہ رکھے اور ظن اکثریت قضای صوم مین کیونکر قضا بجالاویگا اور حالت عدم مقدرت کفارۂ ہای مذکورۃ الصدر مین کیا کفارہ دیگا مفصلاً ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** جبکہ عدد صیام فائتہ یاد نہین تو اتنے روزے قضا رکھے کہ جسمین برأت ذمہ کا یقین حاصل ہو اور جتنے صوم بلا عذر شرعی ترک کیے ہین ہر ایک کے عوض مین کفارہ دینا واجب ہے پس اگر ہر ایک کا کفارہ نہین ممکن ہے تو ظاہر احکم اوسکا یہ ہے کہ صیام کفارہ مین سے جسقدر ہوسکین بجالاوے اور باوجود اسکے جتنے مومنین مستحقین کا اطعام ہوسکے وہ بہی بجالاوے اور علاوہ اسکے توبہ واستغفار بہی کرے ہو العالم **سوال**[۲] اگر زینب نے عمداً روزہ ماہ رمضان کا افطار کیا تو درصورت دینے کفارہ کے قضای صوم بہی واجب ہے یا نہ **جواب** باوجود کفارہ قضا ہر روزہ کی بہی واجب ہے ہو العالم **سوال**[۳] سائل محتاج تہا بسبب مزدوری صوم وصلوٰۃ قضا بہت ہوگئے اب خوش حال ہے حج کرسکتا ہے اور حج کے کرنیسے صلوٰۃ وصوم مین کچہ فائدہ ہے یا پڑہنا پڑیگا جو قضا ہوا ہے بینوا توجروا **جواب** حج واجب اور قضای نماز واجب وصوم واجب سب کا بجالانا واجب ہے ہو العالم

سوال دستخطی جناب سید حسین صاحب مرحوم مغفور

سوال علمای دین کیا فرماتے ہین اس صورت مین کہ زید اپنے ذمہ قضای نماز وروزہ واجبی بابت سالہای دراز کے رکہتا ہے اور چاہتا ہے کہ آئندہ التزام ادای نماز کرے اور صوم یا خود رکہے اور عدم طاقت مین حسب ضابطہ شرعی کفارہ ادا کرے مگر واسطے تدارک قضای صوم وصلوٰۃ واجبہ ماضیہ کی چاہتا ہے کہ مال اپنے سے بقدر اجارہ حساب کرکے جدا کرے اور وصی دیندار کو سپرد کرے کہ وہ نماز روزہ بعد فوت اوسکے مستحقین کو

دیگر زید کو مشغول الذمگی سے خارج کرے آیا یہ صورت جائز ہے یا نہ اور بابت حج واجب کے بہی بصورت مذکورہ سونپنا زر کا ساتہہ وصی کے نظر بمراعات احتیاط جائز ہے یا نہ بینوا توجروا۔ **جواب** وصیت کرنا اور مبلغ اجارہ کو واسطے ادای حقوق شرعی کے علیحدہ کرنا اولی و انسب ہے خصوصاً حج مین بہ نسبت مستطیع واجب لکن مادام الحیات ادای فروض سے غفلت نہ کرنا چاہیے اور اہمال و مسامحہ مین بدون عذر شرعی عاصی و گنہگار رہوگا ہو العالم۔

جناب آغا احمد صاحب بہبہانی

سؤال ایک شخص ادا کرنے مین روزہ قضا کے عاری ہے اگر اس طور پر ادا کرے کہ دس روز ایک ماہ مین اور دس ایک ماہ مین اسی طریق سے ادا کیے جائے تو جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** مضایقہ نہین ہے ہو العالم **سؤال** اگر کوئی شخص روزہ ماہ مبارک رمضان کو بغیر عمد قضا کرے اور درمیان سال ادا نہ کرے تو واسطے اوسکے کیا حکم ہے **جواب** بعد اوس سال کے قضا کرے اور عوض ہر روزہ قضا کے ایک سیر گندم احتیاطاً فقیر کو دے بہ نیت کفارہ تاخیر ہو العالم

فصل پنجم در مسائل صوم سنت مع تتمہ نظری جناب میر آغا صاحب

سؤال بعض شخص روزہ حضرت مشکلکشا کا رکھتے ہین یہ روزہ رکھنا جائز ہے یا نہین اور اگر جائز ہے تو پہر دن تک ویا تمام روز کا اور اس روزہ کی نیت کیا ہے **جواب** عبادت کہ از انجملہ روزہ ہے سوای پروردگار کے کسیکی جائز نہین ہے ہان اگر روزہ سنتی تمام دن کا واسطے رضای الٰہی کے رکہے اور ثواب اوسکا کسی معصوم علیہ السلام کو ہدیہ کرے یا کسی اور میت مومن کو بخشے تو ہوسکتا ہے ہو العالم **سؤال** اگر شب کو نیت روزہ سنتی کرکے سو رہے کہ صبح کو

روزہ رکہونگا اور شب کو غسل کی ضرورت ہوا اور رات کو غسل نہ کرے صبح کو بعد طلوع آفتاب
غسل کرے تو وہ روزہ اوسکا صحیح ہوگا یا نہ **جواب** صورت مرقومہ مین روزہ سنتی کا
اوس روز ترک کرنا احوط ہے ہو العالم **سوال**۹ بازعورتین پانچوین تاریخ بہ نیت مشکلکشا
روزہ رکہتی ہین اور ساتوین کو بہی روزہ بہ نیت فاطمہ زہرا کی رکہتی ہین اور بعض شخص
کہتے ہین کہ ان تاریخون مین عائشہ بہی روزہ رکہتی تہی پس روزہ رکہنا نہ چاہیے لہذا
التماس ہے کہ ان تاریخون مین روزہ رکہنا جائز ہے یا نہین مفصل ارشاد ہو اور وقت
معرکہ کربلا معلی عائشہ زندہ تہی یا نہین بینوا توجروا **جواب** سنتی روزہ قربتاً الی اللہ
رکہنا اور ثواب اوسکا ہدیہ ارواح مقدسہ معصومین علیہم السلام کرنا تاریخہای مذکورہ مین
اگر کوئی مانع شرعی نہو جائز ہے اور عائشہ معرکہ کربلا مین غالباً زندہ نہ تہی ہو العالم **سوال**۱۰
صوم مستحب مین اجازت والدین اور میزبان کو مہمان سے ضرور ہے یا نہ اور اجازت ضمنی
یعنی عدم ممانعت باوجود علم کافی ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** روزۂ مہمان دار بدون اجازت
مہمان اور روزۂ مہمان بدون اجازت مہمان دار مکروہ ہے اور روزہ سنتی زن باوجود
ممانعت شوہر جائز نہین اور احوط وہ ہے کہ فرزند بدون اجازت والد بلکہ اجازت والدہ
بہی روزہ مستحب نرکہے ہو العالم

مسائل مہری جناب سید حسین صاحب وجناب سید محمد صاحب مرحوم

سوال۱ علمای دین کیا فرماتے ہین اس باب مین کہ بعضی آدمی بدریافت اس امر کے
کہ صوم مسنون کو باصرار و پاس ایک مومن کے افطار کرنا موجب ثواب ہے طرفین سے

ایک شغل مقرر کرکے ایک دو ساعت روزہ رکھتے ہین واقربا ہی یکدیگر یا مردم خانہ جبراً کھانا کھلا کر
افطار صوم کراتے ہین اور یہ امر صورت پکڑ کر بہ نہج استہزا و تمسخر یہ کے ہوا ہے اور ممکن ہے کہ اگر آدمی
یہ طور عمل مین لاوے تو تمام عمر روزہ رکہے اور بعد محنت و مشقت ایک دو ساعت کے روزہ
شکنی کرے بلکہ اپنے کو صائم الدہر کہہ سکتا ہے پس ارشاد ہو کہ ایسی عادت ڈالنے سے بھی
ثواب روزہ حاصل ہوتا ہے یا صورت خاص واسطے صائم و مصر افطار کے شرع و حدیث
مین مقرر ہے اور اگر قبل سے خاطر صائم مین یہ حیلہ ہو تو ثواب زائل ہوتا ہے یا نہ اور گو بظاہر
اوسنے کسیکو اس امر پر مامور نہ کیا ہو مشروحاً ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** اگر روزہ دار
نیت تمام روز کی کرے اور کوئی شخص اہل ایمان خواہ عزیز اپنے ہو یا غیر تکلیف افطار
صوم کرے اور یہ صائم بپاس خاطر اوسکے افطار روزہ سنتی کرے تو دونون مثاب ہونگے
خواہ ایک روز ایسا اتفاق ہو خواہ مکرر لاکن صائم اونکو خود مامور ساتھ اس امر کے نہ کرے
اور اگر اول سے ارادہ نقض صوم رکھتا تھا تو روزہ اوسکا صحیح نہین ہے اور فقط میل
طبیعت باعث فساد صوم نہین ہان البتہ احتمال قلت ثواب افطار ہے بلکہ اگر بمحض
خواہش نفس بدون لحاظ پاس خاطر مومن افطار روزہ کرے دن کو تو کچھ ثواب نہ
پاویگا واللہ العالم ۱۲ **سوال** کیا فرماتے ہین جناب سامی درباب ثواب افطار صوم سنتی آیا
مقصود یہ ہے کہ دن مین جو شخص افطار روزہ کرائے اور مہمان اپنا کرے یا اصرار افطار صوم
مومن مین کرے تو طرفین مثاب ہوتے ہین یا مقصود افطار صوم سے بروقت افطار ہے
کہ مہمان اپنا ایک مومن کو کرکے بعد غروب آفتاب افطار روزہ مہمان کرادے **جواب**
دامت الطافکم و اعطافکم بعد اہدای سلام مسنون التماس یہ ہے کہ تفطیر صائم روزہ سنتی مین
خواہ بروقت افطار ہو اور خواہ قبل اوسکے ثواب عظیم رکھتا ہے اور جو مومن جسوقت بخاطر کسی

مومن کے افطار روزہ سنتی کرے تو ثواب اوسکا زیادہ اتمام روزہ سے ہے والسلام خیر ختام

سوالات دستخطی جناب آغا احمد صاحب بہبھانی اعلی اللہ مقامہ

سوال ۱۳ ایک شخص نے رات کو نیت روزہ سنتی کیا اور صبح کو بے عذر عمداً افطار کیا اس صورت مین قضا ہی روزہ سنت اوپر اوسکے لازم ہے یا نہ مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا جواب لازم نہین ہے ہو العالم سوال ۱۴ ایک شخص نے روزہ سنتی رکھا زن و مادر و خواہر و برادر یا غیر کہ گھر مین اوسکے رہتے ہین اور یہ لوگ جانتے ہین یا نہین جانتے ہین کہ شخص مذکور روزہ سنتی رکھی ہے یا نہ اور وہ لوگ افطار کرائین تو افطار صوم کرے یا نہ بینوا توجروا جواب افطار کرے کہ بہتر ہے اور ثواب بیشتر ہے ہو العالم سوال ۱۵ جو شخص کہ روزہ واجب ذمہ اپنے قضا رکھتا ہو تو روزہ سنتی رکھہ سکتا ہے یا نہ بینوا توجروا جواب احوط ترک ہے ہو العالم تتمہ

سوال ۱۶ ایک شخص نے ماہ مبارک رمضان مین قرآن شروع کیا جب اونتیس ۲۹ سیپارہ پڑھ چکا ماہ مبارک آخر ہوا اس حال مین اگر قرآن شریف ماہ رمضان مین ختم نہ کرے تو واسطے اوسکے قباحت ہے یا نہ بینوا توجروا جواب بسم اللہ شرعاً مضائقہ نہین ہے اور عرف مین مشہور ہے کہ قرضدار ہوتا ہے ہو العالم سوال ۱۷ باوجود اسقدر اشفاق والطاف حضرت رسالت پناہ صلعم اوپر امت کے سبب کیا ہے کہ شب قدر مشترک تین شب مین رہے اور آپ نے متعین نہ فرمایا بینوا توجروا جواب یہ نہایت اشفاق ہے تا سب تینون راتون مین عبادت کرین اور زیادہ قابل و لایق اجر و ثواب کے ہون ہو العالم

سوال دستخطی فخر العلما مولانا جناب میر آغا صاحب دام ظلکم

سوال ۱۷ اگر زن زید نماز خواہ روزہ رمضان عمداً قضا کرے اور پند و نصایحہ شوہر کا اثر نہو تو ایسی حالت مین شوہر بھی گنہگار ہوا یا کہ عذاب اوسی زن پر ہوگا بینوا توجروا جواب شوہر کو

لازم ہے کہ وہ امور بجالاوے جو باعث اوسکے اصلاح وترک منہیات کے ہون تا بمقدور خود پس باوجود اسکے اگر زوجہ اصلاح پذیر نہو تو شوہر گنہگار نہوگا ہوالعالم۔

باب نہم در مسائل و بیان زکوٰۃ فطر و زکوٰۃ و خمس و خیرات و صدقہ مشتمل بر چہار فصل

فصل اول در بیان زکوٰۃ فطر از ربیع الاعمال وغیرہ مع مسائل دستخطی و نظری فخر المدرسین مروج احکام دین نائب خیر الوراجناب میر آغا صاحب و حاجی محمد ابراہیم صاحب دام ظلکم از جدول مشرفعلیخان

زکوٰۃ فطر واجب ہے باتفاق اہل اسلام حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمامی روزہ سے زکوٰۃ فطرہ ہے جیسا کہ صلواۃ اوپر محمد اور آل محمد کے تمامی نماز سے ہے یعنی اگر کوئی شخص عمداً صلوٰۃ محمد وآل محمد کو تشہد مین ترک کرے نماز اوسکی مقبول نہین ہے ایسے ہی اگر کوئی زکوٰۃ فطر عمداً نہ دے روزہ اوسکا مقبول نہین ہے اور فطرہ واجب ہے اوپر اوس شخص کے کہ عاقل و بالغ و آزاد و غنی ہو خواہ وہ شخص روزہ رکھتا ہو خواہ نہ اور مراد غنی سے وہ شخص ہے کہ قوت سالیانہ اپنا و عیال اپنے کا رکھتا ہو یا قادر او پر اوس پیشہ کے ہو کہ وفا ساتھہ معیشت اوسکے اور عیال اوسکے کے کرے اور اوپر غنی کے واجب ہے اخراج فطرہ اون

لوگون کا کہ قبل از شام عید الفطر گہر مین اوسکے ہون خواہ عیال ہون خواہ مہمان اور اگر واجب النفقہ اوسکے ہون مثل پدر و مادر و فرزند اور محتاج ہون اور عیال دوسرون کے ہون تو فطرہ اونکا دے اگرچہ گہر مین اوسکے نہون اور وقت اخراج فطرہ شام عید سے تا ظہر روز عید اور احوط یہ ہے کہ رات کو نکالے اور قبل نماز عید سے مستحقین کو دین لیکن جنس فطرہ پس مشہور یہ ہے کہ جو کچہہ قوت و خورش غالب اہل شہر کا ہو خواہ گندم خواہ برنج وغیرہ اور مقدار فطرہ ایک صاع ہے کہ جسکا وزن تین سیر ہے بنابر سیر نمبری انگریزی کہ جو فی الحال لکہنؤ مین متداول ہے باضافہ ۵ ماشہ احتیاطًا اور اگر قیمت اوس جنس کی نقد دین تو جائز ہے بلکہ بنابر بعضی احادیث کے دینا قیمت کا افضل ہے اور مستحقین فطرہ وہ لوگ ہین کہ مومن اثنا عشری و محتاج ہون یعنے قوت سالیانہ اپنا و عیال اپنے کا نرکہتے ہون اور سائل بکف اور متظاہر بفسق نہون اور مولانا محمد باقر مجلسی زاد المعاد مین لکہتے ہین کہ احوط یہ ہے کہ زمان غیبت معصوم مین فطرہ کو پاس مجتہد جامع الشرائط عادل کے بہیجین کہ وہ مستحقان کو پہونچا دے کیونکہ مصارف اوسکا مجتہد بہتر جانتا ہے

از زبدۃ الاعمال

سن مسائل زکوۃ فطر کے بہی
کہ ہو آزاد و بالغ و عاقل
ہے توانگر وہ شخص ای خوشخو
یا کہ قادر وہ ایسے کسب پہ ہو
پس نکالے وہ فطرہ ای زیرک
اپنا بہی اور عیال کا اپنے

فطرہ واجب ہے اوسپر ای ناجی
اور اوسے ہو توانگر حاصل
سال بہر کا جو قوت رکہتا ہو
جو ہو کافی مع عیال اوسکو
عید کی شب سے ظہر عید تلک
صاع اک اک طرف سے ہر اک کے

اور ہوتی ہے صاع کی مقدار
سیر پر وہ کہ ہو چہیتر ٧٦ بہر
اور ہین وہ عیال اے خوشخو
ہین وہ مان باپ دادا اور دادی
اور فرزند زادی بہی او سکے
اور زوجہ غلام اور لونڈی
اور جو یہ لوگ عید کی شب کو
تو وہی دے اونہون کا فطرہ بہی
اور جو مہمان کسی کے گہر مین آئے
اور کرے اوسکے مال سے افطار
وقت اخراج کرنے فطرہ کے
اپنا اور سب عیال کا فطرہ
اور فطرہ مین دے وہ اے خوشخو
اور احوط ہے فطرہ مین دینا
خرما دینا مگر ہے اولے تر
اور جائز ہے دینا قیمت کا
اور دے فطرہ ایسے مومن کو
اور کرتا نہ ہو گدائی سے بہے
بلکہ وہ پیش مجتہد پہونچائے

پاؤ کم چار ٣٤ سیر اے دیندار
کمپنی کے روپیہ سے اے سرور
نفقہ جن جن کا اوسپہ واجب ہو
اور فرزند اوسکے اے ناجی
ہون یہ سب لوگ اگر فقیر ولیسے
واجب النفقہ ہین یہ سب کے سبہی
غیر کے ہون عیال اے خوشخو
کہ اوسی پر ہے واجب اے ناجی
قبل از شام عید و شب ہو جائے
فطرہ واجب ہے اوسکا بی تکرار
نیت اسطرح چاہیے وہ کرے
دیتا ہون واجبا برائے خدا
اکثر اوس شخص کی غذا ہو جو
گندم و جو مویز اور خرما
اور چیزون سے اے بلند اختر
بلکہ شاید ہو بہتر و والا
سال کا قوت جو نہ رکہتا ہو
ظاہر الفسق ہو نہ اے ناجی
کہ عطا مستحق کو وہ فرمائے

اور اپنے عیال کا فطرا
اون اقارب کو کر عطا فطرا
دے اقارب کے بعد ای خوشخو
بعد اونکے اونہین دے ای سرور
اور اون کو جو ہون پریشان تر
اور ہر ایک مستحق کو دے
اور دو تین شخص کا فطرا
غیر سید کا فطرہ سید کو
اور سید کا فطرہ دے اوسکو
جسپر واجب ہو گر نہ دے فطرہ
صوم ماہ صیام اے دانا
اور بدن کی زکوٰۃ فطرہ ہے
معنویہ کثافتون سے مدام
اور بلاؤن سے تا بہ سال دگر

واجب النفقۃ کو نہ دے حاشا
جو کہ ہون غیر واجب النفقۃ
اپنے ہمسایۂ پریشان کو
جو ہون فاضلتر اور صالح تر
فاقہ و فقر سے وہ ہون مضطر
کم نہ اک آدمی کے فطرے سے
ہے روا ایک شخص کو دینا
دینا جائز نہین ہے ای خوشخو
غیر سید ہو یا کہ سید ہو
تو گناہ کبیرہ اوسنے کیا
نہین مقبول گر نہ دے فطرا
پاک اندام کو وہ کرتا ہے
مثل بخل و غرور ای علام
وہ حفاظت ہے کرتا ای سرور

سوال ۱۹ ایک لڑکا ہمارے پاس نوکر ہے کہانے کپڑے پر وہ بالغ بہی نہین اور وہ روزہ بہی نہین رکہتا اوسکا فطرہ ہم پر واجب ہے یا نہ **جواب** جسکا کہانا نوکری کی جہت سے دیا جاے اور درماہہ مین داخل ہو اوسکا فطرہ معطی طعام پر واجب نہین ہو العالم **سوال** ۲۰ مستحقین فطرہ مین عدالت اوسطرحکی شرط ہے جیسے پیش نماز و نہین یا فرق ہے بینو توجروا **جواب** اکثر علما رقائل بعدالت مستحق مذکور ہین اور بعضے اجتنا

کبائر سے کرنا کافی جانتے ہین اور عمل قول اول پر احوط ہے ہو العالم **سوال**۲۱ زید نے
زکوٰۃ فطر نکالکر خدمت مین ایک عالم عادل کے بہیجی اور اوسمین کچہہ پول سیاہ کم تہے لیکن اوسوقت
نہ زید اوس بات سے مطلع ہوا اور نہ اون عالم نے فرمایا بعد عرصہ کے زید خود اس امر سے
مطلع ہوا پس اس صورت مین یہ ہوسکتا ہے کہ بقیہ زکوٰۃ دوسرے عالم کی خدمت مین پہنچاوے
کیونکہ اب اوس عالم تک کہ جسکو پہلے زکوٰۃ بہیجی تہی رسائی اس شخص کی نہین ہوسکتی۔
جواب ہان بقیہ زکوٰۃ خدمت عالم ثانی مین بہیجنا جائز ہے ہو العالم **سوال**۲۲
فطرہ غیر سید کا بحالت عدم موجودگی مستحق مومن محتاج نمازی کے کسکو دیاجاوے اور بعد علحدہ
کرنے کے ایک دو ہفتہ کے بعد اسکو خرچ کرے اور دل مین یہ خیال کرے کہ جسوقت مستحق
ملیگا اوسوقت دیدینگے تو کچہہ مضائقہ ہے یا نہ **جواب** اگر مستحق عادل بہم پہونچے تو اوسکو
اور اطفال مومنین مستحقین کو دیوے اور عادل نہو تو اطفال مذکورین کو دے اور اگر ممکن نہو تو
مجتہد جامع الشرائط پاس بہیجدین اور اگر یہ امر بہی متعذر ہو تو فطرہ علحدہ کرکے بحفاظت امانت
رکہے اور ظاہرا اس صورت مین بطریق قرض اوسکو صرف کرنا جائز ہے بشرطیکہ یقین حاصل ہو
کہ ہنگام وجود مستحق اوسکو ادا کریگا والا فلا اور غیر سید کا فطرہ سید کو نہ دے مگر جبکہ غیر سید سے
احتیاج کرچکا ہو ہو العالم **سوال**۲۳ اس بارہ مین کیا حکم ہے کہ زکوٰۃ فطر از جانب غیر سید
سید کو دینا چاہیے یا نہ اور ایسے ہی عکس اوسکا اور زکوٰۃ فطر مانند جمیع تصدقات ہے
یا خاص حکم اوسکا ہے **جواب** زکوٰۃ جو سید نکالے اگرچہ عیال غیر سید کی طرف سے نکالے
اوس زکوٰۃ کو سید کو دینا جائز ہے اور جو غیر سید نکالے اگرچہ عیال اوسکے سید ہون اوسکو
سید کو دینا جائز نہین ہو العالم **سوال**۲۴ دامت برکاتکم کہ زکوٰۃ فطر ملازمان اپنے کو یا اقارب
ملازمان کو در حالت حیات ملازم یا بعد ممات دینا چاہیے یا نہ **جواب** ملازمان و اقارب

ملازمان اگر استحقاق پانے زکوٰۃ کا رکھتے ہون بہر حال زر زکوٰۃ اون لوگون کو دینا جائز ہے
ہو العالم **سؤال ۲۵** زید روزہ دار تہا اور بروز عید بقصد ادای فطر کیا لیکن بسبب تعلقات وترددات
دنیا دیہ بہول گیا حتے کہ ماہ صیام وعید سال آیندہ آیا اور بسبب جاہل مسئلگی فطر صوم
سابق ادا نہ کیا اور فطرہ حال دیا پس واسطے فطرہ سابق منقضیہ کے کیا حکم ہے اور عدم
تادیہ مین اوسکے قباحت ہے اور صورت ادا کرنے فطرہ ماضیہ کیا ہوگی بینوا توجروا
جواب ظاہرا ادا کرنا مقدار فطرہ سابقہ کا فی الحال بہ نیت قضا مقرون بقصد قربت
کافی ہے ہو العالم **سؤال ۲۶** اگر کسی مومنہ تائب ہوا اور اوسکو علم نہین کہ مین کسکے نطفہ سے
ہون تو اوسکو فطرہ لینا غیر سید سے اور دینا سید کو کیسا ہے اور علی ہذا جو شخص اپنے نسب
سے واقف نہو اوسکا کیا حال ہے اور ثبوت نسب کا کیا طریقہ ہے مفصل ارشاد ہو بینوا
توجروا **جواب** فطرہ مومن عادل محتاج کو دینا چاہیے اور عورت بہی اگر متصف
بصفت مذکورہ ہو تو اوسکو بہی دینا جائز ہے اور فطرہ سید کا سید اور غیر سید کو لینا جائز ہے
اور غیر سید کا سید نہ لے اور فطرہ سید کے لینے مین اسے دخل نہین کہ یہ کسکی اولاد ہے فقط
عدالت او حاجت کافی ہے ہان جو غیر سید کا فطرہ ہے تو جسکی سیادت ثابت ہے اوسے نہ دے
اور ثبوت نسب کے واسطے یہ کافی ہے کہ مشہور ہو اور لوگ کہین کہ فلان شخص فلان شخص کا
فرزند ہے ہو العالم **سؤال ۲۷** فطرہ دینا نوکرون کا جو کہانا بجای مشاہرہ بطور نوکری کے
پاتے ہین و یا صرف مشاہرہ پاتے ہین اور بوجہ کام مالک کے حاضر خدمت رہتے ہین
اور روزہ مکان مالک پر کہولتے ہین فطرہ اونکا مالک پر واجب ہے یا نہ **جواب** جسکا
کہانا مثل تنخواہ بعوض نوکری ہے اوسکا فطرہ کہانا دینے والے پر علی الظاہر واجب نہین
اور جسکو کہانا نہین دیتا فقط تنخواہ دیتا ہے اوسکا فطرہ تنخواہ دینے والے پر بطریق اولی لازم

نہین ہوالعالم۔

جناب سیّد محمدؐ صاحب مرحوم

شوال اگر قبل غروب کسی کے گہر مہمان آیا ہو اور ہلال شوال اوسکے گہر دیکہے تو فطرہ اوسکا صاحب خانہ پر واجب ہوتا ہے اور عام ہے کہ مہمان شیعہ ہو یا سُنی اور یہ بہی ضرور ہے کہ فطر مدام وانفار کہ کہانا اون لوگون کا مطبخ مین اوس شخص کے حسب معمول مقرر ہو اور مذہب اونکا سنی ہو یا شیعہ یا مجہول الحال ہو یا معرفت مذہب مین تو بہی فطرہ اونکا دیا جاوے اور جن لوگونکا مسکن گہر مین شخص مذکور کے نہو لکن وہ متکفل امور معاش بعضے اقربا وذوی الارحام کا ہو مثلاً کچہہ درماہہ دیتا ہے اور کفالت فی الجملہ کرتا ہے اور وہ لوگ شب عید یا سلخ رمضان مین مہمان بیچ مسکن خاص اس شخص کے نہین ہین اور بعضے عیال اوس شخص کے بعد صد دور و دراز یعنے پانچ چہہ منزل پر رہتے ہین اور کفالت اونکی بہی وہی کرتا ہے اور اسی طرح غلامان وکنیزان شامل عیال دور تر رہتے ہین آیا فطرہ ان سب عیال دور و نزدیک کا واجب ہے اور اگر نہ دے تو گنہگار ہوگا یا نہین بینوا توجروا جواب مشتمل بر دفعات دفعہ اول دینا فطرہ مہمان کا ظاہر الازم ہے اگرچہ مخالفین مذہب سے ہون دفعہ دوم اگر کہانا نوکرون کا داخل درماہہ ہو تو وجوب ثابت نہین ہوتا ہے لکن احتیاطاً دینا فطرہ کا بہتر ہے اور اگر تبرعاً ہو و بطور مہمانی و عیلولہ کے ہو تو لازم ہے دفعہ سوم ہرگاہ اقربا واجب النفقہ اور مہمان نہون تو فطرہ اون کا لازم ہوگا دفعہ چہارم کنیزان وغلامان واجب النفقہ اس شخص کے ہین پس فطرہ انکا اوپر اسکے لازم ہے ہان اگر دوسری جگہہ مہمان ہون اور عیال دوسرون کے ہوئے ہون تو فطرہ میزبان پر ہوگا دفعہ پنجم بمجرد اسکے کہ عیال آخر روز گہر مین اسکے نہون فطرہ اونکا ساقط نہوگا اوسوقت تک کہ عیلولہ سے باہر ہون ہوالعالم

جناب آغا احمد صاحب مرحوم

سوال ۲۹ فطرہ ماہ مبارک رمضان مین ایک آدمی کا ایک شخص کو دے یا زیادہ کو **جواب**
فطرہ ایک آدمی کا کم ایک نفر سے نہ دے اور زیادہ دینا ایک آدمی کو مضائقہ نہین رکھتا ہو العالم
سوال ۳۰ اکثر آدمی اس قسم کے ہین کہ درماہہ اور کہانا اونکا اوپر اپنے مثل زن و فرزند کے
ہے اور بعضے اون لوگون سے ہمخانہ ہین اور بعضے علیحدہ رہتے ہین پس فطرہ دینا ان لوگو
کس طریق پر ہے مفصل و مشرح ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** اگر نفقہ ان لوگون کا اوپر
اپنے لازم کیا ہے تو ظاہر ا یہ لوگ داخل عیال ہین ہو العالم **سوال** ۳۱ بعضے آدمی اس قسم
پر ہین کہ خبر گیری اونکی درماہہ یا طعام سے حسبۃً للّٰہ کیجاتی ہے اور اون لوگون سے بعض
ہمخانہ و بعض مکان علیحدہ مین رہتے ہین پس فطرہ دینے مین اون لوگون کے کیا حکم ہے
جواب اگر کہانا شب غرہ شوال ان لوگون کو واسطے افطار کے دیا جاوے تو ظاہر ا فطرہ انکا
اوپر معطی کے ہے والا فلا ہو العالم **سوال** ۳۲ اکثر مردمان چہ عزیزان و چہ غیر ہمراہ شامل ایک
مکان مین رہتے ہین اور کہانا انکا اکثر علیحدہ ہے مگر قید یا نی کی ایک مکان مین نہین ہوتی ہے
تو فطرہ مین انکے کیا ارشاد ہے **جواب** منع کرو آب سے شب عید مین یا پانی کو سبیل و خیرات
قصداً اگر واوس رات کو والا اون لوگون کا فطرہ دینا احوط ہے ہو العالم **سوال** ۳۳ جسوقت
محمود ماہ رمضان مین مہمان احمد ہوا اور فطرہ اوسکا احمد دے اس صورت مین محمود پر اپنا
فطرہ دینا لازم ہے دینا اور اگر محمود بھی دے تو ثواب اوسکو پہونچیگا یا نہ بینوا توجروا **جواب**
اگر مہمان ہے کہ مثل عیال کے ہوا ہے تو احمد کو فطرہ دینا لازم ہے والا احوط ہے اور ہر گاہ
دونون دین تو احوط ہوگا ہو العالم

فصل دوم دربیان و مسائل زکوٰۃ از جدول مشر فعلیخان وغیرہ

فصل دوم مین بیان زکوٰۃ ہے اور اوسمین فوائد عدیدہ مذکور ہوے ہین **فائدہ اول**
مین فضیلت زکوٰۃ وثواب ادای زکوٰۃ ہے مخفی نرہے کہ آیات قرآنیہ وروایات نبویہ اخبار ائمہ
اطہار کہ متضمن فضیلت اور ثواب اداکرنے زکوٰۃ اور وعید اوپر ترک اوسکے ہے وہ حد حصر احصا
سے متجاوز ہے قال اللہ تعالے **مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل
اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ
واللہ یضاعف من یشاء واللہ واسع علیم** یعنی مثل اون لوگونکے کہ صرف کرتے
ہین اموال اپنےکو راہ خدامین زکوٰۃ وخمس سے اور سوای اوسکے مثل دانہ کے ہے کہ اوس سے
سات خوشہ اوگین اور ہر خوشہ سے سَو دانہ حاصل ہوان یعنے جوکچہ راہ خدامین دیا جائے
توعوض ایک کے سات سَو ہوتا ہے اور حق تعالی مضاعف کرتا ہے اوس سات سو
کو بہی واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہے اوس مقدار تک کہ حساب اوسکا نہین جانتا ہے
کوئی سوای جناب باری کے اور حقتعالی صاحب وسعت ہے کہ ضیق وتنگی خزائن مین
اوسکے نہین ہے اور دانا ہے اور عالم نیات ہر شخص کا ہے اور بیچ صحیحہ عبد اللہ بن سنان کے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اون حضرت نے فرمایا بدرستیکہ
حق تعالی اسنے زکوٰۃ کو واجب اور مفروض کیا ہے جیسا کہ نماز کو واجب کیا پس اگر کوئی
شخص کہ اوپر اوسکے زکوٰۃ واجب ہے علانیہ اوسکو اداکرے توکچہ عیب نہوگا اور حقتعالے
نے مقرر کیا واسطے محتاجین کے اموال اغنیا مین اوس مقدار کو کہ اونکو کافی ہوسکے اور
اگر جانتا ہوکہ اونکو بس نہین ہے بیشتر مقرر فرماتا اور جوضرر کہ فقرا کو پہونچتا ہے اس سبب سے
ہے کہ اغنیا حق مومنین ومحتاجین نہین دیتے ہین اور اگر دیتے تو مومنان اوقات اپنی
رفاہیت سے گذرانتے اور جناب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے

فرمایا کہ حق تعالیٰ نے زکوٰۃ کو قرآن مین ساتھہ نماز کے مقرون کیا پس جو شخص کہ بپا رکہے نماز کو اور ادای زکوٰۃ نکرے تو نماز اوسکی مقبول نہین ہے اور مثل اس حدیث کے بہت حدیثین ہین پس جیسا کہ زکوٰۃ وسیلہ ارتفاع درجات آخرت وجالب صنوف ثواب ودافع عقاب بلا ارتیاب ہے ایسے ہی باعث حصول منافع دنیویہ بہی ہے کس وجہ سے کہ زکوٰۃ لغت مین بمعنی نمو ہے اور بڑہانا وجہ زکوٰۃ اپنے مستحقین کو موجب نمو اور زیادتی مال ہے اوسکو بنام زکوٰۃ نامزد کیا ہے **قال النبی الصدقۃ تزید فی المال** اور کتاب کافی مین جناب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ماثور ہے **ما ضاع مال لا فی بر ولا فی بحر الا بتضییع الزکوٰۃ** یعنی ضایع نہوا کوئی مال نہ بیابان مین اور نہ دریا مین مگر بسبب وقوع تقصیر ادای زکوٰۃ کے اور بہی اوسی کتاب مین جناب رسالت مآب سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا **حَصِّنُوا اَموَالَکُم بِالزَّکوٰۃِ** یعنی محافظت کرو اموال اپنے کو ساتھہ دینے زکوٰۃ کے اور بعضے علما نے شرح مین اس روایت شریف کے ایک حکایت نقل کیا کہ حاصل اوسکا یہ ہے جو کہ یہ روایت بجنسہ منظوم کتاب تحفہ جعفریہ مین تہے بدین سبب اوسی کتاب سے درج ہوتی ہے

منظوم

کتب مین احادیث کے ہے رقم — کہ تہا ایک سوداگر باحشم
سخاپیشہ وصاحب اقتدار — خداترس ودیندار وطاعت گزار
جب آتا تہا وقت ادای زکوٰۃ — اوسی وقت دیتا تہا وہ نیکذات
سکونت تہی اوس نامور کی جہان — پڑا اوان پہ یہ حادثہ ناگہان
کہ لوٹا لٹیرون نے آکر تمام — لیا خلق کا مال اور زر تمام
رکہا جس محلہ مین تہا اوسکا مال — ہوا وہ محلہ بہی سب پائمال

زر و سیم و اسباب ہر شخص کا ‏ ‏ تعدی سے غارت گرونکی لٹا

ہوئی مرد تاجر کو جب یہ خبر ‏ ‏ کہ اوس گھر کا سب لٹ گیا مال و زر

نہ مطلق ہوا دل کو اوسکے ملال ‏ ‏ کہا ہوگا ضایع نہ ہرگز وہ مال

کھنچا گرد ہے اوسکے ایسا حصار ‏ ‏ نہووے کبھی جس سے آفت دوچار

یہ سن دوستداروں نے اوسکے کہا ‏ ‏ یہانسے چلو اوس مکان تک ذرا

کہ ہوتا کہ دریافت احوال مال ‏ ‏ رہا کچھ کہ سب لیگئے بدخصال

اوٹھا سنکے یہ بات وہ اہل دین ‏ ‏ مع دوست پہنچا مکانکے قرین

عجب حال اوس گھر کا آیا نظر ‏ ‏ زمین پر گرے پای دیوار و در

تعجب مین آکر سبھون نے کہا ‏ ‏ یہ گھر خود بخود کس طرح گر پڑا

لگا کہنے وہ مرد بے نقص و عیب ‏ ‏ کہ ہے کچھ نہ کچھ اسمین اسرار غیب

جو یہ قصر مستحکم و پائیدار ‏ ‏ گرا اسطرح بے سبب ایکبار

یہ کہہ صاف کرڈالی گھر کی زمین ‏ ‏ زر و مال سب اپنا پایا وہین

نہ تھا ایک ذرہ بھی نقصان ہوا ‏ ‏ ہر ایک شخص یہ دیکھ حیران ہوا

کہا اوس سے اب اسکا باعث بتا ‏ ‏ تجھے رنج اس مال کا کیون نہ تھا

وہ بولا مجھے غم نہ تھا اس لئے ‏ ‏ کہ ختم الرسل ہین یہ فرما گئے

زکاتِ معین سے ای مومنو ‏ ‏ حفاظت زر و مال کی تم کرو

جو دیگا زکات اپنے اموال کی ‏ ‏ تو ہرگز نہ ہوگا تلف وہ کبھی

سو مین تھا زکات اسکی سب دیچکا ‏ ‏ اسی واسطے کچھ مجھے غم نہ تھا

زیادہ ہوا مسرور اس بات پر ‏ ‏ ہوا اسکا تمیر بھی ظاہر اثر

سؤال[۲۳۴] جو شخص کہ مقروض ہو اور روپیہ واسطے ادای دین کے اپنے پاس جمع کرے کہ جب روپیہ ہزار پانسو ہو جائیگا تو ایک مشت حسب وعدہ مہاجن کو ادا کر دے پس ایسے روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر روپیہ بقدر نصاب یا زیادہ گیارہ مہینے تک اوس شخص کے قبضہ مین باقی رہے تو بشروع ماہ دوازدہم با تحقق شرائط باقیہ زکوٰۃ اوسکی واجب ہوگی ہو العالم **سؤال**[۲۳۵] کسقدر غلہ پر زکوٰۃ دینا واجب ہے اور اثمار مثل کنار وانبہ وغیرہ پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اثمار مذکورہ مین زکوٰۃ نہین ہے اور غلات مین سے غلہ گندم اور جو اور خرما اور کشمش مین البتہ با تحقق شرائط واجب ہے اور باقی غلات مین مستحب ہے اور منجملہ شروط یہ ہے کہ غلہ بقدر نصاب ہو یعنی پانچ وثق اور وہ بنا بر حساب نخیف خاطی کے بائیس[۲۲] من اور سوا اکیس سیر ایک چھٹانک بزیادتی وزن دو چہرہ دار روپیہ اور سات ماشہ ہوتا ہے بنا بر سیر نمبری انگریزی اور تفصیل مسئلہ زکوٰۃ غلات اور طلا و نقرہ قبل ازین نخیف نے ایک مسئلہ کے جواب مین لکھی تھی وہ ضمن اخبار الاخبار مین مطبوع ہو چکی ہے اگر ضرورت ہو تو اوسکو طلب کرکے ملاحظہ کیجیے ہو العالم **سؤال**[۲۳۶] ما قولکم مدظلکم العالی باب نصاب مین زکوٰۃ غلہ اور اقسام اوسکا کہ ہیچ اوسکے زکوٰۃ لازم ہے امید کہ تفصیل اقسام غلہ اور اوزان شرعی مندرجہ کتب مطابق اوزان لکھنؤ انگریزی ترقیم فرمائیے اور ہیچ غلہ کے کون کون مصارف مجرا لینا چاہیے اور کتاب فقہ مین واسطے مجرا لینے صرف آب پاشی اور محصول اراضی حکم ہے اور بعضے علمانے اختلاف بھی کیا ہے پس نزدیک جناب کے جو کچھ مفتی بہ ہو اوس سے مطلع فرمائیے اور اگر اراضی محصولی نہو بلکہ معافی ہو اور اکثر اشخاص یہ بھی تجویز کرتے ہین کہ اگر اراضی کو آپ کاشت نہ کرے اور دوسرے کاشتکار کو دے اور لگان یعنے محصول وصول ہو اوسی مقدار

محصول سے مجرا کرکے جو کچھ کہ باقی رہے ہے اوسکے اخراج زکوٰۃ کرنا چاہیے پس اس صورت
مین جو کچھ کہ ارشاد ہو مقلدین عمل مین لادین اور پیداوار اراضی مین مصارف کاشتکاری
تمام و کمال مثل تنخواہ ملازمین و تخم ریز وغیرہ و یا جو کچھ کہ اوس سے متعلق ہے اخراج کرنا چاہیے
یا نہ اور طلا اور نقرہ مین شرط ایک سال قایم رہنے اور ایک حالت بدون تغیر کے ہے پس
اجناس مین بھی یہ شرط ہے یا نہ اور جس چیز کے زکوٰۃ بعد گزرنے تمام سال کے ادا کرے
اور پھر وہ چیز اوسی طور پر دوسرے سال بھی رہے پس مکرر زکوٰۃ دیوے یا نہ اور اگر بعد
دو تین برس کے زکوٰۃ دیوے پس بابت ہر سال دینا مناسب ہے یا ایک مرتبہ کافی ہے
اور اگر ایک مرتبہ کسی چیز کی زکوٰۃ ادا کی بعد اوسکے کوئی چیز اضافہ کیا پس زکوٰۃ اوس زیادتی کی
ادا کرنا چاہیے یا مجموع مین مثلاً ایک مرتبہ پچہتر ۷۵ روپیہ کی زکوٰۃ ادا کی بعد اسکے پچیس ۲۵ روپیہ اوس
پچہتر مین ملا دیا پس پچیس ۲۵ روپیہ جو ایزاد کیا گیا ہے زکوٰۃ اوسکا ادا کرے یا مجموع سو ۱۰۰ مین
اور اگر پاس کسیکے پچاس ۵۰ روپیہ ہین پس وہ بحساب اسکے کہ چالیس ۴۰ روپیہ مین ایک
روپیہ زکوٰۃ ہے ایک روپیہ دے اور واسطے دس ۱۰ روپیہ کے جو نصاب سے زیادہ ہے
جس وقت مع اوس دس ۱۰ روپیہ کے پھر چالیس ۴۰ روپیہ کامل ہون اخراج زکوٰۃ کرے پس یہ
فعل اور خیال اوسکا عند الشرع جائز ہے یا نہ و یا حساب چالیس ۴۰ روپیہ مین ایک روپیہ دیگر زاید
دس ۱۰ روپیہ کی زکوٰۃ بھی دے امید کہ جواب اس مسئلہ کا مستفسرہ کا مشرح و مفصل ارشاد ہو
بینوا توجروا **جواب** زکوٰۃ نو چیز مین واجب ہے چار غلہ گندم و جو و خرما و زرانگور خشک و
انعام یعنے چارپایہ ثلثہ شتر و بقر و غنم و طلا و نقرہ اور سوای غلات اربع مذکورہ کے باقی
غلات مین مستحب ہے اور بلوغ بہ نصاب شرط ہے اور نصاب غلات اربع پانچ وسق ہے اور
ایک وسق برابر ساٹھ صاع کے ہے اور ایک صاع ظاہرا بوزن تین سیر چار ماشہ ایک رتی بحساب

بیان تفصیل زکوٰۃ

سیر انگریزی متداول اس بلد کے ہے پس حساب سیر نمبری مذکور سے مجموع نصاب بائیس من
سوا اکیس سیر اور ایک چھٹانک نمبری بر بناوی وزن دوچہرہ دار اور سات ماشہ ہوگا اور احوط
وہ ہے کہ بدون اخراج حصہ سلطان اور بدون وضع مؤنت اور مصارف زراعت اگر غلہ
بمقدار مذکور یا زیادہ اوس سے ہو تو زکوٰۃ اوسکی ادا کرین اور مقدار زکوٰۃ اوسکی یہ ہے کہ اگر
زراعت کو پانی پہونچایا ہے ڈول اور امثال اوسکے سے اور بدون اوسکے سیرابی زراعت
دوسری وجہ سے نہین ہوئی پس زکوٰۃ اوسکی نصف عشر یعنے بیسوان حصہ مجموع کا ہے
اور اگر پانی سے سیراب نہین کیا ہے بلکہ بدون اوسکے زراعت نے نشو ونما پایا ہے
بسبب باران یا آب دریا وغیرہ کے پس زکوٰۃ اوسکی عشر یعنے حصہ دہم مجموع سے ہے اور ایک غلہ
مین ایک مرتبہ اخراج زکوٰۃ کافی ہے اور بار دیگر واجب نہین اگرچہ بعد اوسکے بقدر نصاب
باقی رہے اور اگرچہ چند سال تک اوس غلہ کو رکھے رہے اور جوکہ مالک زراعت ہے زکوٰۃ
ذمہ مین اوس شخص کے واجب ہوتی ہے اگر ملک مین اوسکے انعقاد حب ودانہ ہوا ہو
پس اگر بعد اوسکے بیع یا ہبہ کرے زکوٰۃ ذمہ اسی بائع کے واجب ہوگی نہ مشتری پر علی المشہور
اور اگر دونوں زکوٰۃ دین احوط ہوگا البتہ اگر قبل انعقاد حب ملک اپنی سے بدر کرے پس
اوپر اوس شخص کے ادای زکوٰۃ واجب نہوگی اور متعلق مالک جدید سے ہوگی اور لیکن
بیان زکوٰۃ طلا و نقرہ پس بالاختصار یہ ہے کہ اگر بیچ ملک کسیکے طلا مسکوک بقدر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ ہو اور گیارہ مہینے تک باقی رہے پس برویت ہلال ماہ دوازدہم زکوٰۃ اوسکی
بقدر حصہ چہلم اوسکے واجب الادا ہے اور کمتر مقدار مذکور مین ظاہرا واجب نہین ہے اور
اسی طرح اگر قدرے زاید ہو اوس سے تو زکوٰۃ قدر مذکور دیوے اور زکوٰۃ اوس زاید کی مطلقا
واجب نہین ہے ہان اگر بقدر نصاب دوم کہ ایک تولہ ڈیڑہ ماشہ ہے زاید ہو یعنی مجموع طلا

پونے سات تولہ ہو لیس حصہ چہلم اس مجموع کا واجب الادا ہو گا اور نصاب اول نقرۂ مسکوک بوزن اکتالیس ۴۱ روپیہ چہرہ دار با منافہ ایک ماشہ ہے اور احوط یہ ہے کہ اگر ایک ماشہ زاید نہو توبھی زکوٰۃ اوسکی یعنے چالیسوان حصہ اوسکا ادا کرے یعنی ایک روپیہ چہرہ دار اور ایک جزو چالیسوان ایک روپیہ کا دیوے اور اگر ایک ماشہ اضافہ ہو لیس حصہ چہلم ایک ماشہ بہی ادا کرے اور جو زاید ہو تو ایسی مقدار سے زکوٰۃ دینا چاہیے نہ زیادہ کی ہان اگر نصاب دوم کو پہونچے کہ آٹھہ چہرہ دار اور اڑہائی ماشہ ہے یعنی مجموع اونچاس ۴۹ روپیہ چہرہ دار اور ساڑہے تین ماشہ ہو لیس حصہ چالیسوان اس مجموع کا نکالے اور اس مقام پر گنجایش تفصیل زاید اس سے کہ مذکور ہوئی نہین ہے وفیہ کفایتہ ان شاء اللہ المتعال و هو العالم بالاحکام والاحوال **سوال** ۲۳ کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین کہ اگر کچہ زر مسکوک جو نصاب سے زیادہ ہے کسی شخص نے کسی مہاجن کے پاس جمع کیا کسی قدر سود پر لیس بعد گزرنے سال کے اوسپر اس نظر سے کہ ایک قسم کا قبضہ اوسپر ہے زکواۃ واجب ہے یا نہین اور اگر کئی سال تک رہے اور ہر سال نصاب سے زیادہ رہے اور زکوٰۃ ادا نہ کی ہو تو ایک سال کی کافی ہو گی یا سب سالونکی مفصل ارشاد ہو و نیز اگر بعد چند سال کے کل خواہ جزو اوس زر نقد کا مارا جاوے تو بہ نسبت زکوٰۃ کے کیا حکم ہے آیا جب تک وہ قبضے مین رہے یعنی اوسکے ملنے کی امید ہے اوسقدر ایام کی ادا کرنا چاہیے یا ایک سال کی کیا کرنا چاہیے اور جب اوس زر ضایع شدہ سے کسیقدر وصول ہو جو زاید از نصاب ہے تو اوسپر کیا حکم ہے بشرطیکہ بعد حصول سال مین گزرا بینوا توجروا **جواب** اگر مہاجن کو روپیہ قرض دیا ہے تو بنا بر قول مشہور مالک سے زکوٰۃ ساقط ہے اور اگر روپیہ مہاجن پاس امانت رکہوایا ہے تو مالک پر واجب ہے کہ بابت ہر سال کے زکوٰۃ اوسکی

نکالے اگر ہر سال بقدر نصاب کے یا زیادہ ہو اور اگر اول مرتبہ بقدر نصاب سال بہر تک رہا اور
بعد وضع مقدار زکوٰۃ دوسرے سال یا تیسرے مثلاً نصاب سے کم ہوگیا تو جس سال مین نصاب
سے کم رہا اوس سال کی زکوٰۃ واجب نہوگی اور جو مال ضایع ہو جاے کہ اوسمین تصرف نہین
کرسکتا اوسکی زکوٰۃ ساقط ہے بعد ازان جب ہاتہہ آئے تو از سرنو حساب حول کا ہوگا لیکن مال
مذکور اگر سال بہر یا زیادہ غائب رہا تو بعد دستیابی ایک مرتبہ زکوٰۃ اوسکی ادا کرنا مستحب و سنت
ہے ہو العالم **سوال**[۲۳۸] زکوٰۃ جو سید نکالے اگر عیال غیر سید کی طرف سے نکالے تو اس بارہ مین
کیا حکم ہے **جواب** اوس زکوٰۃ کا سید کو دینا جائز ہے اور جو غیر سید نکالے اگرچہ عیال
اوسکے سید ہون اوسکا سید کو دینا جائز نہین ہو العالم **سوال**[۲۳۹] خمس یا زکوٰۃ پیداوار
زراعت پر دینی واجب ہے یا نہین اور اگر دینی واجب ہے کل پیداوار پر واجب ہے و
کل پیداوار پر کسقدر دینی واجب ہے یا منجملہ کل پیداوار زر قسط لگان سرکار اور دیگر مصارف
نوکری ملازمان وغیرہ متعلقہ پیداوار ادا کر کے جو باقی بطور بچت و منافع کے مابقا رہے
اوسپر زکوٰۃ یا خمس دینی چاہیے بینوا توجروا **جواب** خرما اور کشمش و گندم اور جَو کے سوا
کسی غلہ مین زکوٰۃ واجب نہین ہے ہاں البتہ مستحب ہے اور چارون اشیاء مذکورہ مین نصاب کو
پہونچنا شرط ہے یعنی گندم وغیرہ کم نہو بائیس[۲۲] من اور اکیس[۲۱] سیر ڈیڑہ پاؤ سے تقریباً بنابر نمبری
سیر انگریزی پس اس حال مین اگر وہ غلہ ڈولون سے سینچ کر فقط پیدا کیا گیا ہے اور بارش وغیرہ
نہین ہوئی تو مجموع غلہ سے بیسوان[۲۰] حصہ اوسکا زکوٰۃ ادا کیا جاوے اور اگر یہ صورت نہین
ہے بلکہ فقط باران سے یا آب دریا کی تری سے وہ پیدا ہوا ہے یا اس اثنا مین کبہی ڈولون
سے سینچا ہے اور کچہہ انضباط نہین ہے تو بہر صورت احتیاطاً دسوان حصہ مجموع کا دیا جاوے
اور احوط یہ ہے کہ زکوٰۃ مذکورہ دیکر اوسکے بعد حصہ سلطان اور مصارف زراعت مین صرف

کرے نہ قبل اوسکے اور بعد ایک مرتبہ زکوٰۃ غلہ ادا کرنیکے بار دیگر اوسمین زکوٰۃ نہوگی اور خمس کا
حکم یہ ہے کہ جو فائدہ بسبب زراعت یا تجارت یا پیشہ کے حاصل ہو تو اوسمین سے بقدر نفقہ
واجب خود اور بمقدار نفقہ عیال واجب النفقہ اپنے کے علیحدہ رکھے اور جو اس سے زیادہ ہو
اوسکا پانچوان حصہ بوجہ خمس ادا کرے اور بعد اخراج خمس جو باقی رہے اوسمین اختیار ہے
اور مراعات تحقق شرائط وجوب زکوٰۃ اسپر مقدم ہے یعنی بعد اخراج زکوٰۃ واجبی جو باقی رہے
اوسمین سے خمس بطریق مذکور ادا کرے ہو العالم **سوال** زید نے دو تین سو روپیہ پاس
مہاجن کے واسطے اداے دین کے جمع کرایا اور وہ روپیہ برس دو برس تک اوس مہاجن
کے پاس جمع رہا مگر نفع اوسکا زید ہر سال لیتا رہا اور زکوٰۃ اوس روپیہ کی ادا نکی اب وہ
مہاجن مرگیا اور روپیہ زید کا مارا گیا اور وارثان مہاجن سے وصول نہوا ایسی حالت مین
زکوٰۃ روپیہ مذکورہ کی کہ فی الحال زید کو تاوان ہوا ہے ادا کرنا لازم ہے و یا نہین کیونکہ تا دو
سال وہ روپیہ مہاجن کے پاس جمع رہا اور زکوٰۃ کسقدر روپیہ رائج الوقت پر دینا لازم ہے
بینوا توجروا **جواب** صورت مذکورہ مین قبل از تلف ہونے روپیہ مذکورہ کے اگر مالک
اوسکا تصرف کرنے پر اوس روپیہ کے قادر رہا ایکسال تو زکوٰۃ اوس سال کی واجب
ہوئی اور اسی طرح دوسرے سال کا حکم ہے پس بعد ثبوت وجوب زکوٰۃ اگر وہ مال تلف
ہوجائے تو وجوب اداے زکوٰۃ ساقط نہوگا اور اولی بلکہ احوط یہ ہے کہ بابت زکوٰۃ تین سو تنگہ
چہرہ دار کے فی سال اوسکا چالیسوان حصہ ادا کرے یعنی سات روپیہ اور آٹھ آنہ ہو العالم
سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ کاغذ نوٹ
داخل زر مسکوک ہے یا نہین اور اوسپر زکوٰۃ واجب ہوسکتی ہے یا نہ مفصلاً و مشروحاً
بیان فرمائیے **جواب** بابت کاغذ نوٹ زکوٰۃ واجب نہین ہو العالم +

جناب سید محمد صاحب و جناب سید حسین صاحب مرحوم و مغفور

سؤال ایک شخص جنس زکوٰة اپنے ذمہ رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ قیمت اوسکی مستحقین کو دے
اس صورت مین قیمت اوسکی حسب نرخ وقت وجوب یا بحسب نرخ ہنگام ادا دینا چاہیے۔
جواب اگر عین دے تو بہتر ہے اور اگر قیمت دے تو باعتبار قیمت وقت ادا کے ہوگا
بنابر احتمالی اور احوط یہ ہے کہ اعلا سی قیمتین ادا کرے ہو العالم **سؤال** مستحق زکوٰة کس قسم کے
اشخاص ہین بینوا توجروا **جواب** مستحق زکوٰة وہ شخص ہے کہ مالک ما یحتاج سالانہ اپنا اور
واجب النفقہ اپنے کا نہو یا دہ کسب کہ وفا ساتھ معیشت اوسکی کے کرے نہ جانتا ہو اور احتیاط
شدید اسمین ہے کہ بغیر عادل کے نہ دے ہو العالم **سؤال** اگر دو نفر فقیر ہون اور شرعاً زکوٰة
ذمہ اون دونون کے قرار پاوے پس ہر ایک زکوٰة اپنی دوسرے کو دلیسکتا ہے
یا نہین **جواب** دلیسکتا ہے اگر کوئی مانع از راہ دیگر نہو ہو العالم **سؤال** گیرندہ زکوٰة
و ردّ مظالم کے واسطے عدالت شرط ہے **جواب** ظاہر یہ ہے کہ عدالت شرط نہین ہے
ہو العالم **سؤال** نصاب گوسفند کو زکوٰة مین مع اقسام اوسکے بیان فرمائیے یا جو کچھ
واجب ہے ہر مرتبہ مین بینوا توجروا **جواب** گوسفند مین بنا بر مشہور و اقوی پانچ نصاب
ہے اول چالیس ہے ثانی ایک سو اکیس عدد سوم دو سو و ایک چہارم تین سو ایک اور پنجم
چار سو لیکن واجب نصاب اول مین ایک ہے اور نصاب ثانی مین دو گوسفند اور ثالث
مین تین گوسفند اور رابعہ مین چار گوسفند اور ایسے ہی خامس مین اور بعد اوسکے جسقدر زیادہ
ہون تو ہر سو گوسفند مین ایک گوسفند واجب ہوگی مثلاً پانسو گوسفند مین پانچ گوسفند
اور چھ سو مین چھ گوسفند و ہکذا ہو العالم **سؤال** اگر کوئی شخص زکوٰة گندم و یا زکوٰة و خمس
مال نہ دے پس نان اور گندم اور اوس مال سے کہ خمس اور زکوٰة اوسکی نہین دی ہے کچھ

لے تو لینا جائز و حلال ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** یہ مسئلہ مبنی اوپر اسکے ہے کہ خمس
و زکوٰۃ متعلق بذمہ مکلف ہے یا بعین مال پس ظاہر یہ ہے کہ متعلق ہو بعین مال بنا برین
پس حق فقرا کا متحقق ہے اوس مال مین بطریق اشاعہ جسوقت تک اخراج نہ کرین اور
قصد اخراج بہی معجلاً نہ رکہتے ہون تو اکل مال مشترک سے ہوگا اور اگر اوس چیز سے بیچکر
قیمت اوسکی صرف لباس کرین تو پہننا اوس لباس کا حرام ہے اور نماز اوسمین باطل
ہوگی ہو العالم **سؤال** اگر کوئی مسافر شہر مین وارد ہوا اور اظہار تنگدستی و مفلسی کرے
اور ایسے ہی زواران عتبات عالیات ائمہ معصومین علیہ السلام و حاجیان بیت الحرام
ارادہ زیارت اور حج کرین تو ان دونون فریق کو مال زکوٰۃ سے بطریق زادراحلہ دینا چاہیے
یا نہ اور ایسے ہی ذمہ ایک شخص کے قرض مہاجن ہو مع اصل و سود ادای قرض اوس کا
مال زکوٰۃ سے کرسکتا ہے یا نہ **جواب** ابن السبیل یعنی مسافر کو مال زکوٰۃ سے اعانت
کرسکتے ہین اور ایسے ہی ادای قرض مدیون لکن اصل قرض نہ سود اوسکا ہرگاہ اصل قرض
کو امور محرمہ مین صرف نہ کیا ہو اور بعض علما سے عدالت کو مستحقین زکوٰۃ مین معتبر جانتے
ہین و ہو احوط ہو العالم **سؤال** اگر غیر سید قرض سید کو مال زکوٰۃ سے ادا کرے تو درست ہے یا نہ اور
اگر مردمان ایک شخص کو عادل سمجھکر زکوٰۃ فطرہ اوسکو دین کہ وہ جس آدمی کو مستحق جانے
پہونچا دے پس وہ عادل بہی لے سکتا ہے یا نہ اور واسطے صرف مسجد کے نگاہ رکہہ سکتا
ہے کہ بتدریج صرف کرے تو درست ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** ظاہر یہ ہے کہ جو قرض
اوپر سید کے ہو ادا اوسکا زکوٰۃ مال غیر سید سے نہین کرسکتا اور جس شخص کو کہ مال دین تو
متولی صرف زکوٰۃ کرسکتا ہے اور نگاہ رکہنا زکوٰۃ کا باوصف امکان صرف زکوٰۃ جائز نہین
ہے ہو العالم **سؤال** زید روپیہ یا غلہ وغیرہ یا فلوس یا پارچہ خواہ زکوٰۃ ہو یا خمس یا فطرہ

ونیاز دیا تصدق گھر مین اپنے یا دوسری جگھہ کہی ہو اور اگر کوئی اقربای زید یا دوست مستحق
یا حاجتمند سے ہو یا کوئی شخص سوال کرے زید سے تو اس صورت مین بقدر اشیای مذکورہ بالا
دوسری چیز اپنے پاس سے مطابق اوسی مقدار کے کہ رکہا ہے بلا کم و زیادہ دے اور وہ
اشیا کہ رکہی ہے اوسکو اپنے صرف مین لاوے تو یہ دینا اور تصرف کرنا جائز ہے کسواسطے
کہ بالعوض اوسکے دیا ہے یا جائز نہین ہے جو کچھہ حکم ہو **جواب** ظاہرا عوض دلیسکتا ہے
ہو العالم **سوال** مال زکوٰۃ صرف ضیافت برادران مومن و مسافران و زائران اس
صورت مین کہ حال استطاعت اون لوگون کا معلوم نہو یا معلوم ہو کر سکتا ہے و یا نہ اور
ایسے ہی جملہ مال زکوٰۃ سے یا خاص سہم سے فی سبیل اللہ نقد ان لوگون کو دینا جائز ہے اور
ایسے ہی خادم مسجد کو بوجہ خدمت مسجد کہ آب کشی اور جاروب وغیرہ خدمات مسجد کرتا ہے
جملہ مال زکوٰۃ سے فی سبیل اللہ دینا درست ہے یا نہ **جواب** وہ مسافر یا مومن کہ
شہر اپنے سے دور ہو اگرچہ اپنے شہر مین غنی ہو مگر اب جس جگہہ کہ آیا ہے محتاج بضیافت اور
مہمانی ہو تو مہمانی اوسکی مال زکوٰۃ سے کرنا چاہیے لکن جسقدر کہ کہاوے زکوٰۃ مین محسوب
ہوگا اور مسافر اسمین شامل ہے اور نقد بہی مسافر کو بقدر حاجت اوسکے دینا مناسب ہے
ہرگاہ شرائط متحقق ہون اور سہم فی سبیل اللہ سے سب اسباب خیر بجا لا سکتا ہے لکن اگر ایک
محتاج کو دے خواہ ابنای سبیل سے ہو اور خواہ سہم فی سبیل اللہ سے تو اوسکو دے اگر عادل
ہو مضائقہ نہین رکہتا اور اگر عادل نہو تو محل تامل ہے ہو العالم **چونکہ** بحث زکوٰۃ بشرح
وبسط تحریر ہوئی لہذا مناسب معلوم ہوا کہ کچھہ عذاب عدم ادای زکوٰۃ آخر فصل مین بیان
ہو تاکہ مومنین صاحب مقدور ادای زکوٰۃ مین پہلوتہی نہ فرمائین اور مستعد ادای زکوٰۃ مین ہین

از کتاب تحفہ جعفریہ

جب انسان پر ہووے واجب زکات / مناسب ہے دے جلد ای خوش صفات
روا اسمین تاخیر اصلا نہین / کہ کچھ زندگی کا بھروسا نہین
یہ فرمان حق جو بجا لائیگا / سبکدوش دنیا سے وہ جائیگا
نہ دینے سے اس حق کے مال و منال / قیامت کو انسان پہ ہوگا وبال
احادیث و قرآن مین جا بجا / بہت ہے عذاب اوسکی خاطر لکھا
کچھ اسمین سے کرتا ہون اسجا بیان / کہ اہل دول اغنیای زمان
بہانہ نہ ڈھونڈہین برای زکات / کرین بے تامل ادای زکات
یہ وارد ہے قرآن مین ای نیک فر / کرین جمع دنیا مین جو مال و زر
اور اوسکی زکات تعین نہ دین / یہانتک کہ کوچ اس جہانسے کرین
قیامت کے دن سب وہ زر اور مال / کیا جائیگا آگ مین خوب لال
اوسی سے بحکم خدای جہان / ملک آکے داغینگے پیشانیان
جبین داغنے سے جو ہوگا فراغ / تو پہلو پہ اور پشت پر دینگے داغ
کہینگے جو تہا جمع تمنے کیا / وہی ہے یہ چکھو اب اسکا مزا
مگر شرط ہے یہ کہ وہ سیم و زر / جو ہو سکہ دار اور رہے سال بھر
اور اتنا ہو جتنی ہے اوسکی نصاب / تو دے جو معین ہے کرکے حساب
اسیطرح جس جنس و حیوان مین / ہے واجب زکوٰة اوسکی ہر وقت دین
نہو جمع گہر مین جو شرطین لکھین / تو مطلق زکات اوسکی واجب نہین
سن اب تو حدیث شہ کائنات / نہ دیجائیگی جس مال و زر کی زکات
قیامت کے دن آگ کا اژدہا / بناویگا اوس مال و زر کا خدا

پڑے گا گلے مین وہ مانند طوق — عذاب اور ہے کونسا اس سے فوق
بہت اوسکو آزار پہونچائے گا — تنِ زار کو گوشت کہا جائے گا
رہیگا اسی طرح اوسپر عقاب — خلایق کا جبتک کہ ہوگا حساب
یہ ہے قول صادق علیہ الصلوٰۃ — نہ جو چارپایونکی دیوے زکات
قیامت کو ربّ سیاہ و سفید — کریگا اوسے ایسے صحرا مین قید
کہ ہوگا گزرگاہ جن و بشر — نپاویگا اوس جا سے گاہے مفر
اوٹھاویگا وان ایسی رسوائیان — کہیگا ہر اک دیکہ کر الامان
پہر آوینگے سُم دار سب جانور — بلان اوسکا روندینگے وہ سر بسر
درندے بہی آوینگے ہوکر بہم — وہ کاٹینگے دانتونسے سر تا قدم
ہوا دو حدیثون سے آگاہ تو — سُن اور ایک مضمون جانکاہ تو
نہ باغ و زراعت کی دین جو زکات — عذاب اوسپہ ہوگا یہ بعد از وفات
کہ اوتنی زمین تا بہ تحت الثریٰ — گلے مین پڑے گی بحکم خدا
رہے گا اسی حال پر صبح و شام — یہانتک کہ ظاہر ہو روز قیام
سوا اوسکے دیتا نہین جو زکات — نہین اوسکی مقبول ہوتی صلوات
اور ایمان مین بہی ہے اوسکے خلل — نہین اوسکے مقبول ہوتے عمل
حدیث نبی سے ہے ظاہر یہ بات — ادا ہووے جس مال و زر کی زکات
کمی اوسمین زنہار ہوتی نہین — فزون بلکہ ہوتا ہے وہ کر یقین
حفاظت مین رہتا ہے آفات سے — بچاتا ہے حافظ بلیات سے

فصل سوم در بیان جنس از کتاب فوائد نصیریہ از تصانیف

علامی و فہامی جناب مولوی سید محمد صاحب مرحوم

مع مسائل و دستخطی علمای اعلام و مجتہدان با نام و نشان

بیان وجوب خمس و فضیلت ادای خمس جانان تو کہ وجوب خمس و شرائط اوسکے اجماعی ہین اور
فضیلت مین اوسکے اخبار بیشمار وارد ہوئے ہین اور وہ مخصوص حق سادات بنی ہاشم ہے
چنانچہ جناب حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب روز قیامت ہوگا اوسدن
منادی ندا کریگا کہ ای خلایق خاموش ہو کہ سرور کائنات مفخر موجودات احمد مجتبی محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے ہین کہ تمسے کلام کرین اوسوقت خلایق خاموش
ہوگی پس جناب سرور انبیا پیشوای ہر دوسرا شفیع روز شمار و بروی خلائق تشریف لائینگے
اور فرمائینگے کہ ای گروہ خلائق تمسے جو شخص ذمہ ہمارے کوئی نعمت یا احسان یا کوئی نیکی
رکہتا ہو کہ ہمارے ساتہہ اوسنے کیا ہو تو بیان کرے تاکہ ہم بدلا اوسکا اوسے دین پس
خلائق دست بستہ عرض رسا ہوگی کہ باپ اور ماں ہمارے فدا اور قربان ہون آپ پر ہم
لوگون نے کیا احسان اور نعمت اور کون نیکی آپکے ساتہہ کی ہے بلکہ سب نیکیان
اور احسان منجانب خدا اور رسول کے ہین اوپر سب خلائق کے پس حضرت زبان فیض
ترجمان سے ارشاد فرمائینگے کہ ہان ایسے ہے جیساکہ تم بیان کرتے ہو اور بعد اسکے یون
ارشاد فیض بنیاد ہوگا کہ جس کسی نے جگہہ دی ہو ایک اولاد میری سے یا ساتہہ اوسکے
نیکی کی ہو یا برہنہ ان لوگون کو دیکہکر کپڑا پہنایا ہو یا بہوکہا پاکر ان لوگون کو سیر کیا ہو
تو وہ شخص اوٹہے تا عوض اوسکا اوسے دیا جاوے پس ایک گروہ کہ اون لوگون نے
نیکی سادات سے کی ہوگی اوٹہیگی پس حکم حضرت رب العزت سے ہوگا کہ ای محمد ای حبیب میرے

عوض ان لوگون کا باختیار تیرے سپرد کیا گیا تو ان لوگون کو بہشت مین مقیم کر جس جگہہ کہ دل
تیرا گوارا کرے اور چاہے جب یہ حکم جناب باری عز اسمہ کا ہوگا اوسوقت شفیع المذنبین خواجہ
کونین دستگیر دارین محبوب خدا احمد مجتبیٰ ؐ اون لوگون کو بہشت برین عنبر آگین مین وسیلہ
سے نیکی سادات کے لیجاینگے اور بجای اعلیٰ مراتب بہشت مین اوسجگہہ مقیم فرمائینگے کہ اوس
مقام سے ہمیشہ یہ لوگ زیارت سید المرسلین و ائمہ معصومین علیہم السلام کی کرینگے اور اعظم
لذتہای بہشت نصیب ان لوگون کو ہوگی اور مراد اوس لذت سے زیارت ائمہ ہے کہ اہل
دین کو اس سے زیادہ کوئی شرف نہین ہے اور یہی منقول ہے کہ سخت ترین ہولہای قیامت
اوسوقت ہے کہ صاحبان خمس طلب خمس کرین اور اخبار بہت فضیلت مین اوسکے وارد
ہوئے ہین بوجہ خوف طول ترقیم نہین پاتے ہین اور مخفی نرہے کہ خمس واجب ہے سات
چیز مین **اول** وہ غنیمت ہے کہ کفار سے یا مسلمانون سے کہ اون لوگون نے خروج
امام زمان و شیعیان آنحضرت پر کیا ہو ملے پس حصہ پنجم اوسکا سادات کو دینا چاہیے **دوم**
معادن مین مثل کھان طلا و نقرہ و تانبا و لوہا اور یاقوت و زبرجد و زمرد اور فیروزہ و گندہک
وسوای اونکے بعد اخراجات ضروریہ مثل خرچ کھودنے اور صاف کرنیکے پس بعد مجرا لینے
ان اخراجات کے جو کچھہ کہ باقی رہے اور قیمت اوسکی بیس دینار ہو تو پانچوان حصہ اوسکا
علی الاشہر اور احوط یہ ہے کہ جو کچھہ حاصل ہو بغیر مجرا لینے اخراجات کے تمام خمس اوسکا ادا کرے
سوم گنج ہے اور وہ مال ہے کہ زیر زمین پوشیدہ کیا ہو اور دار الحرب سے دار الاسلام
مین لاوین اور اوسمین اثر اسلام نہو اور قیمت اوسکی بیس دینار یا زیادہ اوس سے ہو تو
خمس اوس مال کا ادا کرے اور باقی ملک شخص آرندہ ہے اور اگر خزانہ اپنی زمین مین کہ
میراث سے اوسکو پہونچی ہے پاوے تو خمس اوسکا بھی دینا چاہیے **چہارم** جو فائدہ

کہ سوداگری یا کہیتی یا حرفت یا صنعت و یا مثل اوسکے سے ہوا ور وہ فائدہ تمامی اخراجات
یک سالہ اوس شخص سے زاید ہو تو خمس اوس زیادہ کا دے اور اگر کسی شخص سے جائزہ اور
عطیۂ عظمی اسکو پہونچے یا وہ میراث اوسکو ملے کہ گمان اوسکا نرکہتا ہو یا کوئی مال دشمنان سے
اوسکو حاصل ہو تو اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ خمس ان سب کا ادا کرے بیش از وضع
اخراجات **پنجم** موتی ہے اور ہونگا اور سوای اوسکے کہ دریا سے غواصی کرکے لاوین
اگر قیمت اوسکی ایک دینار ہو یا اگر نہو تو خمس دینا اوسکا احوط ہے **ششم** مال حلال
جسوقت کہ مال حرام مین مخلوط ہوا ور مالک مال حرام اور مقدار اوسکی معلوم نہو تو خمس اوسکا
دے اور اگر مقدار و مالک اوسکے کو جانتا ہے تو وہ اوسکے مالک کو پہونچا وے اور اگر مالک کو
اوسکے جانتا ہے اور مقدار اوسکی معلوم نہو تو ساتھہ صاحب اوسکے کے صلح کرے اور اگر
مقدار جانتے اور صاحب کو اوسکے نہ جانتے تو سعی شناخت مالک مال کرے اور اگر مالک
نہ معلوم ہو تو اوسکی طرف سے تصدق کرے **ہفتم** وہ زمین ہے کہ یہودان و نصرانیان
و مجوسان مسلمانان سے لے لین پس خمس اس زمین کا یا خمس قیمت اوس زمین کا
با رضای ذمی لیتے ہین اور مستحقین کو پہونچاتے ہین اور مال خمس کو چھہ حصہ کرنا چاہیے
اوسمین سے تین حصہ متعلق حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے ہے اور وہ حصہ خدا و رسول
اور امام کا ہے اور زمان غیبت اون جناب مین لازم ہے کہ اوس حصہ کو خدمت عالم مجتہد
عادل مین کہ وہ نائب حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا ہے پہونچا دین اور باقی تین
حصص حق مساکین سادات اور یتیمان سادات اور مسافران سادات ہے اور بہتر یہ ہے کہ
اس حصہ کو بہی مجتہد کہ عارف بہ مستحقین ہو تسلیم کرین۔

سوالات دستخطی جناب میر آغا صاحب و حاجی سید محمد ابراہیم صاحب

سؤال ۷۵۲ اگر کوئی شخص برای روزگار اور پرورش اطفال سفر کرے اور بعد مدت دس اشرفیان کما کر لاوے آیا اوسپر خمس واجب ہے یا نہ اور اگر کوئی شخص عدم وجوب کو اپنے فائدے کے واسطے واجب بنا کر اشرفیان لے لیوے تو یہ فعل کیسا ہے جواب صورت مرقومہ مین جو مال حاصل ہوا ہے اسمین سے بقدر نفقہ خود و عیال واجب النفقہ ایک سال کا نکال کر باقی کا خمس دینا احتیاطاً واجب ہے ہو العالم

مسائل دستخطی جناب سید محمد باقر رشتی و جناب مولانا سید محمد صاحب و جناب سید حسین صاحب مرحوم

سؤال ۷۵۳ نصف خمس کہ حصہ امام علیہ السلام ہے زمان غیبت مین جائز ہے کہ مالک یا وکیل اوسکا مستحقین کو پہونچاوے یا جائز نہین ہے بلکہ چاہیے کہ بقیہ کو بھی خدمت مین مجتہد جامع الشرائط کے بھیجے کہ وہ مستحقین کو پہونچاوے بینوا توجروا جواب اشہر احوط یہ ہے کہ حصہ امام علیہ السلام مجتہد جامع الشرائط کو پہونچاوے کیونکہ وہ نائب عام امام علیہ السلام ہوتا ہے وھو مع ذلک اعرف بمصارفہ ہو العالم سؤال ۷۵۴ طلا اور نقرہ مسکوک یا غیر مسکوک مین خمس ہے یا دونون مین خمس نکالنا چاہیے بینوا توجروا جواب فرق مابین مسکوک و غیر مسکوک خمس مین نہین ہوتا ہے ہان فرق زکوۃ مین ہوتا ہے کہ اگر مسکوک نہو تو زکوۃ اوسکی واجب نہین ہے ہو العالم سؤال ۷۵۵ اگر کوئی شخص اسباب ہور وتی کو نیچے مثلاً منقولات سے واسطے اخراجات یا معاملہ کے پس خمس دے یا نہ بینوا توجروا جواب سابق مین مذکور ہوا کہ جو مال کہ منتقل ہوتا ہے ساتھ ارث کے وارث کو خمس اوس مین واجب نہین ہے بیچے یا نہ بیچے مگر در صورتیکہ قاطع ہو کہ مورث نے اوسکے خمس نہ دیا ہو یا معاملہ

کرے قیمت سے اوس اجناس سکے کہ ارث مین ساتھہ اوسکے منتقل ہوا ہے اور اوس سے
منفعت حاصل ہو تو اوس منفعت سے اخراج خمس لازم ہے ہو العالم **سوال ۷۵۶** جو مال
کہ وجہ زکوۃ و خمس غیر حصہ امام سے ہے آیا جائز ہے دینا اوسکا اوس مستحق کو کہ قادر اوپر اخراجات
عروسی دختر یا ختنہ پسر اپنے پر نہو اور ہم یہ خوب جانتے ہین کہ وہ شخص اوس مال کو امر دیگر مین
سوای اوسکے صرف نہ کریگا اور عروسی صبیہ مین بہی وہ لہو لعب کہ متعارف ہے صرف مال
نہ کریگا **جواب** ہرگاہ شرائط استحقاق متحقق ہون تو مضائقہ نہین رکہتا ہو العالم
سوال ۷۵۷ کیا فرماتے ہین اس باب مین کہ ایک شخص جانتا ہے کہ باپ میرا قوم شیوخ سے تہا
اور ماں سیدہ ایسے شخص کو سید کہین یا نہ مفصل و مشرح فرمائیے بینوا توجروا **جواب**
ایسے شخص کو شریف کہتے ہین اور بنا بر مشہور خمس و دیگر حقوق مختصہ سادات اوسکو نہ دینا چاہیے
البتہ نزدیک سید مرتضی علم الہدی طاب ثراہ مثل دیگر سادات کے ہے ہو العالم **سوال ۷۵۸**
اولاد ایسے شخص کو کہ سوال بالا مین مذکور ہوا سید کہہ سکتے ہین یا نہ **جواب** حال ولد مثل
والد ہے ہو العالم **سوال ۷۵۹** نسب طرف پدر سے معتمد ہے یا از جانب مادر **جواب** نسب
از جانب پدر معتبر ہے بنا بر مشہور خلافاً للسید مرتضی رضی اللہ عنہ ہو العالم **سوال ۷۶۰** مبلغ
خمس و زکوۃ کہ اقربای واجب النفقہ کو دینا منع ہے بیان فرمائیے کہ واجب النفقہ سے کون
سنف مقصود ہے اور ہرگاہ بعضے عزیزان عینی سے مثل اولاد خواہر حقیقی عینی یا علاتی اور
برادران عینی و علاتی اور اولاد ذکور و اناث ان لوگونکی اور والدین یا چچا اور عمہ و خواہران
سادات فقیر اور پریشان حال ہون یا غیر سادات ہون تو خمس و زکوۃ سے ان اشخاص کو
دے یا نہین دیسکتا ہے بینوا توجروا **جواب** اقارب نسبی سے غیر از والدین و اولاد
ہر طبقہ مین کہ ہون دوسرا واجب النفقہ نہین ہے پس دوسرے اقارب ہرگاہ شرائط استحقاق

زکوٰۃ و خمس رکھتے ہون تو اون اشخاص کو ان وجوہ سے دیسکتا ہے ہو العالم **سوال ۷۶۱** ایک
شخص نے ایک مجلس مین کہا کہ ایک زن مسلمہ نے مسلم سے زر سود لیا اور فوت کیا بعد فوت
اوسکی دختر عورت مذکورہ کی محتاط ہے اور چاہتی ہے کہ تدارک اوسکا کرے کسواسطے کہ زر مذکورہ
علیحدہ رکھا ہے اور یقیناً جانتی ہے کہ اسقدر زر حرام ہے پس کیا کرے ایک شخص دوسرا
کہ اوس مجلس مین تھا اوسنے جواب دیا کہ ظاہراً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اول اوس شخص کو کہ
جس سے روپیہ بابت سود لیا ہے واپس کرے یا ورثا اوسکے کو مسترد کرے ورنہ اس مسئلہ کو
بحضور مجتہد العصر عرض کرین جناب موصوف جس مصرف مین فرمائین اوس زر کو اوس مصرف
مین لاوین اور درصورتیکہ وہ جدا ہے اور معلوم ہے تو جناب مجتہد اہل استحقاق کو دلوا سکتے ہین
اور درصورتیکہ خلط ہوا ہے مال حرام حلال مین تو غالباً خمس نکالا جاویگا آیا جواب معقول ہے
یا غیر معقول **جواب** ہرگاہ وارث پر ثابت ہو کہ مال حرام متروکات مین موجود ہے اور
علیحدہ ہے اور مالک کو اوسکے پہچانتا ہے دیا اگر اوسکا صاحب فوت ہوا اور وارث کو اوسکے
جانے تو واجب ہے کہ اوس مال کو اوسکو پہونچاوے اور اگر مال جدا تھا اور تعداد اوسکی
جانے تو اوس مقدار کو کہ جانتا ہے اوسکے مالک کو پہونچاوے اور اگر ان دونون صورتون
مین صاحب حق کو نہ جانے تو اوسکی طرف سے تصدق کرے اور دل مین نیت رکھے کہ ہرگاہ مالک
معلوم ہوا اور اوپر تصدق کے راضی نہو تو عوض اوسکا اوسے حوالہ کر دینگے اور اگر جانتا ہے
کہ مالک فوت ہوا ہے اور کوئی وارث نہین رکھتا ہے تو بہ تجویز حاکم شرع مومنین و محتاجین کو
تقسیم کرے اور اگر تعداد مال حرام اور صاحب مال دونون کو نہین پہچانتا ہے تو اخراج خمس
چاہیے ہو العالم **سوال ۷۶۲** مبلغ حصہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو مصارف مجلس عزائے
خامس آل عبا مین صرف کرسکتا ہے یا نہین **جواب** چونکہ مجلس مین سادات و غیر سادات

وثقات وغیر ثقات سب شریک ہوتے ہین باین وجہ مقام تامل ہے کیونکہ حصہ حضرت مین احتیاط چاہیے ہو العالم **سوال** ۷۶۳ خمس وزکوٰۃ اگر صاحبان مال نہ دین تو سختی سے لینا چاہیے باختیار امر بمعروف یا نہ بینوا توجروا **جواب** اول نصیحت اور موعظہ کرے اگر مفید نہو تعدی کرے اگر فائدہ نہ کرے تو زد وکوب سے بہی مطالبہ کرسکتا ہے ہو العالم **سوال** ۷۶۴ اگر فقرا و مساکین ایک بلد مین ہون اور وہ لوگ اون مسائل کو کہ نماز مین جاننا جنکا واجب ہے سب نہین جانتے ہین اور اوسکی تحصیل مین بہی نہین ہین بلکہ مثل شک وسقدمات کو نہین جانتے ہین اور مخارج حروف کو بہی نہین جانتے ہین تو ان اشخاص کو خمس وزکوٰۃ باوجود موجود ہونے مستحق زکوٰۃ عالم بلد مذکور یا عدم وجود مستحق عالم دلیسکتا ہے یا نہ اور بیان فرمائیے کہ خمس سید وغیر فقیر کو بعدم وجود اوسکے دلیسکتا ہے یا نہ وایضاً باوجود موجود ہونے مستحق زکوٰۃ بلد ہذا مین جائز ہے نقل زکوٰۃ بلد دیگر مین یا نہ مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** جو اشخاص عالم بمسائل واجبہ صلوٰۃ نہون اور درصدد تحصیل مین بہی اوسکے نہون اور ہر گاہ فقیر بہی نہین ہین تو زکوٰۃ وخمس ایسے اشخاص کو دینا صورت جواز نہین رکہتا ہے اور مستحق خمس سید فقیر ہے یعنی وہ سید کہ مالک مایحتاج خود وعیال اپنے کا نہو اور وہ کسب نجانتا ہو کہ وفا ساتہہ معیشت اوسکے کرے اور ہر گاہ فقیر نہو خمس اوسکو ندینا چاہیے اور دوسرے باوجود موجود ہونے مستحق کے جس شہر مین کہ مال زکوٰۃ ہے احوط نہین ہے نقل زکوٰۃ اوس شہر سے شہر دیگر مین ہو العالم **سوال** ۷۶۵ اگر ذمہ زید خمس آل رسول ہو اور اوسکو ہر چند وعظ ونصیحت کرے نہ دے اور جبر سے بہی اوس سے لینا متعذر ہو تو اگر خفیہ مال زید سے کوئی لیلے اور سادات کو بہ نیابت زید دے بحیثیت امر بمعروف سے تو محسوب خمس زید مین ہو گا

یا نہ یا وہ شخص لینے والا مشغول الذمہ زید ہے مینوا توجروا **جواب** اگر شرائط امر معروف
ونہی عن المنکر ثابت ہوں تو اوس شخص پر جبر کرنا چاہیے اخراج خمس مین لکن اخذ مال بعنوان
دزدی اگرچہ بقصد دینے ارباب استحقاق کے ہو تو ظاہر یہ ہے کہ جائز نہو ہو العالم —

سوال ۷۶۶ سیادت کس چیز سے ثابت ہوتی ہے درصورت عدم عدلین **جواب** اگر واسطے
خمس دینے کے ہو تو جبکہ کوئی شخص ادعای سیادت کرے اور قول اوسکا مفید مظنہ ہو
اور کوئی خلاف حق مین اوسکے ثابت نہو تو اکتفا قول پر اوس شخص مخبر کے صورت مرقومہ
مین کرسکتا ہے ہو العالم **سوال** ۷۶۷ حکام عصر اور سلاطین اور امرا اپنے خراج ساتھ اقسام
مختلف کے مقرر کیا ہے چنانچہ محصول لینا فروخت زمین یا رہن مکانات مملوکہ متعلقہ
رعایا مین مثل درستی قبالجات امکنہ وغیرہ جسطورپر کہ متعارف ہے قرار دیا ہے یا محصول
اوپر اجناس تجارت کے کہ ایک دیار سے دوسرے دیار مین لیجاتے ہین لیتے ہین اور
یہ دستور سلاطین وحکام اسلام وممالک محروسہ انگریزی وغیرہ سب مین معمول ہوا ہے
بلکہ دستور ہے کہ بعد ایک سال کے تجدید اخذ محصول مین کرتے ہین اور اوسکو باسم پرمٹ
کہتے ہین اور اس قسم کے خراج علیحدہ ہین محصول اور خراج زمین وزراعت سے پس
درآنحالیکہ تحصیل اس قسم محصول سے حاکم وقت کسی نوکران و یا ملازمان اپنے کو مشاہرہ
دے اور گیرندہ تنخواہ اوس زر کو بمصرف اکل وشرب وخرید وفروخت معاملات خانگی لاوے
تو شرعاً لینا ایسے زر کا حاکم سے ملازم ومحکوم کو حرام ہوگا یا نہ اور حرمت شرعی اس نہج
مین ثابت ہے یا نہ اور جو کچھ مشہور ہے کہ اگر مبلغ حلال وحرام مخلوط ہو تو لازم ہے کہ خمس
نکالے تو اوسوقت طیب ہوتا ہے اگر شائبہ حرام کا اوسمین نہین ہے اور معتمد شخص
اہل تنخواہ بقدر کفاف معینہ بلکہ کمتر اوس سے پاتا ہے اس صورت مین خمس نکالنا نظر بحلط

واشتباہ ضرور ہوگا یا نہ اور اگر اس قسم کے روپیہ کو اہل وعیال واجب النفقہ یا صاحب ارحام کو صلہ رحم مین دے تو مضائقہ رکھتا ہے یا نہ وجائز ہے یا غیر جائز بینوا توجروا **جواب** حکام کہ ایسا اموال بطور محصول اجناس ومکانات واسباب لیتے ہین مال حرام ہے پس لینا اوسکا جائز نہوگا اور خمس مال مخلوط حلال بحرام کو پاک کرتا ہے اور نہ وہ مال کہ بالکلیہ حرام ہو ہو العالم

فصل چہارم در مسائل صدقات وخیرات وغیرہ

سوال صدقہ واجبی وسنتی کیا ہے و وجوہ البر واعانت صدقہ ہے یا نہ اور نذر وفاتحہ و نیاز کا سید کو امتی سے لینا روا ہے یا نہ **جواب** صدقہ واجبی زکات مال اور فطرہ واجبی ہے اور صدقہ سنتی وہ ہے کہ واجب نہو اور بہ نیت ثواب دے پس اعانت مومنین بہ نیت ثواب صدقہ ہے اور نیاز کا کہانا سید کو امتی سے لینا جائز ہے ہو العالم ۶۹ **سوال** آپ اخیار الاخبار مین ارقام فرماتے ہین کہ فقرای ہنود وغیرہ کو کچہ دینے مین ثواب نہین ہے اور شیخ سعدی شیرازی بوستان کی ایک حکایت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا قصہ بیان کرتے ہین کہ آپ ہمیشہ ہمراہ ایک شخص مسافر کے طعام وقت شام تناول فرماتے تہے ایکروز کوئی مسافر نہ آیا مگر ایک جہود آپ نے اوس سے کراہت فرمائی ارشاد رب العالمین بمضمون اس شعر کے ہوا یعنی **شعر** گر اومی برد پیش آتش سجود ✣ تو واپس چرا آوری دست جود ✣ اگر یہ بیان درست ہے تو ہر بندہ خدا کے واسطے دست جود کشادہ رکہنا چاہیے ویا اس بیان تحریری کی کچہ اصل نہین اور اکثر کتب سے یہ امر بہی ثابت ہے کہ ائمہ ہدی نے ہمیشہ سلوک فقرای کفار سے فرمایا ہے **جواب** اولاً صحت حکایت مرقومہ معلوم نہین ثانیاً اکثر احکام شرائع سابقہ ولاحقہ مین تفاوت تہا ثالثاً حکم بہ نسبت پیغمبر وامام اور رعیت کے متحد نہین ہے رابعاً مواضع اور مصالح مختلف ہوتے ہین کہین پر

بمقتضای مصلحت کچہ حکم ہے کسین پر موافق مصلحت دیگر حکم دیگر ہے ہو العالم +

جناب سید محمد صاحب و جناب سید حسین صاحب مرحوم

سوال بعضے تصدقات سے کہ بحد نصاب زکوۃ نہین پہونچے ہین اور حکم مین زکوۃ و شرط اوسکے نہون بلکہ اوس شخص نے اوپر اپنے واجب کیا ہو کہ اگر اسقدر ہمکو مال ملے تو اسقدر صدقہ علاوہ زکوۃ واجبہ کے دینگے پس مستحقین ہین ایسے صدقات کی بہی شرط ہے کہ شیعہ اثنا عشری ہون یا کہ عوام الناس اور فقرا اور سائلان بکف کہ اکثر محتاجین ہندو و مسلم و سنی و شیعہ کوچہ و بازار اور اوپر دروازون آدمیون کے آکر سوال کرتے ہین دینا چاہیے بینوا توجروا **جواب** اگر نذر دینے مبلغ کا محتاجین کو کیا ہے تو سب اشخاص کو بقدر حاجت ضروری عند الرجحان الشرعی دینا چاہیے اور اگر نذر مخصوص واسطے مستحقین زکوۃ و مانند اونکے کیا ہے پس اشخاص نذر کو دے اور اگر مطلقاً نذر نہ کیا و بدون نذر التزام اوسکا کیا پس اس صورت مین سب اشخاص کو نہ دینا چاہیے ہو العالم **سوال** اکثر آدمی روپیہ و اشرفی اور فلوس بنام تصدق ہنگام شفا پانے مریض کے اور وقت مراجعت سفر کے اقارب و احباب ایک دوسرے کو بہیجتے ہین پس مرسل الیہ اس قسم کے مبالغ و فلوس کو سوای مستحقین زکوۃ مثل سائلین بکف یا غیر شیعہ یا سید بنی فاطمہ کو دیسکتا ہے یا اس مبلغ سے ساتہہ خدام اور انفار اور کنیزان و غلامان وغیرہ خدمۂ اپنے کو تقسیم کرسکتا ہے اگرچہ وہ ہندو ہون یا مسلم شیعہ ہون یا سنی یا تحریر کتاب ایمانی اور اجرت کاتب مین صرف کرسکتا ہے یا نہ **جواب** ظاہر یہ ہے کہ مدار اس حکم کا اوپر نیت فرستندہ کے ہے پس جو کچہ نیت اوسکی مطابق اوسکے عمل مین لاوے اور اگر ظاہر حال مرسلین کا دلالت کرے اوپر تقسیم محتاجین فی سبیل اللہ کے اور مقصود و مطلوب مرسل کا معلوم ہو تو محتاجین کو تقسیم کرنا چاہیے اور تخصیص اوسکی

ساتھہ اہل ایمان کے اقرب باحتیاط واجلب بہ ثواب ہے خصوصاً ہرگاہ فرلیسندہ مومن ہو اور
اگر معلوم ہو کہ فرلیسندہ کی غرض ارسال مبلغ سے دینا مرسل الیہ کو اور تفویض اوسکی مشارٌالیہ
پر ہے کہ جو کچھہ چاہے کرے پس جو مصرف کہ بہتر جانے اوسمین صرف کرے ہو العالم **سئوال**
ارشاد ہو کہ اکثر اوقات سادات بعد فقر وشدید الاحتیاج معلوم ہوتے ہین اور غیر سید سے کچھہ
چاہتے ہین تو مبلغ تصدق اون لوگون کو دے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر تصدق قبیل
زکوٰۃ سے ہو تو دینا چاہیے والا فلا الا عند الضرورۃ والاضطرار ہو العالم **سئوال** تصدقات واجبہ
سے کہ غیر سید سید کو نہین دلیسکتا ہے کون تصدق سے مراد ہے اور وہ تصدق کہ روز چاندرات
یا واسطے دفع ہونے بلا کے یا استجابت دعا خواہ واسطے ہدیہ میت کے نکالے جاتے ہین
داخل تصدقات واجبہ ہین یا نہین اور زکوٰۃ کو تعبیر ساتھہ تصدق واجب کے کر سکتے ہین یا نہ
جواب زکوٰۃ واجبہ خواہ مالی ہو خواہ بدنی یعنے زکوٰۃ فطر دونون صدقہ واجبہ ہین کہ غیر سید
سے اوپر سید کے حرام ہین داخل ہین اور کفارہ واجبہ مین اور مثل اوسکے اختلاف ہے اور ظاہر
ہے کہ اوپر سید کے حرام نہین ہے اگرچہ احوط اجتناب ہے اور لیکن تصدقات کہ واسطے دفع
بلا یا استجابت دعا یا مانند اوسکے دیا جاتا ہے وہ سنت ہے اور وہ اوپر سادات کے حرام نہین
ہے اگرچہ غیر سید سے ہو ہو العالم **سئوال** وہ کون کون صدقہ ہے کہ اوسمین قید دینے
شیعان کی نہین ہے یعنی ہر شخص کو کہ محتاج ہو اگرچہ مشرک ہو یا مسلم سنی ہو یا شیعہ ہو دینا
چاہیے بینوا توجروا **جواب** صدقہ بحسب اصطلاح شرع عبارت ہے اوس چیز سے کہ
دوسرون کو دین قربتاً الی اللہ اور عرفاً اوسکو ہدیہ کہتے ہین اور معلوم ہے کہ بنیت قربت
مین دینا مبالغ ہنود کو اور برادران اونکے کو نہین ہو سکتا ہے مگر بر سبیل ندرت وشذوذ پس
ایسا صدقہ بغیر اوس شخص کے کہ ثواب اوسکے دینے مین ہو نہ دینا چاہیے ہو العالم۔

سؤال دستخطی میر آغا صاحب کیا فرماتے ہین ہمارے علماے دین کہ زید اگر والدہ کی جانب سے سیّد ہے تو اوسپر صدقہ حرام ہے یا نہ اور اپنے کو سادات مین مشہور و مستور کرے تو عاصی و گنہگار ہوگا یا نہ جواب جو شخص باپ کی طرفسے منسوب طرف حضرت ہاشم کے ہو اوسپر صدقہ واجب غیر سید کا حرام ہے اور جو شخص کہ مان کی طرفسے منسوب بحضرت ہاشم ہو اور باپ اوسکا سید نہو اوسپر صدقہ واجب بنابر مشہور حرام نہین ہے اور خمس کہ حق اولاد ہاشم سے ہے اوسکو لینا جائز نہوگا علی المشہور ہو العالم

باب دہم در مسائل حج و زیارات دستخطی پیشوای ہر دو سرا جناب میر آغا صاحب و جناب فخر المتکلمین حاجی سید محمد ابراہیم صاحب مشتمل بر دو فصل

فصل اوّل در مسائل حج

سؤال اگر کوئی شخص استطاعت سفر حج نرکھتا ہو اور ارادہ ادای سفر حج کا کرے چونکہ غیر مستطیع کو حکم سفر حج کا نہین ہے پس یہ شخص با ثوب ہوگا یا معاقب جواب غیر مستطیع کو جانا واسطے حج کے واجب نہین اور اگر جاوے اور اعمال حج بجالاوے مثاب ہوگا اور بعد اسکے اگر مستطیع ہو اوس وقت دوبارہ حج بجالاوے ہو العالم سؤال جو شخص باوصف استطاعت حج نہ کرے اوسکو آپ کیا فرماتے ہین جواب اگر بلا عذر شرعی ترک کرے لیکن منکر وجوب نہو تو گنہگار ہوگا ہو العالم سؤال کیا فرماتے ہین

علماے دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ مثلاً اگر کوئی مرد حج سے فارغ ہوکر اپنے مکان پر آئے اور طواف لنسا کو سہواً یا چونکہ جاہل مسئلہ تھا نہین کیا اور اب قدرت اسقدر نہین کہ جائے یا نائب کرے تو اس صورت مین عورت اوسکی اوسپر حرام ہے یا حلال بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین نائب کرے کسیکو کہ وہ اوسکی طرفسے طواف کرے ہوالعالم **سئوال** زید استطاعت نفقہ خود اور عیال اپنے کا رکھتا ہے لیکن مدیون بمہر زوجہ ہے اور استخارہ بقصد سفر حج بیت اللہ اوسنے دیکھا استخارہ بہی واجب آیا اور بوجہ دین مہر و فہمایش اعزا کے واسطے جانیکے مانع ہین اگر زید نہ جاوے پس اس صورت مین بوجہ ترک وجوب استخارہ زید عاصی ہوگا یا نہ اور کچہہ کفارہ اوپر اوسکے ہے یا نہ **جواب** زید بسبب ترک عمل استخارہ واجب عاصی نہوگا اور کفارہ بہی نہوگا ہوالعالم **سئوال** اگر مقروض دین مہر ہو اور زوجہ طالب نہین یا مدیون غیر ہے اور اوسکا کچہہ تقاضا نہین اور انسان کو زاد میسر ہے تو حج واجب ہوا یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر قرضخواہ زوجہ ہو یا غیر زوجہ بخوشی و رضامندی اجازت دے حج کی تو حج کا بجالانا باوجود تحقق شرائط باقیہ احوط ہے اور مزید احتیاط یہ ہے کہ جب بعد ازان قرضہ ادا کر چکے اور بار دیگر استطاعت حج باشرائط باقیہ بہم پہونچے تو مرتبہ ثانی حج بجالاوے ہوالعالم **سئوال** اگر زر نقد کسی کے پاس نہ ہو مگر اثاث البیت وغیرہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہو تو حج واجب ہے یا نہ اور بیع کرنا اوسکا لازم ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** جو لباس کہ بدلنے کے ہین اور خادم اور مکان سکونت کا اسکے سوا اگر اسقدر مال ہو کہ واسطے زاد و راحلہ سفر جانے اور آنے مین اور واسطے خرچ عیال کے مراجعت تک کافی ہو تو اوسکو بیع کرے اور حج بجالاوے اگر شرائط باقیہ متحقق ہون ہوالعالم **سئوال** عورت نے خاوند سے کچہہ جائداد نہین اور مزدوری کرکے

نفس پروری اور پرورش طفلان کی اب لڑکے خوشحال ہین اگر وہ حج کو جاوین اور والدہ کو نہ لیجاوین
تو گناہ کیا ہے اور اگر لیجاوین تو کسقدر ثواب والدہ محتاج کو ہوگا اور کسقدر اولاد حج کرانیوالی کو
ہوگا مشرح جواب مرحمت ہووے **جواب** اگر زن مذکورہ پر حج واجب ہے تو اوسکو بذات
خود حج بجالانا بلا مانع شرعی واجب ہوگا والا مستحب پس صورت اخیرہ مین اگر پسر اپنے مال سے
کفالت کرکے والدہ کو واسطے حج کے لیجائے تو پسر کو بھی مثل حج کرنیوالیکے ثواب عظیم ہوگا
ہو العالم **سوال** ۲۸۳ مسماۃ حامدہ مستطیع الحج ہے مگر ایام شباب مین اوسکو عارضہ فالج کا ہوا تھا
اس سبب سے ہمیشہ پرہیز ہر امر سے کرتی تھی اور تھوڑی بدپرہیزی مین اکثر عوارض مین مبتلا
ہوجاتی ہے پس اس صورت مین اولاً اوپر مسماۃ مذکورہ کے حج واجب ہے یا نہ اور بصورت
ثانی خود واسطے حج کے جاوے یا نیابتاً وجوب حج سے بری الذمہ ہو **جواب** صورت
مذکورہ مین اگر حامدہ خود جا نہین سکتی پس واجب ہے کہ نائب کرکے حج بواسطے اوسکے ادا
کرے اور بعد عرصہ دراز جب صحت حاصل ہو اور پھر اگر استطاعت حج و امکان ذہاب بذات
اپنی مین پاوے احوط وہ ہے کہ خود جاکر حج کرے ہو العالم **سوال** ۲۸۴ جو مال یا روپیہ یا جایداد
کسب غیر حلال سے حاصل ہو اوسکے سبب سے حج واجب ہوتا ہے یا نہین اور اوسکو زادراہ
حج کرنا جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** مال غصبی سے حج واجب نہین ہوتا اور جو مال
اور کسی وجہ حرام سے حاصل ہوا ہے اوسکا بھی حکم یہی ہے اور مال غصبی اور حرام مین صرف
کسی طرحکا جائز نہین ہو العالم **سوال** ۲۸۵ اگر کوئی شخص واجب الحج ہوا اور حج اوپر اوسکے
مستقر ہوا ہو اور بے ادا کرنے حج کے مرجاوے پس اوپر وارثان اوسکے واجب ہے کہ اولاً
متروکہ اوسکے سے بقدر اجرت نیابت حج علیحدہ کرین اور بعد اوسکے تقسیم کرین یا حج بدون وصیت
میت وارثان پر واجب نہین ہے **جواب** صورت مرقومہ مین واجب ہے کہ متروکہ

اوسکے سبب بقدر حج ادا کیا جاوے ہوالعالم **سوال ۴۸۶** جب کسی شخص پر حج و زیارات واجب ہے اور بعذر شرعی خود نہین کرسکتا ہے اور ہلاکت دریا وغیرہ اوسکو گوارا نہین ہے اگر وہ شخص نیابتاً حج و زیارات کراوے تو اوسکو ثواب حاصل ہوتا ہے یا نہ مرد و عورت دونون کی نسبت یہ سوال ہے اکثر لوگ یہ کہتے ہین نیابتاً حج و زیارات کرانیکا کچھ فائدہ نہین ہے اور ثواب بھی نہین ہوتا ہے **جواب** اگر وجوب حج مستقر ہو چکا ہو اوسکے بعد کوئی مانع و عذر شرعی عارض ہو تو نائب کرنا اور بواسطہ نائب حج ادا کروانا واجب ہے بلا خلاف ظاہر اور اگر سب شروط وجوب پائے جاتے ہین سوای اسکے کہ خود بنفسہ بسبب مانع و عذر شرعی کے حج نہین کرسکتا تو اوسوقت مین بھی بعض علما کے نزدیک بواسطہ نائب حج ادا کرنا واجب ہے اور یہ احوط ہے پس بعد تمام ہونے حج نیابت کے اگر وہ مانع شرعی تا آخر زندگی اوس شخص کی مستمر رہے تو بعد اوسکے انتقال کی حاجت قضای حج نہین ہے اور اگر حال زندگی مین وہ مانع برطرف ہو اور مستطیع و متمکن ہو تو بنفس خود حج کو ادا کرے ہوالعالم **سوال ۴۸۷** علمای دین اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین کہ زینب واجب الحج و زیارت وغیرہ ہے مگر بوجوہات چند امور خیر کو بجا نہین لاسکتے اس صورت مین زینب مذکورہ کسی شخص کو نائب اپنا واسطے حج و زیارات کے کرسکتی ہے و یا نہین اور اگر نائب کرے تو زاد راہ بیت اللہ اور کربلای معلے و خراسان وغیرہ جدا جدا تخمیناً کیا ہوتا ہے اور سال کی نماز و روزہ کا کسقدر روپیہ متفرق ہوتا ہے تفصیل ارشاد فرمائیے تو زینب مسطورہ ان کار خیرون سے انفراغ حاصل کرے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ بعد فوت ہونے میرے کوئی شخص ان امورات خیر کا کرنیوالا نہین ہے **جواب** اگر بسبب تحقق جمیع شرائط کے استقرار وجوب حج کا ہو چکا تھا بعد ازان کوئی مانع و عذر شرعی حج کرنیسے بنفسہا

پیدا ہوا اور وہ عذر باقی و مستمر ہے پس نائب کرنا واجب ہے اور بعد حج نیابتی حاجت اعادہ
پھر نہو گی اور اگر قبل حصول استطاعت عذر شرعی تہا مثل بیماری شدید وغیرہ اور عذر تا
حال باقی ہے تو احوط یہ ہے کہ بواسطہ نائب حج کیا جاوے بعد ازان اگر پہر عذر برطرف
ہوا ور شرائط پائے جائین تو بنفس خود حج بجالاوے اور نائب کو اجرت حج پانسو روپیہ اور یہی
مقدار واسطے زیارت مشہد مقدس کے اکثر دیجاتی ہے اور واسطے زیارت کربلای معلی کے
مع کاظمین و نجف اشرف چار سو روپیہ دیے جاوین اور اجرت صلوۃ فی سال پندرہ ۱۵ روپیہ
اور صوم فی سال دس روپیہ دینا بہتر ہے ہو العالم

جناب آغا احمد صاحب بہبہانی

سوال واجب الحج ہونے مین انسان کے کتنی شرطین ہین اونکو اختصاراً بیان فرمائیے
جواب چاہیے کہ مال حلال سے خواہ نقد خواہ جنس سوای خانہ و خادم و خادمہ کے
اس قدر رکہتا ہو کہ مکہ معظمہ مین جاوے اور مراجعت کرے اور اس مدت مین مالک نفقہ
اشخاص واجب النفقہ اپنے کا بہی ہو اور بعد مراجعت کے ایک سال تک محتاج نہو بہی
نفقہ اپنا و عیال اپنے کا رکہتا ہو ہو العالم **سوال** جن اشخاص پر ازروی شرائط
حج واجب نہین اور وہ بے اجازت والدین و یا برضامندی اونہون کے حج بجالاوین تو
باعث ثواب ہے و یا نہ مفصل و مشرح ارشاد ہو **جواب** اگر برضای والدین بجالاوین
تو بیشک ثواب عظیم ہے ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص حج کرے اور مدینہ طیبہ و دیگر
عتبات عالیات نہ جاوے تو ثواب حج پاتا ہے یا نہ اور اگر حج کرے اور مدینہ مشرفہ مین
جاوے مگر واسطے زیارت حضرت ائمہ علیہ السلام کے نجاوے اس حال مین ثواب
حج اوسکو حاصل ہوتا ہے یا نہ دونون صورت کا جواب ارقام فرمائیے **جواب**

ثواب حج ایک امر ہے علیحدہ اور ثواب زیارت جدا ہے اور ایک کو دوسرے مین دخل نہین ہے
اور ایک دوسرے پر موقوف نہین ہے اور ثواب حاصل ہوتا ہے ہو العالم۔

سوالات دستخطی علمای اعلام از کتاب جدول مشعلین

سوال ۹۱ اگر کوئی شخص مدیون دیگر قرضخواہان کا نہو صرف مدیون بدین مہر ازواج ہو تو
ہنگام استطاعت حج ضرور ہے کہ مہلت خواہ دین مہر کا ازواج سے ہو یا طلب بخشش مہر
کرے یا کلام طلب مہلت جانیکا درمیان مین لاوے **جواب** جسوقت تقاضای
طلب نہو تو ضرورت طرف ان امور کے داعی نہین ہے حج کو جا سکتا ہے ہو العالم

سوال ۹۲ زید زوجہ اپنی کو کہ واجب الحج نہو ہمراہ لیجاوے اور والدین زن مانع ہون تو
زن مذکور کو کسکی اطاعت لازم ہے **جواب** اطاعت شوہر مقدم ہے ہو العالم

سوال ۹۳ اگر زوج سفر مین ہو اور خبر گیری نان و نفقہ زوجہ نہ کرے زوجہ بوجہ اسکے کہ
اوقات رایگان بسر ہوتی ہے اور شوہر سفر مین ہے اور دست بردار اور بیخبر حال زوجہ
سے ہے تو سفر مسنونہ حج یا سفر زیارات عتبات عالیات بے اجازت شوہر ہمراہ مرد
متدین و معتمد یا ہمراہ قافلہ عورات شہر و محلہ کے اختیار کر سکتی ہے یا نہ بینوا توجروا
جواب بدون اجازت شوہر مرتکب سفر مسنونہ و مباحہ کے نہین ہو سکتی مگر در
صورت نہ بھیجنے خرچ اور نہ خبر لینے شوہر کے جو چیز کہ مداخلت تحصیل واکتساب اسباب
معیشت مین رکھتی ہو اوسکو بحسب ضرورت عمل مین لاوے ہو العالم

سوال ۹۴ دام ظللکم ایک شخص اجورہ دار نائب حج دو آدمی کی طرفسے ہو سکتا ہے یا نہ بینوا توجروا
جواب اگر حج واجب ہے تو نہین ہو سکتا ہے کہ اسواسطے کہ وہ واجب فوری ہے
پس تاخیر اوسمین نہین ہو سکتی اور دو حج ایکسال مین ادا نہین ہو سکتے اور اگر نذر مطلق ہو

یا حج سنت ہو اور ایک شخص خواہان تعجیل اور دوسرا شخص راضی بتاخیر ہو تو مضائقہ نہین ہے ہو العالم **سوال ۷۹۵** کیا فرماتے ہین علمای اعلام ایدہم اللہ الملک العلام اس مسئلہ مین کہ ایک شخص واجب الحج تہا لکن وہ شخص ترک حج کرکے واسطے زیارات حضرت خامس آل عبا علیہا لف التحیۃ والثنا کے گیا اور سب روپیہ صرف کیا اب کہ دوسرا روپیہ نہین رکہتا کہ حج بہی بجالاوے پس قضای حج اس صورت مین واجب ہے یا نہ اور اگر واجب ہے پس قدرت نہین رکہتا ہے کیا کرے اور زیارت اوسکی صحیح ہے یا نہ **جواب** وجوب حج بسبب تاخیر ساقط نہین ہوتا ہے اور ہرگاہ واجب سے عدول کرکے واسطے زیارت کے گیا تو بسبب جانے زیارت کے گنہگار ہوا لکن جب عتبات علیات پر پہونچا اور زیارت بجالایا چونکہ محض زیارت منافی عدول بطرف حج نہین ہے پس صحت زیارت بعید نہین ہے اور فی الحال جانا اوسکا حج کے واسطے واجب ہے اگرچہ تکلیف اور سختی مین ہو پس اگر وقت امکان ممکن نہو تو معذور ہوگا ہرگاہ نادم اور پر مافات اور عازم علی الحج فیما ہو آت ہو ہو العالم **سوال ۷۹۶** ایک شخص مستطیع اور ذی مقدور ہے اور باوجود قدرت کے مدت گذری بعض قرض حسنہ کے قرضخواہ کا سہوًا یا سہلًا ادا نہ کیا اور طرفین مسلم و مومن ہین اب شخص مدیون چاہتا ہے کہ بسبب مستطیع ہونے فی الجملہ اور معذوری اپنی کے بسبب بعض عذرات مثل ضعف قوی وغیرہ کے کسیکو نائب کرکے واسطے حج کے بہیجے پس درصورت مدیون ہونے قرض مذکورہ بالا کے یا ادا کرنے بعض زر قرض قرضخواہان مذکور اور وعدہ ادای مابقی بزمان آیندہ کرکے نائب وانہ کرسکتا ہے یا نہ کسواسطے کہ ادای تمام زر قرض مین فی الحال فی الجملہ عسر بنسبت اپنے سمجہتا ہے اور جانتا ہے کہ قرضخواہ طلب قرض اپنے مین اہمال یا اقبال وغیرہ یا بحل کرنے مین مضائقہ نہ کریگا آیا اس حال مین نائب کرنا واسطے حج کے مشروع اور جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر قرضخواہ طالب ہو

اور مہلت نہ دے اور صورت ادامین استطاعت باقی نرہے پس ایسا دین مانع وجوب
حج ہے اور اگر تقاضا اور طلب طرفسے اوسکے نہو بلکہ مہلت دے پس اس صورت مین بعید
نہین ہے کہ حج واجب ہو اور درصورتیکہ خود متعذر جانے مین ہو تو نائب کرنا احوط ہے ہو العالم

سوال ۹۷ کیا فرماتے ہین علمای دین مبین اس صورت مین کہ فریضہ صوم وصلوٰۃ مین
جسطور پر شرط ہے کہ زندگی مین اجارہ نہین دلیسکتا ہے آیا حجۃ الاسلام مین بہی باوجود
عذرہای شرعی مانند ضعف مزاج یا عدم تحمل مشاق سفر اور شداید سواری ناقہ وغیرہ یہ شرط
جاری ہے یا نہ غالصورت جواز نائب کرنے مین ہے اور جسوقت بسبب عذرہای مذکورہ کے حیات
مین اپنے حج نیابتاً عمل مین لادے اور بعد فوت اوس شخص کے ورثہ اوسکے اوپر اوسی
حج کے کہ نیابتاً عمل مین آیا ہے اکتفا کرسکتے ہین یا نہ بینوا توجروا **جواب** نائب کرنا
حج مین عندالضرورت جائز ہے بلکہ درصورت استقرار مرض اور مایوس ہونے زوال عذر سے
واجب ہے اور درصورت عدم استقرار یا عدم یاس نائب کرنا احوط ہے لکن بعد رفع عذر کے
خود حج کو عمل مین لادے اور اگر عذر ہمیشہ قایم رہے اور اسی حال مین مرجاوے ورثہ کو
حاجت اجارہ نہوگی اور اگر بعد زوال عذر بدون حج مرجاوے تو ورثہ اجارہ حج عمل مین لاوین
احتیاطاً اور اجارہ نماز و روزہ حال حیات مین ممکن نہین ہے بعد وفات البتہ ہوسکتا ہے
ہو العالم **سوال ۹۸** چونکہ حجۃ الاسلام مدت العمر مین ایک بار فرض اور واجب ہے اگر کوئی شخص
صیغہ نذر یا بین نیت کرے کہ اسقدر مبلغ اگر مجہکو دستیاب ہون ادای حج اور زیارت کرونگا
اور تصور کیا کہ تعداد مافی الذہن مین ضروریات سفر اور نفقہ عیال اور ادای قرض ہوجاویگا
اور وقت عہد کے یہ امر خاطر مین نہ لایا کہ یہ حج علاوہ حج واجب کے اپنے اوپر لازم کرتا ہون
باوجود اس قصد کے حجہ نذر مقرومنہ مذکور علاوہ اوپر حجۃ الاسلام کے واجب ہوگا یا وہی

ایک حج کہ اوپر اوسکے واجب ہے کرے بینوا توجروا **جواب** ظاہرا یہی ایک حج کہ حجۃ الاسلام ہے
اس صورت مین کافی ہوگا ہو العالم **سوال** ٩٩ اگر زید مزاج اپنے کو ایسا جانتا ہے کہ جسوقت
سفر کرے بدفرہ وبیمار ہوتا ہے اور گمان اس مرحلہ مین رکہتا ہے آیا لازم ہے کہ جاوے
یا نہ باعتبار اس امر کے کہ مزاج طاقت برداشت حرارت ہوا نہین رکہتا ہے **جواب**
اگر گمان مین اوسکے یہ ہو کہ اختیار کرنا اس سفر کا موجب عارض ہونے ایسے امراض کا
ہوتا ہے کہ متحمل نہین ہو سکتا ہے اگرچہ اوپر کجاوے کے بیٹہا رہے ایسی صورت مین
اختیار کرنا سفر مکہ کا اوس شخص پر لازم نہوگا اور ترک مین اوسکے گناہ نہین اور لاکن
جسوقت مرض مظنون العروض ہو اس طور پر کہ متحمل ہو سکے اگرچہ بتدبیر ہو تو تاخیر اس
حال مین جائز نہوگی ہو العالم بحقائق الامور **سوال** ١٠٠ ایک شخص عازم مکہ معظمہ ہوا اور بعد
پہونچنے میقات کے انتقال کیا پس اس صورت مین کیا حکم ہے **جواب** ہرگاہ فوت
اوسکے بعد احرام اور دخول حرم کے ہو تو بمنزلہ اوس شخص کے ہے کہ جمیع افعال حج بجا لایا ہو
پس قضای حج اس صورت مین لازم نہین ہے بنابر قول خواہ حج اوسکا ہو یا
اجارہ غیر کا لیا ہوا اور لاکن جسوقت فوت قبل احرام سے ہو تو قضا لازم ہے اور ایسا ہی حکم
ہے جسوقت کہ بعد احرام اور قبل دخول حرم سے ہو بنابر مشہور کے ہو العالم **سوال** ١٠١
ایک شخص مستطیع ہے اور عازم بہ حج ہے اور ایک جماعت اوس شہر سے بقصد حج جاتی ہے
آیا اس شخص پر بہی لازم ہے کہ مصاحبت جماعت مین جاوے یا تاخیر تا قافلہ دیگر جائز ہے
بینوا توجروا **جواب** اگر گمان اسکا ہو کہ تاخیر مین قادر اوپر جانیکے ہوگا تو تاخیر کر سکتا ہے
والا تاخیر جائز نہین ہے ہو العالم **سوال** ١٠٢ قیام کرنا کہ شب یازدہم و دوازدہم منیٰ مین واجب ہے
پس قیام تمام شب ہے یا کچہہ رات تک بینوا توجروا **جواب** جو کچہہ کہ رہنا واجب ہے وہ

اول شب سے نصف شب تک اور بعد گزرنے آدہی رات کے نقل دوسری جگہہ کرسکتا ہے کما ھو المدلول علیہ بصحیحہ معویہ بن عمار عن ابی عبداللہ انہ قال وان خرجت بعد نصف فلا یضرک ان تصبح فی غیر منی۔

فصل دوم در مسائل زیارات عتبات عالیات

سئوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اندرین مسئلہ کہ زید نے واسطے اداے مراد اپنی کے نذر زیارت حضرت ابی عبداللہ الحسین کی ہاتی اور آپ بوجہ چند عذر کے جانیسے معذور ہے اگر باجور نائب مقرر کرکے بہیجے نذر اوسکی ادا ہوجاویگی یا نہ **جواب** ہرگاہ اذ عاجز ہوا وس چیز سے کہ نذر کیا فرض اوسکا ظاہر اساقط ہوتا ہے لبشرط اسکے کہ نذر اوسکی معین ہو اور وقت اوسکا گزرے اور اگر وقت اوسکا معین نہو پس جسوقت بعد عجز کے قدرت بہم پہنچانے معذور کو بجالائے اور اگر کبھی طاقت بہم نہ پہونچے اس صورت مین معذور ہوگا ہو العالم۔

سئوال کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ خلاف مرضی والدین واسطے زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کے جانا جائز ہے یا نہ اور اگر کوئی شخص بے اجازت جاوے زیارت اوسکی مقبول ہوگی یا نہ **جواب** اگر زیارت بہ نذر وغیرہ واجب نہو تو باوجود ممانعت والدین سفر زیارت نہ کرے ہو العالم **سئوال** کیا فرماتے ہین علماے دین حق اس امر مین کہ زید نے کچہہ روپیہ بقدر اداے حجۃ الاسلام وزیارت مشاہد مطہرہ یا ائمہ صلوٰۃ اللہ علیہم جمع کیا بذریعہ نوکری نصاریٰ اور اوسکے متعلق جو کام خلایق کے یعنی مقدمات مین ایسی تائید خواہ سفارش کرائے یا قولے یا فعلے زید نے کی کہ جس سے حاکم جابر نے حسب قوانین وضوابط مجاریہ خواہ حسب روپیہ لینے والیکے فیصلہ وحکم کیا بدون اسکے کہ زید خود حاکم ہو وہ روپیہ تنخواہ یا ایسے حق السعی کا حج کو واجب کرتا ہے زید پر یا نہین

اور حج وزیارت اوس سے بجالانا کیسا ہے بینوا توجروا **جواب** جو روپیہ بوجہ حلال حاصل نہین ہوا اوسکا صرف حج وزیارت مین نہین ہوسکتا ہو العالم **سئوال** کیا فرماتے ہین علماے دین زید نے شوق زیارت ائمہ مین اپنے مکان کو بیع کیا اگرچہ واجب الحج نہ تہا قبل بیع کے لیکن بعد بیع کے واجب الحج ہوا بسبب ملجانے زاد راہ و راحلہ پس اس صورت مین زیارت اوسکی قبول ہوگی یا نہین بینوا توجروا **جواب** مکان اوسکا اگر قدر ضرورت سے زیادہ تہا اور قیمت اوسکی کافی تہی واسطے زاد و راحلہ کے آمد و رفت مین اور خرچ عیال کے واسطے آنے تک زید کے باتحقق دیگر شرائط تو زید واجب الحج تہا اوسی حج کے واسطے جانا لازم تہا والا حج اوسپر واجب نہوگا اور جب حج واجب ہو اور اوسے ترک کرے تو گنہگار ہوگا ہان جو وہ واجب نہو تو زیارت کرنا مستحب ہے ہو العالم

مسئلہ دستخطی مولانا مرشدنا جناب سید حسین صاحب مرحوم

سئوال زن مومنہ پر کہ اتفاقاً منکوحہ مرد سُنّی ہے و من بعد انقطاک ممکن نہین بجالانے مین سفر مسنونہ اور مباحہ مثل سفر زیارت عتبات عرش درجات یا سفر مسنونہ حج اطاعت شوہر سُنی کے کہ سفر مین خواہ حضر مین ہو واجب ہے یا واسطے حاصل کرنے سعادت زیارت عتبات عالیات کے کہ موجب مغفرت گناہان احادیث ائمہ علیہم السلام سے ہے ہمراہ ایک اقرباے دیندار یا معتمد مومن کے بے رضاے شوہر مخالف مذہب جاسکتی ہے اور صورت معروضہ تفاوت رکہتا ہے باین طور کہ زن و مرد دونون سُنی تہے اور عقد اتحاد مذہب مین واقع ہوا تہا بعد نکاح کے پس از چند سال عورت شیعہ ہوئی اور مرد بحال خود سُنی رہا پس اس حال مین واسطے سفر مسنونہ اور مباحہ کے اطاعت ایسے شوہر کی لازم ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** بنا بر قول صحت ایسے عقد کی بدون اجازت شوہر جانا درست

نہوگا ولاکن ظاہر یہ ہے کہ اصل اس عقد کی فاسد ہے پس جانا زن مذکورہ کا جائز ہوگا بلکہ
بہ بعض وجوہ بہتر ہے اور در صورت سبق تسنن او ر بعد عقد ایمان لانے ضعیفہ کے ہر چند
احوط یہ ہے کہ اطاعت کرے اور سفر نہ کرے مگر اپنے کو نزدیکی اوسکے سے علیحدہ رکھے
لاکن اگر سفر کرے پس اس صورت مین بھی جزم بمنع نہین کرسکتے لیکن احوط یہ ہے کہ
بغیر اجازت شوہر سفر غیر واجبی نکرے مطلقًا ہو العالم

باب یازدہم در مسائل نکاح و متعہ و طلاق و دین مہر و رضاعت وغیرہ مشتمل بر چہار فصل مع یک تتمہ

فصل اوّل در بیان مذمت ترک شادی و ثواب شادی از کتاب تحفہ جعفریہ و مسائل نکاح و متعہ دستخطی جناب اشرف العلما رہنمای ہر دو سرا جناب سید مصطفےٰ المشہور بمیر آغا صاحب و سیّد العلما حاجی سید محمد ابراہیم صاحب و مسائل دستخطی مجتہدین سابقین از کتاب جدول مشرقین خان وغیرہ

بگوش دل و جان و ہوش تمام	سن اے تابع امر خیر الانام
یہ ہے حکم شرع رسولِ خدا	نہ انسان بے زن رہے مطلقا
اسی مین ہے دنیا و دین کی صلاح	کرے متعہ لونڈی ہو یا ہو نکاح

بہر حال دلبر سے پہلو تہی | نہ رکھے کہ ہے حق سے پہلو تہی
ہوا کتخدا جب کہ مرد گزین | تو محفوظ اوس کا ہوا نصف دین
رہا دوسرا نصف جو دین کا | رہے حفظ مین اوس کے صبح و مسا
بچا اوسوسون سے شیاطین کے | بنے کام دنیا کے اور دین کے
اور او سکے نہ کرنے مین سُن اے جوان | سراپا ترے واسطے ہے زیان
نہ اولاد کا ہوگا سنے آل کا | نہ کوئی ہو پرسان ترے حال کا
ہے اولاد انسان کی آرام جان | اِسی سے ہے دنیا مین نام ونشان
نہ فرزند گر کوئی تیرا رہا | تو پیدا ہے گویا نہین تو ہوا
نہ بے زوجہ کر عمر اپنی خراب | کہ تزویج مین ہے نہایت ثواب
نہ خوشنود کر دل کو شیطان کے | نظر کر اوس آیہ قرآن کے
خدا نے یہ ہے جسمین وعدہ کیا | کرو سب نکاح اور ہو کتخدا
اگر ہوگے تم تنگدست و فقیر | کرے گا غنی فضل رب قدیر
یہ ہے سنت سید المرسلین | جو مونہ اس سے پھیرے وہ اوسنے نہین
جو مقدور والا نہ شادی کرے | نہین امت شاہ کونین سے
مگر رہنما پیمبر نے ہے یہ کہا | کرو شادیان تاکہ ہو اغنیا
نہ افلاس کا دل مین لاؤ خطر | خدا رزق دیگا تمہین بیشتر
نہایت ہے خالق کی اسمین خوشی | کرو اس سے ہرگز نہ گردن کشی
کوئی زندگانی کا اس مین مزا | سوا اِسکے ہے مرتبہ بھی بڑا
چنانچہ جو بن بیاہا روزہ رکھے | اور اک رات بھر وہ عبادت کرے

تو بسیا سے کی دور کعتون سے کبھی		نہ اوس کی عبادت کرے ہمسری
سوا اسکے ہین اور بھی مرتبے		کتب مین احادیث کی دیکھ لے

سؤال صیغہ نکاح جو مرد و زن بلا شرکت وکیل کے پڑھ سکین مفصل مع سوال وجواب درج فرمائیے بینوا توجروا **جواب** عورت کہے مرد سے انکحتك نفسی یا یون کہے زوّجتك نفسی علے المهر المعلوم مرد جواب مین بلا تاخیر کہے قبلت النکاح یا کہے قبلت التزویج علے المهر المعلوم پس نکاح صحیح ہوگا ہو العالم **سؤال** ۸۰۹ آپ کی معمولی عبارت ایجاب وقبول کی نکاح بالغہ مین کیا ہے آیا ایک صیغہ ہے یا تکرار ہے مطلع فرمائیے بینوا توجروا **جواب** ایک صیغہ کافی ہے یعنی انکحت موکلتی موکلك علے المهر المعلوم اور یہ صیغہ اوس وقت ہے کہ عورت بالغہ رشیدہ ہو اوسکی وکالت سے نکاح وکیل پڑہے اور مرد بھی بالغ رشید ہو اور اوسکا بھی وکیل ہو اور وکیل مرد جواب مین کہے قبلت النکاح لموکل علے المهر المعلوم اور اکثر احتیاطاً تین صیغہ پڑہے جاتے ہین ایک صیغہ وہی ہے جو مذکور ہوا اور دوسرا زوّجت موکلتی موکلك الخ اور تیسرا صیغہ زوّجت موکلتی بموکلك الخ **سؤال** جبکہ مرد وعورت دونون نابالغ ہون تو اونکا نکاح وکیل کوکسکی اجازت سے پڑہنا چاہیے اور صیغہ نکاح کا مثل بالغین کے ہے یا اور طرح پر اور اگر اور ہے تو مرد وعورت نابالغ کا علیحدہ علیحدہ ارقام فرمائیے اور ایسا لکھیے کہ وکیل پڑھ سکے نہ کہ باہم پڑہین بینوا توجروا **جواب** نابالغ اور نابالغہ کا ولی شرعی باپ ہے اور دادا پس جب وہ کسی کو وکیل کرین تو بوکالت اونکے نکاح ہوسکتا ہے پس وکیل پدر دختر نابالغہ یون صیغہ پڑہے انکحت بنت موکلے ابن موکلك علے المهر المعلوم پس وکیل پدر طفل

نابالغ کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل پدر
دختر کہے زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِی ابْنَ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل ثانی
جواب مین کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور یہی
دو صیغہ کافی ہین علی الاحوط ہو العالم **سوال** اگر ناکح ویا منکوحہ یا ہر دو نابالغ ونابالغہ
ہون اور ولی نہو تو صیغہ نکاح کیونکر واقع ہو بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین
نکاح فضولی بے وکالت پڑہا جاویگا اور نکاح فضولی دونون طرفسے یہ ہے اَنْکَحْتُ
زَیْنَبَ زَیْدًا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ شخص ثانی کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِزَیْدٍ
عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ **سوال** ١٢ بوقت واقع ہونے صیغہ نکاح ومتعہ کے ہونا گواہان
کا ضروری ولابدی ہے یا نہ **جواب** صحت نکاح ومتعہ موقوف وجود گواہان پر نہین ہے
ہو العالم **سوال** ١٣ اگر عقد اس طور پر کہ سنیان کرتے ہین یعنی تین مرتبہ وکیل زن بزبان
ہندی کہتا ہے کہ فلانی دختر فلان کو بعوض اتنے مہر کے مینے وکالتاً بگواہی گواہان حاضر
کے تجھکو جورو کرکے دیا تو نے قبول کیا مرد ہر سہ مرتبہ کہتا ہے کہ قبول کیا مینے پس اگر
بسبب عدم آگاہی صیغہ مقررہ علمای رحمہ یا بسہولت تعلم اوسکے یا بعلت اسکے کہ والیان
زن ویا خود عورت مذکورہ بسبب سنی ہونے اون لوگون کے ادای صیغہ مقررہ ائمہ
علیہم السلام ہمارے کا قبول نکرے اور نکاح ایک شیعیان سے کرے صحیح ہے یا نہ اور بصورت
آخر حکم دربارہ میراث اون دونون اور اولاد اون دونون کے کیا ہے **جواب** اگر ایجاب
وقبول بلفظ نکاح یا مطابق اوسکے اگرچہ بزبان ہندی واقع ہو تو ظاہراً نکاح صحیح ہے والا
فلا اور احوط یہ ہے کہ بدون ضرورت عقد مذکور پر اکتفا نہ کیجاوے ہو العالم **سوال** ١٤ صیغہ
نکاح ومتعہ بزبان ہندی وفارسی کہنا صحیح ہے یا نہ **جواب** صیغہ عقد فارسی مین یون

واقع کرے یعنی زن بگوید کہ من زن تو شدم بفلان مبلغ اگر متعہ است بگوید کہ از حال تا فلان وقت و مرد بگوید کہ قبول کردم خوب است اور اگر ایسے مطلب کو بزبان ہندی وغیرہ بہی کہے تو مضائقہ نہین ہے لیکن جبکہ صیغہ عربیہ صحیحہ واقع نہو سکے ہو العالم **سؤال** ۸۱۵ شکل صیغہ متعہ جو وکالتاً یا غیر وکالتاً پڑہا جادے ارشاد فرمائیے **جواب** صیغہ متعہ اور اسمین تعیین مدت واجرت واجب ہے یعنی عورت کہے مُتَّعْتُكَ نَفْسِي الْمُدَّةَ الْمَعْلُومَةَ عَلَى الْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ پس مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ اور اگر وکیل طرفین ہون یون کہین مُتَّعْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ الْمُدَّةَ الْمَعْلُومَةَ عَلَى الْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ وکیل مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ **سؤال** ۸۱۶ زبان اردو مین صیغہ متعہ کسطور سے پڑہے اوسکی تشریح سے سرفراز فرمائیے **جواب** عورت مرد سے کہے کہ مینے متعہ مین دیا اپنے تئین تجہکو مدت معلومہ تک اور پر مہر معلومہ کے مرد کہے قبول کیا مینے اس متعہ کو تا مدت معلومہ اور پر مہر معلوم کے پس اسطرح کہنے سے متعہ واقع ہوگا در صورتیکہ واقع کرنا صیغہ صحیحہ عربیہ کا ولو بالتوکیل متعذر ہو ہو العالم **سؤال** ۸۱۷ اگر اجازت نکاح مالک بالغ سے جو بہانسے فاصلہ پر ہے بذریعہ کتابت کے طلب کرکے نکاح واقع کرے تو ہو سکتا ہے یا نہین اور اسی طرح کوئی وکیل مثل موکل دوسرے وکیل کو اپنی جانب سے وکالتاً اجازت دے تو درست ہے یا نہین خود باجازت موکل کے ہو یا موکلہ کے کہ دونون ایک مقام پر جمع نہین برضای ہر دو نکاح واقع کرسکتا ہے یا نہین **جواب** اگر کتابت سے علم حاصل ہو تو بوکالت نکاح واقع ہو سکتا ہے اور وکیل اپنی طرفسے کرسکتا ہے اگر موکل نے اجازت توکیل دی ہو ہو العالم **سؤال** ۸۱۸ کنیز زید حبالہ عقد حامد مین تہی اب

حامد نے کنیز مذکورہ کو طلاق دیا زید عقد اوسکا ساتھہ کسی اور کے واقع نہین کرتا اور نہ اپنے
تصرف مین لاتا ہے اس حال مین وہ کنیز بلا رضامندی زید عقد اپنا ساتھہ عمرو بکر کے کرسکتی
ہے وور صورت عدم اختیار اگر وہ کنیز زنا کرادے تو اون دونون مین کون گنہگار رہے مالک
یا کنیز مگر کنیز بلاقصور ہوگی کیونکہ خواہش نفسانی ہر انسان پر غالب ہے بینوا توجروا **جواب**
نکاح کنیز کا مالک کنیز یعنی زید کو اختیار ہے البتہ حفاظت اوسکی ارتکاب محرمات سے بتدابیر
مفیدہ زید پر لازم ہے پس اگر باعث امر حرام زید ہوگا تو گنہگار ہوگا اور وہ کنیز بھی اگر مجبور
اوس فعل پر نہ تھی تو گنہگار ہوگی ہو العالم **سئوال**[۹] ہندہ کنیز شرعی زید کی ہے اور زید
اوس سے مقاربت نہین کرتا اور وہ بوجہ خواہش نفسانی چاہتی ہے کہ اپنا عقد ساتھہ
عمرو بکر کے کرلے مگر زید مانع آتا ہے اور نکاح واقع نہین ہونے دیتا ایسی حالت مین کنیز بے
اجازت زید نکاح کرے ویا مجبورانہ بوجہ خواہش نفسانی مرتکب فعل حرام ہو مفصل ارشاد ہو
جواب صورت مرقومہ مین دونون امرون مین وہ کنیز گنہگار ہوگی اور زید اگر اوسکی
حفاظت حرام سے اور تدبیر حفظ باوجود امکان نہ کریگا تو زید بھی گنہگار ہوگا اور منجملہ تدابیر
یہ امر بھی ہے کہ زید خود اوسپر تصرف کرے یا کسی اور سے اوسکا عقد کردے ہو العالم
سئوال[۸] ہندہ نے ایک دختر نابالغہ کافرہ خرید کرکے لے پالک یعنی متبنی کیا اور تا بلوغ
در شد پرورش کرتی رہی اور عقد اوسکا بوقت بلوغ ہندہ نے باقرار دختر ساتھہ زید کے کردیا مگر رخصتی
مین واسطے چندے کے عذر کیا کہ بعد پانچ چھہ ماہ کے جملہ رسومات عرفی کرکے لڑکی کو رخصت
کردینگے اسوقت خرچ واسطے ادای رسوم عرف کے ممکن نہین ہے اس باعث سے
درمیان زن وشوی خلوت صحیحہ واقع ہوئی اور زید نے ہندہ سے تقاضای رخصتی عروس
اپنی کا کرنا شروع کیا ہندہ نے کہا کہ ہمکو ابھی گنجایش نہین ہے اور بے ادای رسوم عرف

ہم لڑکی کو رخصت نہ کرینگے ایسی گفتگو مین درمیان ہندہ و زید کے رنج واقع ہوا اور زید عرصہ
دو اڑہائی برس کا ہوا چلا گیا ایک دو مرتبہ اس عرصہ مین کچہ خبر بہی اوسکی زندگی کی ملی مگر
اب مفقود الخبر ہے چونکہ درمیان زن و شوہر کے مقاربت واقع نہین ہوئی اس باعث
سے ہندہ چاہتی ہے کہ عقد دوسرا دختر مذکورہ کا ساتہہ عمرو بکر کے کردے مگر زید نے بوقت
جانیکے طلاق نہین دیا ہے نکاح جائز ہوگا یا نہین مفصل ارشاد فرمائیے بینوا توجروا *
جواب صورت مرقومہ مین اگر وہ کنیز شرعی ہندہ کی ہے پس ظاہر اطلاق اوس کا
باختیار شوہر کے ہے اگر شوہر آزاد ہے لیکن اگر ہندہ اوس کنیز کو آزاد کرے اور بمجرد آزادی
فوراً وہ کنیز عقد نکاح فسخ کرے پس ظاہرا عقد باطل ہوجائیگا اور اوس کنیز آزاد شدہ کو
بعد ازان اختیار ہوگا جس سے چاہے عقد کرلے پس اگر مدخول بہا نہین ہے تو عدہ بہی
اوسکا نہین ہے ہو العالم **مسئلہ ۸۲۱ ہذا متعلق سوال بالا** کنیز شرعی و
اطلاق کنیز شرعی کس پر ہے و کنیز شرعی کے کیا شرائط ہین بینوا توجروا **جواب** جو دختر
کہ والدین اوسکے کافر تہے اور وہ نابالغہ تہی یا بعد بلوغ خود بہی کافرہ ہوئی اوسپر اگر کسی
مسلمان کا تسلط اور قبضہ ہو خواہ باشتراء خواہ بغیر اوسکے تو اوسکو اگر چاہے کنیز بناوے وہ
کنیز شرعی ہوگی بعد ازان جب یہ شخص اوسکو دوسرے مسلمان کے ہاتہہ بیچے یا ہبہ کرے
تو وہ مشتری یا موہوب لہ کی ملک شرعی ہوگی ہو العالم **سوال ۸۲۲** درصورت ایام حیض نکاح
زن ساتہہ کسیکے واقع ہو سکتا ہے یا بعد گذرنے ایام حیض عقد ہوگا بینوا توجروا **جواب**
حیض مانع صحت عقد نہین ہے البتہ مانع جواز وطی ہے ہو العالم **سوال ۸۲۳** زید ولد الحرام ہے
اور عقد اوسکا ساتہہ ہندہ کے کہ وہ بہی نطفہ زنا سے ہے ہوا و یا صرف زید ولد الحرام ہے و یا
بالعکس پس جو لڑکے انسے متولد ہون وہ ولد الحرام ہین یا ولد الحلال مفصل و مشرح ارشاد ہو

بینوا توجروا **جواب** اگر زید و ہندہ دونون شیعہ ہین یا زید شیعہ ہے اور ہندہ سنیہ ہے اور نکاح بہ منہج شرعی واقع ہوا ہے تو اولاد اونکی حلال زادہ ہوگی ہو العالم

۵۲۴ **سوال** یہ رسم شادی مین یہان قرار دیگئی ہے کہ سال جفت یعنی بارہوین و چودہوین و بیسوین سال عمر مرد کے عقد واقع نہین کرتے اور سال طاق مین مثل یازدہم و پانزدہم و نوزدہم نکاح کرتے ہین اور یہ قید صرف واسطے مرد کے ہے اور کہتے ہین کہ سال جفت مین تزویج واقع کرنے سے درمیان زن و شوہر کے اتفاق نہین ہوتا اور وہ شادی مبدل بہ ملال ہوتی ہے یہ امر از روے شرع اگر درست ہے تو یہ شرط بہ نسبت عورت بہی ہے ویا نہ جواب اسکا بحوالہ کتاب ارشاد ہو اور ماننے والا اس رسم کا بدعتی ہے یا نہ اور اگر یہ امر بے اصل ہے تو باعث اجرای عوام کیا ہے **جواب** امر مذکور کی کچہہ اصل شرعًا نہین ہے نابالغ کے ولی شرعی کو اختیار ہے جب چاہے اسکا نکاح کردے اور بالغ رشید خود مختار ہے ہو العالم

۵۲۵ **سوال** کتاب مجموعہ عباسی مین نظر سے گذرا ہے کہ عقد درمیان عیدین بوجہ واقع ہونے عقد عائشہ کے میان عیدین نہ کرنا چاہیے کیونکہ افعال اسکے اکثر شنیع تہے یہ وجہ موجب مانع تزویج درمیان عیدین درست نہین معلوم ہوتی کیونکہ افعال بد متعلق فاعل فعل سے ہین قصور عقد و ایام مذکورہ کیا ہے یا کوئی باعث دوسرا ہے **جواب** عقد کرنا درمیان عیدین جائز ہے حرام نہین ہے بلکہ کراہت بہی ثابت نہین ہے ہو العالم

۵۲۶ **سوال** ہندہ زن کافرہ ساتہہ عمر کے کہ وہ بہی کافر ہے منگنی یعنی منسوب ہوچکی تہی مگر ازدواج اوسکا بطریق مذہب اسکے ساتہہ عمر واقع نہین ہوا اس درمیان مین زید نے کہ مسلم ہے ہندہ سے زنا کیا اور اوسکو مسلمان کرلیا اور اب چاہتا ہے کہ نکاح کرے عقد جائز ہوگا یا نہین **جواب** صورت مذکورہ مین اگر ہندہ کسی کی زوجہ یا معتدہ نہ تہی تو زید کو بعد اسلام ہندہ نکاح

اوس سے جائز ہوگا ہو العالم **سوال**[۸۲۲] محمود نے ایک عورت نابالغہ کو مسلمان سے خرید کیا اور اوسکو کنیز اپنا بنایا اور چاہتا ہے کہ بعد بلوغ بے نکاح و متعہ اپنے مصرف مین لاوے وہ عورت اوسپر حلال ہے یا حرام **جواب** اگر وہ دختر مسلمان زادہ ہے تو بیدون نکاح یا متعہ صحیح بنہج شرعی اوس سے مباشرت جائز نہین ہو العالم **سوال**[۸۲۸] آپنے اور جناب علیین مکان قبلہ محققین و کعبہ اہل دین واقف اسرار خفی و جلی مولانا و مقتدانا سید محمد تقی صاحب اعلی اللہ تعالی درجاتہ و مقامہ نے اکثر مسائل اخیار الاخبار مین ارشاد فرمایا ہے کہ متعہ با زن بازاری یعنی کسبی کی بکراہت جائز ہے اور جناب سید العلمار رضوان مآب پیشوای سالکین و عارفین مولانا و مقتدانا آقا سید حسین صاحب عرف میرن صاحب قبلہ مرحوم و مغفور درصورت عدم ترک فعل ناشایستہ اوسکے متعہ حرام فرماتے ہین چنانچہ نقل استفتا زیب صفحہ ہے اس بارہ مین آپ کا کیا ارشاد ہے **سوال** متعہ با زن بازاری یعنی کسبی جائز است یا نہ **جواب** بعد قبول توبہ بلا دفغہ صحیح است والا اشد الکراہتہ دارد واگر در کسبی باشد در آن وقت حرام است ہو العالم **جواب** زنان کسبیہ سے متعہ قبل انقضای عدہ کہ علی القول الاحوط جائز نہین ہے اور بعد انقضای عدہ کہ دو حیض ہین اور قبل توبہ زن مذکورہ مکروہ ہے اور بعد عدہ و توبہ کے سنت ہے ہو العالم **سوال**[۸۲۹] سابق مین مسئلہ دربارہ متعہ با زن کسبیہ کہ جسکو جناب رضوان مآب سید میرن صاحب درصورت ترک عدم فعل قبیح اوسکے حرام فرماتے ہین اور نقل استفتا بھی روانہ کیا تھا صورت مذکورہ مین بھی ارشاد والا ہوا ہے کہ مکروہ ہے اور جناب مولانا صاحب مرحوم صورت مرقومہ مین جانب حرام اشارہ فرماتے ہین پس باعث اختلاف مسئلہ کیا ہے اور اعتبار مسئلہ جناب جنت آرامگاہ پر کرنا چاہیے یا نہین مفصل ارشاد ہو **جواب** غالب ہے کہ

مضامین اجوبہ مسائل مذکورہ مین تفرقہ اور تباین نہو اگرچہ عبارت مین کچہہ فرق ہو گا پس
جو کچہہ کہ نحیف نے سابقاً گزارش کیا مثل اوسی کے اب بہی گزارش ہوتا ہے اسکو لحاظ فرمانا
چاہیے وہ یہ ہے کہ متعہ زن کسبیہ سے اگرچہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن علی القول الاقوی جبتک
وہ عدہ زنا سے خارج نہو تو جائز نہین پس اگر اوسنے زنا کو ترک کیا اور عدہ گزر گیا لیکن ابہی
تک توبہ و استغفار درگاہ الہی مین نہین کی تو متعہ اوس سے جائز ہے بکراہت اور
اگر توبہ بہی کی تو بلاکراہت جائز ہے پس اس کلیہ کا لحاظ رکہنا چاہیے اور اگر دستخط
جناب علیین مکان یا جناب جنت مآب مین عبارت مجمل ہو تو یہ سمجہنا چاہیے کہ مراد اوس سے
یہی تفصیل مذکور ہو گی ہو العالم سوال ۸۳ نقل مسئلہ جناب میرن صاحب متعہ با زن
بازاری یعنے کسبی جائز است یا نہ بینوا توجروا جواب بعد قبول توبہ بلا دغدغہ صحیح
است والا اشد الکراہت دارد و اگر در کسبی باشد دران وقت حرام است مراد و اگر در
کسبی باشد درآن وقت حرام است سے کیا ہے فہم ناقص مین معنی اس فقرہ کے یہی
معلوم ہوتے ہین کہ اگر کسب کو ترک نہ کرے تو متعہ کرنا اوس سے حرام ہو گا اور اگر معنی دوسرے
ہون تو اوس طور پر ارشاد ہو ہو العالم جواب ظاہرا ناقل کو کسی لفظ مین اشتباہ
ہوا ہے پس اگر اصل مسئلہ کو جو دستخط ہوا ہے دیکہا جائے تو حال اوسکا واضح ہو وے
ہو العالم چونکہ اصل مسئلہ مولف اوراق کے پاس موجود نہ تہا باین سبب پہر دریافت
مسئلہ نہ کیا گیا مگر شاید مراد کسبی سے جناب میرن صاحب قبلہ کی عدہ حرام ہو کیونکہ اندر
عدہ جواز متعہ مسائل دستخطی مجتہدین سے نہین پایا جاتا سوای اسکے اور کوئی امر ذہن
مین نہین آتا سوال ۱۳۱ نمبر ۱۶۵ کی پرچہ اخبار الاخبار مین ارشاد ہوا ہے کہ نکاح مرد مسلمان
کا عورت نصرانیہ سے جائز نہین اور آغا احمد صاحب بہبہانی جو سابق ہندوستان مین تشریف

لائے تھے اور اون سے بمقام پٹنہ اکثر ریسون نے وہان کے مسئلے دریافت کیے تھے اور نواب عباس علی قلی خانصاحب نے خاص اون مسائل کی ایک کتاب ترتیب دی ہے اور نام اوسکا مجموعہ عباسی رکہا ہے ہم سوال اور جواب نقل اوس استفتا کی خدمت اقدس مین ارسال کرتے ہین کہ وہ متعہ نصرانیہ اور اہل کتاب مرد مسلمان سے جائز فرماتے ہین آپ کے نزدیک متعہ بہی نصرانیہ اور مجوسیہ سے درست ہے و یا نہین اور اگر درست نہین ہے تو باعث اختلاف مسئلہ کیا ہے **سوال** زن راکہ اکثر مردمان می دانندکہ از فرقہ کفار است خواہ حربی خواہ ذمی شخصے باہمان زن متعہ کرد و بوقت متعہ استفسار طریقش نہ نمودہ ہر چند احوال کفرش از مردمان شنیدہ باشد متعہ صحیح است بینوا توجروا **جواب** متعہ کافرہ صحیح نیست و یا اہل کتاب چون یہود و نصارا و مجوس مضائقہ نیست ہو العالم **جواب** یہ مسئلہ اختلافی ہے اور گمان نخیف یہ ہے کہ نکاح و متعہ کرنا مسلمان کو ساتہہ زنان اہل ذمہ یعنے یہود و امثال اونکے جائز نہین ہے خصوصًا زمان غیبت امام علیہ السلام مین کہ اون لوگون نے شرائط ذمہ کو ترک کیا ہے پس ہمارے نزدیک فی زماننا زنان مسطورہ سے نہ نکاح کرنا مسلمان کو جائز ہے اور نہ متعہ ہو العالم **سوال**[۸۳۲] کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ نکاح زینب نابالغہ بولایت پدر اوسکے ساتہہ زید بالغ کے ہوا تہا اب کہ زینب حد بلوغ کو پہونچی اوس نکاح سے اکراہ کرتی ہے باپ اوسکا اوسکے تئین ہر چند فہمائش کرتا ہے قبول نہین کرتی اور کہتی ہے کہ اپنے تئین ہلاک کرونگی اور اس نکاح کو قبول نہین کرونگی پس اس صورت مین کیا تدبیر کیجاوے اور نکاح اوسکا درست ہے یا نہ مفصل بمہر و دستخط ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** نکاح مذکور صحیح و لازم ہوگا اور کراہت سے اوس عورت کے فسخ نہوگا ہو العالم **سوال**[۸۳۳] ما تولکم

مدظلکم زید کی عورت مرگئی زید کی ممیا سسرے کی دو لڑکیاں ہین زید نے ایک سے نکاح اپنا کیا اور دوسری کا اپنے فرزند سے کیا آیا یہ نکاح جائز ہے یا نہین **جواب** ظاہرا دونون نکاح جائز وصحیح ہین ہو العالم **سؤال ۳۴** زید کی ممتوعہ مسماۃ ہندہ حاملہ بہ زید ہے اور مدت متعہ باقی ہے اور زید چاہتا ہے کہ پیش از انقضای مدت متعہ و وضع حمل بعد معافی مدت بقیہ مذکورہ متعہ ثانی یا نکاح دائمی ہندہ مذکورہ سے کرے یا یہ کہ بعد انقضای مدت مذکورہ پیش از وضع حمل ہندہ مذکورہ سے متعہ ثانی یا نکاح دائمی کرے تو از روی شرع شریف ہر دو صورتین جائز و درست ہین یا نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** دونون صورتین جائز ہین ہو العالم **سؤال ۳۵** کیا فرماتے ہین مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی اس مسئلہ مین کہ داماد خوشدامن سے عقد کیا چاہتا ہے مگر زوجہ شکم خوشدامن مذکورہ سے نہین ہے بلکہ دوسری خوشدامن سے جنی ہے پس اس صورت مین نکاح زید ہندہ سے مطابق شرع شریف صحیح ہے یا ناجائز **جواب** زوجہ خسر زید اگر مادر زوجہ زید کی نہین ہے اوپر زید کے حلال ہے ہرگاہ کوئی مانع شرعی نہ رکھتا ہو ہو العالم **سؤال ۳۶** نمبر سوال ۱۰۸۰ مین بنسبت دختران بالغہ باکرہ کے لکھا ہے کہ اگر بوجہ شرم وحجاب کے اجازت عقد وکیل کو اپنے منھہ سے نہین دیتی تو اجازت دینا والدہ وعمہ وخالہ کا بوجہ سکوت باکرہ کے کافی ہے جب تک کہ خلاف رضا ثابت نہو پس خلاف رضا کے کیا شرائط ہین اکثر بوقت دینے اجازت اپنے وکیل کے دختران باکرہ کی آنکہہ سے آنسو ضرور نکل آتا ہے پس نکلنا آنسو کا داخل خلاف رضا کے ہے یا نہین اور اگر نکلنا آنسو کا داخل خلاف رضا نہین ہے تو اور جو دوسرے قرائن خلاف رضا کے ہون اوسکو ارشاد فرمائیے اور بنسبت دختران غیر باکرہ کے کیا اجازت ہے کہ اوسکا بھی سکوت کرنا بروقت دینے اجازت والدہ خواہ عمہ وخالہ کی کافی ہوگا اون لوگون کی اجازت سے عقد

صحیح ہوگا یا نہین **جواب** پانچ سوال مذکورہ کی یہ عبارت تہی کہ سکوت باکرہ کافی ہے
جبتک کہ خلاف رضا ثابت نہو مراد اس سے یہ ہے کہ جب وکیل اذن طلب کرے باکرہ رشیدہ سے
اور وہ سکوت کرے تو کافی ہے ثبوت توکیل مین بشرط مذکور اور اجازت عمہ وخالہ کو کچہہ مداخلت
اسمین نہین ہے اور گریہ وبکا مانع رضا علی الاطلاق نہین ہے ہان اگر اسطرحپر کوئی قرینہ
قائم ہو مثل اسکے کہ وہ باکرہ قبل ازان اوس عقد سے کراہت ظاہر کر چکی ہو اور وکیل کو یہ بات
معلوم ہو پس اس حالت مین سکوت اوسکا کافی نہوگا اور سکوت ثیبہ مطلقًا کافی نہین ہے
واللہ اعلم بالصواب **سوال** کیا فرماتے ہین علماے دین اگر کسی کی مان سے کسی نے
زنا کیا ہو اور پہر اوسکی بیٹی سے نکاح کرنا چاہے تو ہوسکتا ہے یا نہین **جواب** اس
نکاح سے اجتناب کرنا چاہیے ہوالعالم **سوال** زید نے بمجرد انتقال شوہر ہندہ بغیر گزرنے
ایام عدہ کے متعہ یا نکاح ہندہ سے کرکے وطی کیا اس صورت مین وطی درست ہے یا زنای
محصنہ ہوا و یا حرام اور اگر جائز نہین ہے تو بعد انقضای عدہ باردیگر نکاح یا متعہ عورت مذکورہ
سے جائز ہوگا یا نہ **جواب** صورت مرقومہ مین نکاح و متعہ درست نہوا اور وطی حرام
عمل مین آئے اور عورت ہمیشہ اوسپر حرام ہوگی ہوالعالم **سوال** کیا فرماتے ہین علماے
دین بیچ اس مسئلہ کے کہ کوئی شخص قصد متعہ کا ساتہہ زن فاحشہ یعنی مالزادی کے بلا عدہ کر
جائز ہے یا نہین اور مدت متعہ کتنے عرصہ تک ہے بینوا توجروا **جواب** متعہ عورت فاحشہ سے
بکراہت جائز ہے اگر کسیکے عدہ مین نہو اور اگر عدہ مین کسیکے ہو تو اوس سے متعہ جائز نہین
ہے اور تعین مدت متعہ مین مرد وعورت کو اختیار ہے بشرطیکہ احتمال حیات اوس مدت تک ہو
ہوالعالم **سوال** کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ سالی کی بیٹی سے متعہ جائز
ہے یا نہین درانحالیکہ خالہ اوسکی زندہ ہو **جواب** اگر خالہ اجازت دے تو جائز ہے اور بدون

اجازت اوسکے علی الظاہر جائز نہین ہے واللہ العالم

سوال ۲۴۱ ساتھہ عورت باکرہ رشیدہ کے بلا اجازت اوسکے والدین کے متعہ کرنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** بنابر قول مشہور زن باکرہ رشیدہ سے متعہ بے اجازت والدین کے جائز ہے باکراہت ہے واللہ العالم

سوال ۲۴۲ ایک کنیز ہے کہ ہمراہ زوجہ کے آئی ہے اور باپ نے زوجہ کے مالک اوس کنیز کا زوجہ کو کیا ایسی حالت مین ساتھہ اوس کنیز کے متعہ کرنا بلا اجازت زوجہ جائز ہے کہ نہین اور وہ بالغ ہے **جواب** صورت مرقومہ مین کنیز مذکورہ سے بے اجازت زوجہ متعہ جائز نہین ہے واللہ العالم

سوال ۲۴۳ متعہ مثل نکاح کے ہے یا کچھہ فرق ہے بینوا توجروا **جواب** بیچ احکام نکاح اور متعہ کے فرق ہے لیکن حرمت مین اوپر زانی کے دونون برابر ہین واللہ العالم

سوال ۲۴۴ زنان فاحشہ جو مثل طوائفین کے ہین ساتھہ اونکے متعہ کرنا بلا دریافت عدہ جائز ہے یا ناجائز **جواب** صورت مرقومہ مین اگر عدہ زنا یا عدہ وطی حلال مین ہونا اوسکا معلوم نہو تو اوس عورت سے متعہ جائز ہے بکراہت اور اگر عدہ مین ہونا معلوم ہوا اگرچہ بقرائن معلوم ہو تو متعہ اوس سے علی الاحوط جائز نہین ہے واللہ العالم

سوال ۲۴۵ معنی عدہ کیا ہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** عدہ سے مراد وہ زمانہ ہے کہ جسمین وہ عورت بعد وفات شوہر کے یا بعد طلاق کے کسی شخص غیر شوہر اول سے نکاح یا متعہ نہین کرسکتی اور عدہ کئی طرح پر ہے اور زمانہ ہر عدہ کا مختلف ہے پس زمانہ عدہ طلاق زن آزاد مستقیمۃ الحیض تین طہر مین اور عدہ متمتع بہا بعد گذرنے ایام متعہ کے دو حیض ہین بنابر قول مشہور کے واللہ العالم

سوال ۲۴۶ کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید نے ساتھہ ایک عورت کے تہیہ نکاح کا کیا اور وقت نکاح باقرار منکوحہ مذکورہ وشہادت دو زنان ثابت ہوا کہ شوہر نہین رکہتی ہے بعد اسکے زبانی دو مردون کے معلوم ہوا کہ عورت مذکورہ

شوہر ہے اب کہ وطی قبل معلوم ہونے اوس خبر کے وقوع مین آئی زنا محصنہ ہے یا نہ **جواب**
صورت مرقومہ مین وطی کہ بیچ حال جہل اور عدم علم کے واقع ہوئی ہے زنا مین محسوب نہوگی
ہو العالم **سوال** ۱۴۷ نکاح اور طلاق مردمان گنگ کا کیونکر ہونا چاہیے **جواب** ہرگاہ گنگ
باشارت دالہ واسطے طلاق یا نکاح کے کسی شخص کو وکیل کرے پس بواسطۂ وکیل نکاح اور طلاق
اوسکا ہوسکتا ہے ہو العالم **سوال** ۱۴۸ درصورت عدم دستیابی عربی دان کے فقط ایجاب وقبول
نکاح اور متعہ مین کافی ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** لازم ہے کہ نکاح اور متعہ مین صیغہ
بزبان عربی پڑہا جاوے اگر ممکن ہو والا جس زبان مین ممکن ہو پڑہین ہو العالم **سوال** ۱۴۹
صیغہ متعہ اگر عورت یا مرد سے بباعث نہ ادا ہونے تلفظ کے عربی زبان سے وہی ترجمہ
اوس عبارت عربی کا جو شرعًا ہے عورت اور مرد دونون کہین توصیح ہے یا نہین **جواب**
بنابر قول مشہور جو قادر عبارت عربی پر نہو اور جس عبارت مین صیغہ نکاح اور متعہ پڑہے
صیح ہے اگر ترجمہ صیغہ عربی ہو اور حروف والفاظ صحیحہ کو ادا کرسکے اور احوط یہ ہے کہ وکیل
کرین اوس شخص کو جو صیغہ عربی بہ نہج شرعی با رعایت شرائط ادا کرسکے ہو العالم **سوال** ۱۵۰
عورت بائنہ مرتبہ اول اگر نکاح نہ کرے متعہ کرے پس بعد عدہ متعہ شوہر نکاح کرسکتا ہے
یا نہین بینوا توجروا **جواب** شوہر اول اثناء عدہ طلاق بائن مین اور عدہ متعہ مین نکاح
یا متعہ کرسکتا ہے حاجت انقضاء عدہ نہین ہے اگر اوسی شوہر کا عدہ ہے ہو العالم
سوال ۱۵۱ عدہ زنا بنابر فتوی واجب ہے یا نہ اور ہے توکسقدر **جواب** اگر عورت غیر مزوجہ ہو
اور کسیکے عدہ مین بہی نہین ہے زنا کرے اور بزنا حاملہ ہو تو عدہ زنا اوس سے ساقط ہے علی الاشہر
اور جو حاملہ نہو تو اکثر علما اوسکا عدہ بہی ساقط جانتے ہین لیکن احوط یہ ہے کہ تا انقضای مدت
دو حیض اوسکا عدہ دیکہا جاے ہو العالم **سوال** ۱۵۲ اگر سنیہ فاحشہ یا غیر فاحشہ ناصبیت

عدہ اور متعہ سے واقف نہو تو مطلع کرنا ضرور ہے یا نہ اور اگر مطلع ہو لاکن قائل تحرم ہے اور فقط بپاس خاطر متمتع اور بلحاظ جر نفع عبارت ایجاب کو کرے نہ بقصد ایقاع عقد شرعی متعہ واقع ہوگا مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** درصورت جہالت زن آگاہ کرنا طریق متعہ سے چاہیے بعدازان جب وہ ایجاب بطریق معتبر شرعًا واقع کرے یا بواسطہ وکیل ایجاب اور قبول ہو تو متعہ صحیح ہوگا اگرچہ وہ عورت بنا بر مذہب خود جواز متعہ کی منکر ہو ہوالعالم **سئوال ۵۵۳** اگر مرد یقینًا جانتا ہے کہ فاحشہ متمتع بہا عدہ نگاہ نرکھیگی تو متعہ صحیح ہوگا یا نہ بینوا توجروا **جواب** عدہ رکھنا عورت پر واجب ہے اگر وہ عدہ نہ رکھیگی تو گنہگار ہوگی اور متعہ صحیح ہوگا اور مرد گنہگار نہوگا ہوالعالم **سئوال ۵۵۴** ایک عورت نے اپنے شوہر سے فارغخطی لی اور شوہر اوسکا نامرد تھا اور عدہ کے دس بیس دن باقی تھے دوسرے شخص سے متعہ کیا چار ماہ کا بعد تمام مدت نکاح کیا آیا نکاح اور متعہ اوس عورت کا جائز ہے یا نہین یا کفارہ ہے اگر کفارہ چاہیے تو کیا کفارہ دینا چاہیے مفصل لکھیے **جواب** صورت مرقومہ مین اگر شوہر اوس عورت کا عنین تھا اور اوسنے اوس عورت سے کبھی مجامعت اور دخول نہین کیا اور بعدازان طلاق بہ نہج شرعی واقع ہوا تو عدہ اوسکا ساقط ہے کیونکہ غیر مدخول بہا کا عدہ نہین ہے پس دوسرے شخص سے جو اوسنے متعہ یا نکاح کیا وہ صحیح اور جائز ہوگا اور کچھ کفارہ نہین ہے ہوالعالم **سئوال ۵۵۵** یہ جو دربارہ زن بائنہ حکم ہے کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور بعد طلاق شوہر اول کے نکاح مین آویگی پس اگر نکاح نہ کرے متعہ کرے درست ہے یا نکاح ہی کرے جب شوہر اول اوس سے پھر نکاح کریگا بینوا توجروا **جواب** جب زن بائنہ منکوحہ کو ایک مرتبہ طلاق شرعی دے اور پھر عدہ مین رجوع کرکے وطی کرے اور بعد ازان پھر طلاق شرعی دے اور پھر رجوع کرکے

وطی کرے پس بعد اسکے طلاق ثالث دیگا تو وہ عورت اوسپر حرام ہوجاویگی کہ نہ اوس سے رجوع
پھر جائز ہے اور نہ عقد پس جب وہ عورت بعد انقضای عدہ کسی اور مرد سے نکاح کریگی
اور اوس ناکح سے طلاق شرعی ہوگا یا وہ مرجاویگا تو بعد عدہ پھر شوہر اول سے عقد جائز ہوگا
اور شوہر ثانی کو محلل کہتے ہین اور محلل مین کئی شرطین معتبر ہین از انجملہ یہ ہے کہ اوس سے نکاح
دائمی کیا ہو نہ متعہ ہو العالم **شوال** ۵۶ زید مفقود الخبر ہے ہندہ زوجہ اوسکی قصد عقد ثانی کا
رکھتی ہے اور کتنے برس تک ہندہ کو انتظاری اپنے شوہر کی کرنا چاہیے **جواب**
جب اوسکے مرنیکا یقین قطعی بہ نہج شرعی حاصل ہو تو بعد عدہ عقد ثانی جائز ہوگا واللہ
ہو العالم **شوال** ۵۵ ولی نابالغ اور نابالغہ کے کون کون شخص ہوتے ہین اور اولیا مین سے
کوئی نہو تو صیغہ نکاح کیونکر واقع ہو بینو اتوجروا **جواب** اقربا مین سے باپ اور دادا ہوتے
ہین اور ولی نہو تو صیغہ فضولی پڑہا جاتا ہے ہو العالم **شوال** ایک شخص نے ایک عورت
کے ساتھہ زنا کیا بعدہ نکاح کرنا چاہا آیا نکاح درست ہوگا یا نہین اور متعہ درست ہوگا یا
نہین اور اگر ایک مرد جوان نے لڑکی نابالغ کے ساتھہ زنا کیا تو بعد جوان ہونے اوس لڑکی
کے اوس مرد کا نکاح اوس لڑکی کے ساتھہ درست ہے یا نہین **جواب** اگر عورت بالغہ
کسیکی زوجہ اور معتدہ نہ تھی جب اوس سے زنا کی تو زانی کو عقد نکاح و متعہ اوس سے جائز
ہے لیکن احوط یہ ہے کہ بعد استبرا ایک حیض یا زیادہ اوس سے عقد کرے اور صبیہ نابالغہ
سے جو کسیکی زوجہ اور حکم زوجیت مین نہین تھی زنا کرے پس اگر افضا یعنی اتحاد مخرجین
بوطی زنا نہین ہوا تو اوس سے بھی نکاح و متعہ جائز ہوگا ہو العالم **شوال** ۵۹ عقد غلام مالک
کی دختر سے جائز ہے یا نہین **جواب** ظاہرا جائز ہے ہو العالم **شوال** ۶۰ عقد
آقا کا غلام کی دختر کے ساتھہ جائز ہے یا نہین **جواب** دختر غلام آقا پر حلال ہے

اگر وہ دختر کنیز شرعی آقا کی ہے تو حاجت عقد نہین والا بعد نکاح و متعہ حلال ہوگی ہو العالم

سؤال ۸۶۱ کیا فرماتے ہین علمای دین بیچ اس صورت کے کہ زید مرد ہنود اور زن مومنہ

سے پیدا ہوا ہو اور وہ ولد اظہار اسلام بھی کرتا ہے آیا در صورت مرقومہ بالا عقد زید ہمراہ

زن مومنہ شرعاً درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر

زید مومن ہے اور عقائد حقہ رکھتا ہے عقد اوسکا زن مومنہ سے شرعاً جائز ہوگا اگر کوئی مانع

شرعی نکاح سے ساتھہ اوس عورت کے نہو ہو العالم **سؤال** ۸۶۲ کسی عورت کے مقام نا واقف پر

اس نیت سے بغور نظر کرنا کہ اگر مرغوب خاطر ہوگی تو بغرض عقد کے دریافت کرے گا پس اگر غیر

منکوحہ ثابت ہوگی کوشش عقد کریگا والا باز رہیگا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب**

اگر معلوم ہو کہ وہ عورت کسیکی زوجہ اور معتدہ نہین ہے اور اوس سے ارادہ عقد ہو تو

اوسکی طرف دیکھہ سکتا ہے ہو العالم **سؤال** ۸۶۳ نکاح وکیل مرد یا زن سنی کا پڑہا ہوا جائز

ہوگا یا نہین **جواب** اگر وکیل سنی ہو غیر ناصبی و خارجی اور نکاح مرد شیعہ کا بطریق معتبر

نزد امامیہ پڑہے تو باوجود عدم مانع شرعی صحیح ہوگا ہو العالم **سؤال** ۸۶۴ اگر متعاقدین بالغ

و بالغہ ہون مگر رشد نہین ہوا تو کیونکر نکاح پڑہا جائیگا اور رشد کے برس کے سن مین

ہوتا ہے **جواب** صورت مرقومہ مین بھی نکاح فضولی پڑہا جائیگا اور رشد سے مراد

یہ ہے کہ آدمی اپنا نیک و بد سمجھے اور یہ بات موقوف کسی سن پر نہین کوئی جلد رشید ہوتا ہے

کوئی دیر مین ہو العالم **سؤال** ۸۶۵ کیا ارشاد ہے جناب سید العلما دام ظلہ کا اس مسئلہ مین

کہ کنیز پدر جو بعد انتقال پدر کے پسر کو میراث مین ملے تو وہ کنیز پسر پر حلال ہے یا نہین

بینوا توجروا **جواب** اگر منظورہ و ملموسہ پدر بشہوت نہین ہے تو پسر پر حلال ہے ہو العالم

سؤال ۸۶۶ زید کی ایک عورت ہے اوسکے ایک دختر ہے پہلے خاوند سے زید نے اپنا نکاح عورت سے

کیا اور لڑکی کا نکاح اپنے فرزند سے آیا یہ نکاح بموجب شرع شریف جائز ہے یا نہین **جواب**
نکاح مذکور جائز ہے ہوالعالم **سوال**۵۶۷ عمرو کی ساس اوسکے مکان خلوت مین کہ جہان
وہ ساتھہ اپنی ہمخوابہ کے شبباش ہوتا تہا اوسکے فرش خواب پر اوسوقت کہ وقت خواب
عمرو نہ تہا اوائل شب مین سورہی اور اندر مکان کے روشنی چراغ وغیرہ نہ تہی اتفاقاً
خلاف معمول عمرو اپنے مکان مین داخل ہوا اور ساس کو ہمخوابہ تصور کر کے فرش خواب
پر دراز ہوگیا اور بخواہش نفسانی دست درازی شروع کی بمجرد دست درازی عمرو وہ عورت
خواب سے بیدار ہوئی اوسوقت عمرو بہی اس حال سے مطلع ہوا اور اپنی حرکت پر
نادم ہوا اب کہ ہاتھہ عمرو کا براہ شہوت اوسکے جسم تک براہ نادانستگی پہونچا اس باعث
سے منکوحہ اوسکی حبالہ عقد سے خارج تو نہوگی کیونکہ سُنا ہے کہ جو شخص براہ شہوت
دست درازی ساتھہ خوشدامن کے کریگا تو منکوحہ اوسکی ازدواج سے اوسکے خارج
ہوجائیگی بلینوا توجروا **جواب** صورت مذکورہ مین زوجہ اوسکی عقد سے خارج نہوگی
ہوالعالم **سوال**۵۶۸ جو زنان بیوہ کہ قابل شادی ہین اور بوجہ رسم ہندوستان
عقد اپنا نہین کرتین اور قطع نسل واقع ہوتی ہے اونکے قبول روزہ و نماز او بخشایش
مین کیا حکم ہے اور حاکم شرع اونپر تعدی واسطے کرنے عقد کے کرسکتا ہے دیا نہین اور وہ زنان
معذب من اللہ ہین و یا نہ بلینوا توجروا **جواب** اگر وہ زن مومنہ ہے تو نجات اخروی اوسکو
حاصل ہوگی اور بابت ترک نکاح کوئی حد شرعی معین نہین ہے ہوالعالم **سوال**۵۶۹ کیا
فرماتے ہین علماء مذہب اثنا عشریہ کہ نو دس برس کے سن مین بے اجازت ولی کے
کہ ولی زندہ اور موجود تہا کسی لڑکی کا عقد نکاح ہوا چونکہ رشیدہ ہونا اوسکا اوس زمانہ
مین مشکوک تہا اس جہت سے وکیل نے بعد ایقاع صیغہ عقد بطور توکیل از جانب منکوحہ

احتیاطاً صیغہ عقد فضولی پڑہ دیا تہا اب جو اوس لڑکی سے پوچہا تو وہ اوس عقد کو جائز نہین رکہتی اس صورت مین کیا کرنا چاہیے عام فہم ارشاد ہو اور اگر بلوغ اور رشد دونون مشکوک ہون تو اس صورت مین کیا حکم شرع شریف ہے بینوا توجروا **جواب** صورت مذکورہ مین اگر رشد صبیہ مسطورہ وقت عقد مزبور ثابت بنہج شرعی نہ تہا اور اوسنے بعد حصول بلوغ و رشد کے اوس عقد کو فسخ و رد کیا تو علی الظاہر عقد مذکور باطل ہو جائیگا خصوصاً صورت اخیرہ مین ہو العالم **سئوال** ۸۰ متعہ و نکاح اپنی زر خرید کنیز سے اگر نہ کرے تو جائز ہے یا نہین **جواب** جو کنیز شرعی ہو اوس سے متعہ کی حاجت نہین ہے متعہ و نکاح اوسکے وطی مولی کو اوسکے جائز ہے بلکہ متعہ و نکاح اوس سے مالک کو جائز نہین ہو العالم **سئوال** ۸۱ اندر عشرہ محرم و یا روز عاشور و یا اندر چہلم عقد واقع کرنا چاہیے و یا نہ اور اگر ضرورت لابدی ان ایام مین عقد کرنیکی ہو تو در صورت عدم جواز کیا کرے بینوا توجروا **جواب** در صورت مذکورہ عقد منعقد ہو گا لیکن مراسم سرور و شادی سے ایام غم و الم مین اجتناب لازم و ہو العالم **سئوال** ۸۲ زن محصنہ و غیر محصنہ کی تفصیل ارشاد ہو کہ اس سے مراد شوہر دار و غیر شوہر دار ہے و یا اور بینوا توجروا **جواب** اکثر مواضع عبارات فقہا مین محصنہ سے مراد زن شوہر دار ہے لیکن با چند شرائط معتبرہ ہو العالم **سئوال** ۸۳ اکثر کتب کلام اہل سنت مین نظر سے گذرا کہ کتاب استبصار مین ارشاد مرتضوی ہے کہ متعہ حرام ہے یہ بات درست ہے یا نہین **جواب** اوسی کتاب مین بعد روایت مذکورہ لکہا ہے کہ یہ روایت شاذ ہے پس یہ معارضہ روایات کثیرہ مجوزہ متعہ اور اجماع علماء شیعہ نہین کر سکتے اور علی الظاہر وہ روایت محمول تقیہ پر ہے ہو العالم **سئوال** ۸۴ ما قولکم زید نے ہندہ کے ساتہہ متعہ کیا اور معلوم نہ تہا کہ یہ منکوحہ ہے کسیکی اور عورت نے بہی ظاہر نہین کیا اوسکا کیا حکم ہے **جواب**

صورت مرقومہ مین متعہ باطل ہوا اور مہر اوسکا ذمہ زید کے کچہہ نہین اور اگر اوس سے وطی کی ہے تو وہ زید پر حرام موید ہوگئی اوسپر حلال نہوگی ہو العالم **سٔوال** کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ زید نے عمرو کی منکوحہ کو اپنے گہر مین ڈال لیا اور عرصہ دراز تک اوسکے ساتہہ مقاربت کی اور اوس سے کتنے لڑکے پیدا ہوئے مگر عمر نے طلاق نہین دیا تو اس صورت مین وہ عورت عمر کے نکاح سے خارج ہوگئی یا نہین اور اگر خارج ہوگئی ہو تو زید کو بعد زنا محصنہ کے اوس عورت کے ساتہہ نکاح کرنا درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین وہ عورت زید زانی پر حرام موید ہوگی کبہی اوسپر حلال نہوگی اور عمر کے نکاح سے علی المشہور خارج نہین ہوئی لیکن بعد استبرا بحیض واحد یا زیادہ اوس سے مقاربت کرنا عمر کو احوط ہے اور مزید احتیاط یہ ہے کہ اوسے طلاق شرعی دیکر بعد استبرا کے عقد جدید کرے ہو العالم **سٔوال** مرد اثنا عشری اور عورت سنت جماعت سے متعہ ہوسکتا ہے یا نہ **جواب** اگر عورت راضی ہو اور ایجاب وقبول بہ نہج شرعی واقع ہو تو متعہ صحیح ہوگا ہو العالم **سٔوال** کون عورتون کے ساتہہ مرد کو نکاح کرنا حرام ہے بینوا توجروا **جواب** مرد کو جائز نہین نکاح و متعہ محرمات نسبیہ سے اور اونکے بارے مین شہید ثانی رح یہ کلیہ فرماتے ہین کہ جتنی عورتین قرابت و رشتہ دار ہین مرد کی ازروی نسب کے وہ سب حرام ہین سوای اولاد اعمام و اخوان کے یعنی منجملہ اون سب کے حلال ہین دختران چچا اور پہوپہی اور دختران ماموں اور خالہ کے خواہ وہ اعمام و اخوان اس شخص کے ہون یا اسکے آبا و اجداد کے ہون اور جو نسب سے حرام ہین وہ رضاعت سے بہی حرام ہوتے ہین اور جائز نہین مرد کو عقد ازواج آبا و اجداد سے اور ازواج پسران اور پسران پسران سے اور مادر زن مدخول بہا سے خواہ

وطی اوس سے بوجہ حلال ہو یا نہ اور مادر زوجہ اور امہات مادر زوجہ سے اور دختران زن
مدخول بہا سے وطی اوس سے بوجہ حلال کے ہو یا نہین لیکن اگر کسی عورت سے عقد کیا
ہو اور دخول نہین ہوا بعد ازان اوس سے فراق بوجہ شرعی ہو تو اوسکی دختر سے عقد
کر سکتا ہے اور عقد جائز نہین خواہر زوجہ سے نسبی بہن ہو یا رضاعی اور وہ حرام ہے
جمعًا نہ عینًا اور سوای انکے اور کچہ عورتین حرام ہوتی ہین مرد پر باسباب مختلفہ کہ تفصیل اوسکی
کتب فقہ پر موقوف ہے ہو العالم **سؤال** ٨٧٨ ایک مرد مسلمان نے ایک عورت ہندو مذہب
کو اوس حالت مین کہ شوہر اوسکا موجود ہے مسلمان کرکے اوسکے ساتھ نکاح کیا تو ایسا
نکاح صحیح ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر وہ عورت غیر مدخول بہا ہو تو بمجرد اسلام اوسکے
نکاح کرنا مسلمان کو جائز ہے والا بعد انقضای عدہ کہ تین طہر ہین اوس دن سے کہ مسلمان
ہوئی اگر اثنای عدہ مین شوہر اوسکا اسلام نہ قبول کری ہو العالم **سؤال** ٨٧٩ علمای دین ومفتیان
شرع متین کیا فرماتے ہین اس مسئلہ مین کہ ایک عورت طوائف دو ایک ماہ سے ملازم قوم
ہنود سے ہے اور معلوم نہین کہ حمل کون شخص غیر مشخصہ کا واقع ہوا ہے عورت مذکورہ چاہتی
ہے کہ کسی شخص مسلمان سے متعہ ویا نکاح کرے اس صورت مین کوئی شخص مسلمان اوس زن
مذکورہ سے متعہ ویا نکاح کر سکتا ہے یا نہ **جواب** زن غیر مزوجہ حرہ اگر حاملہ زنا سے ہو تو
عدہ اوسکا ساقط ہے اور نکاح ومتعہ اوس سے ہو سکتا ہے ہو العالم **سؤال** ٨٨٠ کیا ارشاد
ہے اس مسئلہ مین کہ ہندہ نے اپنی صبیہ نابالغہ کا عقد نکاح ایک شخص سنی المذہب کے
ساتھہ کر دیا چنانچہ موافق رسم زمانہ صبیہ مذکورہ اپنے شوہر کے گہر گئی اور قریب ایکسال کے وہان
رہی ہے بعد اوسکے شوہر نے اپنے گہر سے اوسے نکال دیا اور زبانی طلاق جیسا کہ اہل سنت
کے مذہب مین دستور ہے دیکر دوسرا عقد کر لیا اب جب صبیہ مذکورہ بالغ ہوئی تو باوجودیکہ

وہ طلاق بھی دیچکا تھا اپنے شوہر مذکور سے راضی نہین اور چونکہ شیعہ ہوگئی ہے چاہتی ہے
کہ کسی شخص شیعہ کے ساتھہ عقد اپنا کرے پس اس صورت مین عقد ثانی کر لینا صبیہ مذکورہ
کا کسی دوسرے شخص کے ساتھہ جائز ہے یا نہ **جواب** صورت مرقومہ مین ہرگاہ عقد
صبیہ نابالغہ کا ماں نے کر دیا تو یہ عقد فضولی ہوگا اور بعد بلوغ اور رشد کے اگر وہ صبیہ اس
عقد پر راضی نہین تو اوسے فسخ اس عقد کا جائز ہوگا اور نکاح بھی اور شخص شیعہ سے
جائز ہوگا بلکہ صبیہ مذکورہ کو بعد بلوغ و رشد اگر شیعہ ہے تو لازم ہے کہ عقد فضولی مذکور کو کہ
مرد سنی کے ساتھہ ہوا ہے نافذ اور جاری نہ کرے اور کسی مرد شیعہ سے عقد کرے
ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہین علماے دین اندرین مسئلہ کہ عورت کسی ہندو کی
اوسکے گھر سے نکل آوے اور پیشہ طوائفان کا مثل کسبیون کے کرنے لگے کہ شوہر
اوسکا اس سبب سے اوسکو چھوڑ دے اور کہے کہ یہ گھر سے نکل گئی اور اب ہمارے کام
کی نہین ہے پس قوم ہنود مین کوئی طریقہ طلاق اور عقد کا تو ظاہر مین نہین مثل
اسکے کہ عقد مین ہوتا ہے اور یہ طریقہ مثل طلاق کے ہوگا یا نہین اور پھر کوئی شخص
مسلمان کر کے عقد کرنا چاہے تو شرع شریف مین یہ عقد درست ہوگا یا نہین بینوا توجروا
جواب اگر کافرہ کہ زوجہ کافر تھی مسلمان ہو جائے اور شوہر اوسکا مسلمان نہوتا
اینکہ زمان عدہ کہ تین طہر ہین گذر جائین تو اوس عورت سے مرد مسلم کو عقد جائز ہے اگر
کسی اور شخص کے عدہ مین نہو ہو العالم **سوال** زید نے ہندہ سے متعہ کیا حالانکہ
قبل متعہ زید یہ جانتا تھا کہ ہندہ بعد تمامی مدت متعہ ایام عدہ مین احکام اوسکے عمل مین
نہ لائیگی یعنے عدہ نہ پورا کرے گی اس صورت مین زید کو اوس سے متعہ کرنا درست ہے
یا نہین اور ہندہ اگر عدہ نہ پورا کرے گی تو وہی فقط گنہگار ہوگی یا زید سے بھی مواخذہ

اسکا ہوگا کہ تونے ایسی عورت سے کیون متعہ کیا باوجودیکہ تو اوسکے حال سے واقف تہا
بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین زید کو ہندہ سے متعہ جائز ہے اور عدہ نہ کرنے مین
ہندہ گنہگار ہوگی نہ زید ہو العالم **سؤال** حضرت ام کلثوم کا نکاح کس کے ساتہہ ہوا مع ولدیت
کے استعلام فرمائیے **جواب** بعض کتب معتبرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عقد حضرت ام کلثوم
کا محمد بن جعفر طیار سے ہوا ہے ہو العالم **سؤال** زید نے ہندہ سے بتعین یک ماہ کے
متعہ کیا اب مدت یک ماہ گزر گئی زید ہندہ سے پہر رجوع چاہتا ہے تو زید از سر نو متعہ
بتعین مہر و مدت کے کرے و یا کہ متعہ سابقہ قایم رہ سکتا ہے و اگر از سر نو متعہ بتعین مہر
و مدت کے کرے تو بعد گزرنے ایام عدہ سابقہ کے و یا کہ عدہ گزرنے کی ضرورت نہین ہے
فوراً متعہ کرلیوے مفصل ارشاد فرمائیے **جواب** متعہ از سر نو کرے صورت مرقومہ مین
اور حاجت انتظار عدہ نہین ہے ہو العالم **سؤال** اگر باعث لحاظ و حجاب والدین کے ظاہر
مین متعہ نہ کرسکے و شرم مانع ہو تو کسی عورت بیرونی سے پوشیدہ و خفیہ ایک رات کا متعہ
اس قول و شرط پر کرے کہ نان و نفقہ ایام عدہ کا ہم کچہہ نہ دینگے فقط مہر معینہ متعہ کا دینگے
وہ عورت بخوشی قبول و منظور کرے تو اسطور پر متعہ جائز ہے یا نہ **جواب** صورت
مرقومہ مین متعہ جائز ہے **سؤال** ہندہ عورت محض دہقانی یعنے محض گوار نی ہے و صیغہ
متعہ عربی مین نہین سمجہتی ہے زید متعہ اوسکے ساتہہ کرے تو بعد طے ہونے مہر و مدت متعہ
کے ہندی مین زید خود ہندہ سے کہلاوے کہ کہہ تو متعہ مین دیا مینے اپنے نفس کو تجہکو مدت
یک ماہ تک چار روپیہ مہر پر و ہندہ اسطور پر کہے و زید خود کہے کہ قبول کیا مینے مہر و مدت
معینہ پر تو اس طور پر متعہ جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر بواسطہ وکیل عربی دان
ایقاع صیغہ بزبان عربی ممکن نہو تو صورت مرقومہ مین ظاہرا متعہ صحیح ہوگا ہو العالم

سۘوال ۸۷ نکاح اہل اسلام کا اہل نصارا سے جائز ہے یا نہین خواہ مرد اسلام سے ہو یا مرد نصارا سے بینوا توجروا **جواب** نکاح اہل اسلام کا نصاریٰ سے جائز نہین مطلقاً اگرچہ مرد مسلمان ہو اور عورت نصرانیہ ہو ہوالعالم **سۘوال ۸۸** عقد نکاح یا متعہ زن شیعہ کا سُنی سے جائز ہے یا نہ **جواب** اس عقد سے اجتناب لازم جانئے ہوالعالم **سۘوال ۸۹** متعہ واسطے ایک دورات کے صحیح ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** ہان صحیح ہے ہوالعالم **سۘوال ۹۰** اکثر یہان رواج ہے قحط سالی وغیرہ ہوتی ہے اور بردہ فروشی ہوتی ہے اکثر لوگ بسبب تنگی کے اپنی لڑکیان فروخت کردیتے ہین اور بعض لوگ غیر شخص کی بہی لڑکیان پکڑکر فروخت کردیتے ہین تو اونکو خرید کرکے کنیز تصور کیا جاتا ہے اور بلا نکاح و متعہ اون کو اپنے تصرف مین لاتے ہین آیا یہ امر جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** جو عورت کافرہ یا نابالغہ اولاد کفار سے ہو اوسکی بیع و شرا جائز ہے اور بعد از ان مالک کو بدون عقد نکاح و متعہ مباشرت اوس سے حلال ہے اور جو مسلمان کی اولاد سے ہے اوسکی بیع و شرا جائز نہین پس اوس سے مباشرت کرنا حلال نہین البتہ جب وہ بالغہ رشیدہ ہو اور مسلمہ ہو اور کسی کی زوجہ و معتدہ نہو تو جس سے وہ راضی ہو نکاح و متعہ ہوسکتا ہے ہوالعالم **سۘوال ۹۱** اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پہر اوس عورت سے نکاح یا متعہ کرنا چاہے تو جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر وہ عورت کسیکی زوجہ یا معتدہ نہ تہی تو اوس سے عقد ہوسکتا ہے لیکن احوط یہ ہے کہ بعد زنا کے جب زمانہ ایک حیض کا یا زیادہ گزر جائے تو عقد کرکے اوس سے مباشرت کرے ہوالعالم **سۘوال ۹۲** کیا فرماتے ہین علمای دین نکاح کرنے مین عورت فاحشہ بازاری سے **جواب** اگر بعد انقضای زمانہ عدۂ عقد نکاح یا

متعہ کرے تو جائز ہے بکراہت ہو العالم **سئوال ۹۳** کیا فرماتے ہین علماے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ عورت صاحب شوہر مذہب سنت جماعت کو شیعہ کرکے اوسکے ساتھہ نکاح یا متعہ کرنا جائز ہے یا نہین **جواب** جبتک طلاق بہ نہج شرعی نہوا اور بعد ازان انقضای عدہ درصورتیکہ مدخول بہا تہی نہو عقد اوس سے جائز نہین ہو العالم **سئوال ۹۴** کیا حکم ہے اس مسئلہ مین کہ مدت پانچ برس کی گزری کہ ایک شخص پانزدہ سالہ صبیہ دوازدہ سالہ سے منعقد ہوا اور تا مدت معروضۂ بالا باوجود یکجائی و تدارک معالجہ وغیرہ وہ صبیہ مسطورہ پر قابض و قادر نہوسکا اس صورت مین نکاح صبیہ مذکورہ بدون صیغہ طلاق اور شخص سے جائز ہے یا نہین **جواب** صورت مرقومہ مین نکاح زن مذکورہ کا اور شخص سے جائز نہین ہان اگر عورت حاکم شرع سے رجوع کرے اور حاکم موصوف مرد کو مہلت ایک سال کے واسطے علاج کے دیوے اور وہ شخص علاج کرے اور بعد اس مدت کے قادر وطی پر کسی عورت کے نہو تو عورت کو فسخ نکاح جائز ہوگا اور بعد فسخ نکاح کے اور شخص سے نکاح جائز ہوگا ہو العالم **سئوال ۹۵** کیا ارشاد ہے اس بارہ مین کہ پرچہ اخبار الاخبار نمبر ۵ مطبوعہ ۳ صفر بجواب مستفتی نمبر ۹۹ امر قوم ہے کہ نکاح فضولی بے وکالت پڑہا جاویگا پس اسمین یہ استفسار طلب ہے کہ صیغہ فضولی کے کیا معنے ہین اور تعریف اوسکی کیا ہی آیا یہ کہ بعد بلوغ اوسکے فسخ کا اختیار ہے یا یہ کہ اس صورت مین زن و مرد نابالغ ہون اور کوئی ولی نہو تو یہہ نکاح صحیح ہے اور اگر حالت بلوغ مین زن و مرد خود صیغہ عقد واقع کرین تو اس صیغہ کو کیا کہینگے اور صیغہ فضولی کس کس صورت مین پڑہا جاتا ہے **جواب** غیر ولی شرعی اگر نکاح نابالغ کا پڑہے تو وہ نکاح فضولی ہوگا پس اگر ولی شرعی اوس نکاح کو امضا کرے

اور صحیح رکھے تو ظاہر الازم ہوجائیگا اور اوس نابالغ کو بعد بلوغ کے فسخ کا اختیار نہوگا اور
اگر ولی اوسکو رد کرے تو نکاح باطل ہوجائیگا اور اگر ولی شرعی زندہ نہین ہے یا زندہ ہے
لیکن اوسنے عقد کو نہ امضا اور نافذ کیا اور نہ رد کیا بلکہ موقوف رکھا بلوغ نابالغ پر تو دونون
صورتون مین بعد بلوغ و رشد کے اوسکو اختیار رہوگا اگر قبول کرے تو نکاح صحیح ہے
والا باطل ہوجائیگا اور اسی طرحسے اگر مرد بالغ عاقل کی طرفسے کوئی عقد بدون اذن
اوسکے واقع کرے تو وہ بہی فضولی ہوگا اور اوسکی اجازت پر موقوف ہوگا ہو العالم

سوال ۹۶ بعض آیات مین اسم مرد مقدم ہے اسم زن پر از انجملہ **قولہ تعالے**
نزوجناهم بحور عین اور مشہور برعکس ہے بینوا توجروا **جواب** دونون
جائز ہین اور بہتر جمع ہے یہ کہ بعض صیغون مین مرد کو مقدم کرے اور بعضے مین اوسکے بالعکس
ہو العالم **سوال** ۹۷ مادر داماد سے نکاح یا متعہ جائز ہے کہ نہین بینوا توجروا **جواب**
اگر کوئی مانع شرعی نہو جائز ہے ہو العالم **سوال** ۹۸ نجاندان قوم سادات شادی بجز
خاندان اپنے مذہب اہل اثنا عشریہ دوسری جگہہ نہوتی ہو اور برادری مین اونکے
پسر شیعہ بہم نہ پہونچے تو شادی کرنا بیٹے سے سنی کے دختر کا اپنی درست ہے یا نہین
بینوا توجروا **جواب** اجتناب عقد زن مومنہ سے ساتھہ مرد سنی کے احتیاطاً لازم اور
واجب ہے پس اگر مرد شیعہ بہم پہونچے اگرچہ غیر سید ہو اوس سے نکاح اوس زن کا
کرے ہو العالم **سوال** ۹۹ کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ اولاً ایک شخص
نے ایک عورت سے زنا کیا اور بعد استقرار حمل اوس سے نکاح کرنا چاہتا ہے پس نکاح
اوس زانی کا ساتہہ زن زانیہ حاملہ کے قبل وضع حمل جائز ہوگا یا نہ بینوا توجروا **جواب**
اگر حالت زنا مین وہ زن مزوجہ یا معتدہ کسیکی تہی اور اس شخص کو نکاح مین اوسکے کوئی

مانع شرعی نہین ہے پس عقد اوس سے جائز ہے ہو العالم **سئوال ۹** حالت حیات زوجہ مین ہمشیرہ خالہ زاد خواہ چچازاد زوجہ کی سوای ہمشیرہ حقیقی سے متعہ خواہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** جائز ہے ہو العالم **سئوال ۹۱** سنا ہے کہ زنان کسبی سے اگر متعہ کرنا منظور ہو تو صرف ایک حیض سے واضح ہوتا ہے کہ کسی کا نطفہ اسکے قرار نہین پایا ہی یعنی اگر معلوم ہو کہ مثلاً ۵ تاریخ کو غسل حیض سے فارغ ہوئی اور اوس روز سے دس تاریخ تک کسی نے اوس سے وطی نہین کیا تو زید ۱۰ تاریخ فوراً عقد کر لے کچھ ضرورت زیادہ انتظار کی نہین ہے تو یہ جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** بنابر قولے لازم ہے کہ جب ایک حیض سے وہ پاک ہوا اور تمام زمانہ پاکی مین کسی سے ہم بستر نہو بعد اوسکے جب دوسرا حیض تمام ہوا اوس سے عقد کرے ہو العالم **سئوال ۹۲** چونکہ درباب متعہ با زن عفیفہ کے ثواب عظیم لکھا ہے مگر بوجہ رسم و رواج ہندوستان کہ زن بیوہ شریفونکی نکاح نہین کرتی ہین بیوہ رہتی ہین اور بعض جگہہ کسی نے نکر کیا بھی ہے الغرض اسی وجہ سے متعہ ہر شخص نہین کرسکتا ہے پس اگر بنظر ثواب زن کسبی سے بعد عدہ متعہ کرے اور دو سال تک اپنے قبضہ مین رکھکر اوسکو مذہب حقہ شیعہ اور نماز تعلیم کرکے افعال حرام سے توبہ کراوے اور راگ اور رقص کو ترک کرکے پردہ مین رکھے اور اوسکے گھر والونکو خرچ دیا کرے تو ثواب زن عفیفہ کا ملیگا یا نہ اور دو سال مین اگر پندرہ ۱۵ بیس ۲۰ تھوڑی تھوڑی مدت تک کا متعہ بعد ختم مدت کیا ہو تو زیادہ ثواب ہوگا یا مکروہ ہوگا بینوا توجروا **جواب** جب زن فاسقہ توبہ کرے اور واجبات کا ارتکاب اور منہیات سے اجتناب کرے تو بعد عدہ اوس سے متعہ کرنا ثواب مین برابر متعہ زن صالحہ کے ہوگا ہو العالم **سئوال ۹۳** سنا ہے کہ ایک مرتبہ یک ماہ متعہ کرکے دوسرے روز میعاد مدت متعہ عورت کو معاف کرکے

مکرر متعہ کرکے مکرر میعاد متعہ معاف کرے اسی طور عقد جدید روز کرے تو زیادہ ثواب ہے
یہ صحیح ہے یا نہ **جواب** بعید نہین کہ صورت مرقومہ مین ثواب متعہ مکرر اور مضاعف حاصل
ہو ہو العالم **سوال** اگر کوئی شخص پردیس مین نوکر ہو اور اوسکے خط کتابت بھی اہل و
عیال سے جاری ہو مگر حسب دلخواہ اپنے عیال و اطفال کو نان و نفقہ نہ دلیسکتا ہو آیا
اوسکی زوجہ اپنی دختر نابالغہ کا نکاح جو اوسکے نطفہ سے پیدا ہوئی بغیر اوس خاوند کی
اجازت کردے تو جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** مان کو ولایت نکاح اولاد
کی نہین ہے ہو العالم **سوال** ۹۰۵ کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین
اندرین مسئلہ کہ ایک مرد شیعہ ہے کہ عورت اوسکی مرگئی ہے اور ایک بیٹا جوان کہ جسکا
عقد نہین ہوا ہے ہمراہ اوسکے ہے ایک عورت بیوہ مع دختر بالغہ اپنی کے مذہب اثنا
عشریہ ہے عورت اوس مرد شیعہ سے اور دختر پسر اوسکے سے برضامندی باہم گر عقد یا متعہ
شرعی کرنا چاہتی ہے اس صورت مین عقد دونوں کا آپسمین جائز ہے یا نہین اور اگر ہے
تو کس صورت سے ہوگا بینوا توجروا **جواب** ظاہرا جائز ہے مطلقاً لیکن اگر پہلے
عقد پسر مذکور ساتھ دختر مسطورہ کے واقع کیا جاوے تو شاید اولی اور احوط ہووے
ہو العالم **سوال** ۹۰۶ کیا فرماتے ہین علماے دین و شرع متین کہ زید نے ساتھ ہندہ
کے عقد کیا جسکو سات برس کا عرصہ ہوا چنانچہ عرصہ دو برس تک زید ہم بستر رہا مگر
ضعیف تھا اور کوئی اولاد بھی نہین ہوئی اب عرصہ دو تین برس کا ہوا کہ زید از کار
رفتہ گویا کہ عنین مطلق ہوگیا ہے اور بدن یعنے اعضای زید مین مطلق پوست بھی
باقی نہین ہے مثل خواجہ سرای کے ہوگیا ہے اور ہندہ جوان ہے اور بخواہش مرد
کمال بیقرار و از خود رفتہ ہے اس صورت مین اگر ہندہ کسی مرد سے صحبت اور مباشرت

کرے تو داخل زنا ہوسکتی ہے یا نہین یا بدون طلاق شرعی ہندہ عقد ثانی اپنا کرے تو جائز ہے یا نہین اگر حاکم شرع کہے کہ اوسکا علاج کرو عارضہ ہے تو نہایت درجہ علاج کیا اور صدہا روپیہ خرچ کیا نہایت زیر بار پریشان ہوگئے ہون اور اب لاچار و مجبور ہون اور چار برس تک ضبط کیا اب نہایت لاچار ہون اس وجہ سے نزدیک شرع کے جائز ہے یا نہ **جواب** صورت مرقومہ مین ہندہ کو بے طلاق شرعی کے اور بدون گزرنے ایام عدہ کے کسی سے نکاح جائز نہین اور اگر بدون طلاق کے نکاح کسی سے کریگی تو نکاح صحیح نہوگا اور اگر کسی سے صحبت کریگی تو وہ زنا ہوگی ہو العالم **سٔوال** ۹ زن مزنی بہا عشیقہ کے ساتھہ بعد زنا ہی بکر کے متعہ جائز ہے یا نہ **جواب** اگر مزنی بہا کسیکی زوجہ اور معتدہ نہ تہی پس اگر غیر زانی اوس سے عقد چاہے تو لازم ہے کہ بعد عدہ یعنی انقضاے مدت دو حیض کے اوس سے عقد کرے اور زانی کو احوط یہ ہے کہ لا اقل بعد ایک حیض گزرنیکے اوس سے عقد کرے لیکن بہر صورت عقد اوس سے مکروہ ہے قبل ازین کہ وہ عورت توبہ کرے ہو العالم **سٔوال** ۹ ما قولکم مد ظلکم اس مسئلہ مین کہ زمانہ حضرت آدم علی نبینا مین عقد برادر و خواہر حقیقی سے درست تہا یا نہ اور اگر درست تہا تو کون وقت سے موقوف ہوا بینوا توجروا **جواب** عقد مابین برادر و ہمشیر کبہی جائز نہ تہا ہو العالم **سٔوال** ۹۰۹ نکاح غلام کا آقا کی زوجہ سے و یا غیر زوجہ سے کہ مدخول بہا آقا ہے ہوسکتا ہے یا نہین اور زوجہ آقا کی ملکیت غلام پر ثابت ہے یا نہین با وجود اولاد آقا کے بینوا توجروا **جواب** غلام مملوک حکم متروکہ مین ہے پس اگر مالک غلام کا مرجائے تو زوجہ کے مہر مین وہ غلام بہی مثل دیگر متروکہ متوفی کے بقدر مہر زوجہ منتقل ہوسکتا ہے اور اگر مہر نہو تو منکوحہ دائمہ منجملہ کل متروکہ شوہر کہ از انجملہ غلام مذکور بہی فریضہ خود پاویگی الا ما استثنی اس صورت مین

جب ملک زوجہ مین وہ غلام کلًا یا بعضًا منتقل ہوگا تو نکاح و متعہ زن مذکورہ اوس سے جائز نہوگا ہو العالم **سوال ۹۱۰** زید ہندہ دختر نابالغہ کافر لاوارث کی پرورش کراکر بعد بلوغ ہندہ کے زید بلا متعہ یا نکاح کے اوسکے ساتھ بطور کنیز زرخرید کے مباشرت کرسکتا ہے یا بعد متعہ یا نکاح کے بینوا توجروا **جواب** صورت مذکورہ مین اگر زید قصد استرقاق کر کے اوسکو اپنی کنیز بنالے تو وطی اوس سے بلا عقد ہوسکتی ہے والا احتیاج عقد نکاح یا متعہ کی ہوگی ہو العالم **سوال ۹۱۱** ماقولکم مدظلکم متعہ با زن بازاری کہ جسکی نسبت کسی کے متعہ خواہ عدہ مین ہونیکا گمان بھی نہین بغیر تحقیق و بے گذرنے دو حیض کے جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** زنان کسبیہ بازاری سے اجتناب کرنا قبل گذرنے دو حیض کے احتیاطًا لازم ہے ہو العالم **سوال ۹۱۲** زن مسلمہ بنت مسلم خریدے تو بوجہ اسکے کہ حق کنیزی اوسپر نہین ہے اس سبب سے اوس سے اوسکی حالت نابالغی مین نکاح و متعہ اپنے اختیار سے کہ اوسی پر پرورش اوسکی لازم ہے کرسکتی ہے یا نہ **جواب** زن مسلمہ مذکورسے نکاح فضولی جائز ہے پس بعد بلوغ اور رشد کے اگر وہ اس نکاح پر راضی ہوگی تو نکاح صحیح ہوگا اور اگر وہ فسخ کریگی تو نکاح منفسخ ہوگا اور اگر نکاح اوس سے باجازت پدر یا جد صبیہ مذکورہ واقع ہو تو نکاح لازم ہوجائیگا ہو العالم **سوال ۹۱۳** جب کہ مسماۃ ہندہ دختر یاگیارہ برس کی عمر مین بلا صحت و عدم دریافت عارضہ مستی زید سے عقد پر راضی ہووے اور بعد معلوم ہونے عارضہ لاحقہ زید چند سال تک بباعث کج فہمی و کم سنی و نادانستگی نیک و بد کے اس عارضہ مذکورہ کو ہر ایک سے مخفی رکھے پھر بعد مرور آٹھہ سات برس بسبب بی لطفی او بے حظی دنیا سے اظہار عارضہ کرکے مفارقت زوج سے چاہے تو اس حالت مین بلا طلاق کے اوسکی زوجیت سے باہر ہوسکتی ہے یا

نہین بینوا توجروا **جواب** اگر عورت جاہل مسئلہ تہی یعنے یہ نہین جانتی کہ درصورت عنین ہونے شوہر کے مجکو اختیار فسخ کا فوراً اور مرافعہ کرنیکا ہے تو ظاہراً تاخیر مسقط اختیار نہوگی پس جسوقت سے علم بمسئلہ حاصل ہو فوراً عقد کو اگر چاہے تو فسخ کرے اور بعد ازان رجوع حاکم شرع سے کرے اور بدون مرافعہ شرعی حکم بلزوم یا بطلان عقد نہین ہوسکتا ہو العالم **سوال متعلق مسئلہ بالا** اگر والدین اوسکے یہ دلمین تہیہ مصمم کرکے اور اوسکی صحت سے لاتقنطوا من رحمۃ اللہ بے امید ہوکے اپنی دختر کو اوس سے علیحدہ کرلین تو وہ اسمین مواخذ ہونگے یا نہین **جواب** وہ عورت بعد حصول علم بمسئلہ اگر فسخ کرکے مرافعہ بپیش مجتہد جامع الشرائط کریگی تو جو حکم شرع ہوگا وہ جاری کیا جائیگا اور قبل از مرافعہ و فسخ باوجود علم بمسئلہ اگر راضی ہو جاوے اوسکی زوجیت پر تو بعد ازان اختیار فسخ نہوگا اور عورت کے والدین کو امر مذکورہ مین مداخلت نہین ہے ہو العالم **سوال ۹۱۴** کیا فرماتے ہین علمای دین مبین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ اقوام ارذال اور جہلا مین ایسا دستور دیکہا اور سنا گیا کہ جب اپنی زوجہ سے بباعث نااتفاقی یا کسی حرکات ناشایستہ اور افعال قبیحہ سے ناراض ہو گئے تب بلا کہنے طلقتک کے بدر کردیتے ہین پہر اوس سے خبر نہین ہوتے ایسی عورات سے نکاح اور متعہ درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** زن مسلمہ کہ زوجہ منکوحہ مسلم سے ہے بدون طلاق شرعی کے اور گذر جانے عدہ کے عقد کرنا اوس سے کسیکو جائز نہین ہے ہو العالم **سوال ۹۱۵** میر قربان حسین نے مسماۃ قطبن طوائف سے اول یوہین مقدمہ کیا چند سال تک اسی طرح سے رہا اب میر موصوف چاہتے ہین کہ طوائف مذکورہ کو شیعہ کرکے اپنے عقد مین لاوین یا متعہ کرین ہوسکتا ہے یا نہین **جواب** اگر قربان حسین نے

اوس عورت سے مباشرت کی تھی در حالیکہ وہ کسیکی زوجہ اور عدہ مین نہ تھی تو اوس سے
عقد کرنا میرے نزدیک جائز ہے واللہ اعلم ہو العالم سوال ۹۱۶ زید نے پہلے انکار کیا کہ ہندہ میرے
عقد مین نہین ہے بعد اوسکے پھر اقرار کیا کہ میرے عقد مین ہے اور پھر بعد اقرار انکار کیا کہ
میرے عقد مین نہین ہے اب اقرار کرتا ہے کہ میرے عقد مین ہے اور پھر اس صورت
مین حقوق شوہری زید ذمہ ہندہ سے ساقط ہین یا نہین بینوا توجروا جواب جب اقرار
کیا زید نے اوسکی زوجہ ہونیکا اور ہندہ نے تصدیق کی اوسکی اور اقرار کیا اپنی زوجیت
کا بہ نسبت زید تو بعد ازان انکار مسموع نہوگا اور حقوق شوہری ذمہ ہندہ ثابت ہونگے
ہو العالم سوال ۹۱۷ ما قولکم مد ظلکم آیا جو شخص کہ متعہ کرے اوسکو عدہ لازم ہے یا نہین
جواب بعضے مواضع مین عدہ دیکھنا لازم ہے مثل اوس عورت کے کہ اوسکو شوہر
نے بعد دخول کے طلاق دیا ہو یا وہ عورت کسبی ہو اور پیشہ حرام کرتی ہو اور زن غیر
مدخول بہا کا عدہ نہین اور اگر کسبی یا زن فاحشہ کا حاملہ بزنا ہونا ثابت ہوجائے تو اوسکا
بھی عدہ نہین ہے ہو العالم سوال ۹۱۸ عنین سے یا ایسے شخص سے کہ جسکو باہ ہوتی ہے
مگر کسی جہت سے دخول نہین ہوتا نکاح درست ہے یا نہین بینوا توجروا جواب
اگر عورت اوسکے حال سے واقف ہو اور باوجود علم کے راضی ہو تو نکاح صحیح ہوگا ہو العالم
سوال ۹۱۹ زن ہنود بصدق دل باطن مین مسلمان ہووے اور بظاہر ہنود رہے ایسی
عورت سے در حالت حیات اوسکے شوہر کے اوس سے متعہ درست ہے یا نہین بینوا
توجروا جواب جب وہ عورت ادای شہادتین بفہم معنی کرے تو حکم مسلم اوسپر جاری
ہوگا پس اگر مدخول بہا اپنے شوہر کی ہے تو بعد اسلام کے جب عدہ منقضی ہوجاوے
اور اس اثنا مین شوہر اوسکا مسلمان نہوا اور نہ اوس سے شوہر نے مجامعت کی ہو تو

عقد اوس سے مسلم کو جائز ہوگا ہو العالم **سوال** ۹۲۰ زن بازاری مسلمہ کی ایک ہنود سے
آشنائی تہی اور وہ اوسکے اکل و شرب کو دیتا ہے ایسی زن بازاری سے در باب متعہ کے
کیا حکم جناب قبلہ و کعبہ کا ہے بینوا توجروا **جواب** بدون مفارقت اوس ہندو سے
اور عدہ منقضی ہونیکے اوس سے عقد نہ کرنا چاہیے ہو العالم **سوال** ۹۲۱ کیا فرماتے
ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید اثنا عشری ہے اور اوسکا
عقد ہندہ کے ساتھہ کہ وہ اور والدین اوسکے سُنی تہے ہوا و حسب طریقہ سنیون کے
عقد اوسکا ساتھہ ہندہ کے ہوا اور عرصہ دو یا تین برس سے زید اور ہندہ نے مقاربت کی نہ تہی
اور اپنے طور پر صیغہ عقد نہین پڑہا اور ہندہ کو جب سے اتفاق مقاربت کا ہوا ہے تب سے
بظاہر طریقہ شوہر کا رکہتی ہے اس صورت مین زید کو کیا کرنا چاہیے اپنے طریقہ پر صیغہ
عقد کرنا چاہیے یا نہین اور اتنے روز جو اتفاق نزدیکی کا رہا وہ جائز ہے یا نہین اگر
ناجائز ہے تو گنہگار ہوا اب کیا کرنا چاہیے جو بری ہو اور ہندہ آیندہ کو بلا صیغہ عقد
حلال ہے یا نہین اور اب اوس سے موافق طریقے کے صیغہ عقد کرنا جائز ہوگا یا نہین
امیدوار ہون کہ مفصل ارشاد ہو کوئی امر مجمل نرہے صاف صاف ہر ایک امر منجملہ
معروضہ بالا سے ارشاد فرمائیے **جواب** صورت مرقومہ مین از بسکہ زید جانتا تھا
یعنے گمان رکہتا تہا کہ عقد مذکور صحیح ہے پس بعد اوسکے جو مقاربت کی تو ظاہراً گنہگار
نہوگا لیکن بعد علم بہ بطلان عقد اوس سے مقاربت نہ کرے اور صیغہ صحیحہ موافق طریقہ
شیعہ واقع کیا جائے بعد ازان مباشرت کرے ہو العالم **سوال** ۹۲۲ ایک عورت سُنی
نے کسی مرد سنی کو اپنا وکیل کر کے زید کے ساتھہ جو مذہب امامیہ رکہتا تہا عقد پڑہنے
کو بہیجا یہان اوس وکیل نے اپنی طرف سے کسی شخص امامیہ مذہب کو نکاح پڑہنے کے لئے

مقرر کیا تواب یہ عقد صحیح ہوگا یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر وکیل سنی کو موکلہ کی اجازت حاصل
تہی دربارہ تقرری وکیل شخص دیگر تو نکاح صحیح ونافذ ہوگا والا عقد فضولی ہوگا علی الظاہر
موقوف اجازت زن مسطورہ پر ہو العالم **سوال** ۹۲۳ اکثر دستور ہے دختران بالغہ باکرہ
بوجہ شرم وحجاب کے اپنے منہہ سے اجازت عقد وکیل کو نہین دیتی مگر اونکی والدہ
وعمہ وخالہ بقرائن رضامندی سمجھکر اجازت دیتے ہین پس یہ عقد صحیح ہوتا ہے یا نہین
جواب سکوت باکرہ کافی ہے جبتک کہ خلاف رضا ثابت نہو ہو العالم **سوال** ۹۲۴
والد زید خواہ والدہ اوسکی اوسکو منع کرے کہ تو ہرگز ہندہ کے ساتہہ عقد نہ کرنا اسی طرح والد
خواہ والدہ ہندہ نہایت مرتبہ ناراضی اپنی ظاہر کرین اور مانع ہون کہ تو زید کے ساتہہ عقد
نہ کرنا باوصف عدم رضای والدین زید ہندہ سے عقد کرے پس یہ عقد ان دونون کا
مستلزم انکے عقوق کو ہوگا یا نہین اور اس صورت مین عقد صحیح ہوگا یا باطل بینوا
توجروا **جواب** اگر زید و ہندہ دونون بالغ رشید ہین اور مرد شیعہ ہے تو نکاح صحیح ہوگا
اور احتمال عقوق والدین ہے بشرطیکہ اون دونون کو کوئی صورت شرعیہ داعی طرف
نکاح مذکور کے بالخصوص نہوئی ہو والا عقوق بہی نہوگا ہو العالم **سوال** ۹۲۵ زید نے
ہندہ کے ساتہہ نکاح یا متعہ کیا درانحالیکہ ہندہ عدہ متعہ خالد مین تہی پس اس صورت
مین ہندہ زید پر حرام موید ہوگی یا نہین اور حقوق طرفین یعنی حق شوہری شوہر کے
جانب سے اور حق زوجیت زوجہ کی جانب سے ہر طرف ہوگی یا نہین اور اس
حال مین عقد مذکور باطل ٹہیرایا احتیاج طلاق لینے کی ہوگی **جواب** نکاح زید کا
ہندہ سے صورت مرقومہ مین باطل ہوا نہ کوئی حق زوجیت ہے نہ حاجت طلاق پس
اگر اثنای عدہ مذکورہ مین زید نے دخول کیا تو وہ عورت اوسپر حرام موید ہوگی مطلقاً اور

اگر دخول کی نوبت نہین آئی لیکن عقد کیا تھا باوجود علم بحرمت اور علم بعدہ جب بھی حرام موبد
ہوگی اور اگر جاہل تھا حرمت سے اور عالم بعدہ تو حکم بحرمت ابدی احوط ہے اور اگر بالعکس
تھا یعنی جاہل تھا عدہ سے اور علم بحرمت رکھتا تھا یعنی مسئلہ جانتا تھا اور واقف نہ تھا
اوسکے معتدہ ہونیسے یا دونون امرون سے جاہل تھا نہ عالم بمسئلہ اور نہ عالم بعدہ حرام
موبد ہونا ثابت نہین بشرطیکہ دخول نہوا ہو جیسا کہ مذکور ہوا ہو العالم **سوال** ۹۲۶ ما قولکم
مدظلکم مثلاً زید ہندہ سے پہلے ہم صحبت ہوا بعد اوسکے مادر ہندہ نے اوسکا عقد ساتھ بکر
کے کردیا بعد چند سال کے اوسی ہندہ نے بکر کو خلع دیکر پھر عقد زید سے کیا اس صورت مین
عقد زید سے ہندہ کا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** درصورت مرقومہ اگر زید نے
ہندہ سے زنا کی تھی درحالیکہ ہندہ کسیکی زوجہ اور معتدہ نہ تھی تو نکاح اوسکا زید سے
بعد ازان کہ بکر سے طلاق صحیح شرعی واقع ہوا اور عدہ گزر گیا جائز ہے ہو العالم **سوال** ۹۲۷
والدہ ہندہ یا والد ہندہ نے اسکا نکاح زید کے ساتھ کیا درآن حالیکہ ہندہ شیعہ ہے
اور زید سُنی ہے پس اس صورت مین نکاح مذکور صحیح ہوگا یا نہین اور اس حالت مین
خالد ہندہ کے ساتھ نکاح یا متعہ کرسکتا ہے یا بغیر طلاق جائز نہین سب مفصل تحریر فرمائیے
جواب اگر ہندہ بالغہ رشیدہ تھی اور اوسنے اذن نہین دیا تھا یا عقد فضولی تھا اور اوسنے
فسخ کیا تو نکاح باطل ہوا اور اگر نکاح مین کوئی خلل شرعاً نہین ہے سوای سُنّی ہونے
شوہر کے تو چاہیے کہ وہ مرد تفہیم شیعہ کیا جاوے یا طلاق دیوے والا زوجہ حسب
مقدرت خود اوسکی مباشرت سے اپنے تئین بچاوے اور جبتک طلاق بہ نہج شرعی
نہو اور عدہ نہ گزرے دوسرے شخص کو اوس عورت سے عقد جائز نہین ہو العالم
سوال ۹۲۸ کیا ارشاد فرماتے ہین علمای دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ

مین کہ خالد نے ہندہ سے متعہ دائمی کیا یعنی صیغہ متعہ بقصد تمام عمر بلا تعین و تقرر مدت پڑہا
اور مہر اسکا نازلیست ہندہ کے کسیقدر روپیہ رائج الوقت ماہواری معین کیا اور صیغہ متعہ
باخود ہا جو کہ اون دونو نمین سے ایک قدرت زبان عربی مین رکہتا تہا اوسنے صیغہ زبان عربی
ادا کیا اب خالد چاہتا ہے کہ نکاح دائمی ہندہ سے کرے آیا اس صورت مرقومہ مین بہی
متعہ بجای عقد دائمی کے کافی اور وافی ہوگا یا پہر از سر نو صیغہ نکاح دائمی باخود ہا پڑھا
جائیگا اور اس متعہ دائمی مین اور عقد دائمی مین کیا فرق ہے اور ہندہ متعہ بہا کی وراثت
اور حقوق ملک خالد پر بطور منکوحہ کے ہونگے یا نہین **جواب** صورت مذکورہ مین متعہ
مزبورہ کی صحت مین اشکال و تردد ہے بلکہ ظاہر بطلان متعہ ہے پس چاہیے کہ بدون
عقد ثانی اوس سے مباشرت نہ کرے اور لازم ہے کہ نکاح دائمی بصیغہ عربی صحیحہ بنہج شرعی
واقع کرے اور اصالۃً اگر نہ پڑہ سکے تو بواسطہ وکیل معتبر صیغہ پڑہا جاوے اور عقد دائمی
سے مراد نکاح ہوتا ہے اور متعہ مین تعین مدت ضرور ہے اگرچہ ستر برس کی مدت ہو یا کچہہ زیادہ
یا کم لیکن تمام حیات کو مدت متعہ نہین قرار دیسکتے کہ یہ مدت مجہول ہے اور اسی طرح مہر
کی بہی ایک مقدار معین کرنی چاہیے اور اثنای صیغہ متعہ مین اگر یہ شرط مندرج کرے کہ
میان شوہر اور زن متمتع بہا توارث ہووے تو یہ مسئلہ اختلافی ہے اور اگر متعہ مین یہ
شرط نہین ہوئی تو اونمین توارث نہوگا بالاتفاق علما ہو العالم **سوال** ۹۲۹ شادی ہونا
شیعہ کا دختر سنی سے موافق رواج اونکے بلا پڑہائے صیغہ شرعی کے جائز ہے یا
نہین اور اگر وہ صیغہ پڑہتا ہے تو نکاح مین رخنہ ہوتا ہے جیسا اس مسئلہ مین حکم ہو
جواب نکاح مرد شیعہ بزن سنیہ بدون صیغہ نکاح بہ نہج شرعی صحیح نہین ہے
ہو العالم **سوال** ۹۳۰ زید کا دل ہندہ پر متوجہ ہے اور زید چاہتا ہے کہ اوس سے مقاربت

ہوئی اور ہندہ کو کسی ذریعہ سے رضامند کرکے بعد چندی خواہ اوسی روز پوشیدہ اپنے پاس
بلوا کر چاہا کہ متعہ کرے مگر چونکہ ہندہ جاہل ہے اور نیز شرم کا باعث ہے صیغہ متعہ اپنی زبان سے
ادا نہین کرتی تب زید نے صیغہ متعہ اپنی زبان سے بہ تعین مہر ادا کیا اور ہندہ ساکت رہی مگر
رضامندی اوسکی ثابت ہے بعد ازان زید نے مقاربت کی تو آیا زید پر گناہ زنا کا عائد ہوا
یا نہین بینوا توجروا **جواب** اس نہج پر متعہ کرنیسے اجتناب کرنا چاہیے ہو العالم **سوال** ۹۳۱
ما قولکم مدظلکم العالی زید مذہب سنت وجماعت سے ہے اور ہندہ مذہب شیعہ سے ہے ہندہ کی مان نے
موافق دستور ملکی کے بلحاظ سکوت ہندہ وکیل مقرر کرکے اوسکا عقد زید کے ساتھہ کردیا اور وہ عقد
مطابق مذہب سنت جماعت کے پڑہا گیا پس وہ عقد صحیح ہوا یا نہین اور اگر صیغہ مطابق
مذہب شیعہ کے پڑہا جائے تب کیا حکم ہے مگر زید اپنے مذہب پر اور ہندہ اپنے مذہب پر بعد
عقد کے بہی قایم رہے اور اگر عقد مذکور منجملہ دونون صورت کے کسی صورت مین ناجائز ہو تو اوس
حالت مین ہندہ کے ساتھہ بکر مرد شیعہ کو متعہ کرنا جائز ہے یا نہین **جواب** اگر ہندہ بالغہ رشیدہ
و باکرہ تہی اور وکیل نے اوس سے اذن طلب کیا تہا تو ظاہرا سکوت کافی ہے جبتک عدم رضا
کا قرینہ نہو اوسکے بعد اگر صیغہ بہ نہج شرعی معتبر واقع ہوا پس صیغہ صحیح ہے لیکن صورت مذکورہ مین
یا تو زید شیعہ کیا جاوے یا طلاق شرعی دیوے والا وہ عورت اپنے تئین اوسکی مجامعت سے
تا بمقدور خود باز رکہے لیکن بدون طلاق شرعی اور انقضای عدہ شخص دیگر اوس سے نکاح
یا متعہ نہین کرسکتا ہے ہان اگر نکاح زید کے ساتھہ بوجہ شرعی نہوا ہو تو بعد عدہ دوسرا شخص
اوس سے عقد کرسکتا ہے ہو العالم **سوال** ۹۳۲ اگر کوئی شخص دختر ہمشیرہ حقیقی زوجہ اپنی سے بدون
اذن اجازت زوجہ مذکورہ عقد دائمی کرے تو جائز ہے یا نہ **جواب** عقد مذکور بدون اجازت زوجہ ہرگز
نکرے ہو العالم **سوال** ۹۳۳ مرد شیعہ عورت مذہب خلاف نکاح درست ہے یا نہین اور نہ وہ اپنے

مذہب کو چھوڑتا ہے اور نہ عورت اپنے مذہب سے دست بردار ہوتی ہے نکاح کیونکر کرے
مرد فرنگیہ ہے کہ مین خواہ مخواہ اسی کے ساتھہ نکاح کرونگا عورت کہتی ہے کہ مین راضی ہون
مگر اپنے مذہب کو نہ چھوڑونگی پس ایسی حالت مین مرد کیا کرے اور اوسکے ساتھہ نکاح کیونکر
کرے مفصل و مشرح ارشاد فرمایا جائے کہ موافق اوسکے عمل کیا جاوے بینوا توجروا
جواب عقد مذکورہ جائز ہے بلا تردد بشرطیکہ زن مسطورہ خارجیہ یا ناصبیہ نہو ہو العالم
سوال ۹۳۴ عورت مشرب ہندو اور مرد شیعہ اثنا عشریہ نکاح کیونکر کرے **جواب** مناکحت
اونمین جائز نہین ہے ہو العالم **سوال** ۹۳۵ اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین کہ نکاح عورت
بالغہ عاقلہ کہ عمر اوسکی چہاردہ سالہ ہو حالت سکوت مین اور عدم موجودگی باپ اوسکے کے
نکاح جائز ہے یا نہ اور درصورت ناراضی بہی نکاح جائز ہے یا نہ **جواب** زن بالغہ رشیدہ
باکرہ جب وقت اجازت وکیل واسطے ایقاع نکاح کے سکوت کرے کافی ہے اور سکوت غیر
باکرہ کافی نہین ہے اور جب زن بالغہ رشیدہ انکار ایقاع نکاح سے کرے پس ایقاع نکاح اوسکا
صحیح نہوگا ہو العالم **سوال** ۹۳۶ اکثر لوگ کہتے ہین کہ جو شخص اپنی زوجہ منکوحہ کے بہائی حقیقی سے
اغلام کرے تو اوسپر وہ اوسکی عورت منکوحہ حرام ہوجاتی ہے اس باب مین حضور کا کیا ارشاد ہے
بیان فرمائیے **جواب** بنا بر قول اکثر علما صورت مذکورہ مین زوجہ حرام نہ ہوگی ہو العالم

مسائل دستخطی قبلہ وکعبہ دارین مولوی سید بندہ حسین صاحب مدظلہ

سوال ۹۳۷ عمر نے زن شوہردار سے زنا کیا اور بعد مرنے زید شوہر زن کے عمر نے اوس عورت سے
نکاح کیا یہ نکاح جواز رکہتا ہے **جواب** اوس عورت سے نکاح صحیح نہین ہے ہو العالم

سوال ۹۳۸ زن شوہردار بوقت موجودگی اپنے شوہر کے ساتھہ زید کے متہم بزنا
تہی مگر یہ راز بخوبی افشا نہ تہا اور ایک لڑکی بہی بطن زن سے پیدا ہوئی مگر یہ نہین معلوم کہ وہ
لڑکی نطفہ سے شوہر کے ہے یا زید کے بعد چند شوہر اوسکا بتلاش روزگار گیا اور مفقود الخبر
ہوگیا اب یہ فعل اوس عورت کا ساتہہ زید کے طشت از بام ہوا زید نے عقد اوس دختر کا
اپنے پسر سے کہ وہ اوسکی زن منکوحہ سے تہا کر دیا اور بیان اوس عورت کا یہ ہے کہ یہ دختر
نطفہ شوہر سے ہے اور زید بہی ہمکلام اوس عورت کے ہے یہ نکاح پسر زید اوس دختر سے
بسجہ بیان زن زانیہ و مرد زانی کے جائز ہوگا یا نہین جواب اگر الحاق اوس دختر کا شوہر سے
اوس عورت کے ہوسکتا ہے تو بمفاد الولد للفراش شرعًا وہ دختر اوسکے شوہر کی قرار پاوے گی
اور اوسکا نکاح پسر زید سے صحیح ہوگا ہوالعالم سوال ۹۳۹ وطی فی الدبر زن حلالہ سے جائز ہے
یا ناجائز جواب مسئلہ اختلافی ہے مشہور کراہت ہے اور احوط اجتناب ہے ہوالعالم
سوال ۹۴۰ متعہ زن بازاری سے ایک شب کا مرد مسافر کو جائز ہے یا نہ مگر وہ عورت ہمیشہ
پیشہ حرامکاری کا رکہتی ہے اور گمان نہین ہے کہ وہ تا عدت اس فعل بد سے باز رہے
بینوا توجروا جواب اگر یقین ہو کہ اس طہر مین کسی سے زنا کیا ہے تو متعہ کر سکتا ہے
والا انتظار گزرنے دو حیض کا حذرا عن اختلاط المیاہ کرنا چاہیے اور اگر اسکو یہ خیال ہے کہ وہ
عدہ نہین رکہیگی اور تشویش انساب ہوگی تو مہما امکن ترک اولی ہوگا ہوالعالم سوال ۹۴۱
زن ہندو مشرب شوہردار نے اپنے شوہر کو چہوڑ کر ایک مرد دوسرے ہندو مشرب سے
فعل بد کیا اور اوسکے ساتہہ اب بہی شبانہ روز اوسی فعل مین اوقات اپنی بسر کرتی ہے مگر
اوسکو اقرار اسلام بہی پوشیدہ بدل ہے اگرچہ اطوار ظاہری اوسکے بطور ہنود ہین اور عمر نے
کہ وہ مسلم ہے اوس سے برضامندی با خود ہا متعہ ایک شب کا کیا مگر اوس عورت نے

فعل بدمذکورہ کو ترک نہین کیا ہے ایسی حالت مین متعہ درست ہے یا نہ **جواب** اگر شوہر
اول سے مفارقت نہین ہوئی ہے تو جب تک کہ اسلام اوسکا ثابت نہو اور بعد قبول اسلام
عدہ اوسکا نہ گزرے جب تک متعہ و نکاح اوس سے نہین ہوسکتا ہو العالم۔

از کتاب احکام النسا تالیف جناب میر آغا صاحب مدظلہ العالی

جسوقت کہ عورت بالغہ ہو اور رشیدہ ہو یعنی کامل العقل ہو تو اوسے اختیار ہے اپنے عقد نکاح
مین اور خرید اور فروخت اور تملیک اور ہبہ مین اور وقف کرنے مین اور صدقہ دینے مین
اور جتنے تصرفات ہین لیکن اگر باکرہ ہو اور باپ اوسکا موجود ہو یا باپ نہو دادا ہو تو مستحب
ہے کہ اپنے عقد نکاح کا اوسے اختیار دیوے اور وہ نکاح اوسکا کرے بعد اسکے اجازت
کے اور موافق اسکی مرضی کے اور اگر باکرہ اپنا عقد بغیر باپ کی اجازت کے کرے تو عقد
صحیح ہوگا اگرچہ اسنے امر سنتی کو ترک کیا اور اگر ثیبہ ہو اور بے اذن پدر کے نکاح کر لے
تو کچھ استحباب کی بہی خلاف نہین اور جسوقت کہ کوئی شخص مرجائے اور اوسکی بیٹی
نابالغہ ہو پس کسیکو اوسکے عزیز و اقربا مین سے من حیث الولایت کے نہ چاہیے کہ
اوسکا نکاح کردین یہانتک کہ وہ بالغہ ہو اور خود اجازت دے مگر یہ کہ اسکے باپ نے
کسی کو اونمین سے وصیت کی ہو اور اوسکے عقد کا اختیار دیا ہو **مترجم کہتا ہے**
کہ مراد یہ ہے کہ اگر باپ کسیکو وصی اور ولی اوسکے عقد کا کر گیا ہو اور وہ اوسکا نکاح کرے
تو عقد لازم ہو جائیگا اور لڑکی کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ عقد کا نہوگا جسطرح سے کہ باپ
خود لڑکی کا عقد کردے تو بعد بلوغ کے لڑکی اوس عقد کو فسخ نہین کرسکتی اور بعض علما
نے لکھا ہے کہ وصی کو ولایت عقد نکاح صغیر کی نہین پہونچتی اگرچہ موصی نے تصریح
کی ہو پہر **مصنف کہتے ہین** کہ جب باپ نہو تو دادا اوسکے قائم مقام ہے

پس اگر دادا موجود ہو اور وہ اوسکا نکاح کسی سے کر دے تو بعد بلوغ کے لڑکی کو عقد سے
تعرض نہین پہونچتا اور اگر اوس لڑکی کا نکاح سوای دادا کے کوئی اور شخص کر دے
تو خواہ اقارب مین سے ہو اور خواہ اجنبی ہو تو وہ عقد فضول ہوگا اور موقوف رہیگا
اوسکے بلوغ اور رضامندی پر پس اگر بالغہ رشیدہ ہوا اور اوس عقد پر راضی رہے اور گوارا کرے
تو صحیح رہیگا اور اگر اوس سے کراہت کرے اور مقبول نہ کرے تو عقد باطل ہو جائیگا اور
جسوقت کہ عورت کسی مرد سے اپنا نکاح کرے تو ہوسکتا ہے کہ اپنے نفس کو شوہر سے
باز رکھے اور امتناع کرے یہانتک کہ اپنے مہر پر قبضہ کر لے اگر مہر معین ہوا ہو اور اگر معین
نہین ہے تو مہر المثل اوس سے لے لیوے یعنی مانند مہر اون عورتون کے کہ اوسکے
مثل ہین شرافت مین اور جمال مین اور زوج اوسپر جبر نہین کر سکتا جب تک کہ مہر اوسکا
ادا نہ کرے اور جبکہ شوہر ادای مہر سے عاجز ہو یا مقدور ہو مگر دینے مین تساہل کرے
تو واجب ہے اوسپر کہ زوجہ کو نفقہ دے اگرچہ وہ اپنے گھر مین رہا کرے اور اسکے گھر
مین نہ آوے اور شوہر کو نہین ہوسکتا کہ اوسکو زبردستی اپنے گھر مین رکھے بسبب
ادای نفقہ واجبی کے یعنی نفقہ زوجہ کا تو اوسپر بہر حال واجب ہے اور اب جو اوسکو
جبر کرنا اوسپر نہین پہونچتا تو اس سبب سے ہے کہ یہ مہر اوسکا نہین ادا کرتا اور اگر مہر
اوسکا دیدیوے تو البتہ بہر جبر کر سکتا ہے اپنے گھر مین رہنے پر اور مباشرت کرنے پر
مترجم کہتا ہے کہ اور اسی طرح سے اگر عورت ایک مرتبہ مباشرت بے مطالبہ مہر کے
کرے اور بعد اوسکے پھر شوہر سے اپنے تئین باز رکھے اور طلب مہر کرے تو اوسوقت
بھی شوہر اوسپر جبر کر سکتا ہے مباشرت پر اور اپنے گھر مین رکھنے پر اگرچہ مہر اوسکا نہ دیوے
بنا بر قول مشہور کے ✣

فصل دوم در مسائل مہر دستخطی جناب میر آغا صاحب و حاجی سیّد محمد ابراہیم صاحب مدظلکم

سوال ۹۴۲ زید مرگیا اوسکے ایک دختر ہندہ اور ایک لڑکا صغیر السن تہا پس وہ لڑکا بسبب ضرورت کہین چلا گیا جب کہ بعد عرصہ بعید اور مدت مدید کے آیا تو اوسے یہ نہ معلوم ہوا کہ ہندہ میری بہن ہے اور ہندہ کو بہی معلوم نہ ہوا کہ یہ میرا بہائی ہے آپسمین نکاح کیا اور اوس سے اولاد ہوئی پس بعد بالغ ہونے اولاد کے معلوم ہوا کہ یہ میری بہن ہے اور اوس نے معلوم کیا کہ یہ میرا بہائی ہے اب نکاح تو ضرور فسخ ہوگا لیکن وہ عورت دعوی اپنے مہر کا کرتی ہے آیا وہ مہر دلیسکتا ہے یا نہین اور اس فعل حرام سے اون دونون پر گناہ ہوگا یا نہین اور وہ جو اولاد پیدا ہوگئی آیا ولد الحرام ہونگے یا ولد الحلال بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین ازبسکہ وطی شبہ جانبین سے واقع ہوئی تو کوئی اونمین سے گنہگار نہوگا اور اولاد حلال زادہ ہوگی اور عورت دعوی مہر فی الجملہ کرسکتی ہے لیکن اختلاف ہے کہ مہر مسمے دیا جائے یا مہر مثل اور قول ثانی خالی قوت سے نہین واللہ خیر ہو العالم **سوال ۹۴۳** ایک شخص کا مہر قریب پچاس ہزار روپیہ یا لاکہ روپیہ کے وقت نکاح مقرر ہوا اور اوس شخص کو استطاعت اسقدر بہی نہین ہے کہ ایک سو روپیہ ایک مشت دین مہر ادا کرسکے یعنی بیس۲۰ روپیہ یا پچاس روپیہ ماہوار کا وہ شخص نوکر ہے یعنی اسیقدر آمدنی وہ شخص اپنی رکہتا ہے یا کچہہ بہی آمدنی نہین ہے اور وہ شخص اپنا گزارا نان و پارچہ کا بمشکل سے کرتا ہے اور قرضدار بہی رہتا ہے پس اوسے نہ تو اول شب نصف قدر مہر زوجہ کو دیا اور نہ مابقای عمر مین کوئی حبّہ منجملہ مہر کے ادا کیا کیونکہ اوسکی آمدنی بسبب مہر کے

جواوپر بیان ہے کوئی جبہ نہین رکہتی ہے کہ جسکے ادا کے واسطے کوئی صورت ہو بلکہ اوس کا
گزارا بمشکل تمام بہزار دشواری وخرابی ہوتا ہے پس اس صورت مین وہ شخص اس قرضہ
مہ مین قیامت کو مواخذہ دار ٹہیرے گا اور اگر ہمارے ہندوستان مین زیادہ حیثیت سے
مہر اس باعث سے مقرر کیا جاتا ہے کہ اوس باعث سے دباؤ عورت کا شوہر پر رہے
اور وہ عورت کے یہان جاوے پس اس صورت مین جب اوسنے کوئی حصہ منجملہ مہر کے عورت
کو ادا نہ کیا تو قیامت مین اوس سے بابت عدم ادای دین مہر کے کوئی مواخذہ ہوگا یا
نہین **جواب** جس شخص کو استطاعت ادای مہر کی دنیا مین نہو تو وہ شخص مواخذ بسبب
دین مہر کے عقبی مین نہوگا ہو العالم **سوال ۹۴۴** انتہا قلیل مہر متعہ کا کس قدر ہو سکتا ہے
یعنی دو آنہ چار آنہ مہر متعہ کا برضامندی عورت ہو سکتا ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب**
جو چیز کچہہ بہی مالیت رکہتی ہو اوسکو مہر قرار دیسکتے ہین اگرچہ ایک پیسا ہو ہو العالم
سوال ۹۴۵ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کا مہر کسقدر معین ہوا اگر ہم لوگ رسم کتخدائی
کرین تو حضرت کے مہر سے زیادہ معین کرین یا کمتر مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب**
مہر سیدہ علیہا السلام کا پانچسو درم تہی کہ اوسکے روپیہ اس زمانہ مین تقریبًا ایکسو
پانچ روپیہ ہوتے ہین اور اسقدر مہر معین کرنا مستحب ہے اور اس سے زیادہ بہی جائز ہے
اور زیادہ کے واسطے حد نہین اور اس سے کم بہی ہو سکتا ہے لیکن کم اس قدر کم ہو
کہ کچہہ قیمت اوسکے واسطے ہو نہ اس قدر کم کہ کچہہ قیمت اوسکے واسطے نہو مثل ایک دانہ
گندم کے ہو العالم **سوال ۹۴۶** ما قولکم فی ہذہ المسئلہ زید نے ہندہ کے ساتہہ متعہ کیا اور
نوبت صحبت کی نہین آئی مہر لازم آئیگا یا نہین اور پہر انتظار عدہ ہوگا یا نہین اور عدہ
متعہ کسقدر ہے **جواب** صورت مرقومہ مین اگر زوجہ نے نافرمانی اور امتناع وطی

سے بلا عذر شرعی نہین کیا تو کل مہر دینا اوسکا لازم ہے اور عدۃ متمتع بہا حرہ مدخول بہا کہ مستقیمۃ
الحیض ہو بنا بر قول مشہور دو حیض ہین لیکن صورت مذکورہ مین حاجت عدہ کی نہین ہے
ہو العالم **سوال ٩٤٧** زید مثلاً قید ہو کر کالے پانی یا اور کسی جگہہ جہان قیدی محبوس ہوتے
ہین گیا چلتے وقت اپنی زوجہ کو طلاق نہین دی بعد کئی برس کے ہندہ نے بحیات زید
شوہر خود کسی غیر سے نکاح وغیرہ کر لیا اولاد زید کو ناگوار ہوا اور اونہون نے علیحدگی اختیار
کیا مگر ہندہ نے مہر کا دعوی کیا اسواسطے کہ یہ اولاد میرے پاس سے نہ جاوین اس
صورت مین ہندہ مہر کی مستحق ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین
نکاح ثانی باطل ہے لیکن مال ذاتی شوہر اول مین دعوی مہر کا کر سکتی ہے اور اولاد کو
صورت مذکورہ مین علیحدہ رہنا جائز ہے ہو العالم **سوال ٩٤٨** کیا ارشاد فرماتے ہین علمای
دین اس مسئلہ مین کہ بخشوانا مہر کا زوجہ منکوحہ سے باوجود طاقت ادای زر مہر کے جائز ہے یا
نہین اور ادای زر مہر نقد در صورت استعداد بہ نسبت بخشوانیکے کچھ فضیلت ہے یا نہین
جواب بخشوانا مہر کا شوہر کو جائز ہے لیکن اگر طلب عفو نہ کرے اور مہر واجبی اوسکو عطا
کرے تو شوہر کو بہت ثواب ہوگا اور زوجہ اگر زر مہر نہ لیوے اور شوہر کو معاف کرے تو زوجہ کو
ثواب عظیم ہوگا ہو العالم **سوال ٩٤٩** تقریباً عرصہ بارہ برس کا گذرا کہ نکاح زید کا ساتھہ ہندہ کے
بحالت سن بلوغ کے ہوگیا تھا ہوا تھا الا نکاح نامہ تحریر نہین ہوا اب زوج و زوجہ ہر دو کو تعداد
مہر کی معلوم نہین صرف اتنا معلوم ہے کہ مہر شرعاً رواجاً مقرر ہوا ہے اور زید ادای مہر کیا
چاہتا ہے تو کیونکر ادای مہر ہو اور وکلای مہر بھی فوت ہو گئے ہین بینوا توجروا **جواب**
صورت مرقومہ مین مصالحہ کرنا شوہر کو زوجہ سے دربارہ مقدار مہر کے بہتر ہے ہو العالم **سوال ٩٥٠**
چونکہ تعداد مہر جناب سیدہ علیہا السلام کا پانسو درہم ہے اور درہم تقریباً دو ماشہ کا ہوتا ہے

مگر معلوم نہوا کہ یہ درہم طلائی ہے یا نقرئی اگر طلائی ہے تو بحساب سکہ انگریزی کسقدر روپیہ ہوتا
ہے اور اگر درہم نقرئی ہے تو کسقدر روپیہ اوسکا ہوا امیدوار ہے کہ تفصیل فرمائیے۔
جواب درہم نقرئی ہوتا ہے اور پانسو درہم تقریبا برابر ایک سو پانچ روپیہ زمان حال
کے ہوتا ہے ہوالعالم **سوال ۹۵۱** کیا فرماتے ہین علماء دین ومفتیان شرع متین اندرین
مسئلہ کہ ہندہ نے دعوی مہر خلاف شرعی روبرو زید کے کیا اور زید کہتا ہے مہر شرعی حسب
رواج بروقت نکاح مینے قبول کیا او عمر منکوحہ کی دہ سالہ تھی بزمانہ نکاح اور ایک سال
میرے گھر مین رہی اور خلوت نہوئی بباعث نابالغیت کے اور مینے مہر شرعی بھی تمام ادا
کردیا یعنی زیور بایعوض مہر کے ادا کرچکا کہ زوجہ مردہ سابق کا تھا فرض جانکر ادا کردیا توقف
نکیا و مہر نصف دینا واجب تھا اور گواہان ثبوت روانگی مہر موجود ہین بینوا توجروا
جواب جسقدر مہر کا زید نے اقرار کیا وہ مقدار مہر مین سے ذمہ زید ثابت ہوئی اوسکا
مطالبہ ہندہ زوجہ زید اوس سے کرسکتی ہے اور اوس مقدار کی بہ نسبت اگر زید کا یہ قول
ہے کہ مین ہندہ کو اپنی مملوکات سے دیچکا ہون تو اس بات کا اثبات ذمہ زید ہے اور
سوای اوس مقدار کے زیادہ کا دعوی اگر ہندہ کو ہے تو ہندہ زیادتی کو ثابت کرے بنہج
شرعی ہوالعالم **سوال ۹۵۲** اکثر اس ملک مین مہر دینار سرخ اور پانصد ٹنکہ رائج الوقت
بحوالہ شریعت نبوی مقرر کرتے ہین مفصل ارشاد ہو کہ وہ دینار سرخ کسقدر قیمت کی اور کس
وزن کے ہوتے ہین **جواب** شرع مین دینار سے مراد مثقال طلائی شرعی ہے کہ
جسکا وزن تقریبا ۳ ماشہ اور ۳ رتی ہوتا ہے پس اگر مقصود ناکح ومنکوحہ دینار شرعی تھا تو
بوزن مذکور فی دینار طلا قرار دیا جاویگا اور اگر مقصود اوس سے اشرفی ہندی تھی پس اگر
شوہر اشرفی دینے پر راضی ہووے تو فبہا والا اصطلاح مابین زوجین احوط ہے ہوالعالم

سوال ۹۵۳ مہر خلاف شرعی بغیر تحریر دستاویز مصدقہ قابل اعتبار ہے یا نہین کیونکہ یہان رواج مہر شرعی کا ہے خلاف شرعی کا نہین اس سبب سے دستاویز نہین ہوتی بینوا توجروا

جواب جو مقدار مال کہ نکاح مین مہر قرار دیا جاوے وہ مہر شرعی ہے خلاف شرع نہین ہے اور جو کہ مہر شرعی مشہور ہے اوس سے مراد مہر سنتی و مستحب ہے کہ مقدار اوسکی پانچ سو درہم ہین پس جس مال کو مہر قرار دیا ہے نکاح مین اوسکا دعویٰ زوجہ کرسکتی ہے اگرچہ کوئی تحریر دستاویز نہو جبکہ وہ مقدار بنہج شرعی ثابت کرے ہو العالم **سوال** ۹۵۴ مہر فاطمی اور مہر محمدی مین کیا فرق ہے بینوا توجروا **جواب** مہر جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا پانچ سو درہم نقرئی تھے کہ جو بحساب روپیہ ہندوستان تقریبًا ایک سو پانچ روپیہ ہوتے ہین اور مہر شریعت جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام اوس سے ہے یعنی اوسپر بہی صادق آتا ہے اور اوس مقدار سے جو کم یا زیادہ ہو اوسپر بہی صادق آتا ہے ہو العالم

از کتاب مستطاب احکام النسا نوشتہ شد

مصنف فرماتے ہین اور جو شخص کہ کسی عورت سے عقد کرے اور مہر کا اوسپر حوالہ کرے یعنی کہے کہ جو تو مہر قرار دیگی وہ مین قبول کرونگا تو اوسوقت عورت کو اختیار ہے کہ چاہے مہر شرعی قرار دے اور چاہے زیادہ اوس سے جسقدر زیادتی منظور ہو اور مرد پر دینا اوسکا واجب ہوگا اسواسطے کہ خود اسنے عورت کو اختیار دیا اور اپنے اوپر اوس مقدار کو لازم کیا اور مہر شرعی جسکو کہتے ہین وہ پانچ سو درہم ہین **مترجم کہتا ہے** کہ پانچ سو درہم کے برابر پچاس دینار ہین اور بنابر حساب اس شہر کے ایک سو پانچ روپیہ محمد شاہی ہوتے ہین جیسا کہ جناب غفران مآب جدی الامجد طاب ثراہ نے شرح حدیقہ مین تحقیق کی ہے اور یہ وہ مقدار ہے کہ جناب رسول خدا[ؐ] نے اس مقدار کو اپنی ازواج کا مہر قرار دیا تہا اور زیادہ اس سے مہر معین

کرنا مکروہ ہے اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ عورت اوس صورت مین زیادہ مہر سنتی سے قرار دیوے تو یہ قول مخصوص مصنف کا معلوم ہوتا ہے اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ مرد جب مہر کے تعین کو عورت کے حوالہ کرے تو مہر شرعی سے زیادہ نہین قرار دیسکتی یعنی زیادہ مہر شرعی سے مرد پر دینا لازم نہوگا اگرچہ وہ زیادہ کہے پہر **مصنف** کہتے ہین اور اقل مہر ایک درہم ہے یا بقدر درہم کے چاندی خالص ہو یا اور اسباب اور مال ہو کہ ایک درہم قیمت اوسکی ہو سکے **مترجم کہتا ہی** کہ مصنف کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ درہم سے کم جسکی قیمت ہو یا چاندی مقدار درہم سے کم ہو تو اوسکو مہر نہین قرار دیسکتے اور مذہب مشہور یہ ہے کہ جس چیز کی قیمت بازار مین ہو اور اوسکو ملک مین لاسکین اگرچہ قیمت اوسکی نصف درہم یا ربع درہم ہو یا اوس سے بہی کم تو مہر اوسے قرار دیسکتے ہین **پہر فرماتے ہین** اور مضائقہ نہین ہے کہ آدمی عقد نکاح مین تعلیم سورۂ قرآن کو مہر قرار دے یا تعلیم ایک آیت کو اوسمین سے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے اور جائز نہین ہے مہر قرار دینا حرام چیزون کا مانند شراب کے اور آلات لہو اور بازی کے اور باجونکے اور مانند اونکے جو ایسی چیزین ہین کہ حکم خدا سے ملک مین کسیکے نہین آسکتین دین اسلام مین۔

فصل سوم در مسائل و بیان ایلا و ظہار و عنین و تدلیس و خلع و مبارات مع اقسام طلاق وغیرہ از کتاب احکام النسا وغیرہ

جسوقت کہ مرد ایلا کرے یعنی قسم کہائے ساتہ نام خدا کے کہ زوجہ سے اپنے وطی نہ کرونگا اور شرائط ایلا کی پائے جائین تو زوجہ کو اختیار ہے کہ چاہے صبر کرے ایسے حال پر یا مرافعہ کرے اور حاکم شرع سے رجوع کرے پس اگر مرافعہ کرے تو حاکم شرع اوسکے شوہر کو چار مہینے کی مہلت

دیگا اسواسطے کہ اوسکی طرف رجوع کرے اور قسم کا کفارہ دیوے پس اوسنے اگر زوجہ کی طرف
رجوع کی اور کفارہ قسم کا دیا تو پہر زوجہ کو کچہ اوس سے تعرض نہین پہونچیگا اور اگر چار مہینے
کے بعد بہی اپنی قسم پر باقی رہا اور اوسکی طرف رجوع نہ کی تو حاکم شرع اوسپر لازم کریگا کہ یا زوجہ
سے رجوع کرا ور یا طلاق دے اگر کہنا جب بہی نہ مانے گا تو حاکم اوسے قید کریگا مجلس قضا
مین اور اوسپر تنگ گیری کریگا یعنی کہانے مین اور پانی مین تقلیل کریگا تا اینکہ رجوع
کرے زوجہ سے یا طلاق دیوے لیکن اگر عورت خود اپنے حق سے درگزرے اور حق اپنا
بخشدے تو البتہ اوسوقت مین حاکم بہی اوس سے درگزریگا **بیان ظہار** اور جسوقت
کہ مرد اپنی زوجہ سے ظہار کرے تو زوجہ کو ہوسکتا ہے کہ اطلاع کرے حاکم شرع سے پس
حاکم اوسے تین مہینہ کی مہلت دیگا پس اگر رجوع کرے اور کفارہ دیوے تو وطی اوس سے
حلال ہوجائیگی اور نہین تو حاکم طلاق دینا اوسپر لازم کریگا اور حکم اسکا مثل حکم ایلا کے
ہے اگرچہ کفارہ مین اختلاف ہے **مترجم کہتا ہے** کہ تفصیل اس قول کی یہ ہے
کہ جب مرد ظہار کرے یعنی زوجہ سے کہے کہ تو میرے اوپر مانند پشت مادر یا خواہر میری کے
ہے یا اور جو محرمات ہین زوج پر مثل اوسکی خالہ اور پہوپہی کے اونسے مشابہت دی اور
سب شرائط ظہار کے پائے جائین تو وطی زوجہ سے حرام ہوجائیگی اور بغیر کفارہ ظہار کے
وطی حلال نہ ہوگی اور عورت کو اوسوقت مین اختیار ہے کہ چاہے صبر کرے تا اینکہ زوج
کفارہ دے اور رجوع کرے اسکی طرف یا زوج مرجائے یا طلاق دیدیوے اور چاہے حاکم
شرع سے رجوع کرے پس حاکم اوسکے زوج کو سمجہائیگا اور وعظ و نصیحت کریگا اور پہر تین
مہینے کی مہلت دیگا اگر رجوع کرے زوجہ کی طرف اور کفارہ دے تو زوجہ سے وطی حلال
ہوجائیگی اور اگر بعد تین مہینے کے بہی رجوع نہ کرے تو حاکم اوسپر طلاق دینا لازم کریگا اور

جب نہ مانیگا تو جسطرح ایلا مین حاکم شدت کرتا تھا اور اسی طرح اوسمقام مین بھی اوسپر تشدد کریگا اور کھانے اور پانی مین اوسپر تنگ گیری کریگا تا اینکہ رجوع کرے بعد کفارہ کے یا طلاق دیوے پس حکم ایلا کا اور ظہار کا قریب ہے لیکن کفارہ مین اختلاف ہے اسواسطے کہ ایلا مین کفارہ قسم کا دینا لازم ہے اور وہ بنا بر قول مشہور کے ایک بندہ آزاد کرنا ہے یا دس آدمیونکو کھانا کھلانا یا اونکو کپڑے پہنانا ہے کہ اون تینون امر و نمین سے جسے چاہے اختیار کرے اور اگر ان سب سے عاجز ہو تو تین دن روزہ رکھے اور کفارہ ظہار کا بنا بر قول مصنف کے جسطرح کتاب مقنعہ مین ذکر کیا ہے ایک بندہ آزاد کرنا ہے پس اگر نہو سکے تو دو مہینے پے درپے روزے رکھے پس اگر روزے رکھنے پر قادر نہو تو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلاوے پس اگر یہ بھی نہو سکے تو اوسکے ذمہ پر باقی رہیگا یعنی ظہار کا حکم باقی رہیگا جب تک کہ کفارہ نہ دے اور بغیر کفارہ دیے اوسسے وطی کرنا جائز نہوگا اور اگر طلاق دیدیگا تو کفارہ ساقط ہو جائیگا **بیان عنین** جسوقت کہ شوہر عنین ہو جائے کہ مباشرت کے لایق نرہے یعنے پہلے سے صحیح و سالم ہو بعد اوسکے نامرد ہو تو اختیار ہے عورت کو اس امر مین کہ چاہے صبر کرے اوسپر اور چاہے مرافعہ کرے اور حال اوسکا حاکم شرع سے عرض کرے پس اگر مرافعہ کریگی تو حاکم شرع اوس روز سے برس دن تک اوسکو مہلت دیگا اسواسطے کہ اپنی دوا علاج کرے پس اگر مقاربت کرے اوس سال کے اندر تو زوجہ کو اوس سے کچھہ نزاع اور فساد نہ چاہیے اور اگر نہ مباشرت کی تو حاکم طلاق دینے پر جبر کریگا اور عورت کو طلاق لینا منظور ہو **مترجم کہتا ہے** کہ مصنف کے نزدیک اس حکم مین فرق نہین ہے خواہ پہلے عقد سے وہ عنین ہو اور خواہ بعد عقد کے اور قبل مقاربت کے ہو اور خواہ مقاربت کے بھی بعد عنین ہو جیسا کہ مصنف نے کتاب مقنعہ مین تصریح کی ہے اور باقی علما کے نزدیک

اختلاف اسمین بہت ہے بعضے تفصیل کے قائل ہوئے ہین اور بعضون نے توقف
کیا ہے **پہر مصنف** فرماتے ہین اور جسوقت کہ شوہر کو جنون ہوجاوے ایسا جنون
کہ نمازونکے اوقات کو نہ پہچانتا ہو تو عورت کو طلاق لینے مین اختیار ہے اور حاکم شرع
اون دونونمین مفارقت کردیگا **مترجم کہتا ہے** کہ اس قول مین بہی اختلاف
ہے بعضے عالمون نے مطلقاً حکم کیا ہے یعنی خواہ جنون ہر وقت رہتا ہو اور خواہ بعض
اوقات مین اور پہلے سے عقد کے مجنون ہو یا بعد عقد کے بہرحال عورت کو طلاق لینے
مین اختیار ہے **پہر مصنف فرماتے ہین** کہ اور سوای ان دو مقام کے اور
جگہہ یہ حکم نہین ہے بلکہ عورت کو اوسپر صبر کرنا لازم ہے اور اختیار طلاق اور فراق کا نہین ہے
اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ اگر شوہر کو جذام یا برص حادث ہو یا مزاج مین اوسکے کچہہ فساد
ہوجاوے یا کوئی اور مرض مانند اونکے لاحق ہو تو عورت کو اختیار نہین ہے مفارقت مین
جسطرح کہ عنین یا مجنون ہونے مین تہا **بیان تدلیس** پہر مصنف فرماتے ہین
اور جسوقت کہ غلام تدلیس کرے کسی زن آزاد سے یعنی دغابازی کرے اور کہے کہ مین
غلام نہین ہون بلکہ آزاد ہون اور بعد عقد کے عورت پر ظاہر ہو کہ وہ غلام ہے تو عورت
کو اختیار ہے کہ چاہے اوسکے پاس رہنا اختیار کرے اور چاہے اوس سے مفارقت
کرے بغیر طلاق کے **مترجم کہتا ہے** کہ مراد یہ ہے کہ اسوقت مین طلاق
کی اوسے احتیاج نہین ہے بلکہ عقد پہلے ہی سے لازم نہ تہا اور بنابر قول مشہور کے
اگر قبل دخول کے فسخ عقد کرے تو مہر غلام کو نہ دینا ہوگا اور اگر بعد دخول کے حال اوسکا
ظاہر ہوا اور عورت نے فسخ کیا تو مہر دینا اوسے لازم ہوگا **پہر مصنف فرماتے
ہین** اور اوسی طرح اگر مرد خصی ہو اور حال اپنا چہپاوے اور بعد عقد کے عورت پر ثابت ہو

تو عورت کو اختیار ہے چاہے اوسکے پاس رہے اور چاہے مفارقت کرے اور اسی طرح عنین اگر تدلیس کرے یعنی اپنے تئین صحیح و سالم ظاہر کرے تو عورت کو اختیار ہے اور جسوقت کہ عورت راضی ہو جائے کسیکے ساتھہ اون لوگونمین سے کہ جنکا بیان ہوا بعد علم کے اوسکے حال سے یعنی حال معلوم ہو جائے اور بعد اسکے اوس سے راضی ہو جائے تو بعد راضی ہو جانے کے پھر عورت کو اختیار نہین ہے فسخ عقد مین بلکہ بمجرد رضامندی کے عقد لازم ہو جائیگا اور جسوقت کہ کسی شخص کی کنیز کسی غلام کے عقد مین ہو اور مالک اوس کنیز کو آزاد کرے تو اوسے اختیار ہے چاہے غلام کے پاس رہے اور چاہے اوسکے پاس سے جدا ہو جائے بغیر طلاق کے اور جسوقت کہ کسی مرد کے عقد مین کوئی زن آزاد ہو اور وہ بے زوجہ کی اجازت کے کسی لونڈی سے نکاح کرے تو زن آزاد کو اختیار ہے چاہے اوسکے پاس رہے اور چاہے چلی جاوے اور مفارقت کرے بغیر طلاق کے اور یہی حکم ہے اگر زوجہ مسلمہ ہو اور شوہر اوسکا کسی عورت ذمیہ سے نکاح کرے **مترجم کہتا ہے** کہ یہ حکم بنا بر مذہب اون عالمونکے ہے کہ اونکے نزدیک عورت ذمیہ سے عقد کرنا جائز ہے اگر شرائط ذمہ پر باقی ہو اور کفار ذمی وہ ہین کہ اونپر جزیہ دینا لازم کیا گیا تھا مثل یہود و نصاریٰ کے **پھر مصنف فرماتے ہین** اور جسوقت کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کی بھتیجی یا بھانجی سے عقد کرے بغیر اجازت اپنی زوجہ کے تو اوسکی زوجہ کو اختیار ہے چاہے اوسکے پاس رہے اور چاہے اوسے چھوڑ دے بغیر طلاق کے **مترجم کہتا ہے** کہ اس مسئلہ مین بہت سے قول ہین ایک قول یہ ہے کہ عقد اونکا باطل ہے اور اوس شخص کی زوجہ کو اختیار نہین ہے اور ایک قول یہ ہے کہ عقد اونکا متزلزل ہے اور موقوف ہے اجازت عمہ و خالہ پر یعنی اوس شخص کی زوجہ کے اذن پر اگر باقی رکھے تو رہیگا اور نہین تو باطل ہو جائیگا اور اوسکی زوجہ کے عقد مین کچھہ تزلزل

نہوگا اور تیسرا قول یہہ ہے کہ اونکا عقد متزلزل ہے اور اوسکی زوجہ کے عقد مین بہی تزلزل
ہوجائیگا اور زوجہ کو اوسکی اختیار رہے چاہے اونکا عقد فسخ کرے اور چاہے جاری رکہے
اور چاہے اپنا عقد فسخ کرلے اور چاہے باقی رہنے دے اور اسی قول کو مصنف نے کتاب
مقنعہ مین اختیار کیا ہے اور یہان عبارت متن کی مجمل ہے شاید مراد مصنف کی یہی ہو

پہر مصنف فرماتے ہین اور اسی طرحپر حکم نہین ہے اگر کوئی شخص
اپنی زوجہ کی پہوپہی یا زوجہ کی خالہ سے نکاح کرے بلکہ زوجہ کو اوسکے رہنا چاہیے
اپنی پہوپہی یا خالہ کے ساتہہ اور اگر اسکی زوجہ کو عقد اونکا ناگوار ہو تو اپنے نکاح کے فسخ
کرنے مین اختیار نہین ہے اگرچہ شوہر نے بغیر اسکی اجازت کے وہ عقد کیا ہو اور زوجہ کو
تعرض نہین پہونچتا شوہر سے لونڈیونکی خدمت مین لانیسے اور نکاح کرنیسے ساتہہ تین
زنان آزاد کے یعنی تین آزاد عورتون سے سوای زوجہ اولی کے اگر نکاح کرے تو
زوجۂ اولی منع نہین کرسکتی لیکن اگر شوہر کسی عورت کا دوسری زن آزاد سے نکاح
کرے تو ہوسکتا ہے کہ زوجہ اولی شوہر سے طلب عدل اور برابری کرے نفقہ مین اور رات
کے رہنے مین یعنی شوہر سے کہے کہ مجہے اور اوسے برابر نفقہ دے اور ایک شب میرے
پاس رہا کر اور ایک شب اوسکے پاس اور ہوسکتا ہے کہ منع کرے ظلم اور تعدی کرنے
سے ہر ایک امر مین اسواسطے کہ ان امور کو حقتعالی نے شوہر پر لازم کیا ہے جیسا کہ
فرمایا ہے قرآن مین فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ
وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا خلاصہ مضمون کا یہ ہے کہ پس نکاح کرو تم اوس عورت سے
کہ پسند اور مرغوب ہو تمکو عورتون مین سے دو عورتین ہون یا تین ہون یا چار ہون یعنی

اختیار رہے کہ ان اعداد مین سے جسکو چاہو اختیار کرو اور زیادہ چار عورتون سے جائز نہین
کہ ساتھہ نکاح دائمی کے جمع کرو پس اگر خوف اس بات کا ہو تمہین کہ عدل اور انصاف نہ
کر سکو گے درمیان اونکے پس ایک عورت سے نکاح کرنا اختیار کرو یا لونڈیون کو خدمت
مین لاؤ کہ حق کنیزون کا کم ہے بہ نسبت زنان آزاد کے بھی اختیار کرنا ایک زن آزاد اور
لونڈن کا اقرب بانصاف و عدل ہے پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ عدل اور برابری کرنا
ازواج مین شوہر پر لازم ہے اور جسوقت کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کے نفقہ دینے سے عاجز ہو
تو عورت کو چاہیئے کہ منتظر رہے اوسکی آسایش اور وسعت رزق کی اور زوجہ کو نہین
پہونچتا ہے اس صورت مین کہ شوہر پر طلاق دینا لازم کرے مگر اوس حال مین کہ ہمیشہ زوج
نفقہ دینے سے عاجز رہے اور کسی طرح ذمیقدور نہووے اور زوجہ پر واجب نہین ہے
کہ اپنے لڑکے کو دودہ پلاوے مگر اپنی خوشی سے اور لازم ہے باپ پر کہ اپنے لڑکے کے
واسطے مرضعہ ٹھیراوے پس اگر مان لڑکے کی راضی ہو اوس اجرت پر کہ اور غیر عورت کے لئے
معین کیا چاہتا ہے تو مان اوس لڑکے کی زیادہ حقدار ہے دودہ پلانے مین اور اجرت
لینے مین غیرون سے اور اگر مان لڑکے کی راضی نہو دودہ پلانے پر نہ اجرت پر نہ بغیر اجرت کے
تو باپ لڑکے کا اور کوئی مرضعہ معین کرے اور زوجہ پر جبر نہین کر سکتا دودہ پلانے مین اور نہین
واجب ہے عورت پر کہ شوہر کی خدمت کرے اوسکے لباس کے رکھنے مین یا لباس کے دہونے
مین اور کہانا پکانے مین اور مانند اسکے جو افعال ہین پس اگر اپنی خوشی سے خدمت کرے
تو اوسکا احسان ہوگا شوہر پر اور اگر نہ کرے تو شوہر کچھہ جبر نہین کر سکتا اون کامونکے کرنے

بیان طلاق

جسوقت کہ عورت جدا ہو جاوے شوہر سے بسبب طلاق کے یا خلع کے یا مبارات کے

تواوسمین کچہہ احکام عورت سے متعلق ہین اور کچہہ مرد سے پس اگر مرد طلاق دے عورت کو بعد مباشرت کے تو عورت کو عدہ دیکھنا لازم ہے یعنی انتظار کریگی کہ جو دن شرع مین مقرر ہوئے ہین وہ گزر جائین اور بعد اوسکے پہر اوسے عقد وغیرہ مین اختیار رہے ہے پس اگر اوس عورت کے ایام حیض معین ہین یعنی ذات العادۃ ہے اور حیض بہی موافق معمول کے آتا ہے تو اوسکا عدہ تین قرا ہین جیسا کہ قرآن شریف مین ہے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ یعنے جن عورتونکو طلاق دیا گیا ہے تو وہ تین قرا تک توقف اور انتظار کرین اور قرا بمعنی طہر ہے یعنی جو زمانہ کہ پاک رہنے کا ہے درمیان دو حیض کے پس جسوقت کہ زمانہ تین طہر کا گزر جائے طلاق کے وقت سے تو عورت عدہ سے نکلجاتی ہے اور عقد کرنا اوسے جائز ہوتا ہے **مترجم کہتا ہی** کہ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ قرا کے معنو مین اختلاف ہے بعض علما نے کہا ہے کہ قرا سے مراد حیض ہے یعنی جب تین مرتبہ اوسے حیض کے ایام گزر جائین تو عدہ سے خارج ہو گی اور بعض عالمون نے لکہا ہے کہ قرا سے مقصود طہر ہے یعنی زمانہ پاک رہنے کا درمیان دو حیض کے اور اسی قول کو مصنف نے اختیار کیا ہے اور یہی قول مشہور ہے پس بنا بر اس مذہب کے ممکن ہے کہ بعضے اوقات مین زمانہ عدہ زن آزاد کا چہبیس ۲۶ دن اور دو لحظے ہون اسطرح پر کہ مثلاً حالت طہر مین کسی عورت کو طلاق دیا گیا اور وہ زمانہ قریب تہا اوسکے ایام عادت سے پس بعد ایک لحظہ کے اوسے خون حیض آیا اور تین دن کے بعد اوس سے پاک ہوئی اور بعد دس دن کے پہر حائض ہوئی اور تین دن خون دیکہا اوسکے بعد پہر طاہر ہوئی اور دس دن تک پاک رہی اور بعد اوسکے پہر خون حیض شروع ہوا پس جب اس دفعہ حیض کا آنا شروع ہوا تو زمانہ عدے کا گزر گیا اور یہ ایک لحظہ تیسرے حیض مین سے کاشف ہوا

اوسکے خروج پر عدہ طلاق سے پس ایک لحظہ طہر اول مین سے ہے اور ایک لحظہ حیض اخیر مین سے ہے اور درمیان مین اونکے دو حیض ہین کہ چہہ دن اونکے فرض کئے ہین اور دو طہر ہین کہ دس دس دن اونکے ٹھیرائے ہین پس یہ مجموع چھبیس ۲۶ دن ہوتے ہین اور دو لحظے اونسے زیادہ ہین کہ لحظہ اول تو زمانہ عدہ مین داخل ہے اسواسطے کہ پہلا طہر فقط وہی ہے اور دوسرا لحظہ زمان عدہ سے خارج ہے اسلئے کہ قبل اوسکے تینون طہر تمام ہوگئے اور بنا بر دوسرے قول کے صورت مذکورہ مین عدہ جب تمام ہوگا کہ پہر تیسرا حیض بہی موقوف ہو اور ایک لحظہ چوتھے طہر سے گذرے پس اگر تیسرے حیض کو بہی ہم تین دن کا فرض کرین تو اقل زمان عدہ اونتیس ۲۹ دن اور دو لحظے ہونگے اور فرق یہ ہے کہ جو قول اول کے قائل ہین وہ بمجرد شروع ہونے تیسرے حیض کے اوسے خارج عدہ سے کہینگے اور اونکے بنا پر اوسمین عورت کو عقد کرنا جائز ہو جائیگا اور جنہون نے دوسرا قول اختیار کیا ہے وہ بعد تیسرے حیض کے عقد وغیرہ جائز کہین گے اور مخفی نرہے کہ طلاق کی دو قسمین ہین۔

بیان اقسام طلاق

ایک قسم وہ ہے کہ جسمین شوہر رجوع نہین کرسکتا زوجہ کی طرف اور اوسکو طلاق بائن کہتے ہین اور وہ چہہ ہین طلاق زن غیر مدخول بہا اور طلاق زن صغیرہ اور طلاق یائسہ یعنے جس عورت کا الیسا سن ہو کہ حیض کے آنیسے مایوس اور ناامید ہوگئی ہو اور وہ سن ساٹھہ برس کا ہے واسطے اوس عورت کے کہ قوم قریش اور نبط سے ہو اور پچاس برس کا ہے اون عورتون کے لئے کہ سوای اونکے ہین اور طلاق اوس عورتکا کہ جسکو دو دفعہ قبل اوسکے طلاق دیا ہو اور رجوع کی ہو کہ جب دو دفعہ رجوع کرکے پہر تیسرا طلاق دیگا تو بعد اوسکے رجوع

پھر نہین ہوسکتی اور طلاق اوس عورت کا کہ جس سے خلع کی ہو اور طلاق مبارات کا جبتک
کہان دو صور تو نہین دونون رجوع نکرین اور عوض جو لیا ہے اوسے شوہر پھیر ندے پس
اگر عوض پھیر دے اور دونون رجوع کرین تو بنا بر قول بعض علما کے رجوع ہوسکتی ہے
اور اوسوقت مین یہ دونون طلاق بائن کی اقسام مین سے نکلجائینگے اور دوسری قسم
طلاق کی وہ ہے کہ جسمین شوہر رجوع کرسکتا ہے اگرچہ زوجہ راضی نہو اور اوسکو طلاق
رجعی کہتے ہین اور اوسکی دو قسمین ہین ایک تو عدہ ہے کہ اوسمین اثنای عدے مین شوہر
نے رجوع کی ہو اور دوسری قسم غیر عدی ہے کہ اوسمین باوجود جواز رجوع کے شوہر رجوع
نکرتا جب ایام عدہ منقضی ہوجائین تو پھر اوس سے عقد کرے اور مصنف نے پہلے اسطر
پر قسمین طلاق کی بیان نہین کین بلکہ احکام بعض اقسام ابتداءً بیان کئے ہین اسکواسطے
ہمنے پہلے سب قسمین طلاق کی بیان کی ہین جسمین کلام مصنف کا بخوبی ذہن نشین ہو
پس مصنف فرماتے ہین اور شوہر پر لازم ہے زوجہ مطلقہ کو نفقہ دے جبتک کہ وہ
عدے مین رہے یعنی اوس مطلقہ کو کہ جس سے رجوع شوہر کو جائز ہے پس جبکہ شوہر نے
وہ طلاق دیا ہے کہ جسمین اوسے رجوع کرنا نہین جائز یعنے طلاق عدی تو شوہر پر نفقہ
دینا اوسکا واجب نہین ہے اور جو طلاق ایسا ہے کہ اوسمین شوہر کو رجوع جائز ہے اوسکو
طلاق سنت کہتے ہین اور کیفیت اوسکی یہ ہے کہ عورت کو ایک مرتبہ طلاق دے درانحالیکہ
طاہر ہو خون حیض و نفاس سے اور اوسکو اوسکے حال پر رہنے دے یعنی ایام عدہ مین
رجوع نکرے اور طلاق سامنے دو مرد عادل کے دے پس یہ طلاق سنت ہے

مترجم کہتا ہے کہ یہ طلاق ایک قسم ہے طلاق رجعی کی یعنی رجعی غیر عدی ہے
جیسا کہ ہمنے قبل اسکے بیان کیا اور اوسکو طلاق سنت بمعنی اخص کہتے ہین اور مقابلہ

مین اوسکے طلاق عدی ہے جسطرحسے کہ ہر اوس طلاق کو کہ شرع مین جائز ہے طلاق سنت
بمعنی اعم کے ہین اور مقابلہ مین اوسکے بدعی ہے یعنی جو طلاق کہ حرام ہو **پھر مصنف**
فرماتے ہین اور شوہر کو جائز ہے رجوع کرنی طرف زوجہ مطلقہ کے یعنی مطلقہ رجعی
کے جب تک کہ عدہ سے خارج نہوا اور اوس عورت کو امتناع کرنا رجوع سے نہین پہونچتا
پس اوسی وقت کہ عدہ سے نکلجائے تو عورت اپنے نفس کی مالک اور مختار رہے اور مرد
کو رجوع کرنا اوسوقت مین نہین جائز اور ہوسکتا ہے کہ اوس سے پہر تجدید عقد کرے جسطرحسے
کہ اگر کسی اور شخص سے وہ عورت نکاح چاہے تو اوسے صیغہ عقد چاہیے اور عورت کو اختیار ہے
چاہے پہلے جسکے نکاح مین تہی اوسی سے پہر عقد جدید کرے اور نیا مہر باندہے اور
چاہے اوس سے نکاح نہ کرے کچہہ اس مرد کو اس سے تعرض نہین پہونچتا اگر بعد طلاق اول
کے شوہر رجوع کرے قبل انقضای ایام عدے کے اور کچہہ دلون اوسکے پاس رہکے پہر طلاق دے
دوسرے مرتبہ مثل طلاق اول کے یعنی شرائط طلاق کے پائے جائین تو پہر وہ عورت اوس سے
چہٹ جائیگی اور عدہ دیکہیگی اور مرد پر نفقہ اوسکا اور گہر اوسے دینا لازم ہوگا پس اگر پہر
رجوع کی اثنای عدت مین تو مالک اور مختار ہوگیا اوسکا اور عورت منع نہین کرسکتی
پس اگر بعد اوسکے پہر طلاق تیسر اویگا مثل طلاق اول اور ثانی کے تو اوس سے جدا ہوجائیگی
اور شوہر کو پہر اس طلاق کے بعد رجوع کرنا اوس سے نہین جائز یعنے طلاق بائن ہوجائیگا
اور ایسے طلاق کی ابتدا سے عورت کو عدہ دیکہنا چاہیے اور بعد اوس طلاق کے پہر مرد کو نفقہ
دینا اوس عورت کو واجب نہین ہے۔

بیان مبارات وخلع

اور جسوقت کہ شوہر مبارات کرے یا خلع کرے اپنی زوجہ سے تو رجوع نہین کرسکتا اور اوس عورت

کو نفقہ اور گھر دینا شوہر پر واجب نہین ہے اور مبارات نہین ہوئی مگر جسوقت کہ زن و
شوہر مین سے ہر ایک ناراض اور کراہت رکہتا ہو دوسرے سے پس اوسوقت مین مبارات
کرینگے اور مراد اوس سے یہ ہے کہ عورت کے جتنے حق ہون مرد پر مثل مہر وغیرہ او نہین
شوہر کو بخشدے اور معاف کرے اسواسطے کہ وہ اسے طلاق دے اور یہ جہان چاہے ہا چلی
جائے پس مرد اس شرط پر زوجہ کو طلاق دے ایکبار درانحالیکہ عورت طاہر ہو حیض و نفاس
سے اور دو گواہ عادل موجود ہون اور خلع نہین ہوتی مگر اوسوقت مین کہ زوجہ مخالفت
اور نافرمانی کرے شوہر کی اور اطاعت مین اوسکی تقصیر کرے اور اوسکے پاس رہنے سے
کراہت رکہتی ہو اور شوہر کو مضطر کرے طلاق دینے پر اور شوہر کو چاہیے اوسوقت مین
کہ اوس سے طلب عفو کرے تمام اون حقون سے کہ شوہر کے ذمہ پر ہین اور کہے کہ اپنے پاس
سے مجھے کچھ مال دے یا روپیہ دے یا لباس یا زمین یا سواری کے لئے کوئی گھوڑا وغیرہ دے
یا اور کوئی چیز مثل اسکے طلب کرے مال و اسباب مین سے اسلئے کہ اوسکو لیکے عورت کو
طلاق دے اور خلع کرے **مترجم کہتا ہے** کہ فرق درمیان مبارات اور خلع کے
یہ ہے کہ مبارات جب ہوگی کہ آزردگی اور ناراضی شوہر اور زوجہ دونو نکی طرف سے ہو
اور خلع جب ہوگی کہ فقط زوجہ کراہت رکہتی ہو شوہر سے اور اوس سے ناراض ہو اور
یہی سبب ہے کہ مبارات مین شوہر سوای حقوق بخشوانیکے اور کچھ مال وغیرہ عورت سے
طلب نہین کرسکتا اور خلع مین ازبسکہ فقط عورت کو طلاق لینا منظور ہوتا ہے تو شوہر
کو سوای حقوق بخشوانیکے روا ہے کہ یا اور کچھ مال زوجہ سے طلب کرے اور اوسے لیکے خلع
کرے **پھر مصنف فرماتے ہین** پس جسوقت کہ زوجہ شوہر کے کہنے کو
قبول کرلے اور جو طلب کرتا ہے اوسے دے تو شوہر خلع کے دو گواہ عادل ٹھیرا کے لیئے اونکے

سامنے طلاق دے اوس حال مین کہ عورت پاک ہو حیض و نفاس سے پس اگر اس طلاق کو بلفظ
خلع واقع کرے تو وہی مسنون ہے یعنی موافق عبارت حدیث کے ہے یعنی شوہر کہے کہ
خلعتک علی کذا یا یون کہے کہ ھی مختلعۃ علی کذا اور اگر طلاق دے اوسے ساتھہ
لفظ طلاق کے تو یہ قایمقام خلع کے ہو جائیگا **مترجم کہتا ہی** کہ مصنف کے کلام کا
ظاہر یہ ہے کہ جب انت طالق یا ھی طالق کہے تو قایم مقام خلع کے ہو جائیگا
اور کچہہ احتیاج عوض کے ذکر کرنیکی نہین ہے اور شہید اول اور شہید ثانی کے کلام سے لمعہ
اور اوسکی شرح مین ظاہر ہوتا ہے کہ جسوقت ساتہہ لفظ طلاق کے عوض کا بہی بیان کرے
یعنی اسطرح سے کہے کہ انت طالق علی کذا تو احتیاج ذکر خلع کی نہوگی **پہر**
مصنف فرماتے ہین کہ اور نہین ہے مرد کے لئے رجوع کرنا اوس عورت سے
کہ جس سے خلع واقع ہوئی ہے جیسا کہ مبارات کے بعد رجوع نہین کر سکتا اور نہین ہے
رجوع اوس عورت سے کہ جسکو تین مرتبہ طلاق دیچکا ہو یعنے ایک طلاق دیکے رجوع کی اور
پہر دوسرا طلاق دیکے رجوع کی اور اوسکے بعد پہر تیسرا طلاق دیا تو اوسکے بعد رجوع نہین
کر سکتا کہ یہ تیسرا طلاق بائن ہے مگر فرق یہ ہے کہ مبارات اور خلع مین اگر مرد عورت
کی طرف رغبت کرے اور عورت بہی راضی ہو تو نیا عقد مہر جدید پر ہو سکتا ہے اور
نہین ہے حکم اسطرح پر اوس عورت کا جسکو تین طلاق دیے ہون اور دو دفع قبل
تیسرے طلاق کے رجوع کر چکا ہو اسواسطے کہ وہ عورت اوس مرد پر حلال نہوگی تیلک
کہ سوای اوسکے کسی اور سے نکاح کرے اور اوس سے طلاق لیکے پہر شوہر اول
سے عقد جدید کرے جیسا کہ حق تعالی نے قرآن مجید مین اس حکم کو بیان فرمایا ہے کہ
جو شخص کہ طلاق دے اوس زوجہ کو کہ اوس سے کبہی مباشرت نہین کی تو اوس

عورت کو عدہ دیکہنا ضرور نہین ہے اور اوسے نفقہ اور گہر دینا شوہر پر واجب نہین اور اوسے
بمجرد طلاق ہونیکے اختیار ہے جس سے چاہے عقد کرلے چاہے شوہر اول سے پہر نیا
عقد کرلے اور چاہے اور کسی سے اور جب زوجہ غیر مدخول بہا کو طلاق دے اور پہلے سے اوسکا
مہر معین کیا ہو زمان عقد مین تو شوہر کو آدہا مہر دینا واجب ہے اور نصف مہر اوسے خدا نے
معاف کیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ
وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ یعنی اگر طلاق دو تم اون عورتونکو
قبل مقاربت کے درانحالیکہ مقرر کیا ہو تمنے اونکے لئے مہر پس دو اون نصف اوسکا
کہ معین کیا ہے اونکے واسطے اور اون عورتونکے حق مین فرمایا ہے فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ
مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا یعنی پس نہین ہے واسطے تمہارے اوپر اون عورتون کے
عدہ کہ شمار کرو تم اوسکو یعنی اون عورتون کو عدہ دیکہنا لازم نہین ہے اور اگر اوس شخص
نے وقت نکاح کے مہر اوسکا معین نہین کیا تو اب طلاق کے وقت کچہہ مہر دینا واجب
نہین ہے لیکن شوہر پر لازم ہے کہ اوسکے ساتہہ کچہہ سلوک کرے موافق اپنے حال کے
پس اگر مقدور والا ہو تو اوسے ایک لباس دے ایسا کہ تین دینار اوسکی قیمت ہو
یا اوس سے زیادہ ہو یا کوئی اور چیز قایم مقام لباس کے مثل درہمون کے یا سواری
مثل اسپ و اشتر کے عطا کرے اور اگر متوسط ہو کہ نہ امیر ہو اور نہ فقیر ہو تو اوسے ایسا کپڑا دے
کہ ایک دینار اوسکی قیمت ہو یا اور کوئی چیز مانند اوسکے اور اگر فقیر ہو تو اوس سے ایک درہم
کا سلوک کرے یا کوئی انگوٹہی کہ قیمت اوسکی ایک درہم ہو اوسے دے یا اور جو مثل
اوسکے ہو یعنی فقیر ایسا ہو کہ ایک درہم کی تدبیر اوس سے ہو سکتی ہو اور جو ایسا محتاج
ہے کہ اسقدر بہی مقدور نہین رکہتا تو اوسے ایک درہم بہی دینا نہو گا اور جسوقت کہ

شوہر اپنی زوجہ کا مہر جو معین کیا ہے قبل مباشرت کے دیدیوے اور بعد اوسکے طلاق دے بغیر اسکے کہ مقاربت کبھی کی ہو تو آدہا مہر اوس سے پہیر لیگا یعنی اوسوقت مین کہ مہر قسم مال و متاع مین سے ہو اور اگر تعلیم ایک سورہ کی مہر قرار دی تہی یا زیادہ ایک سورہ سے یا کم اوس سے پس اسنے وہ سورہ تعلیم کردیا زوجہ کو اور بعد اوسکے طلاق دیا قبل مباشرت کے تو اوسے چاہیے کہ جو اجرت ہو اوس سورے کی تعلیم کی اوس زمانہ مین نصف اوس اجرت کا پہیر لیوے زوجہ سے اور جسوقت کہ کسی شخص کی زوجہ حاملہ ہو اور وہ اوسے طلاق دے تو اوسکو عدہ دیکہنا واجب ہے جبتک کہ وضع حمل ہو اور شوہر پر نفقہ اوسکا اور گہر دینا اوسے لازم ہے اگر طلاق بسبب خلع یا مبارات کے نہ دیا ہو جیسا کہ ہمنے قبل اسکے بیان کیا اور جبکہ حاملہ کو طلاق سنتی بمعنی اخص دے ایک مرتبہ تو مختار ہے رجوع کرنے مین اوسکی طرف جب تک کہ وضع حمل نہو پس جسوقت کہ وضع حمل ہو تو عورت کو اختیار ہے اور اپنے نفس کی مالک ہے اور وہ مرد مانند اجنبیون کے ہے اور جب اوسے وضع حمل ہو تو ہو سکتا ہے کہ اوسکے بعد عقد کرلے مگر جو اوس سے عقد کرے تو اوسپر واجب ہے کہ ایام نفاس مین اوس سے مباشرت نکرے تا اینکہ پاک ہو خون نفاس سے

سوالات طلاق وغیرہ

سوال ۹۵۵ ہمشیرہ و کنیز و زوجہ و مادر عمر کی زنا کراتی ہین اور عمر جانتا ہے و نان و پارچہ اونکا متعلق بعمر ہے مگر بوجہ رسوائی و خوف برادری کہانا وغیرہ اونکا موقوف نہین کرسکتا اور نہ اونکو نکال سکتا ہے اور نہ واسطے نکاح دوسرے کے کہہ سکتا ہے اور نہ زوجہ کو طلاق دلسکتا ہے و یا یہ سب امور کرنا ممکن ہین مگر کچہہ خیال نہین کرتا اور کہتا ہے کہ اونکے اعمال متعلق اونسے ہین ہمارا کہنا نہین مانتی پس صورت اخیر مین وہ دیوث قرار دیا جاویگا یا نہین اور صورت اولی مین زید پر کیا حکم نافذ ہوگا **جواب** عمر و اگر زنا زوجہ اپنی پر راضی رہے اور با وجود امکان منع اور حفظ کے

منع اور حفظ نکرے تو مصداق دیوث ہوگا اور کنیز اپنی کو اگر محفوظ حرام سے نرکھیگا باوجود قدرت
بر حفاظت جب بھی گنہگار ہوگا اور باقی زنان اقربا کی ممانعت پر اگر قادر ہوا ور شرائط وجوب
نہی عن المنکر پائے جائیں اور ترک ممانعت نہ کرے جب بھی عاصی ہوگا اور بہ نسبت زوجہ کے
اس صورت مین طلاق دینا عمر پر علی الاحوط لازم ہے ہوالعالم **سوال ۹۵۶** زید نے اپنی
منکوحہ کو طلاق شرعی دیا اور چاہتا ہے کہ اندر عدہ و یا بعد پھر اوس سے مباشرت کرے
اور طلاق دینے سے منفعل ہے زید کو مقاربت جائز ہوگی یا نہ **جواب** اگر طلاق رجعی ہے تو
اثنای عدہ مین بدون عقد اوس سے رجوع کرکے زوجہ بنا سکتا ہے اور اگر رجعی نہین ہے تو
صیغہ نکاح و یا متعہ از سر نو واقع کرے بشرطیکہ کوئی مانع شرعی نہ پایا جاتا ہو مثل اسکے کہ وہ
طلاق ثالث ہووے اور مانند اوسکے ہوالعالم **سوال ۹۵۷** علماے دین و مفتیان شرع
متین اس بارہ مین کیا فرماتے ہین کہ زید نے وقت روانگی بیت اللہ شریف کے اپنی منکوحہ
کو ہمراہ لیجانا چاہا اوسنے انکار کیا تب زید نے اوسکو طلاق دیا پھر تین سال کے بعد جب
زید واپس آیا بلا عقد زن مذکورہ سے جماع کیا اور اولاد پیدا ہوئی پس وہ اولاد حرامی ہے یا حلالی
جواب صورت مرقومہ مین ہرگاہ زید نے طلاق معتبر شرعی دیا تھا اور بعد ازان نکاح یا متعہ
اوس سے ثانیًا نہ کیا اور وطی کی اوس سے باوجود علم عدم جواز وطی کے تو اولاد حلال زادہ
نہوگی ہوالعالم **سوال ۹۵۸** زن منکوحہ کسی طور پر شوہر اپنے سے اختیار مطلق ہونیکا حاصل
کرسکتی ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اختیار طلاق بدست زوج ہے اور زوجہ بدون
رضاء زوج طلاق نہین لے سکتی ہوالعالم **سوال ۹۵۹** کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے لڑائی کی اور بہت خفا ہوا اور کہا کہ مینے تجھکو طلاق دیا
اور تو میری ماں بہن کے برابر ہے پس اوس عورت نے ایک دوسرے شخص کے ساتھ متعہ کیا

اور چندے اوسکے پاس رہے جب لوگون نے کہا کہ تمہارا طلاق درست نہین ہے جب تک
موافق شرع کے مولوی صاحب کے یہان جاکر طلاق اپنے شوہر سے لو اور حکم اوسکو دوسری
عورت اوس شخص کو جسنے درمیان مین متعہ کیا تہا اوسکو پہونچ سکتی ہے یا نہ **جواب**
صحت طلاق دینے مرد شیعہ مین استماع عادلین صیغۂ طلاق کو شرط ہے پس اگر استماع عادلین
طلاق مین نہین ہوا تو طلاق صحیح نہوگا اور متعہ اوس عورت سے کسیکو جائز نہین اور اگر
اوس عورت سے کوئی عدم صحت طلاق مین وطی کریگا تو وہ عورت اوسپر حرام موبد ہوگی اور
اوسپر وہ عورت کبہی حلال نہوگی ہو العالم **سوال** ۹۶ کتاب مین لکہا ہے کہ مثلاً کسی شخص نے
اپنی زوجہ کو طلاق دی اور اندر ایام عدہ کے پہر زوجہ سے رجوع کرے بغیر جاری کرنے صیغہ کے
اوسی نکاح اول سے تو اگر طلاق رجعی ہو تو عدہ مین شوہر بغیر نکاح رجوع کرسکتا ہے تو یہ مسئلہ
سمجہہ مین نہین آتا مفصل فرمائیے کہ کونسا طلاق ہے کہ شوہر زوجہ سے پہر رجوع کرسکتا ہے
جواب طلاق کی دو قسمین ہین ایک بائن اور دوسرے رجعی طلاق بائن کی چہہ قسمین
ہین طلاق زن نابالغہ اور طلاق غیر مدخول بہا اور طلاق زن یائسہ یعنی جسکو بسبب کبر سن
کے حیض موقوف ہوجاوے اور طلاق تیسرا بعد اسکے کہ دو مرتبہ طلاق دیکر رجوع کرچکا ہو اور
طلاق اوس عورت کا کہ جس سے خلع کی ہو اور طلاق اوسکا جس سے مبارات کی ہو اور
پس ان چہہ طلاقون کے سوا جو طلاق ہے وہ رجعی ہے یعنی قبل انقضای عدہ شوہر
اوسکو اپنی زوجہ بنا سکتا ہے بدون عقد جدید اگرچہ وہ عورت راضی بہی نہو ہو العالم
سوال ۹۷ کیا ارشاد ہے اس مسئلہ مین علمای دین حقہ کا ایک شخص ابتدا سے نامرد ہے
اور روز نکاح سے اوسنے اپنی عورت سے جماع نہین کیا پس منکوحہ اسکی بے طلاق اسکے
وقت ظاہر ہوجانے حال اسکے دربارہ نکاح و متعہ کرلینے کے خود مختار ہے یا طلاق دینے پر

بعد عدہ کے مختار ہوگی اور درصورت بے طلاق مختار ہونیکے وہ عورت پوشیدہ کسی سے متعہ
کرسکتی ہے یا نہ اور درصورت نکاح کرلینیکے وغیر اسکے بعوض خدمت کرنے اسکے نان ونفقہ
یا صرف کہانا لے تو جائز ہے یا نہین یا سب کے سامنے علانیہ نامرد سے جدا ہوئی اور پہر اوس سے
کچہہ غرض نرکہی **جواب** صورت مرقومہ مین بے طلاق زوج کے نکاح اوس عورت کو
کسی سے جائز نہوگا ہان اگر زوج طلاق ندے اور عورت حاکم شرع سے رجوع کرے حاکم شرع
زوج کو ایک سال کی مہلت دیگا واسطے علاج کے پس اگر بعد ایک سال کے وطی پر کسی زن
کے قادر ہو تو زوجہ کو فسخ مین اختیار نہوگا اور اگر زوج وطی پر عورت کے قادر نہوا تو زوجہ کو
فسخ نکاح جائز ہوگا اور بعد فسخ نکاح اور مرد سے نکاح جائز ہوگا اور غیر مدخول بہا کا عدہ نہین
ہے ہوالعالم **سوال ۹۶۲** کیا فرماتے ہین علماے دین اس صورت مین کہ مثلاً زبیدہ نے
زید سے باقرار مہر ﷲ کے نکاح کیا اور بعد ایک سال کے ایک لڑکا بطن اوسکے سے پیدا
ہوا اور بعد ایک سال کے طفل مذکور نے قضا کیا بعدہ میان زید وزبیدہ کے صورت مفارقت
پیدا ہوئی اور زید نے نکاح دوسرا کیا اوس سے لڑکیان پیدا ہوئین اور موجود ہین اب
زبیدہ بعد گزرنے مدت قریب بارہ برس کے زید سے خواستگار طلاق ہوئی لہذا شرعاً طلاق
اوسکا کسطور پر واجب ہے بینوا توجروا **جواب** اختیار طلاق بدست شوہر ہے اگر شوہر
برضاے خود منکوحہ مذکورہ کو طلاق بہ نہج شرعی دے تو جائز ہے اور طلاق بوجہ شرعی صحیح
ہوگا ہوالعالم **سوال ۹۶۳** اگر مومن زوجہ سنیہ کو کہے کہ تجہکو طلاق دیا مینے روبروزنان یا مردان
غیر عادل کے اور مذہب سنیہ مین اس صورت سے طلاق واقع ہوتا ہے تو وہ مطلقہ ہوئی
یا نہ اور اگر وہ عورت کسی سے عقد کرے اور شوہر اوسکا مانع نہو تو کیا حکم ہے بینوا توجروا
جواب صورت مرقومہ مین طلاق صحیح نہوگا اور عقد اوس عورت کا دوسرے مرد سے بعد

ایسے طلاق کے باطل ہے ہوالعالم **سوال ۹۶۴** کیا فرماتے ہین علماے دین ہبین اس مسئلہ
مین مثلاً زید نے حالت علالت مزاج اور کمال ضعف وناتوانی اور پریشانی حواس مین اور
خوف بعض اشخاص سے بخواہش محرکان چند واقربا زوجہ اپنی کو طلاق بجبر واکراہ دی تو آیا
وہ طلاق صحیح ہوگا یا نہ **جواب** جو طلاق کہ بجبر واکراہ واقع ہو صحیح نہین ہے اور مجبور وہ ہے
کہ مضطر و بے اختیار ہو اور اگر اختیار باقی تہا ولکن روبروی دو گواہ عادل طلاق نہین دیا
یا بعض شروط صحت طلاق علاوہ اوسپر متحقق نہوئی تو بہی طلاق صحیح نہوگا ہوالعالم
سوال ۹۶۵ اور یہی حالت مذکور مین بعد انکار زیاد طلاق مین ایک شخص کو بلفظ اختیار کہے
ہو آیا یہ لفظ اختیار واسطے اوس شخص کے بیچ مختاری عام صورت مذکورہ مین مفید ہوگا یا نہ بینوا
توجروا **جواب** جسوقت تک کہ صیغہ طلاق بہ نہج شرعی روبروی عادلین کے باتحقق
شرائط باقیہ واقع نہو تو طلاق صحیح نہوگا جبکہ شوہر شیعہ ہو ہوالعالم **سوال ۹۶۶** کیا فرماتے ہین
علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ مثلاً زید شوہر ہندہ نے بحالت غصہ
بہ غیبت زوجہ بمقابلہ دو کسان ہندہ زوجہ منکوحہ اپنی کو کہے کہ بجاے مان وبہن ہماری کے
ہے پس اس صورت مین ہندہ زوجیت زید مین باقی رہتی ہے یا نہین اور شرعاً نسبت
اوسکے کیا حکم ہے **جواب** اگر غصہ مین بے فہم وشعور نہو گیا تہا اور گواہ دونون شخص
عادل تہے اور زوجہ حیض ونفاس سے پاک تہی اور باقی شروط صحت طلاق بہی پائے
گئے تہے تو احوط یہ ہے کہ بدون کفارہ ظہار کے زوجہ سے رجوع نہ کرے اور اگر وہ شرطین
نہین پائی گئین تو زوجہ حلال ہے اور کچہ کفارہ نہین ہوالعالم **سوال ۹۶۷** کیا فرماتے
ہین علماے دین اس مسئلہ مین مثلاً پدر ہندہ نے زید شوہر ہندہ سے کہا کہ تم زوجہ اپنی کو
کہو کہ مجہسے کچہ واسطہ نہین اور ہندہ کو زید بوجہ نزاع لفظی وتوفر غصہ مین کہے کہ مجہسے کچہ

واسطہ وسر وکار نہین پس اس صورت مین ہندہ زن مطلقہ تصور کیجاویگی یا زوجیت مین رہیگی
اور حسب شریعت طلاق وقوع مین آگیا کیا ارشاد ہے بتصریح بیان فرمائیے **جواب**
صورت مرقومہ مین اگر شوہر مومن ہے پس طلاق کا حکم نہوگا اور وہ عورت زوجیت مین اپنے
شوہر کے باقی رہیگی ہوالعالم **سوال** ۹۶۸ کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان شرع متین
ادام اللہ افضالہم اندرین مسائل کہ زید نے زوجہ منکوحہ مسماۃ ہندہ صاحب ولد اپنے کو
طلاق دے بدون صیغہ طلاق وگواہ عادلین کے ہندہ کو مفارقت کرنا اور طلاق لینا منظور
نہین ہے ولد مذکور کا سن نو ۹ برس کا ہے نان ونفقہ اوس نابالغ کا زمہ زید کے ہے
یا ہندہ کے اور ہندہ مہر معاف نہ کرتی تھی زید نے بجبر معاف کرالیا ہندہ نے بخوف
جان اپنی کے اوسکے جبر سے مہر معاف کردیا پس یہ طلاق عندالشرع صحیح ہے یا نہ
اور ہندہ طلب مہر کرسکتی ہے یا نہ **جواب** زید جب تک معافی مہر بخوشی ورضا زوجہ
ثابت نہ کرے زوجہ مہر کا دعولی کرسکتی ہے اگرچہ طلاق صحیح نہو ہوالعالم **سوال** ۹۶۹
اگر کسی شخص کی منکوحہ کے اطوار ایسے قبیح ہون کہ سبب طلاق دیے مرد کے عدالتمین فرق آتا ہے اور وہان پر عادلین
عادلین میسر نہون تو کیونکر طلاق دیے یا دو گواہ کہانسے لاوے اگر عربی زبان سے واقف نہو تو کیونکر صیغہ طلاق پڑہے اور جو سر دست
یکمشت مہر نہ ادا کرسکے تو ماہواری مقرر کرکے ادا کرسکتا ہے یا نہ **جواب** صورت
مرقومہ مین وہ شخص جاسکے اوس شہر مین کہ جہان عادلین ممکن ہون اگر جانا وہان ممکن ہو
والا اوس شہر کے مردم مین سے کسی مومن کو وکیل کرے تاکہ وہ وکیل روبرو عادلین
طلاق واقع کرے اور مہر یکمشت نہ دیسکے تو بتدریج دینا ہوسکتا ہے ہوالعالم
سوال ۹۷۰ ماتولکم مدظلکم اگر زید بحالت طیش وغضب مین اپنی زوجہ کو طلاق دے بغیر ادائے
مہر اور جو طیش اوسکا کم ہو پہر اوس سے راضی وخوشنود ہو پس وہ طلاق قبل اداے

دین مہر درست ہے یا نہ اور طلاق مین شرط ادای مہر ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** منجملہ شروط صحت طلاق دینے مرد شیعہ کیہ ہے کہ روبروی عادلین طلاق واقع ہو اور یہ بہی اوس جملہ سے ہے کہ عقل اوسکی بسبب غلبہ غضب وغیرہ مختل نہوئی ہو پس اگر سب شرائط نہ پائے گئے تو طلاق باطل ہوا اور صحت طلاق مین ادای مہر شرط نہین ہے ہو العالم **سوال ۹۷۱** کون کون سے عیب مرد مین ہونے چاہیین کہ جس سے عورت بلا طلاق کے عقد سے باہر ہوجاوے بینوا توجروا **جواب** منجملہ عیوب مذکورہ جنون شوہر اور عنین ہونا ہے لیکن جبکہ شرائط معتبرہ متحقق ہونگے تو فسخ کا اختیار زوجہ کو حاصل ہوگا اور تفصیل موقوف ہے کتب فقہیہ پر ہو العالم **سوال ۹۷۲** کون کونسی باتون سے عورت بلا طلاق کے نکاح سے باہر ہوسکتی ہے **جواب** زن منکوحہ دائمہ کو جب فسخ کا اختیار ہو شرعاً اور فسخ عقد کرے تو عقد اوسکا باطل ہوجائیگا اور بعضے صورتہای رضاع مین کہ جو بعد عقد واقع ہوتے ہین عقد باطل ہوجاتا ہے اور تفصیل ان مسائل کی کتب فقہیہ سے دریافت کرنی چاہیے ہو العالم **سوال ۹۷۳** بندیل کہنڈ مین ایسا دستور ہے کہ جب مابین زن و شوہر کے کسی جہت سے نااتفاقی ہو تو جو حکم طلاق کے ہین بموجب اوسکے عمل نہین کرتے بخلاف اوسکے یا تو کوتوالی مین رپٹ کرتے ہین یا دو چار آدمیونکو فراہم کرکے ایسا کہتے ہین کہ طرفین مین سے اب کسیکو کچہہ واسطہ نہوگا ایسی عورات سے بعد مرور عدہ کے متعہ و نکاح درست ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** بدون طلاق معتبر شرعی زنان مذکورہ سے عقد کرنا دوسرے شخص کو جائز نہین ہو العالم **سوال ۹۷۴** ما قولکم مد ظلکم اندرین مسئلہ کہ مثلاً مسماۃ ہندہ نے حالت غصہ مین اپنے شوہر سے کہا کہ مین تیری سوتیلی مان ہون پس اس کلام کے کہنے سے ہندہ مذکورہ پر کفارہ دینا لازم ہے یا نہ **جواب** کلام مذکور کہ اوس عورت نے کہا کچہہ اسکا اعتبار نہین اور اوسکے کلام کی طرف اعتنا نہ کیجائیگی ہو العالم ✤

سوال ۹۷۵ کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ بعد طلاق کے اگر عورت کے حمل ثابت
ہو تو طلاق جائز ہوگا یا نہین اور اگر ہے تو نان و نفقہ تا وضع حمل شوہر پر واجب ہے یا نہین
اور رضاعت طفل کیونکر ہو اور دوسرا شخص اوس عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہین جواب
درصورت تحقق حمل طلاق دینا صحیح ہے اور تا زمان حمل شوہر پر نان و نفقہ دینا لازم ہے اور بعد
ازانکہ لڑکا زندہ پیدا ہوا رضاع اوسکا باپ پر اگرچہ باجرت ہو تو بھی واجب ہوگا اور قبل وضع
حمل عقد کرنا دوسرے شخص کو اوس عورت سے جائز نہین ہوالعالم سوال ۹۷۶ کیا فرماتے
ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ ہندہ اپنے شوہر کو موافق اوسکے طلب روپیہ مختار اپنے
سے دلوا دیا کرتی تھی اور مختار ہندہ وقت روپیہ دینے کے ایک سند بھی شوہر ہندہ سے لکھوا
لیا کرتا تھا اور یہ مضمون بھی اوسمین بغیر اطلاع شوہر ہندہ طرفسے ہندہ کے لکھدیا کرتا تھا کہ روپیہ
جو مین دیتی ہون تو منجملہ مبالغ خلع ہے اور شوہر ہندہ بسبب ناوانستگی صرف بیان پر
اوسکے کہ یہ رسید مبالغ ہے مہر بھی اپنی کر دیا کرتا تھا جب وہ روپیہ زر خطیر ہو گیا پس اگر
ہندہ چاہے کہ عوض ہین اس روپیہ کے اپنے شوہر سے خلع حسب تحریر لیوے تو لیسکتی
ہے یا نہین اور اگر شوہر انکار کرے تو موافق تحریر کے جبر بھی اپنے شوہر پر کر سکتی ہے یا
نہین جواب صورت مذکورہ مین خلع واقع نہوگی اور شوہر پر بابت خلع کے جبر
نہین ہو سکتا ہوالعالم سوال ۹۷۷ اگر بدون اجازت شوہر زوجہ گھر باپ کے چلی جاوے
اور پھر نہ آوے بوقت طلبی شوہر وہ نکاح مین رہی یا نرہی اور مستحق مہر بھی ہے یا نہین
بینوا توجروا جواب زوجہ منکوحہ صورت مذکورہ مین زوجیت سے خارج نہوگی بسبب
چلے جانیکے خانہ پدر مین اور نہ اس جہت سے اوسکے مہر مین کچھہ کمی ہوگی البتہ اگر نافرمان
ہو نفقہ ساقط ہوگا ہوالعالم +

مولانا بندہ حسین صاحب دام ظلکم

سوال ۹۷۸ کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ وہ امور کہ جنمین شاہد عادل ہونا ضرور ہے پس اگر شہادت اس قسم کی ممکن ہی نہو تو وہ فعل کس طرح ہو سکتا ہے **جواب** جسمین حضور عادلین شرط ہے مثل طلاق وغیرہ کے وہ بے اس شرط کے واقع نہین ہو سکتی ہو العالم

فصل چہارم در مسائل رضاعت مشتمل بر فوائد عدیدہ وغیرہ

سوال ۹۷۹ ایک عورت نے اپنے نواسے حقیقی کو رضاعت کاملہ کیا بنت اوس عورت کی حبالہ نکاح سے اپنے شوہر کے باہر ہوگی یا نہین اور قربت اوسکو اپنے شوہر سے جائز ہے یا نہین اور رضاعت کاملہ باعث فسخ عقد کلی ہوتی ہے یا نہین اور اس صورت مین طلاق کی بہی ضرورت رہی یا نہین اور لفظ طلاق بطور مذہب ہر شخص کے درست ہوگا جیسا کہ صیغہ نکاح بطور ہر مذہب کے صحیح اور درست ہوتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین ہرگاہ شرائط رضاعت متحقق ہوئے تو دختر مرضعہ اپنے شوہر پر حرام ہوگی اور صحبت داری اوسکو شوہر سے جائز نہین ہے عقد باطل ہوا اور طلاق کی حاجت نہین ہو العالم سوال ۹۸۰ ایک سُنی نے اپنی زوجہ کو بطور مذہب اپنے طلاق دیا اور قبل طلاق اوسکی مادر زوجہ نے اوس سنی کے نواسہ حقیقی اپنے کو رضاعت کاملہ بہی کیا تہا اب کوئی شخص مومن اوس عورت سے متعہ خواہ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہین **جواب** صورت مرقومہ مین ہرگاہ شرائط رضاعت متحقق ہوئے تو زوجہ اوس شخص کی اوس پر حرام ہوگی اور بعد انقضاے زمان عدہ وہ عورت کسی مومن سے عقد کر سکتی ہے و ہو العالم سوال ۹۸۱ کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین

کہ مسمیان بکر و عمر برادر عینی ہین اور عمر کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے مگر زوجہ بکر نے عمر کے پسر کو دودہ پلایا ہے پس اس صورت مین نکاح بکر کے پسر کا ساتہہ دختر عمر کے ہو سکتا ہے ویا نہ **جواب** صورت مرقومہ مین اگر شرائط رضاعت متحقق ہوئے تو نکاح نکرنا چاہیے ہو العالم

سوال ۹۸۲ ما قولکم دراین مسئلہ کہ رمضان علی شاہ و امام علی شاہ دونون برادر حقیقی ہین اور اون دونو نکے ایک ایک بیٹا یعنی رمضان علیشاہ کے اکبر علی اور دوسرے امام علی شاہ کے برکت علی پسر ہوئے زوجہ رمضان علی شاہ یعنی والدہ اکبر علی نے برکت علی پسر امام علی شاہ کو بلا اطلاع زوج کے دودہ پلادیا بعدہ اکبر علی پسر رمضان علی شاہ مرگیا اوسکے بعد ایک دختر رمضان علیشاہ کے پیدا ہوئی اب شادی اوس دختر کی ہمراہ برکت علی پسر امام علی شاہ کے جائز ہے یا نہین **جواب** اس صورت مین باوجود تحقق شروط رضاعت کے نکاح دختر مذکورہ ساتہہ برکت علی کے جائز نہین ہو العالم

سوال ۹۸۳ کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ ایک عورت نے زید کو دودہ پلایا دران حالیکہ بچہ تھا اور اوسی عورت نے بعد دس سال کے جبکہ زید دس سال کا تھا ایک لڑکی کو دودہ پلایا اور بعد جوان ہونیکے اوس لڑکی کے زید کی شادی اوسی لڑکی سے حالت لاعلمی مین ہوئی اور بعد چندے جبکہ اون دونون سے دو تین اولادین ہو چکین اس امر سے آگاہی ہوئی کہ ایک ہی عورت کا دونون نے مختلف دودہ پیا ہے اس حالت موجودہ مین موافق شرع کے اون دونون کو کیا کرنا چاہیے اور نکاح زید کا اوس لڑکی سے صحیح ہے یا نہین اور اولاد اونکی حلالی ہے یا حرامی اور واضح ہو کہ ان دونون نے دس دس خواہ پندرہ پندرہ روز تک دودہ پیا ہے بینوا توجروا **جواب** در صورت مرقومہ اگر شروط رضاعت بہ نسبت دونون رضیع کے متحقق ہوئے ہین تو نکاح زید کا اوس عورت سے

باطل ہوا اور وہ لڑکی وقت علم سے زید پر حرام ہو گی لیکن ازبسکہ وطی شبہ تھی لہذا اولاد حرامزادہ نہو گی ہو العالم **سوال ۹۸۴** اگر کسی عورت کو بعد ولادت کے ایک مدت گزری اور دودھ اوسکا خشک ہوا ہو پس شیر اوسکا محبت سے کسی طفل کے جوش کرے اور شیر اوسکو دے رضاعت متحقق ہو گی یا نہ **جواب** احوط یہ ہے کہ صورت مذکورہ مین رضاع کو ناشر یعنی قایم کرنیوالا حرمت کا جانے بعد تحقق شرائط باقیہ ہو العالم **سوال ۹۸۵** اگر دایہ ہر ایک کو باشتراک ایک مدت کے لڑکے کو دودھ دیوے رضاعت متحقق ہوتی ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** جسوقت دایہ ہر ایک رضیع کو ایک روز و شب برابر شیر دے یا دس ۱۰ مرتبہ علی التواتر بنا بر قول احوط پس نشر حرمت مین تامل نہین ہے اور اگر ایسا اتفاق کبھی نہین ہوا پس ہر گاہ باختیار اہل خبرت معتمدین لقین باطن حاصل ہو کہ شیر دایہ سے نمو ہی لحم و مضبوطی عظم ہوا تو احوط حکم بہ نشر حرمت ہے ہو العالم **سوال ۹۸۶** کیا فرماتے ہین علماے دین بیچ اس مسئلہ کے کہ زید دو عورت رکھتا ہے اول زوجہ منکوحہ دوم زوجہ ممتوعہ اور بطن زوجہ اول سے ایک دختر زید کے تھی اور اوس لڑکی سے ایک لڑکی یعنی نواسی زید کے پیدا ہوئی اور ضرورت پلانے شیر نواسی زید کو ہے اور ایک بیٹا زید کا زوجہ ثانیہ سے متولد ہوا حسب اجازت زید زوجہ ممتوعہ نواسی زید کو شیر پسپر دے یا نہ جو کچھ کہ حکم ہو ارشاد فرمایا جاوے **جواب** مادر رضیع جیسا کہ بسبب دودھ دینے مادر حقیقی اوسکے کسکے نواسہ اپنے کو اوپر شوہر کے حرام ہوتی ہے اسی طرح بسبب ارضاع زوجہ جد فاسد ہی عقد اوسکا فاسد ہو گا ہو العالم **سوال ۹۸۷** جو مسئلہ نمبر ۲۵۵ دوسو پچپن مندرجہ اخبار مورخہ سترہوین صفر ۱۲۹۰ھ ہجری مین جواب تحریر فرمایا ہے کہ باوجود تحقق شروط رضاعت کے عوام کو معلوم نہین ہے اسلئے مکرر گزارش ہے کہ صرف ایک دفعہ

یا دو دفعہ بحالت لاعلمی اور جہالیت مسئلہ کے والدہ زید متوفی نے عمر کو بلا اطلاع شوہر دودھ پلایا
اور شروط رضاعت پندرہ مرتبہ یا ایکدن اور رات پے در پے بلا فاصلہ دودھ پلانا درج ہے
اور بہ نسبت عمرو کے ایسا اتفاق دودھ پینے کا نہیں ہوا اسواسطے اب ہمشیرہ زید متوفی کا
نکاح ساتھ عمرو کے جائز ہے یا نہیں اور شروط رضاعت کے بھی اگر حسب مندرجہ بالا
درست ہوں یا نہوں بمفصل ارشاد ہو کیونکہ اگر آئندہ اون دونوں بھائی کے اولاد ہو
تو اوسکے واسطے کیا حکم ہے **جواب** ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بلکہ نو مرتبہ بھی اگر پلایا ہو تو
حکم حرمت نہوگا ہاں اگر دس مرتبہ پلاوے تو علی الاحوط حکم حرمت ہوگا اور اسی طرح اگر
ایک رات و دن بلا شرکت پلاوے اور سوای اسکے اور چند شروط حرمت ہیں کہ کتب
فقہیہ میں مفصلاً مرقوم ہیں پس صورت مرقومہ میں نکاح ہمشیرہ زید کا ساتھ عمرو کے ہوسکتا
ہے اگر اور کوئی مانع شرعی نہ پایا گیا ہو ہو العالم **سوال** کیا ارشاد ہے اس صورت میں
کہ بخشی بیگم کی ایک بیٹی مسماۃ حسینی بیگم کی شادی مسمی مردان علی کے ساتھ ہوئی
اور اونہیں دنوں میں بخشی بیگم کو بھی حمل رہا چھ مہینہ کا حمل ساقط ہوا اور حسینی بیگم کو بعد
عقد حمل رہا دو بچے توام پیدا ہوے ایک کا نام ابو الحسن اور دوسری لڑکی اوسکا نام رقیہ
ابو الحسن کو حسینی بیگم نے دودھ پلایا اور رقیہ کو بخشی بیگم نے کہ اوسکے وضع حمل کو قریب دو مہینے
گزرے تھے کامل دو برس تک دودھ پلایا پس اب مردان علی پر اوسکی زوجہ حرام ہے
یا حلال اور پھر حسینی بیگم کو حمل رہا اوس سے اسمعیل نام ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی
وہ لڑکا اور لڑکی حلال زادے ہیں یا نہیں اور اب مردان علی کو کیا کرنا چاہیے یعنے حاجت
طلاق ہے یا نہیں اور مہر مردان علی پر عائد ہوا یا نہیں اور اسمعیل اور اوسکی بہن جو بعد
رضاعت رقیہ کے تولد ہوئی ہیں یا ایسے بچوں سے نسبت کرنا بلا کراہت جائز ہے یا نہیں

یعنی نسب اونکا محفوظ ہے یا نہین اور اگر خدانخواستہ مرجاے تو متروکات اوسکے علی السویہ
ابوالحسن ورقیہ وا سمعیل اور اوسکی بہن پر تقسیم ہونگے یا نہین اور احتیاطاً اسمین حسینی برات
ذمہ یقینی ابوالحسن کی ہوجائے کیا ہے یعنی اسمعیل وغیرہ سے متروکات وحقوق کا عفو
چاہے یا یہ کہ اوسکو بیدخل کرنا بلا دغدغہ جائز ہے اور مردان علی اور حسینی بیگم کیا کرین یعنے
بلا طلاق نکاح فسخ ہوا اور آئندہ کو مقاربت سے توبہ اور عنابت کرین یا طلاق کی حاجت
ہوگی جواب مسئلہ مین احتیاط کا لفظ رقم کیا جائے تو یہ بہی لکہا جائے کہ احتیاط وجوبی
ہے یا استحبابی بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین حسینی بیگم مسطورہ اپنے شوہر
مردان علی پر حرام موبد ہوگئی اور عقد اوسکا منفسخ ہوگیا حاجت طلاق کی نہین ہے
اور بطلان عقد ہوا اوس ہنگام سے کہ جب رضاعت باشرائط متحقق ہوئی درمیان
نانی اور نواسے کے پس ابوالحسن اور رقیہ بلا تردد حلال زادہ اور وارث والدین ہونگے
اور اسمعیل اور اوسکی بہن کا حکم یہ ہے کہ مردان علی نے اگر باوجود علم بحرمت دیدہ ودانستہ
زوجہ مذکورہ سے حرام کاری کی تو اسمعیل و بہن اوسکی حلال زادہ نہونگے اور وراثت
مردان علی سے محروم ہونگے اور حسینی بیگم بہی اگر باوجود علم بحرمت کے راضی ہوئے تو اوسکے وارث
بہی وہ دونون نہونگے اور اگر مردان علی اور حسینی بیگم دونون حرمت سے جاہل تہے تو
اسمعیل اور اوسکی بہن حلال زادہ اور والدین کے وارث مثل ابوالحسن ورقیہ کے ہونگے
اور اگر والدین مین سے ایک جاہل حرمت تہا اور دوسرا عالم تو جاہل کی وارث اولاد مذکورہ
ہوگی نہ عالم کی اور بہر صورت اہل برادری کو نسبت وعقد کرنا اپنے اقربا کا ساتہہ اسمعیل
اور اوسکی بہن کے جائز ہے اگر کوئی مانع شرعی نہو ہو العالم **سوال ۹۸۹** کیا ارشاد ہے اس
مسئلہ مین جبکہ عورت نے کہ پوتے کو دودہ پلایا ہو اوس سے عقد ومتعہ جائز ومباح ہے

یا نہین **جواب** جائز ہے ہوالعالم **سئوال** ۹۹ ہندہ نے محمود کو دودہ پلایا اور رقیہ کو بہی پلایا پس شادی محمود کے ساتہہ دختر رقیہ کی ہوسکتی ہے یا نہین اور درمیان رقیہ و محمود رضاعت کامل واقع ہوئی ہے اور اسی طور پر بہ نسبت خویش و خسر خیال فرمایا جاوے اور جواب ہر دو صورت کا ارقام فرمائیے **جواب** صورت مذکورہ مین نکاح میان محمود و دختر رقیہ جائز نہین اور صورت اخیرہ کی تفصیل لکہی جائے تو جواب اوسکا بہی لکہا جائے گا ہوالعالم **سئوال** ۹۹ ہندہ کے لڑکا متولد ہوا اور شیر اوسکے نہین ہوا یا اس قدر ہوا کہ جس سے پرورش طفل ممکن ہو نہین ہے مگر ہندہ نے پرورش طفل شیر گاؤ و بز سے کی اور اتفاقاً پرورش فضہ بہی کہ وہ بطن دیگر سے ہے اوسے شیر گاؤ بز سے کہ جس سے پرورش طفل ہندہ ہوئی ہے ہوئی اس صورت مین عقد درمیان پسر ہندہ اور فضہ کے ہوسکتا ہی و یا نہین بینوا توجروا **جواب** شیر گاؤ و یا بز پینا دو لڑکون کا مانع مناکحت سے درمیان اونکے نہین ہے ہوالعالم **سئوال** ۹۹۲ کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ عمرو بکر ہر دو برادر حقیقی ہین اور عمر کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے اور بکر کے ایک بیٹا ہے مگر زوجہ بکر نے عمر کے پسر کو دودہ پلایا ہے لیکن اوس پسر کو اس دودہ سے بالیدگی نہین ہوئی ہے پس اس صورت مین نکاح پسر بکر کا ساتہہ دختر عمر کے ہوسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگرچہ بالیدگی نہین ہوئی لیکن اگر دس امرتبہ بہی پلایا ہو تو احوط یہ ہے کہ اجتناب کرین بشرطیکہ سب شرائط رضاعت کے متحقق ہوئے ہون ہوالعالم **سئوال** ۹۹۳ ہندہ کے چار لڑکے ہین اپنے ایک لڑکے مسمی زید کا دودہ بکر کو پلایا اور بکر کو اوس دودہ سے بالیدگی ہوئی اور بکر کے ایک بہن علیحدہ ہے پس اس صورت مین نکاح بہائی زید کا ساتہہ بہن بکر کے

ہوسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** مسئلہ اختلافی ہے اور احوط اجتناب ہے ہو العالم

سوال ۹۹۴ ولید و ہندہ حقیقی بہن بہائی ہین ولید کی دختر کا نام حفصہ ہے اور ہندہ نے ایک

مرتبہ اوس لڑکی کو اپنا دودہ پلایا حفصہ کی عمر ایک سال سے کم نہ تھی اب بعد ممات ہندہ چاہتی

ہے کہ اپنے پسر مسمے عبد اللہ کی حفصہ کے ساتہہ شادی کرے پس یہ نکاح درست ہے یا نہ

بروی نص حدیث ارشاد فرمائیے **جواب** صورت مرقومہ مین اگر ہندہ نے دو ایک مرتبہ

سے زیادہ دودہ نہ پلایا تو عقد مذکور ہوسکتا ہے ہو العالم **سوال** ۹۹۵ ما قولکم اس مسئلہ مین

کہ اگر زید از روی مساس پستان زن ممتوعہ یا غیر ہونہہ مین اپنے رکہے اور کسی وقت دودہ

حالت مساس مین حلق مین اوسکے چلا جاوے یا نہ جاوے تو اس بارہ مین حکم شرع شریف

کیا ہے **جواب** اس حرکت رضیعانہ سے زوجہ شوہر پر حرام نہوگی لیکن اگر شیر کو عمداً بلع

کیا تو گنہگار ہوگا ہو العالم **سوال** ۹۹۶ اگر کوئی شخص عمداً شیر منکوحہ اپنی کا پیے تو وہ زن اوسپر

حلال ہے یا حرام بینوا توجروا **جواب** اگر یہ شخص بالغ عاقل ہے تو گنہگار ہوگا لیکن

زوجہ حرام نہوگی ہو العالم **سوال** ۹۹۷ وارثان طفل کو شیر پلوانا لڑکے کو اوس عورت سے

جو بے اذن شوہر کے دودہ پلاوے جائز ہے یا نہین اور وہ شیر بحق طفل حرام ہوگا یا حلال

بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر کوئی ضرورت شرعیہ نہین ہے تو مرضعہ گنہگار

ہوگی بلا تردد اور والدین طفل کا گنہگار ہونا بہی احتمال قوی رکہتا ہے ہو العالم **سوال** ۹۹۸

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ زید اور بکر دونون برادر حقیقی عینی ہین زید کے

تین پسر اور بکر کے تین دختر ہین اور زید کے منجہلے لڑکے نے بکر کی زوجہ کا دودہ پیا اور

حسب شرائط شرعیہ زید کے عینی پسر اور بکر کی منجہلی دختر مین رضاعت صادق آئی پس زید

کے بڑے پسر اور بکر کی بڑی دختر یا زید کے چہوٹے پسر اور بکر کی چہوٹی دختر یا زید کے بڑے

پسر اور بکر کی چھوٹی دختر سے نکاح جائز ہے یا نہین **جواب** مناکحت میان برادران پسر رضیع زید و خواہران دختر رضیعہ بکر علی الظاہر جائز ہے ہو العالم **سوال ۹۹۹** زنان یہود و نصرانیہ و ہنود و دیگر زنان مشرکین کا دودہ اہل اسلام و مومن کے لڑکون کو پلوانا جائز ہے اور شیر اونکا طاہر ہے یا نجس بینوا توجروا **جواب** اونکے شیر کی نجاست مین کچہ تردد نہین اور اطفال کا باز رکہنا اوس سے معا امکن احوط ہے ہو العالم **سوال** دودہ پلانا زنان مسلمہ کو کفار کے لڑکون کو جائز ہے یا نہ **جواب** جبتک کوئی ضرورت شرعیہ نہو تو اجتناب اوس سے اولی ہے ہو العالم **سوال ۱۰۰۱** ہندہ نے رقیہ کو تا دو سال شیر دیا اور ایک بار زید کو شیر پلایا پس عقد زید کا دختر رقیہ سے ہوگا و یا نہ بینوا توجروا **جواب** ایک مرتبہ شیر پلانے سے حرمت نہوگی پس نکاح مذکور جائز ہوگا ہو العالم **سوال** زید کے ایک لڑکا زوجہ منکوحہ سے ہے اور اوسکی مدخولہ نے قضا کیا اور اب زید ہندہ کو اپنے تصرف مین بے نکاح و متعہ رکہتا ہے اور وہ عورت فاحشہ ہے اور اوس سے ایک لڑکی متولد ہوئی کہ جسکا الحاق جانب غیر زن کے بہی ہوسکتا ہے کیونکہ وہ صرف زید پر بند نہ تہی خلاصہ یہ کہ ہندہ نے ایک اور لڑکی کو دودہ پلایا پس عقد اوس دختر کا ہمراہ پسر زید جو زن منکوحہ سے ہے ہوگا و یا نہ **جواب** اگر زید نے ہندہ سے زنا کی تہی اور بسبب زنا شیر حاصل ہوا تو وہ باعث حرمت نہوگا پس وہ رضیعہ ہندہ کہ جو شکم ہندہ سے اور نطفہ زید سے نہین ہے عقد اوسکا ساتہ پسر منکوحہ زید کے صحیح ہوگا ہو العالم *

مسئلہ دستخطی افقہ الفقہا مولا جناب سید بندہ حسین صاحب مدظلہ

سوال قبلہ ایمان و کعبہ ایقان دام برکاتکم۔ کمترین سید حسن بادای تسلیم دست عقیدت کو محسود دیدہ بیضا کرکے عرض کرتا ہے کہ بمناکحت پسر خود مسمی سید محمد با دختر خواہر خود بسبب

وقوع رضاعت خدشہ عظیم بندہ کو واقع ہوا ہے اعنی زن مسماۃ فضہ کے ایک شوہر سے گیارہ
لڑکے پیدا ہوئے اور وقت ولادت فرزند دوم سید آل حسین شوہر خواہر بندہ کو چھہ پاس آدہ سینے
دودہ پلایا وہنگام تولید فرزند یازدہم مرضعہ مذکورہ نے نور عینیم سید محمد کو دو سال تک دودہ
دیا مگر قید نوبت دودہ دینے مرضعہ مسطورہ کی سید آل حسین کو یاد نہین ہے اور دودہ دینا فضہ
کا دونون رضیع کو علی الاتصال واقع ہوا مرضعہ دیگر نے بہی دودہ پلایا پس تزویج ان دونون
رضیع یعنے سید محمد نور چشم کی رضیعہ دختر سید آل حسین موصوف سے شرعًا روا ہے یا نہ امیدوار تزئین
دستخط ہدایت آئین ذیل عرضداشت ہذا مین رکہتا ہے جلد تر جواب باصواب سے سرفراز وممتاز
فرمائیے کہ رفع انتشار خدشہ ہو **جواب** ہرگاہ مرضعہ نے ایک شبانہ روز یا دس مرتبہ
علی الاحوط یا پندرہ مرتبہ اوس حد تک کہ نبت لحم وشد عظم اوس سے ہو دونون رضیع کو دودہ
پلایا اور وہ دودہ ایک شوہر سے حاصل ہوا ہو تو منا کحت میان احدہما دختر دیگر سے جائز
نہوگی اور صورت اختلال شرائط مین سبب حرمت نہوگا اور ایسی ہی صورت شک حصول
شرائط مین لاکن مراعات احتیاط اس صورت مین مہما امکن لازم ہے ہو العالم۔

سوالات دستخطی جناب آغا احمد صاحب بہبہانی مرحوم و مغفور

سئوال پسر زید نے ایام رضاعت مین دودہ دادی اپنی کا پیا پس وہ پسر برادر رضاعی
پدر وعمہ وچچا اپنے کا ہوا اس صورت مین دختر عم وعمہ پسر مذکور پر حلال ہے اور نکاح
اوسکا درست ہے یا نہ **جواب** بسم اللہ والحمد للہ۔ شیر جس کسیکا عم وعمہ سے کہ پیا ہے
باجمیع شرائط رضاع پس دختران عم وعمہ اوس پر حرام ہین ولاکن عم وعمہ کہ دودہ اونکا نہین پیا
ہے پس احوط ترک نکاح دختر انسے اونکے ہے بلکہ حرمت بعید نہین بلنیوا توجروا **سئوال** شرط
رضاعت کتنے شیر اور کتنی مدت مین پائی جاتی ہے **جواب** بسم اللہ والحمد للہ ظاہرا

دس مرتبہ دودہ پلانے سے رضاعت متحقق ہوتی ہے یا یہ کہ ایک شبانہ روز دودہ پیے بطور
عادت اطفال اور صورت مدد مین بہی طور عادت معتبر ہے کہ خود پیے اور خود چہوڑے ہو العالم
سئوال ایک شخص نے ایک لڑکی خورد سال خرید کی اور عورت نے اوسکی ایام رضاعت
مین مدرضاعت تک اوسکو دودہ اپنا پلایا تو وہ لڑکی اوس شخص پر حلال ہے یا حرام بینوا
توجروا **جواب** حرام ہے ہو العالم **سئوال** اگر غیر ایام رضاعت مین کوئی عورت
دختر یا لونڈی کو دودہ اپنا پلا وے تو وہ لڑکی و یا لونڈی شوہر سے اوس عورت کے یا
کسی لڑکے سے کہ دودہ اوسنے اوسی عورت کا ایام رضاعت مین پیا ہو تزویج ہو سکتا ہے
یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر طفل دو برس سے متجاوز ہوا ہو اور اس حال مین
دودہ کسی عورت کا پیے تو رضاع اور احکام اوسکے متحقق نہونگے کیونکہ شرط ہے کہ دودہ
پینا ایام رضاع یعنے حولین مین ہو اجماعاً ہو العالم **سئوال** حقوق مرضعہ او پر اوسکے
کہ اوسنے اوسکا دودہ پیا ہو کیا ہے ارشاد ہو **جواب** اگر فیما در ہے حق شرعی واجب
نہین رکہتی و لاکن مہما امکن مراعات اوسکی اولی اور بہتر ہے ہو العالم

از جدول مشرف علیخان

سئوال مد فطام طفل کسقدر ہے کہ اس مدت تک دودہ پلانا طفل کو پستان مادر سے
جائز ہے **جواب** حولین کاملین یعنے دو سال کامل و زیادتی ایک و دو ماہ مین مضائقہ
نہین ہے ہو العالم

تتمہ مسائل متفرقہ

سئوال اوس عورت سے کہ جسکا شوہر دیوانہ ہے ایک شخص نے وطی کیا پس اس
صورت سے کے زنا محصنہ ہوا یا فعل حرام **جواب** اس صورت مین بہی عورت او پر

اوسکے حرام ہوگی اور وطی ساتھہ اوسکے وطی بزن شوہردار ہوگی هو العالم **سئوال**
کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ اگر عورت بیوہ بہ نیت ثواب فقط انگلیون
کی پورون کو مہندی سے سرخ کرے تو جائز ہے یا نہین **جواب** اگر عدہ وفات مین
نہو تو جائز ہے هو العالم **سئوال** ۲ ہم بستری ساتھہ منکوحہ کے واجب ہے یا نہ اور اگر واجب ہے
ہر روز یا بعد چند روز اور درصورت واجب بوجہ عذرات دنیاوی سے یا بوجہ عذر کرنے زن منکوحہ
کے ناغہ کرنا جائز ہے یا نہ **جواب** چوتھی شبکو ہمراہ منکوحہ دائمی بنا بر مشہور سونا لازم ہے اور بعذر
وموانع شرعی ترک اوسکا جائز ہے اور وطی کرنا اوس سے بیچ مدت چار ماہ کے ایک مرتبہ بنا بر
مشہور واجب ہے هو العالم **سئوال** ۳ زن بیوہ کو اندر عدہ یا بعد پارچہ سرخ رنگ اور زیور جو کہ
داخل زینت ہے پہننا و سرمہ لگانا جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** عورت کو اثناے
عدہ بوفات شوہر مین ترک ہر قسم زینت کا لازم ہے نہ بعد انقضاے عدہ مذکورہ هو العالم
سئوال ۴ ایک شخص نے زناے محصنہ کیا اب شوہر مزنیہا فوت ہوا یا طلاق دیا پہر اوس
زانی نے اوس عورت سے وطی کیا بیچ اس صورت دوسری کے زناے محصنہ ہوا یا
فعل حرام بینوا توجروا **جواب** عورت اوس مرد پر حرام ہوگی بیچ سب حال کے اور
وطی اوس سے بحکم زنا اور حرام ہے هو العالم **سئوال** ۵ زوجہ کو درس کتاب دینا جائز ہے
یا نہ جس عورت کو خود پڑہاوے اوس سے نکاح درست ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب**
عورت کو درس کتاب دینی دینا کہ موجب فساد نہو جائز ہے اور عورت درس دادہ خود سے نکاح
جائز ہے هو العالم **سئوال** ۶ کیا فرماتے ہین اس مسئلہ مین کہ شوہر ہندہ غریب او محتاج
نان شبینہ ہے اور والدین ہندہ امیر وخوش ہین اور کہتے ہین کہ جسطرح ہمارے لڑکے
ہمارے یہان رہتے ہین اوسیطرح شوہر زوجہ اپنی کو مثل ہمارے اطفال کے رکہے تو اس صورت

مین کیا حکم ہے کہ موافق حیثیت اپنی کے شوہر ہندہ کے ساتھ ہندہ کے سلوک کریگا یا زیادہ
جواب صورت مرقومہ مین شوہر موافق اپنی استطاعت اور حیثیت کے زوجہ کو
نفقہ دے اور جس مکان مین مناسب سمجھے وہان ساکن کرے اور ہندہ اطاعت
کرے اور والدین زوجہ کو ممانعت نہین ہوسکتی لیکن بعد توانگری اور مالدار ہونے شوہر کے
کے زوجہ دعوی کر سکتی ہے بقیہ نفقہ خود بنا بر لیاقت حیثیت زوجہ موافق عادت عرف اہل
بلد بہ نسبت امثال زن مذکورہ کے ہوالعالم **سوال** ۱۰ کیا فرماتے ہین علماے دین
اس مسئلہ مین کہ اگر زوج و زوجہ حالت دین اسلام و نیکوکاری مین فوت ہون اور فضل
باری تعالی سے دونون کو بہشت برین مین جگہہ ملے تو بروز قیامت زوجہ پھر اپنے
زوج دنیاوی کو ملیگی یا نہین بینوا بینوا توجروا **جواب** ظاہر املیگی اگر شوہر راضی ہوگا
اوسکے لینے پر ہوالعالم **سوال** ۱۱ زن منکوحہ اور کنیز شرعی ہمخوابہ کا مرتبہ برابر و مساوی
سمجھنا چاہیے اور صحبت و نشست و برخاست یکسان رکھنا لازم ہے و یا حسب درجہ
موافق شرع کم و بیش بینوا توجروا **جواب** حقوق منکوحہ حرہ زیادہ ہین بہ نسبت کنیز
موطوبہ کے ہوالعالم **سوال** ۹ کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین
اس مسئلہ مین اول یہ کہ اگر ایک مرتبہ ساتھ زن منکوحہ خواہ ممتوعہ اپنی کے مقاربت
کرے اور پھر اوسی وقت بلا غسل خواہ تیمم پھر مقاربت کیا چاہے تو جائز ہے یا کہ نہین
بینوا توجروا **جواب** جائز ہے بکراہت مگر بعد وضو کے ظاہرا کراہت زائل ہوگی ہوالعالم
سوال زید زنان فواحش و بازاری کو واسطے فعل بد کرنے اپنے خدمتگاران
و غلام سے طلب کرتا ہے اس صورت مین وہ نوکر اور غلام کہ محکوم بحکم آقا ہین کیا
کرین اور وہ بوجہ تابعداری جو اس حکم آقا کو بجا لاتے ہین ماخوذ عند اللہ و عند الرسول

ہونگے ویا نہ **جواب** اگر اوس عورت سے آقا کو نکاح یا متعہ کرنا ممکن ہے یا طلب کرنا واسطے کسی امر مشروع کے جائز ہے تو ملازم مذکور گنہگار نہوگا ہو العالم **سوال** ۱۰۲۱ سابق اس سے ایک سوال مین سائل اس طور سے سوال کرتا ہے کہ زید واسطے کرنے فعل بد یعنے زنا کے زنان فواحش کو اپنے نوکرون غلامون سے طلب کرتا ہے اور وہ چونکہ محکوم بحکم آقا ہین اور خصوص غلام کیا کرین اور چونکہ وہ تابعدار ہین پاس سبب بہی مجبور ہین پس گنہگار ہونگے ویا نہ اسکے جواب مین ارشاد ہوا کہ اگر واسطے کسی امر مشروع مثل کرنے نکاح یا متعہ کے اگر زید بلاتا ہے تو ملازم گنہگار نہوگا جناب من سوال سے یہ امر ظاہر ہے کہ وہ واسطے کار بد کے بلاتا ہے پس ایسی حالت مین بہ نسبت غلام و ملازم کے کیا حکم ہے بینوا توجروا **جواب** مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ زبان سے نہ کہے کہ مین زنا کرنیکو بلاتا ہون تو کیونکر غلام کو معلوم ہوگا کہ وہ خواہ مخواہ زنا کریگا بلکہ باوجود کہنے کے بہی احتمال خلف وعدہ ہے ہان اگر وہ عورت ہو کہ جس سے عقد اوسے جائز نہین مانند اسکے کہ زوجہ کسیکی ہوا اور نوکر کو بقرائن معلوم ہوجائے کہ زنا وغیرہ کے لئے بلاتا ہے تو نہ بلاوے اور نوکری ترک کرے اور غلام اس بارہ مین اوسکی اطاعت تا بمقدور خود نہ کرے اور جبکہ مجبور و مضطر ہوگا تو معاف کیا جائیگا ہو العالم **سوال** ۱۰۲۲ زن منکوحہ و ممتوعہ کے حقوق مین کیا فرق ہے مثلا زید کے ایک زوجہ منکوحہ شریف صحیح النسب ہے و ایک عورت مسلمان رذیل قوم مثل جولاہن وغیرہ متعہ مین ہے تو کہانا و کپڑا و جمیع چیزون کو برابر دینا چاہیے ویا باعث رذیل قومی موافق حیثیت اوسکے کہانا و کپڑا اوسکو دیوے و دونون کے پاس یک یک رات کی باری مقرر کرکے جانا چاہیے ویا جب کبہی دل چاہے تو زن ممتوعہ پاس جاوے بینوا توجروا **جواب** زن متمتع بہا یعنے جس عورت سے متعہ کیا ہے اگر صیغہ متعہ مین

کوئی شرط نہین کی تو نفقہ دینا یعنے روٹی کپڑا دینا اوسے اور اوسکے پاس شب کو رہنا شوہر
پر واجب نہین ہے اور بسبب متعہ کے توارث بھی نہوگا یعنی اگر اثنای متعہ مین زوجین
مین سے کوئی مرجائے جو زندہ رہیگا وہ اوس میت کا وارث نہوگا خواہ وہ عورت
شریف ہو خواہ غیر شریف ہو ہو العالم سوال ۱۲۳ کیا ارشاد ہے آپ کا کہ شوہر زن سنیہ کو
تاکید شیعہ ہوجانیکی نہ کرنیسے اور بجا آوری احکام شرع روزہ و نماز وغیرہ و نیز تاکید
پردہ نشینی کی نہ کرنے سے اور اوسکی رضا کے موافق بے پردہ پھرنے دینے سے گنہگار
ہوگا یا نہین اور کسقدر کا حکم ہے آیا اگر کہنا نہ مانے تو طلاق دے یا کیا کرے اور مسطورہ
بالا کی تاکید کا کسقدر حکم ہے شوہر کو جواب شیعہ ہونیکے بارے مین تفہیم اور وعظ
و نصیحت کرے اوقات مختلفہ مین اور بابت ارتکاب منہیات کی ممانعت شدیدہ کرے اور
جو امور مستلزم فعل نامشروع ہین اونسے اوسکو باز رکھے اور جسقدر اس شخص سے ممکن ہو
اوسکے باز رکھنے مین کوتاہی نہ کرے لیکن وہ امور مستلزم طلاق نہین ہین بلکہ طلاق
مین مرد کو اختیار ہے ہو العالم سوال ۱۲۴ کیا ارشاد ہوتا ہے کہ زوجہ طریقہ شوہر کے مطابق
عمل نہ کرے باوجود تاکید کے طریقۂ خلاف کا برتاو رکھے تو ایسی صورت مین کیا کرنا چاہیے
اور کس طریقے سے اوسکو براہ راست لایا جاوے اور اگر وہ بالکل منحرف ہو تو نزدیکی ہوگی
یا نہین بینوا توجروا جواب اگر اسلام زوجہ مین فرق نہین آیا تو مقاربت اوس سے
شوہر کو جائز ہے اور تفہیم و نصیحت اوسکو دربارہ اطاعت شوہر کرنی چاہیے ہو العالم
سوال ۱۲۵ علمای دین کیا فرماتے ہین اس مسئلہ مین عمرو نے اپنی زوجہ کو ساتھ بکر کے
فعل بد کرتے دیکھا اور زانی کو یا دونون کو مار ڈالا ایسی حالت مین عمرو گنہگار ہوگا و یا
مارنا بہتر تھا بینوا توجروا جواب بنا بر قول ایک جماعت علما کے قتل کرنے مین زانی کے

وہ شخص گنہگار نہوگا بلکہ قبل زوجہ مین بھی گناہ نہین اگر مجبور رہونا عورت کا ظاہر نہو ہو العالم

سوالات دستخطی جناب آغا احمد صاحب بھبہانی مرحوم مغفور

سوال ۱۲۶ اگر کوئی شخص محرمات شرعیہ سے زنا کرے باوجود اسکے کہ جاہل مسئلہ نہو تو سزا اوسکی کیا ہے بینوا توجروا **جواب** حد شرعی اوسپر جاری کرین ہو العالم **سوال** ۱۲۷ زوجہ اگر صحبت شوہر کو ترک و موقوف کرے اور اطاعت حکم اوسکے کی نہ کرے اور آگے شوہر کے نہ جاوے تو واسطے ایسی زوجہ کے دنیا و عقبیٰ مین کیا حکم ہے بینوا توجروا **جواب** دنیا مین مستحق نفقہ و کسوت نہین ہے اور اگر حاکم شرع مقتدر ہے تو اوسکو تادیب کرے اور آخرت مین معذب ہوتی ہے اگر نہ توبہ کرے اور شوہر کو راضی کرے ہو العالم **سوال** ۱۲۸ جو شخص کہ صحبت زوجہ کو بے قصور موقوف و ترک کرے حق مین اوسکے دنیا و آخرت مین کیا حکم ہے بینوا توجروا **جواب** دنیا مین اگر حاکم شرع مقتدر ہے تو اوسکو تادیب کرے اور آخرت مین وہ معذب ہوگا ورنہ توبہ کرے اور رضامندی زوجہ کو حاصل کرے ہو العالم **سوال** ۱۲۹ زن کافرہ سے کہ بے شوہر ہو جماع کرنا بدون نکاح جائز ہے یا نہ **جواب** جبوقت تک کہ مسلمان نہو اور صیغہ نکاح نہ پڑھا جاوے تو وطی اوس سے حرام ہے ہو العالم—

سوال ۱۳۰ اگر ایک عورت سے دو مرد زنا کرین گنہگار یا یکدیگر ہوتے ہین یا حق اللہ مخفی ہے **جواب** اگر عورت شوہر شرعی نہین رکھتی ہے تو حق اللہ ہے ہو العالم—

بیان حقوق زن و شوا از کتاب مستطاب اعمال الصالحین

جان تو کہ بیچ حدیث صحیح کے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک عورت خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کیا ہے حق شوہر کا اوپر عورت کے حضرت نے فرمایا کہ عورت اطاعت اپنے شوہر کی

کرے اور نافرمانی اوسکی نہ کرے اور اپنے شوہر کے گھر سے بے رخصت شوہر فقیر کو کوئی چیز
نہ دے اور بے اجازت اوسکی روزہ سنتی نہ رکھے اور جسوقت کہ مرد ارادہ مجامعت کا کرے
تو وہ انکار نہ کرے اگرچہ بالائی پالان شتر ہو اور خانہ شوہر سے بے اجازت شوہر باہر نجاوے
اور اگر چلی جاوے بدون اجازت شوہر کے تو ملائکہ آسمان اور زمین اور ملائکہ غضب اور ملائکہ
رحمت سب اوسپر لعنت کرتے ہین جب تک کہ پھر گھر مین نہ آوے اوس عورت نے عرض
کی یا رسول اللہ حق کسکا مرد پر زیادہ ہے حضرت نے فرمایا کہ حق باپ کا اوسنے عرض کی عورت
پر کسکا حق بہت ہے حضرت نے فرمایا حق شوہر کا اوس عورت نے عرض کی میرا حق شوہر پر اتنا
نہین ہے جتنا کہ اوسکا مجھپر ہے حضرت نے فرمایا کہ سو مین ایک حصہ تیرا حق ہے یعنے
مرد کا ایک کم سو درجہ تجھپر حق ہے اور تیرا ایک درجہ یہ سنکے اوس عورت نے کہا کہ مین قسم
کہاتی ہون اوس خدا کی کہ جسنے آپکو ساتھ حق کے بھیجا ہے کہ مین ہرگز شادی نکرونگی
اور شوہر نہ کرونگی اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور اوسنے سوال کیا حق شوہر سے حضرت نے
فرمایا کہ حق شوہر کا بیان سے زیادہ ہے کہان تک بیان ہو مگر از جملہ حقوق شوہر سے یہ ہے
کہ روزہ سنت بدون اجازت شوہر کے نرکھے اور بے اجازت گھر سے باہر نہ جاوے اور
اپنے تئین بہت سا خوشبو شوہر کے واسطے رکھے اور بہت اچھے کپڑے پہنے اور اپنے
تئین بہت سا بناوے اور آراستہ رکھے اور ہر صبح وشام شوہر کے سامنے جاوے کہ اگر
شوہر ارادہ جماع کا کرے تو یہ انکار نہ کرے اور دوسری حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ کوئی چیز
بے اجازت شوہر کے عورت کسیکو نہ دے اور اگر دیدیوے تو گناہ اوسکا عورت کے واسطے
ہے اور ثواب اوسکا شوہر کے واسطے اور کوئی رات شوہر کو خشمناک نہ رکھے عورت نے کہا

اگرچہ شوہر ظلم بہی کرتا ہووے حضرت نے فرمایا کہ ہان شوہر کو ناراض نہ کرے اگرچہ وہ ظلم بہی کرے
اور حضرت صادق علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک رات اپنے شوہر کو ناراض نرکہے اسلیئے کہ جو عورت
ناراضی شوہر مین شب کو بسر کرے نماز اوس عورت کی قبول نہوگی جبتک کہ اوسکا شوہر اوس سے
راضی نہووے اور جو عورت کہ خوشبو غیر مرد کے لیئے لگاوے تو نماز اوسکی قبول نہوگی جب
تک کہ اوس خوشبو کو پانی سے دہوکے دور نکرے اور حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین کہ کوئی
عمل نیک اونکا آسمان پر نہین جاتا ایک غلام گریختہ اور دوسری وہ عورت کہ جسکا شوہر ناراض
ہو اور تیسرے وہ شخص کہ جو جامہ اور لباس کو از راہ تکبر اور نخوت کے اوٹہا کے چلے اور بیچ
احادیث معتبرہ کے وارد ہے کہ جہاد مردان کا یہ ہے کہ جان اور مال اپنا راہ خدا مین صرف
کرین یہانتک کہ مارے جاوین اور جہاد عورتون کا یہ ہے کہ شوہر کے رنج دینے اور ایذا
دینے اور دوسرا نکاح کرنے پر صبر کرین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ اگر حکم کرتا مین کسیکو کہ سوای خدا کے اور کو سجدہ کرے تو البتہ حکم کرتا مین کہ عورتین اپنے
شوہرون کو سجدہ کرین اور حضرت نے فرمایا کہ جب عورت کہ جسکا شوہر واسطے مجامعت
کے طلب کرے اور وہ عورت جانے مین اسقدر تاخیر اور دیر کرے کہ مرد سو جاوے تو
ملائکہ اوس عورت پر لعنت کرتے ہین جبتک کہ اوسکا شوہر بیدار ہو اور بیچ حدیث صحیح کے
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے کہے کہ مینے ہرگز
تجہسے نیکی نہین دیکہی تو اوس عورت کے اعمال سابقہ سب حبط ہوجاتے ہین اور بیچ
اکثر احادیث معتبرہ کے وارد ہوا ہے کہ حق عورت کا مرد پر یہ ہے کہ مرد اپنی عورت کو سیر
کرے اور اوسکے بدن کو کپڑا دیوے اور اگر کوئی بدی عورت سے واقع ہو تو مرد اوسکو بخشدے
اور معاف کرے اور ترش رو نہو اور ایک دن بیچ تیل لگانے کو دے اور تیسرے روز گوشت

کہانیکو دے اور چہلے مہینے حنا وغیرہ کا رنگ دیوے اور سال مین چار جوڑے بناوے دو جاڑے کے لئے اور دو گرمی کے واسطے اور جو میوے کہ لوگ کہاتے ہین اوسکو بہی کہلاوے اور عید کے دنونمین اور دنون سے زیادہ اوسکو اچہا کہلاوے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عیال مرد کے قیدی اوسکے ہین پس محبوب ترین نزدیک خدا کے وہ شخص ہے کہ جو زیادہ احسان کرے اپنے اسیرون کے ساتہہ اور بیچ حدیث معتبر کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عورتون کے تئین غرفہ اور بالاخانہ پر جگہہ رہنے کو نہ دو اور لکہنا نہ سکہلاؤ اور سورۂ یوسف اور اوسکے معنے نہ بتلاؤ اور چرخہ زنی ان کو سکہلاؤ اور سورۂ نور انکو تعلیم کرو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے منع فرمایا عورتونکو گہوڑون پر چڑہنے سے اور فرمایا کہ اگر نیک بات کا بہی عورت حکم کرے تو اوسکو نہ مانو ایسا نہو کہ اوسکی جرأت بڑہے اور تمہین وہ پہر برے کام کا حکم کرے اور پناہ خدا سے مانگو بد عورت سے اور نیک عورت سے بہی حذر مین رہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنا کوئی راز عورت سے نہ کہو اور اگر یہ عزیزون کے حق مین کچہہ کہین تو اسمین انکا کہنا نہ مانو اور حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ مرد کہ جو اپنے کامون کو عورتونکی تدبیر پر رکہدے وہ ملعون ہے اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ارادہ جنگ کا کرتے تہے تو اپنی عورتون سے مشورہ فرماتے تہے جو کچہہ کہ عورتین مشورہ دیتی تہین حضرت اوسکے خلاف بجالاتے تہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو کوئی کہ اطاعت عورت اپنی کی کرے تو خداوند ہے منہہ اوسکو جہنم مین ڈالیگا عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کونسی اطاعت مین یہ حال ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ عورت اپنے مرد سے رخصت طلب کرے سیر کرنیکو اور حمام مین جانیکو اور شادی مین جانے کو اور عیدگاہ مین جانے کو

اور لڑائی مین جانے کو اور کپڑے باریک کہ جسمین رنگ جلد کا معلوم ہووے باہر جانیکو مانگے اور اوسکا شوہر ان امرون مین اطاعت اوسکی کرے تو خدا ایسے مرد کو اوندہے منہہ جہنم مین ڈالتا ہے اور منجملہ حقوق عورت سے اوپر مرد کے یہ ہے کہ چوتہے مہینے ایک مرتبہ اپنی عورت سے جماع کرے کہ یہ واجب ہے اگر حاضر ہو اور سفر مین نہو اور کوئی عذر بہی طرفین سے نہو اور اگر کئی عورتین رکہتا ہو تو ہر شب ایک عورت کے پاس سووے اور کنیز اور ممتوعہ کے پاس سونا واجب نہین ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر کنیز رکہتا ہووے تو یا خود اوسکی دفع خواہش کرے یا ساتہہ کسیکے نکاح اوس کنیز کا کردیوے اسواسطے کہ بیچ بعض اخبار کے وارد ہوا ہے کہ اگر وہ کنیز مرتکب زنا کی ہوگی تو گناہ اوسکا اوپر مالک کے ہے اور مشہور میان علما کے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص زن منکوحہ رکہتا ہو اور دوسرا نکاح زن باکرہ کے ساتہہ کرے تو سات شبین مخصوص منکوحۂ باکرہ کی ہین یعنے سات شبین اوسکے پاس سووے اور اگر غیر باکرہ ہو تو تین شبین ہ

بیان آداب زفاف و مجامعت

جان تو کہ زفاف کرنا قمر در عقرب اور تحت الشعاع مین مکروہ ہے چنانچہ امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جماع کرے اپنی عورت سے بیچ تحت الشعاع کے پس چاہیے کہ اسقاط حمل کو اپنے نزدیک سمجھے رہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جماع نکرو بیچ اول ماہ اور وسط اور آخر ماہ کے کہ جو حمل اندنون مین رہتا ہے تو وہ گر جاتا ہے اور اگر نہ گرا تو لڑکا دیوانہ یا مبتلا بعارضہ صرع ہوگا آیا نہین دیکہتا ہے تو کہ جسے عارضہ صرع کا ہوتا ہے الیسی سبب سے ہوتا ہے کہ یا اول ماہ یا درمیان ماہ یا آخر ماہ مین جماع واقع ہوا ہے اور حالت حیض مین جماع کرنا نہایت منع ہے چنانچہ پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جماع کرے اپنی عورت کے ساتھہ بیچ حیض کے پس جو
لڑکا کہ اوس حمل سے پیدا ہوگا مبتلا عارضہ خورہ اور پیسی مین ہوگا پس ملامت اور الزام نہ دے
مگر اپنے نفس کو کہ کیون ایسی حرکت کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دشمن اہلبیت
نہین ہے مگر وہ شخص کہ ولد الزنا ہووے یا مان اوسکی ایام حیض مین حاملہ ہوئی ہووے
اور اکثر احادیث معتبرہ مین منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب
کوئی چاہے کہ اپنی عورت سے نزدیکی کرے تو بطرز مرغون کے نہ کرے بلکہ اول صحبت و
اختلاط اور خوشطبعی کرے اور اوسکے بعد مقاربت کرے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
منقول ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ قسم کہاتا ہون مین بحق اوس خدا کے کہ جان میری
اوسکے قبضہ قدرت مین ہے کہ اگر کوئی شخص عورت سے اوس ہر کان مین جماع کرے کہ جہان
لوگ جاگتے ہون کہ وہ دیکہین یا باتونکی آواز یا سانس کی آواز سنین پس اگر حمل رہجاوے تو جو لڑکا کہ
پیدا ہوگا رستگار نہوگا اور زناکار ہوگا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا صحبت
کو بعد احتلام کے اور اگر محتلم بدون غسل کے مقاربت کرے اور اوس سے اگر لڑکا پیدا
ہوگا تو وہ دیوانہ ہوگا پس ملامت نہ کرے مگر اپنے تئین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
حضرت امیر کو وصیت فرمائی کہ یا علی جماع نہ کر بیچ اول ماہ اور وسط ماہ اور آخر ماہ کے کہ
باعث دیوانگی اور خورہ اور خبط دماغ اوس عورت کا اور لڑکون کا ہے یا علی مقاربت
نہ کر وبعد پیشین کے کہ اگر لڑکا ہوگا تو بہنگا ہوگا یا علی وقت جماع بات نہ کر وکہ اگر فرزند ہوگا
تو گونگا ہوگا اور نگاہ نہ کرے کوئی طرف فرج کے وقت جماع کے اور اگر نظر کریگا تو لڑکا
اندہا ہوگا یا علی بنظر شہوت خیال اور عورت کا وقت جماع نہ کرو واسطے کہ اگر فرزند
پیدا ہوگا تو مخنث یا دیوانہ ہوگا یا علی جماع نہ کرو اپنی عورت کے ساتہہ گہر در دمال ہووین کہ

مرد اپنے واسطے اور عورت اپنے واسطے رکھے اور دونون ایک رومال پر اکتفا نہ کرین کہ آغاز
دشمنی اور انجام جدائی ہے یا علی استادہ جماع نہ کرو کہ افعال خرون سے ہے اور اگر فرزند پیدا
ہوگا تو مانند گدہونکے فرش خواب پر بول کریگا یا علی شب عید فطر مین جماع نکرو کہ اگر فرزند متولد
ہوگا تو اہل شر سے ہوگا یا علی شب عید قربان کو جماع نہ کرو کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو چھہ انگلیان
یا چار انگلیان ہاتھہ مین ہونگی یا علی نیچے درخت میوہ دار کے جماع نہ کرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا
تو جلاد اور کشندہ مردم یا رئیس و سرگروہ ظلمہ ہوگا یا علی سامنے آفتاب کے جماع نہ کرو مگر پردہ
دال کے اسواسطے کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو وہ لڑکا ہمیشہ بدحالی اور پریشانی مین گرفتار
رہیگا یہانتک کہ مر جائے یا علی درمیان اذان اور اقامت کے مقاربت نہ کرو کہ اگر فرزند پیدا
ہوگا خونریزی پر راغب ہوگا یا علی زن حاملہ سے بے وضو جماع نہ کرو کہ اگر بے وضو جماع
کروگے تو جو لڑکا اوس سے پیدا ہوگا وہ بخیل اور کوردل ہوگا یا علی شب جمعہ شعبان مین
جماع نہ کرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شوم ہوگا اور اوسکے منہہ پر نشان سیاہی کا ہوگا یا علی آخر روز
ماہ شعبان مین جماع نہ کرو کہ اگر فرزند پیدا ہوگا عشار و یاور ظالمون کا ہوگا اور بہت سے
آدمی اوسکے ہاتھہ سے ہلاک ہونگے یا علی اوٹھے پر جماع نہ کرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا منافق
اور ریاکار اور صاحب بدعت ہوگا یا علی جب سفر کے لئے جاؤ تو اوس رات کو جماع
نہ کرو کہ اوس رات کو اگر جماع کروگے اور اوس سے لڑکا پیدا ہوگا تو وہ لڑکا مال کو ناحق صرف
کریگا اور اسراف کرنے والے برادر شیاطین کے ہین اور اگر تین منزل کا سفر ہو تو اتنے
سفر مین جماع نہ کرو کہ لڑکا یاور ظالمون کا ہوگا یا علی شب دوشنبہ کو جماع کرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا
تو وہ حافظ قرآن اور راضی بہ قسمت خدا ہوگا یا علی اگر جماع کرو تم شب سہ شنبہ کو تو جو لڑکا
کہ اوس حمل سے پیدا ہوگا تو بعد از سعادت اسلام اوسکو شرف شہادت حاصل ہوگا اور

دل اوسکا رحیم اور دہن اوسکا خوشبو اور ہاتھہ اوسکا جوانمرد اور زبان اوسکی غیبت اور بہتان
سے پاک اور بری ہو گی یا علی اگر جماع کرو تم شب پنجشنبہ کو تو جو لڑکا کہ پیدا ہو گا حاکم ہو گا حکام
شرع سے یا عالم ہو گا اور اگر پنجشنبہ کو دوپہر کے وقت جماع عورت سے کرے تو اوس لڑکے
کے نزدیک شیطان نہین آتا جب تک کہ وہ پیر ہو اور حقتعالی اوسکو سلامتی دنیا اور دین
روزی کریگا یا علی اگر مقاربت کرو تم شب جمعہ کو فرزند پیدا ہو گا دانایان مشہور سے ہو گا
اور اگر جماع کرو تم شب جمعہ کو بعد از نماز خفتن امید ہے کہ وہ فرزند ابدال سے ہو گا یا علی اول
ساعت شب مین جماع نہ کرو کہ اگر فرزند پیدا ہو تو خوف ہے کہ ساحر اور جادوگر ہووے
اور دنیا کو آخرت پر اختیار کرے یا علی اس وصیت کو مجھسے سیکھو جسطرح کہ مینے جبرئیل سے
سیکھا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر چاہے کہ شیطان شریک جماع نہو تو بوقت جماع کے کہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ الصلوٰة
والسلام سے منقول ہے کہ جو کوئی ارادہ مقاربت کا کرے تو اوسوقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيَ الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِيْ پس اگر لڑکا
پیدا ہو گا تو شیطان ہرگز اوسکو ضرر نہ پہونچائیگا۔

باب دوازدہم در مسائل رسومات عرف و احکام نامحرمان و حدود شرع مشتمل بر سہ فصل

فصل اول در مسائل رسومات شادی و دیگر رسومات وغیرہ

سوال ۱۰۳ اگر برادری مین تقریب شادی ہو اور وہان غنا وغیرہ امور منہیہ ہو وہان وجہ کو

بهیجنا یا مانع نہ آنا کیسا ہے اور اگر وہ برغبت نہ سُنے بلکہ اوس دالان مین یا اوس گهر مین کہ
یہ منہیات ہو نہ بیٹہے مگر آواز وہان آتی ہو تو کیا حکم ہے اور مانع آنے مین خدشات رنج
وغیرہ کا خیال ہے بینوا توجروا **جواب** جو امور شرعًا ناجائز ہین اونسے باز رہنا اور باز
رکہنا بحکم نہی عن المنکرات باوجود تحقق شرائط کے واجب ہے پس باز رکہنا نوجہ کا ایسی
صحبت سے اور جہانتک آواز غنا آتی ہو لازم ہے ہو العالم **سوال ۳۲** ما قولکم مد ظلکم اکثر بدعات
جو ہنگام تولد و شادی وغیرہ خلاف شرع ہوتے ہین اگر اونسے اس وجہ اور اندیشہ سے
مانع نہ آوے کہ اکثر عورات ناقص العقل بلکہ برادری بہر کے بوجہ وقوع کسی امر اتفاقیہ مثلاً
مر جانے اولاد خواہ عورت خواہ مرد وغیرہ کے یہ خیال کرتے ہین کہ فلان رسم کے ترک کی
وجہ سے یہ کیفیت ہوئی اور یہ مطلقًا کفر ہے تو ایسا منع کرنا جائز ہے یا نہین یا کچہ خیال
اعتقاد عوام عورات نہ کر کے دفعتًا ترک کرا دے یا رفتہ رفتہ تدابیر مناسب سے دفعہ ایک
ایک دو دو رسم ہای بد کا کرتا رہے **جواب** جو امور شرعًا مباح ہین اونکا رسوم کرنا
بدون تشریع جائز ہے اور جو امور شرع مین حرام ہین اونسے خود باز رہنا واجب ہے
اور دوسرے شخص کو اوس سے باز رکہنا اور منع کرنا بہی واجب ہے اگر شرائط وجوب امر معروف
و نہی عن المنکر پائے جائین پس اولًا اہل شرع سے دریافت کرنی چاہیے کہ فلان رسم
شرعًا جائز ہے یا حرام بعد ازان اوسکا حکم جاری کیا جائے ہو العالم **سوال ۳۳** یہ رسم اس
جوار مین جاری ہے کہ جب عروس کو بعد عقد رخصت کرا کے اپنے گہر لاتے ہین تو شوہر پیر دو
پا اوسکا طشت یا دیگر ظروف وغیرہ مین دہوتا ہی اور پانی اوسکا چار دن گوشہ مکان مین
ڈالدیتا ہے یہ رسم از روی شرع شریف درست ہے یا داخل بدعات ہے اور اگر بدعات ہے
تو ماخوذ عند اللہ و عند الرسول فاعل فعل مذکور ہوگا یا نہ بینوا توجروا **جواب** فعل مذکور اگر

بلا قصد تشریع ہو تو جائز ہے ہو العالم **سئوال** ۱۰۳۴ کتاب سفینۃ النجات باب سیزدہم
مقالہ چہارم صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۳ مین مرقوم ہے کہ عبارت بجنسہ مرقوم ہے یعنی در جعفریات
از امیر المومنین علیہ السلام روایت شدہ کہ چون داخل شدے بزن دو رکعت نماز کنی
و دست بر پیشانی او بگذار بعد از ادعیہ مذکورہ موزہ از پاہای او بیرون آرد ہر دو پاے
او در ظرفے بشو و آن آب را از در خانہ کہ بدرون می آیند بریز تا پنج آن خانہ انتہا اور
جامع المسائل صفحہ ۲۵۹ مین آپ تحریر فرماتے ہین کہ پانؤن دہونا اگر بنظر تشریع نہو تو
جائز ہے لہذا دریافت ہے کہ اگر قول مذکورہ قول امام ہے تو پانؤن دہونا مسنون ہوگا
تشریع کیا **جواب** جس طریق سے کہ روایت مین منقول ہے اوسی طور پر بلا تفاوت
اگر عمل کرے تو البتہ مستحب ہوگا اور اگر تفاوت و تغیر اوسمین ہو پس چاہیے کہ اوسکو
بدون تشریع بجالاوے اور یہ جواب مذکورہ کے اشارہ ساتھ اس صورت اخیرہ کے
ہے اور جواب سابق لفظ پاشستن مین جسطور سے کہ سائل نے کہا نہین ہے بلکہ ایسا ہے
کہ فعل مذکور اگر بلا قصد تشریع ہو جائز ہے اور لفظ فعل مذکور شامل دہونے اور پانی ڈالنے
پر اور جسطور پر کہ سوال مین ہے اور وہ بعینہ طریقہ پانی ڈالنے کا گھر مین جسطور پر کہ روایت
مین وارد ہوا نہین ہے لہذا قید مذکور جواب مین بڑہائی گئی ہو العالم **سئوال** ۱۰۳۵ ہندوستان
مین درمیان مسلمانونکے یہ رسومات مروج ہین اور اکثر شادی بیاہ مین جاری ساری
ہین کہ ایک روز بنام رنگ مقرر کرتے ہین اور گھرون مین رنگ کسم بھرتے ہین
اور تمام برادری کے اشخاص مکان نوشاہ مین جمع ہوتے ہین اور اوپر رنگ چھڑکا
جاتا ہے اور اوس روز نوشاہ کو جامہ زرد رنگ پہناتے ہین اور روز دیگر بنام زرد بام
بارات ہے شب کو جب رات کم باقی رہتی ہے و یا اوایل شب کہ وہ وقت پڑہانے نکاح

کا ہے اوس زرد رنگ پوشاک کو اوتارتے ہین اور اول پوشاک سفید مثل جامہ وغیرہ زیب بدن نوشاہ کرتے ہین اور اوسکے اوپر سے جوڑا اساورسی کہ جو زرتار نقرہ وطلا برنگ سرخ ہوتا ہے آرایش دیتے ہین اور ایک عمامہ سرخ باندہتے ہین اور سہرا پہول و زرتار عمامہ پر لگاتے ہین اور بدّھی پہولونکی گلے مین ڈالتے ہین اور جیرہ و پٹکہ مکلل بطلا و نقرہ سر و کمر مین باندہتے ہین بعد اوسکے عقد پڑہا جاتا ہے اور تیسرے روز کہ روز رخصتی ہے صبح کو رسم جلوہ مقرر ہے یعنی عروس کو برابر نوشاہ کے کہڑا کرتے ہین اور چند بار حسب معمول مقررہ اوٹہاتے بیٹہاتے ہین اور نوشاہ اوسکے منہہ پر کہیلین لیکے لایا وہان کا ہاتہہ مین لیکر مارتا ہے اور اوسوقت تمام زنان برادری مجتمع ہوتی ہین اور ہم سن نوشاہ کے ہمراہ شریک جلسہ رہتے ہین اور بعد اوسکے رخصتی ہوتی ہے اور نوشاہ عروس کو گود مین اوٹہاکر اگر مکان قریب ہو الیجاتا ہے یا آغوش مین لیکر اور کسی سواری پر سوار کرا کے جا ی بود و باش اپنے پر لاتا ہے اوسوقت مردمان برادری ہمراہ نوشاہ و سواری عروس کے ہوتے ہین جب مکان پر سواری عروس کی پہونچی پہر دولہ آغوش مین لیکر عروس کو اندر مکان کے لیجاتا ہے اور پلنگ وغیرہ پر بٹہلاتا ہے اوسوقت زنان برادری کا پہر ہجوم ہوتا ہے اور ہم سن نوشاہ ہمراہ ہین وہان رسم مصحف و آئینہ ہوتی ہے یعنے سورۂ یوسف ویا سورۂ نور کلام اللہ کہول کر نکالتے ہین اور آئینہ رکہتے ہین اور عروس و نوشاہ کو ایک جا پر کرتے ہین اور اوپر سے ایک چادر دونون پر ڈالتے ہین کہ اوس آئینہ مین بایکدیگر معائنہ صورت کرین یا رونمائی اس طور پر واقع کرتے ہین کہ عروس کو ایک گوشۂ مکان مین بٹہادیتے ہین اور نوشاہ اوس مکان مین جاتا ہے اور شکل عروس کو دیکہتا ہے اور وہ سہرا جو بارات کے دن سر پر باندہا گیا ہے وہ کہولکر سرہانے

عروس کے رکہدیتا ہے اور اگر کل مہر ادا کرنا اوسوقت ممکن نہین تو کچہ اشرفی و یا روپیہ بنام مہر
معجل اوسکے ہاتہہ مین دیتا ہے اور بروز رنگ باشی دانتو نہین مسی جاتے ہین اور بروز بارات
پاپوش زنانہ پُرزر پہنایا جاتا ہے اور بعد نکاح نوشہ قریب عروس جاکر پہول کی چوبدستی
سے کہ مثل گلدستہ ہوتی ہے پانچ سات چوبدستی عروس کو مارتا ہے اور عروس بہی یہ عمل ساتہہ
نوشہ کے بجالاتی ہے اور ہمسن عروس چاول نوشہ کو ہاتہہ مین لیکر مارتی ہین اور بروز
بارات گشت بارات وجلوس روشنی تقسیم باجا وغیرہ کرتے ہین یہ رسومات شرعًا درست ہے
یا نہین اور کرنے والا اوسکا ماخوذ عند اللہ وعند الرسول ہوگا یا نہین اور شمول مردان و
زنان ان جملہ رسومات مین درست ہے یا نہین امیدوار ہے کہ جواب ہر مضمون و مطالب
کا مفصل علیحدہ علیحدہ ارقام فرمائیے اور بہی رسومات بہت ہین ازلیس دریافت
کرلیگا والتصدیعہ دہ ہوگا **جواب** آپس مین رنگ پہینکنا ایک دوسرے پر مکلفین کو
نہ چاہیے اور نوشہ کو لباس رنگین پہننا ہر رنگ مرسوم کا جائز ہے اور مکان کا رنگین کرنا بہی
جائز ہے شادی وغیرہ مین اور نوشاہ اگر مکلف ہو تو لباس حریر محض اور لباس طلائی
پہنانا اوسکو جائز نہین ہے اور اسی طرح زیور طلائی مثل ٹیکا وکلغی اور جوتا طلائی بہی
حرام ہے اور قبل انعقاد عقد کے عروس کے مُنہہ پر کہیلین وغیرہ پہینکنا یا اوسکو ہاتہہ
لگانا یا گودی مین اوٹہانا کچہ جائز نہین اور قبل نکاح کے دیکہنا نوشاہ کا طرف منہہ
عروس کے اور بالعکس بطریق متعارف جائز نہین ہے ہان اگر بقصد دریافت حسن و
قبح کی ہو جبکہ تزویج کو موقوف اوپر پسند اور اوپر تجویز کے قرار دیا ہو تو ایک مرتبہ دیکہنا اس
قصد سے مضائقہ نہین کہتا اور باقی زنان اجنبیہ کی طرف دیکہنا بہی اوسکو جائز نہین
البتہ بعد انعقاد عقد ہر امر مذکورہ سے بلکہ جتنے امور مندرجہ سوال ہین ان سب کا ارتکاب

نوشاہ کو بہ نسبت عروس خود و بالعکس جائز ہے اور گشت اہل بارات کا مضائقہ نہین لیکن
باجا بجانا و بجوانا اور اوسکا سُننا جائز نہین اور اسی طرح امور نامشروع مثل غنا و رقص
سب حرام ہین اور مسی لگانا نوشاہ وغیرہ کو جائز ہے درصورتیکہ ہونٹون پر نہ جماوے
مثل عورتون کے ہو العالم ۱۰۳۶ سوال پہننا لباس نیا عروسی مین نوشاہ کو جائز ہے
اور نماز اوس لباس مین جائز ہے یا نہ ارشاد ہو جواب دونون امر جائز ہین ہو العالم
۱۰۳۷ سوال یہ رسم ہے اس جوار مین کہ ہمسن اور قریب رشتہ دار نیشکر چوشاخہ و یا انبہ و بادام
وغیرہ آپس مین ایک دوسرے کو بوجہاتے ہین یعنے اوس شئی کو مخفی کسی حیلہ سے پارچہ
وغیرہ مین لپیٹ کر ہاتہ مین دیتے ہین اور جب وہ لیتا ہے اور اظہار اوس شئی کا اوسپر ہوتا
ہے تو جسقدر شاخین اوس نیشکر و انبہ وغیرہ مین ہون فی شاخ ایک نہار یا ایک سو نیشکر
یا جو شئی ہاتہ مین دیگئی دینے والیکو ادا کرنا ہوتا ہے اور بعد وصولی اوس شئی کے
حسب مراتب آپس مین تقسیم کر لیتے ہین یہ رسم ازروے شرع جائز ہے یا نہین جواب
جائز نہین ہو العالم ۱۰۳۸ سوال ایام شادی اور کتخدائی مین مکان کے دیوارون پر نقوش
بجواکچ چونہ سے کہینچتے ہین اور اکثر رسوم بہ تقلید کفار شادی مین و بیاہ مین مرسوم
ہین پس مکان کا رنگنا بطور مذکور بالا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا جواب جو رسم
مختص بہ کفار ہے اوس سے اجتناب لازم ہے اور رنگین کرنا مکان کا ہر طور پر علی الاطلاق
حرام نہین ہے ہو العالم ۱۰۳۹ سوال ایک مرد عالم جلیل القدر نے اجازت دی ہے
کہ ہنگام شادی دولہہ اپنے ہاتہ پانون رنگین کرے تو مستحب ہے اس بات مین کیا
ارشاد فرماتے ہین جواب امر مذکورہ مین کچہ مضائقہ نہین ہے ہو العالم ۱۰۴۰ سوال
بعد عقد و رخصتی جب نوشاہ اپنے مکان پر عروس کو لاتا ہے اور اندر مکان کے لیجانے کا

قصد کرتا ہے اوسوقت ہمعمر وہمسن نوشہ دولہ کو روکتے ہین اور طلب روپیہ بنام شادی
خوشی کرتے ہین اور پدر و مادر نوشاہ و یا جو کفیل اوسکا ہو یا خود اوس سے لیتے ہین
اور تقسیم شیرینی اوس روپیہ کی برادری و یا خود ہا ہین کرتے ہین اور یہ رسم اکثر جا قدیم سے
جاری و ساری ہے اس بارہ مین ارشاد معلا کیا ہے **جواب** اگر دینے والا بخوشی و
رضا دیوے تو صرف اوسکا شیرینی وغیرہ مین جائز ہے ہو العالم **سوال** ۱۰۴۱ روز شادی
عروس کو اول پاسجامہ کہ جسمین پیوند ہو پہناتے ہین اور کہتے ہین کہ روز تزویج سیدۃ النسا
کے بہی پاسجامہ پیوند زیب بدن تہا یہ بات درست ہے یا مہمل **جواب** امر مذکور کا
شرعاً کچہ اعتبار نہین ہو العالم **سوال** ۱۰۴۲ اکثر رسومات کے مسائل مین ارشاد ہوا ہے
کہ جائز ہے مگر اون کو مشروع نہ سمجہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اون امور کی از روی
شرع شریف کچہ اصلیت نہین اور سنا گیا ہے کہ جن باتونکی اصلیت قانون شرع مین
نہو اوسکا کرنے والا بدعتی ہے ہنوز تو جبر وا **جواب** جو امور کہ از روی ادلہ شرعیہ
عموماً و خصوصاً ممنوع و حرام نہین ہین اور نہ مکروہ اور نہ واجب اور نہ مستحب شرعی تو
اونکا بجالانا مباح و جائز ہے لیکن باوجود اسکے جو لکہا جاتا ہے کہ بقصد تشریع اونمین
نہ کرین تو مراد اس سے یہ ہے کہ کوئی امر اون امور مباحہ مین سے مستحب یا واجب شرعی قرار
دیوین اور نہ اوسکو کسی واجب شرعی یا مستحب شرعی کا جزو گردانے اور اسی طرح
اگر کوئی مستحب شرعی یا واجب شرعی بطریق عموم وارد ہوا ہے اوسکی تخصیص کرنا
اور بالعکس یعنے جو مختص ہے شرعاً اوسکی تعمیم قرار دینا یہ بہی تشریع ہے اور جائز
نہین ہے ہو العالم **سوال** ۱۰۴۳ اس ملک مین ایک رسم چہٹی اور چلّا کرنیکی ہے آیا یہ
رسم بموجب شریعت کے درست ہے یا نہین اگر لڑکا ہو تو زچہ کو نوین روز غسل دیوین

اور لڑکی ہو تو ساتوین روز زچہ کو غسل دیتے ہین اور تیئیسوین روز اور پہر ایک ماہ پہر چالیس
روز یہ رسم شرعًا جائز ہین یا رسم ہند ہین اگر شرعًا جائز نہین تو سوای عقیقہ کے یہ مشہور کیون
ہوئے اور کیا کرنا چاہیے بینوا توجروا **جواب** زچہ کو جب خون نفاس موقوف ہو تو
غسل نفاس کرنا واجب ہوگا خواہ دسوین دن موقوف ہو خواہ کمتر اوس سے اور اغسال
واجبہ اور مستحبہ جو کتب فقہ مین مفصل ہین سوای انکے اور کسی دن مثل روزہ ہاے
مندرجہ سوال غسل نہ کرنا چاہیے ہان بدون غسل اگر نہاوے تو نہانے کا کسی وقت مین
مضائقہ نہین اور رسومات عرفیہ کا شرعًا کچہ اعتبار نہین ہو العالم **سوال** ۴۴۴
مستورات زچہ کو قرآن شریف دکہاتی ہین اور آسمان کے تارے اور در خانہ تک لاتی
ہین اسمین کون کون رسم جائز اور کون کون رسم قبیح ہین مشروح روز ولادت سے تا چلہ
کیا کرنا چاہیے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** زچہ کو قرآن شریف کی آیات کا دکہلانا
بہتر ہے اور تارون کا دیکہا بطریق متعارف بغیر قصد تشریع جائز ہے ہو العالم **سوال** ۴۴۵
شگون شادی و بیاہ کے جو ہندوستان مین ہوتے ہین یہ کیسے ہین کچہ اسکی اصل
بہی ہے یا نہین مفصل و مشرح بیان ہو **جواب** رسومات عرفیہ بعض موافق شرع
ہین اور بعض مخالف شرع پس کوئی حکم کلیہ نہین ہو سکتا ہو العالم **سوال** ۴۴۶ رسم
سلام علیک و علیک السلام درحالت جنب مکلفین کو بجالانا درست ہے یا نہین
بینوا توجروا **جواب** جائز ہے ہو العالم **سوال** ۴۴۷ ہندوستان مین یہ رواج دیکہا جاتا
ہے کہ خرد بزرگ کو جہک کر سلام کرتے ہین مگر منہ سے کچہ نہین کہتے ہین یا لفظ بندگی
کہتے ہین اور ہم سن مجرا و تسلیم و کورنش و آداب ایسے قسم کے الفاظ بجای سلام علیک
کے کہتے ہین اور جواب مین بہی اسی قسم کے الفاظ بولتے ہین و یا یون کہتے ہین

زندہ رہو عمر دراز خوش رہو سلام علیک وعلیکم السلام متروک ہوگیا ہے یہ رسم جائز ہے
یا نہ اور اگر کوئی شخص بندگی وغیرہ کہے تو سامع جواب نہ دے تو گنہگار تو ہوگا اور جواب
اوسکا مثل جواب سلام علیک واجب تو نہین ہے **جواب** اون کلمات کا جواب
مثل جواب سلام علیک بظاہر واجب نہین معلوم ہوتا لیکن اولی اور بہتر ہے اور بالفاظ
متعارفہ سلام کرنا جائز ہے ہو العالم **سؤال** زید پیشاب کر رہا ہے خواہ بعد فراغ
پیشاب مشغول طہارت ہے احمد اوسکے مکان مین داخل ہوا اور سلام علیک بقاعدہ
اسلام بجالایا پس اوسی حالت مین زید جواب سلام دلسیکتا ہے یا نہ بینوا توجروا
جواب جواب سلام اوسی حالت مین دینا چاہیئے ہو العالم **سؤال** سلام علیک
کے جواب مین لفظ آداب وبندگی کہنا اور اشارہ دست سے جواب دینا جائز ہے یا نہ۔
جواب احوط یہ ہے کہ جواب مین اکتفا الفاظ مذکورہ پر نہ کرے بلکہ علیک السلام یا
علیکم السلام کہے ہو العالم **سؤال** مسی ملنا دانتون مین کہ یہ زیب نسوان ہے ویا ایسا
منجن کہ مشابہ مسی دانتون کو کرے مرد کو ملنا درست ہے بینوا توجروا **جواب** جائز ہے
بشرطیکہ تشبیہ نسوان سے اجتناب کرے یعنی ہونٹون پر رنگ مسی مثل نسوان نہ لگاوے
ہو العالم **سؤال** ایک طریقہ شرط فراموش کا اس ملک مین جاری ہے کہ ہم سن آپس
مین یہ قرار کرتے ہین کہ اگر ہم کوئی چیز تمہارے ہاتھ سے لینگے تو کلمہ یاد کا کہکے لیا کرینگے
اور اگر کلمہ یاد نہ کہین اور تم وہ چیز ہمارے ہاتھ مین دیدو اور کلمہ فراموش کہو تو اس قدر
شیرینی ویا از قسم طعام وغیرہ کہلائینگے پس اس طور کی شرط جائز ہے یا نہ **جواب** یہہ
طریقہ شرعاً جائز نہین ہو العالم **سؤال** شب برات مین حلوہ پکانا یہہ رسم کیسی ہے
بینوا توجروا **جواب** شرعاً اس طعام خاص کی خصوصیت بروز مذکور نہین ہے ہو العالم

فصل دوم در مسائل پردہ از نامحرمان و بیان مضمون ہذا از کتاب مواعظہ حسینیہ مصنفہ مولوی غلام حسنین صاحب دام ظلکم

حق تعالی سورۂ احزاب مین فرماتا ہے لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ یعنے باپ اور بیٹے اور بہائی اور بہائی کا بیٹا یعنے بھتیجا اور بہن کا بیٹا یعنے بھانجا اور رشتہ دار عورتین اور زرخرید لونڈیون مین پردہ کی ضرورت نہین ہے اور سورۂ نور مین فرمایا ہے کہ اپنی زینت کا اظہار خواہ نمایش اپنے مردون کے سامنے جائز ہے شوہر اور خسر اور باپ اور بیٹے خاص اوس عورت کے خواہ اوسکے شوہر کا بیٹا دوسری مان سے اور بھائی اور بھانجے اور بھتیجے یعنے بہن کے بیٹے اور رشتہ دار عورتین اور زرخرید لونڈیان خواہ اور تابعین جو خواہش عورت کی نہ رکھتے ہون اور نابالغ لڑکے جو ابھی تک عورتون سے ہم آغوش نہ ہوئے ہون۔ یہ لوگ تو بنص قرآن مجید ایسے ہین کہ انسے پردہ کی ضرورت نہین اور اسی طرح رضاعی رشتہ دار بھی مثل قرابت والونکے ہین حدیث مقدس مین وارد ہوا ہے کہ للرضاع لحمة کلحمة النسب یعنے رضاع اور دودہ کی شرکت سے بھی وہی امور پیدا ہوتے ہین جو قرابت نسبی سے پیدا ہوتے ہین پس جو شرط رضاع کے نام اور کامل ہونے کی ہمنے پہلے صفحہ مواعظ حسینیہ جلد اول مین لکھی ہے اوسکی رو سے جن لوگون کا نکاح آپس مین حرام ہوتا ہے اونسے بھی پردہ واجب نہین اور اون نہین ایک دوسرے کے سامنے آنا درست ہے۔ پہلے ہمنے جو عام فائدہ بیان کیا کہ جو لوگ آپس مین نکاح نہین کر سکتے اونسے پردہ واجب

نہین ہے اوسکی تفصیل یہ ہے کہ نکاح کے آپس مین حرام ہونے کی تین صورتین ہین اولاً توحرام موبد یعنے ہمیشہ نکاح حرام ہے بوجہ قرابت کے جیسے مان اور بہن اور خالہ اور پھوپھی بھانجے بھتیجے بیٹے پوتے نواسے وغیرہ کہ انسے ہمیشہ نکاح حرام ہے اور ہمیشہ پردہ کی ضرورت نہین ہے دوسرے نکاح حرام موبد بوجہ کسی اور بات کے سوای قرابت کے ہوتا ہے جیسے کسی شوہردار عورت سے معاذاللہ کوئی زنا کرے یا کسی عورت کو تین طلاق مع محلل کے ہوجائین خواہ اور صورتین تحریم دائمی کی کہ اون عورتون سے باوجودیکہ نکاح ہمیشہ حرام ہے مگر پردہ کرنا بھی واجب ہے تیسری حرمت نکاح کی شرط ہے جیسے سالی یعنے زوجہ کی ہمشیر اور اوسکی بیٹی سے نکاح حرام ہے بوجہ جمع بین الاختین کی اور جب تک نکاح حرام ہے پردہ واجب نہین ہے یا زوجہ کی بھانجی خواہ بھتیجی کہ اوس سے نکاح تا زمانہ بقای نکاح زوجہ مذکور کے بلا اجازت اوسکے نہ چاہیے بہرحال یہ مسئلہ نہایت تفصیل کو چاہتا ہے اور اوسکے شقوق زیادہ دیر فہم ہین لیکن دونون آیتین جو اوپر ہمنے لکھی ہین پس اوتنے ہی لوگ آپس مین بےحجاب شرعاً ہوسکتے ہین اور اسی طرح رضاعی رشتہ دار سوای اونکے سب کو آپس مین پردہ کرنا واجب ہے کیسے ہی عزیز قریب کیون نہون خدا ہمارے برادران ایمانی کو پابندی شریعت اور حفظ ناموس مین توفیق نیک عطا فرمائے کہ متابعت جہال اور اقوام غیر کے پردہ کے بارہ مین چھوڑ دین اگرچہ ہمنے اس بحث کو ڈرتے ڈرتے لکھا ہے لیکن امید خدا سے یہی ہے کہ ہمارے اس بیان کو بہت اچھی طرح قلوب مین برادران ایمانی کے موثر کریگا

سوال ۱۵۵ عورتون کو اخفاء آواز نامحرمون سے واجب ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** عورتین بے ضرورت آواز اپنی نامحرمونکو نہ سنائین ہو واللہ اعلم

سوال ۱۵۶ نظر کرنا صورت نامحرمان مین بضرورت دنیاوی جائز ہے یا نہ

جواب وقت ضرورت شرعیہ جائز ہے ہو العالم سؤال ۱۰۵۵ کنیز خریدکردہ پدر یا مادر محرم ہے یعنی طرف اوسکے دیکھنا جائز ہے یا نہ اور ایسے ہی وطی ساتھ اوسکے بدون نکاح جائز ہے یا ضرورت نکاح ہوگی اور یہ کنیز اگر کسی کے نکاح مین آوے تو نظر کرنا طرف اوسکے جائز ہے یا نہ جواب بنا بر قول ایک جماعت علما کے نظر کرنا بطرف رو اور کف دست کنیز غیر اگر بدون ریبہ و خواہش ہو جائز ہے اگرچہ اجازت مالک کنیز معلوم نہو لیکن احوط وہ ہے کہ ہرگاہ کنیز زوجہ کسیکی ہو طرف اوسکے مطلقاً نظر نہ کرین بلکہ اگر مزوجہ نہو تو بھی بدون اذن مالک اوسکے نظر نہ کرین ہان اگر موطوئہ پدر ہو پس محرم پسر ہوگی ہو العالم سؤال ۱۰۵۶ ملاقات کرنا نامحرمون سے بنظر نیک جائز ہے یا نہ جواب دیکھنا نامحرم کا جائز نہین ہے اگرچہ بنظر فساد نہو ہو العالم سؤال ۱۰۵۷ خواہر زوجہ حیات مین زوجہ کے محرم ہے یعنے روبرو آسکتی ہے یا نہ جواب خواہر زوجہ محرم نہین ہے وہو العالم سؤال ۱۰۵۸ جوکہ اس نواح مین مسلمان جولاہہ قصائی وغیرہ اپنی عورتون کو پردے مین نہین رکھتے مثل مردون کے وہ کل کام کرتے ہین پس وہ نامحرم ہین اونپر ضرور نظر پڑتی ہے کہانتک پرہیز کیا جائے اور اونکے مرد اس فعل کو جائز جانتے ہین پس اونکے مردون پر گناہ کیا ہے اور نظر کنندہ پر کیا گناہ ہے جواب اپنی زوجہ کو بے پردہ کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اوسکی طرف اگر کوئی شخص عمداً دیکھے تو اوسے بھی گناہ ہوگا لیکن اگر بلا قصد نظر پڑجائے اور بعد ازان نظر کو فوراً اودہر سے اوٹہالے تو گنہگار نہوگا ہو العالم سؤال ۱۰۵۹ علمای دین کیا فرماتے ہین اس مسئلہ مین کہ جو زنان بازاری مزدوری کرتی ہین دیکھنا اونکا جائز ہے یا نہ بینوا توجروا جواب تعمد نظر سے اجتناب لازم ہے ہو العالم سؤال ۱۰۶۰ علمای دین کیا فرماتے ہین کہ لونڈی کہانا باہر واسطے کھلانے کے

لاتی ہے اور آسگے نظر کے کہڑی رہتی ہے اوسکو دیکہنا جائز ہے یا نہ مفصلاً ارشاد ہو
بینوا توجروا **جواب** اگر کنیز غیر ہو بدون اجازت اوسکے عمداً نظر نہ کرے ہو العالم
سئوال ۱۰۶۱ علماء دین کیا فرماتے ہین کہ مسماۃ زینب نے ایک لڑکی خرد سالہ چہوڑ کر
انتقال کیا دختر مذکورہ کو مسماۃ صغرا نے کہ زوجہ عموی حقیقی اوسکی ہے پرورش کرکے
انصرام شادی کر دیا بعدہ دختر مسطور سے ایک لڑکی فاطمہ نامی متولد ہوئی جسوقت کہ
عمر فاطمہ کی آٹھ سال کی ہوئی مادر اوسکی زینب نے رحلت پائی بعدہ دختر فاطمہ مذکور
کو مسماۃ صغرا نے کہ دادی اوسکی ہوئی اور لڑکی اوسکی کہ ماموں فاطمہ مذکور کی ہوئی
اور ماد خود ماموں مذکورہ بالا دونوں برادر وہمشیرہ عموی حقیقی ہین مثل صبیہ صلبی اپنے
کے ہین پس جسوقت کہ سرانجام شادی فاطمہ مذکور ہوئی بباعث خیال غیر محرم وہ عورت
پوشیدہ ہوتی ہے آیا اس صورت مین پوشیدہ ہونا چاہیے یا کچہہ ضرور نہین کس واسطے کہ
ملک ہندوستان مین بغیر روبرو ہونیکے قرابت قریب نہین معلوم کرتے ملکہ غیر قرابت جانتے
ہین اور قرابت قریب روبرو ہونے پر سمجہتے ہین اور اوس دختر کے پوشیدہ ہونے
سے محض جاہی شکایت ہے **جواب** جو شخص کہ شرعاً نامحرم ہے وہ جہت پرورش
سے محرم نہوگا اور حجاب اور پردہ کرنا اوس سے واجب ہے ہو العالم **سئوال** ۱۰۶۲ زوجہ
زید کے پاس اکثر زنان نامحرم شوہردار وغیر شوہردار واسطے خدمت خانہ داری کے
نوکر ہین اور زید بضرورت دنیاوی خورونوش وغیرہ اپنے مکان مین آمد ورفت
رکہتا ہے اور خدمت زید اکثر متعلق زنان مذکورہ بالا سے بہی ہے اگر کوئی طریقہ
صیغہ محرمیت ہو تو ارشاد فرمایا جاوے کہ زید وہ صیغہ واقع کرے اور محرم ہو واگر نظر
اوسکی اون زنان پر کہ جو اوسکی خدمت مین ہین پڑے تو باعث گناہ نہو بینوا توجروا

جواب کوئی صیغہ خاص باعث حلت نظر نہین ہے البتہ زن حرہ وغیر شوہر دار سے
متعہ یا نکاح ہو سکتا ہے اور مالک کنیز اگر تحلیل کرے تو کنیز بہی حلال ہو سکتی ہے
اور زنان نامحرم کی طرف بالقصد نظر نہ کرے اگر بلا قصد نظر پڑ جائے تو فوراً نظر اوٹہا لے
ہو العالم ۱۰۶۳ **سوال** اگر نامحرم کے اوپر نظر پڑ جائے تو کیا کرے آیا کچہہ کفارہ دینا ہوگا یا
نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** اگر بلا قصد و ارادہ نظر پڑ جاے تو فوراً نظر
کو اوس طرف سے پہیر لیوے اور کچہہ گناہ نہین ہے اور اگر بقصد دیکہا عاصی ہوا پس استغفار
کرے اور کچہہ کفارہ نہین ہو العالم ۱۰۶۴ **سوال** بکر مخنث مادر زاد ہے اوسکا اطلاق جانب
مرد ہوگا یا عورت اور وہ روبروی زنان نامحرم کے اور زنان نامحرم روبروی اوسکے
ہو سکتی ہین یا نہین اور وہ خود مردون کے روبرو ہو سکتا ہے یا نہ **جواب** ظاہراً
مراد مستفتی کی بقرینہ سوال مابعد شخص مذکور سے وہ ہے کہ جو عنین مادر زاد ہو یعنی کسی
طرح وہ لیاقت جماع نہین رکہتا پس وہ بعد سن بلوغ و رشد کے مثل مردان مکلفین
کے ہے در بارہ احکام مذکورہ اور اگر مراد اوس سے کچہہ اور ہے تو تفصیل اوسکی
لکہی جاوے بعد ازان انشاء اللہ جواب اوسکا تحریر ہوگا ہو العالم

فصل سوم در مسائل حدود شرع وما یتعلق بہا

۱۰۶۵ **سوال** طفل نابالغ جو افعال ذمیمہ مثل کذب و شراب خواری وغیرہ کے عامل ہوتے
ہین تو اسکا کیا سبب ہے کہ اوسپر حد کیون نہین اور مکافات پر کیون ہے اسلئے کہ یہ کام سبب
اقتضای نفس امارہ اوسکے کے ہے یا باغوای شیطان وعلی کل التقدیرین مکلف اور
اسمین فرق نہین **لاشتراک العلة بینہما** **جواب** طفل نابالغ ممیز کے
واسطے بہی شارع نے تعزیر کا حکم کیا ہے جو تعزیر حاکم شرع مناسب جانین عمل مین

لاوے ہوالعالم **سوال** ۳۶۶ کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ
مین کہ اگر دو عورتین باہم مساحقہ یعنے لڑا نا کرین پس نزدیک حاکم شرع کے حد اوسکی
کیا ہے اور بعد اجراے حد دنیا مین عذاب آخرت سے نجات پاوینگی یا نہ اور صورت عدم
اجراء حد وتوبہ پیش حقتعالی کیونکر عذاب کیا جاے گا اور جو شخص منصب امتناع اس امر
شنیع سے رکہتا ہو مثل پدر وشوہر وبرادر اور از روی سہل انکاری کے چشم پوشی
کرے تو وہ بہی مجرم وگنہگار ہوگا نزد پروردگار کے یا نہ اور بیچ اوس جگہہ اور اوس مکان
مین کہ ایسا امر واقع ہو تمکین اور مقیم اوس جگہہ کے کہ شریک اوس شناعت کے نہین
ہین پس بنسبت نیک کرداری ان اشخاص کے نیک کرداری اون لوگونکی نزول رحمت
اونپر ہوگا یا نہ **جواب** حد سحق اوپر زن بالغہ رشیدہ صاحبہ اختیار مطلقاً سنو تازیانہ ہے
بنابر قول مشہور اور بعد اجراے حد اور توبہ خالص امید خلاصی عذاب اخروی سے ہے اور
بدون وقوع حد وتوبہ استحقاق عذاب الیم ہے اور نہی عن المنکر باوجود تحقق شرائط واجب ہے
پس صورت وجوب نہی مین اگر منع کرینیگے باز رہے عاصی وآثم ہوگا والا فلا ہوالعالم

از احکام النساء

حد زن آزاد مسلمہ کی جسوقت کہ زنا کرے مانند حد مرد آزاد مسلمہ کے ہے پس عورت اگر
محصنہ ہو یعنے شوہر دار ہو اور شوہر موجود ہو اور قادر اوس سے مباشرت پر ہو اور زنا کرے
تو سنو تازیانے اوسے لگائے جاوینگے اور بعد ازان سنگسار کیجائیگی اور اسی طرح سے
حد مرد محصن کی ہے یعنی جس مرد کے زوجہ ہو یا لونڈی اوسکے تصرف مین ہو بشرط مذکور
اور کچہہ فرق نہین درمیان مرد محصن کے اور عورت محصنہ کے بنابر اوسکے کہ ہمنے بیان
کیا **مترجم کہتا ہے** کہ بعض علمانے فرق کیا ہے درمیان حد مرد

جوان اور عورت جوان کے اور درمیان حد مرد پیر اور زن پیر کے پس لکھا ہے کہ اگر زن محصنہ یا مرد محصن جوان ہو اور زنا کرے تو اوسکو سنگسار کرنا لازم ہے اور اگر بڈہے ہون تو اونہین پہلے تازیانہ لگائینگے اور بعد اوسکے سنگسار کرینگے اسواسطے کہ گناہ اونکا عظیم تر ہے اور ایک جماعت علمانے اونمین فرق نہین کیا اور لکھا ہے کہ جب مرد محصن یا زن محصنہ زنا کرے تو اوسے پہلے تازیانہ لگانے چاہیین اور بعد اوسکے سنگسار کرنا لازم ہے خواہ جوان ہون خواہ پیر ہون اور مصنف علیہ الرحمہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے

پھر مصنف فرماتے ہین اور نہ چاہیے سنگسار کرنا لونڈی کو جسوقت کہ زنا کرے خواہ شوہر دار ہو اور خواہ نہو اور پچاس تازیانہ مارینگے اوسے حد زنا مین اور حکم غلام کا مانند حکم لونڈی کے ہے اور قطع کیجائینگی چار اونگلیان داہنے ہاتہ کی سواے انگوٹھے کے اگر عورت چوری کرے حرز مین سے یعنی جای محفوظ مین سے اتنا مال کہ مقدار اوسکی ربع دینار یعنے چوتہائی دینار کے ہو جسطرحسے کہ مرد کی اونگلیان قطع کیجائینگی اگر شرائط چوری کے پائے جائین

مترجم کہتا ہے کہ حرز کوئی شرع مین معین نہین ہے کہ سوای اوسکے اور کسی مین وہ حکم نہ پایا جائے بلکہ مدار اوسکا عرف پر ہے پس جس چیز کا دستور صندوق مین رکھنے کا ہے مثل روپیہ اور اشرفی کے اگر قفل اوسمین لگایا ہو تو وہ اوسکا حرز ہے یا گھوڑا طویلہ مین بند ہو اور دروازہ اوسکا مقفل ہو تو اوس کا وہی حرز ہوگا اور اگر مال زمین مین دفن کیا ہو تو بنا بر قول مشہور کے وہی حرز کے حکم مین ہے

پھر مصنف فرماتے ہین اور نہ قطع کیجائینگی اونگلیان عورت کی جسوقت کہ چوری کرے شوہر کے گھر مین سے اور قطع کیجائینگی اگر چرا وے حرز غیر شوہر مین

مترجم کہتا ہے کہ صورت مسئلہ کی بنا بر قول اکثر علماء کے یہ ہے

کہ اگر عورت اپنے شوہر کے مال کو حرز مین سے چراوے یعنی اوس مقام سے کہ شوہر نے عورت
سے چھپا کے بحفاظت رکہا ہے تو اوس وقت مین عورت کی اونگلیان قطع کیجا ئینگی
اور اسی طرح سے اگر غیر شوہر کے مال کو حرز مین سے نہ چرائے تو بہی قطع لازم ہے لیکن
اگر حرز مین سے نہ چراوے یعنی ایسے مقام سے مال لیا ہو کہ زوجہ کا دست رس تہا اور
اوس سے شوہر نے حفاظت کی تہی تو اوس صورت مین قطع انگشتان نہ چاہئے جیسے کہ بطور
کہ او رسارقون کا حکم ہے اور مقنعہ مین بہی مصنف نے قید لگائی ہے کہ اگر عورت چراوے
شوہر کے مال کو حرز مین سے یعنے اوس مقام سے کہ شوہر نے مال وہان زوجہ سے
چھپا کے بحفاظت رکہا ہے تو عورت کی انگلیان قطع کیجا ئینگی اور اسی طرح سے
اگر عورت نے اپنا مال شوہر سے علیحدہ محفوظ کہا ہو اور شوہر چراوے تو اوسکی بہی اونگلیان
قطع کیجا وینگی اور اس جگہہ عبارت سے یہ تو ہم ہوتا ہے کہ جب عورت شوہر کا مال چراوے
تو قطع انگشتان نہین ہے خواہ حرز سے ہو یا نہ بلکہ اوسی حالت مین قطع ہوگی کہ غیر شوہر
کا مال حرز مین سے چراوے اور یہ قول برخلاف اقوال اکثر علما کے ہے اور جو مقنعہ مین حکم
کیا ہے اوسکے بہی مخالف ہے **پہر مصنف فرماتے ہین** اور قطع
کیجا ئینگی اونگلیان غلام کی اور لونڈی کی جسوقت کہ گواہی دین اونکی چوری کی گواہان
عادل اور قطع نہین ہے کسی کے لئے اونمین سے اقرار کے سبب سے یعنی فقط اقرار
اونکا کہ ہمنے چوری کی ہے مسموع نہین ہے **مترجم کہتا ہے**
کہ اس عبارت مین قید لگانی چاہیئے کہ اگر غلام یا لونڈی نے کسی غیر کا مال چرایا ہو سوا سے
اپنے آقا کے مال کے تو اوسوقت بعد گواہی گواہان عادل کے اونکی اونگلیان قطع
کیجا ئینگی اسواسطے کہ اگر اپنے مالک کا اسباب غلام یا لونڈی ہی چراوے تو بنا بر مذہب

مصنف کے اور اکثر علما کے اوسکی اونگلیان قطع نہ کیجا ئینگی بلکہ تنبیہ اور تادیب کرینگے اوسکو
اس لئے کہ پھر چوری نہ کرے **پھر مصنف فرماتے ہین** اور عورت اگر نسبت زنا
کی یا نسبت لواطہ کی کرے کسی شخص کی طرف تو اسّی کوڑے اوسے مارے جائینگے
جسطرحسے کہ مرد اگر کسیکی جانب اوسکی نسبت کرے تو اوسکی بہی حد اسّی تازیانہ ہین اور عورت
اگر شراب پیے تو اسّی تازیانہ لگائے جائینگے جسطرحسے کہ مرد اگر شراب پیے تو اسّی کوڑے
اوسے مارینگے اور تادیب کیجائیگی عورت کی مثل مردون کے اگر کسی امر قبیح کو کرے
مترجم کہتا ہے کہ تادیب کے اور تعزیر کے لغت مین ایک ہی معنے
ہین اور شرع مین مراد اوس سے عقوبت کرنی اور سزا دینی ہے اوس گناہ پر کہ باعث حد
لگانیکا نہو خواہ کسی فعل حرام کو کرے یا کسی فعل واجب کو ترک کرے اور حاکم شرع اوس
شخص کو تعزیر دیگا جسطرح مناسب اور موافق مصلحت کے سمجھیگا اور بنابر قول مشہور کے
کوئی تعزیر خاص معین نہین ہے اور بعضے عالمون نے لکھا ہے کہ کمتی کی اوسکے کچھ تعین
نہین ہے مگر زیادتی مین چاہیے کہ اوس قسم کا جو گناہ باعث حد لگانے کا ہے اوس حد
کی مقدار سے زیادہ نہو مثل اسکے کہ تعزیر حرام چیز کی کہانے مین یا پینے مین مقدار حد
شراب پینے سے زیادہ نہو یعنی اسّی کوڑون سے زیادہ نہ لگاوے اور اسی طرح سے
جو مقدمات زنا کے ہین تعزیر اونکی حد زنا سے زیادہ نہو اور آخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
نے لکھا ہے کہ یہ قول قوی ہے **پھر مصنف فرماتے ہین** اور نہ
قبول کیے جائینگے کم چار گواہان عادل سے اوس زنا کے ثبوت مین کہ جو باعث کوڑے
لگانیکے ہے اور نہ قبول کیے جائینگے ثبوت قذف مین یعنے نسبت زنا وغیرہ کرنے مین
اور شراب پینے مین اور چوری کرنے مین مگر گواہی دو گواہان عادل مسلمان کے اور ان

چیزون مین سے کسی مین عورتونکی گواہی مقبول نہوگی اور حد سحق کی مثل حد زنا کے ہے کہ
عورت جو مساحقہ کرتی ہے اگر محصنہ ہو یعنے شوہر دار ہو تو پہلے اوسے تازیانہ مارینگے اور
بعد ازان اوسے سنگسار کرینگے اور اگر محصنہ نہو تو اوسے سو تازیانہ مارینگے اور سنگسار
نہ کرینگے **مترجم کہتا ہے** کہ مراد مساحقہ سے عورت کا عورت سے
بدفعلی کرنا ہے اور یہ فعل قبیح حرام ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ اصحاب الرس جو قرآن
مین مذکور ہین اور حقتعالی اسنے اوپر عذاب نازل کیا تو اونکی عورتین مساحقہ کرتی تہین
اور مقدار حد مین اوسکے اختلاف ہے اور مشہور اوسکی حد مین یہ ہے کہ ہر ایک کو دونون
عورتون مین سے سو کوڑے مارین خواہ آزاد ہون اور خواہ کنیز اور شوہر دار ہون یا نہ
اور بعضون نے لکہا ہے کہ اگر محصنہ یعنے شوہر دار ہون اور شرائط پائے جاتے ہون
تو اونہین سنگسار کرین اور اگر محصنہ نہون تو سو تازیانہ لگائین اور مولانا مجلسی
علیہ الرحمہ نے لکہا ہے کہ یہ قول خالی قوت سے نہین ہے اور اگر تیسری مرتبہ تازیانہ
لگانیکی نوبت آوے بعد اسکے کہ دو دفعہ قبل اوسکے کوڑے مار چکے تہے تو اب کی مرتبہ
اونہین قتل کرین اور بعضون نے کہا ہے کہ چوتہی مرتبہ مین قتل کیے جائینگے اور
بعض علمانے لکہا ہے کہ اگر دو عورتون ایک لحاف کے اندر برہنہ پاوین تو اونکو تعزیر
دینگے اور اگر تیسری دفعہ اونہین اسی طرحسے پاوین تو سو کوڑے مارینگے اور چوتہی
مرتبہ مین قتل کرینگے اور مولانا محمد باقر مجلسیؒ فرماتے ہین کہ دو عورتونکا برہنہ ہوکے
سونا ایک لحاف کے اندر حرام ہے اور احوط یہ ہے کہ اگر برہنہ نہون تو بہی دو عورتین ایک
لحاف کے اندر نہ سووین اور اگر ضرورت ہو تو لحاف کو بیچ مین سے قطع کرین اور اگر عورت
بالغہ کسی دختر نابالغہ سے مساحقہ کرے تو زن بالغہ پر حد جاری کرنا لازم ہے

اور نابالغہ کو تعزیر دینی چاہیے اور اگر دونون نابالغہ ہون تو دونون کو تعزیر دیجاویگی

پہر مصنف فرماتے ہین اور احصان نزدیک ہمارے یعنی علمای

امامیہ کے نزدیک عورت کا محصنہ ہونا اور مرد کا محصن ہونا نہین صادق آتا مگر با وجود

کفایت کے اور عدم احتیاج کے اکثر اوقات مین اور اغلب حالات مین صرف اون امور کے

کہ باعث گناہ ہونیکے ہین اور وہی عدم احتیاج یہ ہے کہ شوہر عورت کا موجود ہو اوسکے

پاس اوس شہر مین اور غائب نہو اور مقید نہو اور اسی طرحسے مرد کا حال ہے یعنی محصن اوسے

حب کہینگے کہ زوجہ اوسکی حاضر ہو اور اوسکے ساتہہ رہتی ہو اوس شہر مین اور مقید نہو

اور اوس سے مباشرت کرنے پر قادر ہو اور محصن ہونا مرد کا بسبب زنان آزاد اور لونڈیون

کے ہے یعنی خواہ زن آزاد اوسکے عقد مین ہو اور خواہ لونڈی اوسکے ملک مین ہو کہ وطی

اوسسے کرچکا ہو بعد بلوغ کے اور یہہ جو ہے قابل اعتنا کے قول سنیون کا جیسا کہ اس

مسئلہ مین بیان کیا ہے کہ احصان سے مراد یہہ پانا عورت کا ہے مرد کو اگرچہ ایک دفعہ

مواقعت کی ہو اوس سے ایک مرتبہ اور بعد اوسکے طلاق دیدیا ہو یا شوہر مرگیا ہو اور

وہ عورت بعد اوسکے بے شوہر رہی تیس برس تک اور نہین ہے مراد احصان سے

مگر وہی معنے جو ہمنے بیان کیے۔

باب سیزدہم در مسائل واحکام میت ونذورات

میت مشتمل بر شش فصل

فصل اول در احکام وقت احتضار وجان کندن از کتاب

تحفۃ الصالحین معہ مسائل

بیان اون چیزون کا کہ قبل موت جنکا بجالانا ضرور ہے یا بہتر ہے پس گناہگار پر واجب ہے
کہ قبل مرگ کے توبہ کرے بلکہ جسوقت کہ مرتکب معصیت کا ہو توتوبہ لازم ہوتی ہے اور حال
زندگی مین جو کچھ کہ اوسکے ذمہ واجبات سے رہگیا ہے مثل نماز یا روزہ یا حج کے یا مال مین
سے مشغول ذمہ ہے مثل زکوٰۃ یا قرض کے تو اوس سے اپنے کو بری الذمہ کرے
اور جو کہ بالفعل نہو سکے تو اوسکے لئے وصیت کرے اور مریض کو مناسب ہے کہ واسطے
اپنی شفا کے دعا اور قرآن پڑہے خصوصًا حمد بلکہ مومنین سے بھی التماس دعا کرے
اور خاک شفا کھائے کہ ہر درد کی دوا ہے الا مرگ کی اور اہل عیادت کو آنیکا اذن دے کہ
عیادت بیمارونکی سنت موکدہ ہے اور بیماری کے رنج و تکلیف کی شکایت نہ کرے بلکہ
صبر کرے کہ صابرون کے لئے اجر بے حساب ہوتا ہے اور اگر حال احتضار کا ہو تو بجز
یاد خدا کے مشغول نہو اور امیدوار ثواب آلہی اور کلمۂ توحید کو زبان پر بہت جاری کرے
اور موت سے کراہت نہ کرے اور حاضرین کو چاہیے کہ وقت جان کندنی کے اوسکو رو بقبلہ
کردین اس طور سے کہ پائون اوسکے قبلہ کی طرف ہوجائین اگر ممکن ہوسکے اور
شہادتین اور اقرار ائمۂ معصومین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین سے تلقین کرین بلکہ
سامنے اوسکے کلمات فرج کو بھی بیان کرین اور صورت اوسکی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ
السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا
بَيْنَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
بلکہ سورۂ یٰس اور والصافات اور آیۃ الکرسی کو بھی پڑہین پس جسوقت کہ روح مفارقت

کرجائے تو اوسکے مونہہ اور آنکھوں کو بند کر دین اور تحت الحنک باندھ دین اور ہاتھ اور
پائوں قبلہ کی جانب سیدھا کر کے ایک کپڑا اوڑھا دین اور اوسکو تنہا نہ چھوڑین لیکن حال
احتضار مین جنب اور حائض حاضر نہون کہ انکو آنا مکروہ ہے اور مومنین کو اوسکی موت
کی خبر کرین اور دفن مین تعجیل کرین اگر موت اوسکی مشتبہ نہو ورنہ دفن کرنا حرام ہے
تا وقتیکہ یقین موت کا حاصل نہو یا تین روز صبر کرین **سوال**۱۶۶۷ جناب امیر علیہ السلام
وقت مرنے مومن یا غیر مومن تشریف لاتے ہین یا نہ اور بالعکس وقت ولادت از روے
حدیث ارشاد ہو **جواب** البتہ وقت احتضار تشریف لاتے ہین اور وقت ولادت تشریف
فرما ہونا نظر سے نہین گزرا ہو العالم

سوال دستخطی جناب آغا احمد صاحب مرحوم و مغفور

سوال۱۶۶۸ سکرات موت مومن پر ہوتا ہے یہ کیا ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ حالت مرگ مین بعض
مومن و کافر ایک حال پر سکرات مین مبتلا ہوتے ہین چنانچہ ایک شخص اس امر کا سوال
کرتا ہے کیا جواب کہا جاوے اور اسمین کیا حکمت الٰہی ہے **جواب** سختی سکرات
کفار و فساق پر بوجہ عقاب ہے اور بعضے مومنین پر کہ شدت موت ہوتی ہے بوجہ کفارہ
بعضے معاصی اوسکے ہے جیسا کہ یہ مضمون اخبار مین وارد ہے ہو العالم

فصل دوم در مسائل غسل میت و غسل مس میت وغیرہ

دوسرا امر احکام غسل مین ہے پس ہر مسلمان پر مسلمان کے مردے کو غسل دینا واجب ہے
اگرچہ اسقاط حمل بھی ہو بشرطیکہ اسکی خلقت مین تمام ہو کہ وہ چار مہینے مین ہوتا ہے
پس اوسکو غسل اور کفن اور حنوط کر کے دفن کرنا لازم ہے ورنہ بغیر غسل کے ایک
کپڑے مین لپیٹ کے دفن کر دے اور اسی طرح سے جسوقت کہ میت کے کسی عضو کو پائے

کہ اوسمین خالی استخوان ہو تو اوسکو بہی ایک کپڑے مین لپیٹ کے دفن کردے اور اگر اوسمین
گوشت بہی ہو تو غسل اور کفن کرکے دفن کرنا ضرور ہے اگر سنیہ ہو والا نماز بہی واجب
ہوگی اور نماز واجب نہین ہوتی جب تک کہ میت کا سن چہہ برس کا کامل نہو پس یہ سب
امور واجب کفائی ہین اور واجب کفائی اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص کے بجالانیسے
اورون سے ساقط ہو جاتا ہے لیکن ہر امر مین اجازت ولی کی درکار ہے بلکہ ولی مقدم
ہے تیسرا امر کیفیت غسل مین ہے پس کیفیت اسکی یہ ہے کہ واجب ہے کہ پہلے میت کے
بدن کو نجاسات خارجیہ سے پاک کرے اگرچہ نجاست موت کی باقی رہے اور بعد
اسکے تین غسل دے ایک آب سدر کا دوسرا آب کافور کا تیسرا آب خالص کا اسطور سے
کہ بعد ایک غسل کے دوسرے مین مشغول ہو اور ہر غسل مین پہلے میت کے سر اور گردن
کو دہووے اور بعد اسکے دہنے جانب کو کندہے سے سر انگشتان پا تک اور بعد اسکے اسی طور
سے بائین جانب کو دہووے لیکن ان دونون پانی مین سدر اور کافور بقدر مسمی کافی ہے
اور اگر سدر اور کافور بہم نہ پہونچے تو احتیاط یہ ہے کہ تینون غسل آب خالص سے دے
اور اگر میت پر غسل جنابت یا غسل حیض باقی ہو تو غسل میت کافی ہے اور اگر غسل
دینے سے اجزای جلد کے شق ہونیکا خوف ہو تو ہر غسل کے عوض تیمم دے اور چاہیے
کہ غسل دینے والا مسلمان اور ہم مثل ہو یعنی مرد کی میت کو مرد غسل دے اور عورت
کی میت کو عورت لیکن تین برس کے لڑکے کو عورت غسل دیسکتی ہے اور اسی
طرح سے تین برس تک کی لڑکیکو مرد غسل دیسکتا ہے اور اگر غسل دینے والا ہم مثل مفقود
ہو تو محرم غسل نہ دے گا مگر لباس کے نیچے ہرچند کہ محرم کو سوای عورتین کے نظر کرنا
جائز ہے لیکن شوہر زوجہ کو برہنہ غسل دیسکتا ہے یا زوجہ شوہر کو اگرچہ سنت یہ ہے کہ

یہ بہی لباس کے نیچے غسل دے اور سنت ہے کہ پہلے میت کو ایک تختہ پر لٹاکے کپڑون
کو اوتار لے اور پیراہن کو چاک کرکے پائون کی طرف سے کہینچ لے مگر اجازت ولی سے
اور زیر سایہ رو بہ قبلہ غسل دے اور اوسکے اونگلیون کو نرمی سے ملے اور پیٹ کو
باہستگی مسح کرے تا جو کثافت نکلنی ہو نکلجائے مگر شکم حاملہ کو کہ مبادا اوسکے شکم سے
لڑکا نکل پڑے اور اگر زندہ ہو تو بائین پہلو کو چیر کے لڑکے کو نکال لے اور پہر اوس
مقام کو سی دے اور ہر غسل مین اپنے ہاتہون کو کہنیون تک تین مرتبہ دہو ڈالے
اور بعد غسلونکے میت کے بدن کو خشک کردے اور واسطے آب غسل کے ایک گڑہا کہود
اور اوسمین پانی بہاوے چوتہا امر نیت مین ہے پس نیت ہر عبادت کی صحت مین شرط
ہے میت کا غسل دینا بہی منجملہ عبادات سے ہے پس نیت واجب ہوگی بنابر فتوی
اور مشہور کے اور قصد قربت کافی ہے لیکن اگر غسل دینے والے کئی شخص ہووین اور
پانی کے ڈالنے مین بہی شریک ہون تو سب نیت کرین پانچوان امر احکام حنوط مین ہے
پس بعد غسلون کے حنوط کرنا واجب ہے اور مراد حنوط سے میت کے سات عضو پر
کافور ملنا ہے کہ وہ پیشانی اور دونون ہاتہونکی ہتہیلیان اور دونون زانو اور دونون
پائون کے انگوٹہے ہین اور ہر ایک پر بقدر مسمی کہ جسمین کافور لگانا صادق آئے کافی
ہے اور کچہہ بچ رہے تو اوسکے سینہ پر ڈالدے لیکن واسطے حنوط کے کافور کا بقدر
تیرہ درہم اور تہائی درہم کے ہونا افضل ہے اور درہم یہانکے حساب سے سوا دو ماشہ
کسر قلیل زیادہ کا ہوتا ہے **سوال ۱۰۶۹** کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین کہ
میت کے بدن سے ایک کپڑا بالکل ملا ہوا ہے اور ایک شخص نے کہ ہاتہہ اوسکا تر تہا کپڑے
کو مس کیا پس اوسکو غسل مس میت کا کرنا چاہیے یا نہین اور اسی طرح ایک شخص نے

کہ بدن اوسکا تر تہا اور اوسنے ایک میت بے غسل کو کاندہے پر رکہکر چند قدم لیگیا مگر وہ
میت ایک کپڑے مین لپیٹے ہوئے ہے تو اس حالت مین غسل کرنا چاہیے یا نہین اور
اگر بدن اوٹہانیوالے کا تر نہو اور کپڑا تر ہو تو کیا حکم ہے بینوا توجروا **جواب** جبتک
کہ بدن میت سے کسی شخص کا بدن مس نہو غسل مس میت واجب نہوگا لیکن اگر وہ کپڑا
کہ بدن میت سے متصل ہے تر ہو اور اوسکو چہوئے تو ہاتہہ پاک کرنا ہوگا اگر بدن میت
سرد ہوگیا ہو اور غسل اوسے نہ دیا گیا ہو ہو العالم **سئوال** اگر مومنین مین سُنی مرجاے
اور وہان دیگر سنیان بہی موجود ہین پس اوس مُردہ سنی کو مومنین بطور خود غسل و
کفن و نماز پڑہکر دفن کرین یا حوالہ سنیان کردین آپ غسل و کفن نہ دین اور جہان
سنی نہون وہان کیا کرین **جواب** مرد مومن میت مسلم کو غسل دلیسکتا ہے
ہو العالم **سئوال** میت کو تینون غسل دیکر کفن پہنایا بعد پہنانے کفن کے میت کو
دست ہوگیا پس اس حال مین میت کو پہر غسل دے یا کہ فقط کپڑا طاہر کرکے میت کو
دفن کرے جیسا حکم ہو **جواب** صورت مذکورہ مین حاجت اعادہ غسل نہین ہے
بلکہ تطہیر بدن و کفن کرنی چاہیے ہو العالم **سئوال** ایک کپڑا میت بے غسل پر
اوڑہا یا ہوا ہے کہ وہ بالکل جسم میت سے ملا ہے اوس کپڑے کو ایک شخص نے
مس کیا اوس حالت مین کہ بدن میت سے ملا ہوا تہا اور مس کرنیوالیکے درمیان فقط
ایک ہی کپڑا ہے تو اس صورت مین مس کرنے والے پر غسل واجب ہوگا یا نہین اور
اگر غسل واجب نہو تو احتیاطًا بدن کا دہونا لازم ہے یا نہین **جواب** صورت
مرقومہ مین مس کرنیوالے پر ثواب مذکور کے غسل واجب نہین اور بدن کا دہونا بہی
لازم نہین اگر ہاتہہ اوسکا اور وہ کپڑا دونون خشک ہون ہو العالم **سئوال** اگر کوئی

مرد ویا عورت مرجاوے اور شبہ قوی ویا ضعیف ہو کہ شاید غسل حیض وجنب نہ کیا ہو تو اوسکو
غسل دینا جنب وحیض کا احتیاطاً واجب ہوگا ویا گمان قیاس پر کرے جسطور پر قیاس گواہی
دے عمل کرے یعنی اگر قیاس مین آوے کہ اوسنے غسل کیا ہوگا تو غسل نہ دے اور اگر برخلاف
آوے تو غسل دے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین غسل میت فقط بنہج شرعی
دینا کافی ہے حاجت غسل جنابت وحیض نہین ہو العالم **سوال**[۱۷۴] مردگان مومنین کو
غسل وغیرہ مردمان اہل خلاف سے بطریق مذہب خود دلوانا جائز ہے ویا ناجائز بینوا توجروا
جواب اگر شیعہ میسر نہو تو سنی غیر ناصبی وخارجی میت شیعہ کو غسل بطور مذہب شیعہ
دیسکتا ہے ہو العالم

از کتاب جدول مشر فعلیخان مرحوم ومغفور

سوال[۱۷۵] اغسال ثلاثہ میت مین درحال فقدان سدر وکافور کے کہ بعض آب قراح
سے غسل دیتے ہین اس صورت مین تین غسل دین یا ایک غسل کافی ہے بینوا توجروا
جواب بعید نہین ہے کہ ایک غسل کافی ہو لیکن احوط ہے کہ تین غسل دین اور اس
احتیاط کو ترک نہ کرین ہو العالم **سوال**[۱۷۶] تیمم میت مین بدل تینون غسل کے ایک تیمم کافی
ہے یا تینون **جواب** بعید نہین ہے کہ ایک تیمم کافی ہو اور احوط یہ ہے کہ تین تیمم دین
ہو العالم **سوال**[۱۷۷] ہرگاہ طفل نو ماہا رحم مادر سے سقط ہو تو غسل اوسپر واجب ہے یا نہ
اور دوسری حد اوس سن کی کہ اوس عمر مین غسل اوسپر واجب ہو بیان فرمائیے وبہ تفصیل
ارقام کیجئے بینوا توجروا **جواب** جسوقت چار ماہ کو تمام کرے تو تغسیل اوسکی واجب ہے
خواہ نہ ماہا ہو خواہ کمتر اور قبل از اتمام چار ماہ کے تغسیل اوسکی لازم نہین ہے اور ظاہر وجوب
صلوۃ ہے اوپر طفل میت کے ہرگاہ شش سالہ ہوا ہو اور قبل از انقضا واکمال شش سال

صلوٰۃ لازم نہین ہے لیکن مستحب ہے مگر اوس صورت مین کہ متولد ہوا ہو ہو العالم بالصواب

فصل سوم در مسائل کفن میت و احکام کفن از تحفۃ الصائمین

پس بعد حنوط کے میت کو کفن دینا لازم ہے اور تین پارچہ واجب ہین ایک لنگ دوسرے کفنی تیسرے ایک چادر خواہ میت مرد کی ہو خواہ عورت کی لیکن ران پیچ سنت ہے اور واسطے مردون کے عمامہ اور واسطے عورتون کے اوڑھنی اور سینہ بند بھی سنت ہے لیکن چاہیے کہ کفن ریشمی اور سنہری نہو بلکہ لازم ہے کہ سوتی ہو اور اگر سفید ہو تو بہتر ہے اگرچہ میت عورت کی بھی ہو اور جریدتین کا کفن مین رکھنا باعث امینی عذاب کا ہے جب تک کہ تر ہین اور شہادت نامہ کا خاک شفا سے لکھنا سنت ہے بنابر مشہور کے اور کفن کا اصل مال مین سے ہونا واجب ہے لیکن زوجہ کا شوہر پر واجب ہے اگرچہ عورت مالدار بھی ہو

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین بیچ اس مسئلہ کے پارچہ چھالٹین پر قرآن خاک کربلا سے لکھوا کر خواہ سادہ پارچہ چھالٹین کا کفن دینا مردہ کو جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** پارچہ مذکورہ اگر پاک ہو تو دونو امر جائز ہین ہو العالم۔

سوال ہذا از کتاب جدول مشرقین خان صاحب مرحوم و مغفور

سوال راے والا مین تعداد کفن واجب میت کس قدر ہے تین پارچہ یا کم و زیاد مفصل و مشرح ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** لنگ و پیراہن و سرتاسری کافی ہے اور اگر عوض پیراہن کے سرتاسری ہو تو ظاہرا جائز ہے لیکن بدون ضرورت تین پارچہ ہای مذکورہ سے کم نہ دیوے ہو العالم۔

از کتاب مجموعہ عباسی مصنفہ عباس قلیخان مرحوم

سوال روز قیامت مین مردان و زنان برہنہ مبعوث ہونگے یا کفن پوشیدہ مشروحاً
ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** اگر نہایت عاصی ہونگے تو برہنہ والا کفن پوش
جیسا کہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے ہو العالم

فصل چہارم در مسائل و احکام نماز جنازہ میت

یہ نماز بھی واجب ہے ہرگاہ اگر میت کا سن چھ برس سے کم نہو پس بعد غسل و کفن دینے کے
اوسپر نماز پڑہے اور اس نماز مین وضو اور غسل شرط نہین اگرچہ بہتر ہے اور تیمم بھی بلا عذر
ہوسکتا ہے بلکہ لباس اور بدن کا بھی پاک ہونا ضرور نہین بنا بر فتوی کے اور بعضے
عالم ضرور جانتے ہین تو پاک کرنے مین احتیاط ہے اور ترکیب اس نماز کی یہ ہے
کہ جنازہ کو اپنے سامنے قبلہ کی طرف رکھدے اور اوسکی کمر کے برابر کھڑا ہو اگر جنازہ
مرد کا ہو اور اگر جنازہ عورت کا ہو تو محاذی سینہ کے خواہ نماز پڑہنے والا پیش نماز ہو
خواہ منفرد اور بعد اوسکے نماز مین مشغول ہو اور اس نماز مین واسطے جنازہ مومن کے
پانچ تکبیرین واجب ہین پس بعد نیت کے بقصد وجوب اللہ اکبر کہے اور بعد اسکے
شہادتین پڑہے اور طریقہ مختصر یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور اگر موافق منقول کے شہادتین کو طول دے
تو یہ بہتر ہے اور پہر اللہ اکبر کہے اور بعد اسکے صلوۃ پڑہے یعنے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور پہر اللہ اکبر کہے اور بعد اسکے واسطے مغفرت مومنین کے
دعا کرے اس طریق سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور پہر
اللہ اکبر کہے اور بعد اسکے میت کے لئے دعا کرے اس طرح سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ

اور پھر اللہ اکبر کہکے فارغ ہو پس اسی قدر واسطے امام اور ماموم دونوں کے کافی ہے لیکن انکا طول سے پڑھنا بہتر ہے اور اس نماز کی دعائین اور اذکار کئی طرح سے حدیثون مین حضرت سے منقول ہین از انجملہ ایک یہ ہے کہ بعد تکبیر اول کے اس طور سے کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اور دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہکے اسکو پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اور پھر اللہ اکبر کہکے اسکو پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور پھر اللہ اکبر کہکے اسکو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرِيْرَتِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور پھر اللہ اکبر کہکے فارغ ہو اور یہ صورت واسطے میت مرد کے ہے اور اگر میت

عورت کی ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے اس طرح سے کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ
عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّ يْرَتِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ
عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ
عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور اگر ایک نماز مین دو جنازے شریک کرے پس اگر دونون مرد کے ہون یا ایک
مرد کا اور ایک عورت کا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اس طرح سے پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ
هٰذَيْنِ عَبْدَاكَ وَابْنَا عَبْدَيْكَ وَابْنَا اَمَتَيْكَ نَزَلَا بِكَ وَاَنْتَ
خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُمَا اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ
بِسَرَائِرِهِمَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَا مُحْسِنَيْنِ فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِمَا وَاِنْ كَانَا
مُسِيْئَيْنِ فَتَجَاوَزْ عَنْهُمَا وَاغْفِرْ لَهُمَا وَاجْعَلْهُمَا عِنْدَكَ
فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهِمَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُمَا
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر جنازہ دونون عورتون کے
ہون اور نماز مشترک پڑہے تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اس طرح پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ
هَاتَيْنِ اَمَتَاكَ وَابْنَتَا عَبْدَيْكَ وَابْنَتَا اَمَتَيْكَ نَزَلَتَا بِكَ وَاَنْتَ
خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُمَا اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ
بِسَرَائِرِهِمَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتَا مُحْسِنَتَيْنِ فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِمَا
وَاِنْ كَانَتَا مُسِيْئَتَيْنِ فَتَجَاوَزْ عَنْهُمَا وَاغْفِرْ لَهُمَا وَاجْعَلْهُمَا عِنْدَكَ

فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَهْلِهِمَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْهُمَا بِرَحْمَتِكَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اگر جنازے بہت سے جمع ہوں مردوں کے یا مختلف کچھ
مردوں کے کچھ عورتوں کے تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا کو صیغہ جمع مذکر سے پڑھے اَللّٰهُمَّ
اِنَّ هٰؤُلَاءِ عَبِیْدُكَ وَاَبْنَاءُ عَبِیْدِكَ وَاِمَائِكَ نَزَلُوْا بِكَ وَاَنْتَ
خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُمْ اِلَّا خَیْرًا وَّ
اَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِهِمْ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانُوْا مُحْسِنِیْنَ فَزِدْ
فِیْ اِحْسَانِهِمْ وَاِنْ كَانُوْا مُسِیْئِیْنَ فَتَجَاوَزْ عَنْهُمْ
وَاغْفِرْ لَهُمْ وَاجْعَلْهُمْ عِنْدَكَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ
عَلٰی اَهْلِهِمْ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْهُمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور اگر سب جنازے عورتوں کے ہوں تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اس طرح سے پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اِمَاؤُكَ وَبَنَاتُ عَبِیْدِكَ وَاِمَائِكَ نَزَلْنَ
بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُنَّ اِلَّا خَیْرًا
وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِهِنَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنَّ مُحْسِنَاتٍ فَزِدْ فِیْ
اِحْسَانِهِنَّ وَاِنْ كُنَّ مُسِیْئَاتٍ فَتَجَاوَزْ عَنْهُنَّ وَاغْفِرْ لَهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ
عِنْدَكَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَهْلِهِنَّ وَارْحَمْهُنَّ فِی الْغَابِرِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اگر جنازہ لڑکے کا ہو اور سن اوسکا
چھہ برس سے کم ہو اور حد بلوغ کو نہ پہونچا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اس طرح سے
پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَیْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا
اور اسی طرح سے اگر جنازہ لڑکی کا ہو اور وہ بھی سن بلوغ کو نہ پہونچی ہو تو دعا اسطرح سے

پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لِاَبَوَيْهَا وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا
اور اگر جنازہ ایسے شخص کا ہو کہ ضعیف العقل ہو اور مذہب حق و باطل مین تمیز نکرے
اور اسی سبب سے سنّیون اور شیعون سے عناد نہ رکھتا ہو یا اہلبیت علیہم السلام
سے اعتقاد رکھتا ہو اور اونکے دشمنون کو بد نہ جانتا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے اس دعا کو
پڑھے خواہ میت مرد ہو خواہ عورت اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا
سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ اور اگر میت کا مذہب معلوم نہو تو
بعد چوتھی تکبیر کے اس دعا کو پڑھے خواہ میت مرد کی ہو خواہ عورت کی اَللّٰهُمَّ اِنَّ
هٰذِهِ النَّفْسَ اَنْتَ اَحْيَيْتَهَا وَاَنْتَ اَمَتَّهَا اَللّٰهُمَّ وَلِّهَا مَا
تَوَلَّتْ وَاحْشُرْهَا مَعَ مَنْ اَحَبَّتْ اور اگر جنازہ خلاف مذہب یعنی سُنی کا ہو اور
بضرورت نماز کا اتفاق ہو تو اسکے لئے چار تکبیرین ہین پس بعد چوتھی تکبیر کے اگرچہ آہستہ
سے ہو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اخْزِ عَبْدَكَ فِيْ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِهٖ حَرَّ
نَارِكَ اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ اَشَدَّ عَذَابِكَ فَاِنَّهٗ يُوَالِيْ اَعْدَائَكَ
وَيُعَادِيْ اَوْلِيَائَكَ وَيُبْغِضُ اَهْلَبَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اور اسی طرح سے اگر جنازہ عورت سُنی کا ہو تو یون کہے اَللّٰهُمَّ اخْزِ
اَمَتَكَ فِيْ اِمَائِكَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِهَا حَرَّ نَارِكَ اَللّٰهُمَّ اَذِقْهَا
اَشَدَّ عَذَابِكَ فَاِنَّهَا تُوَالِيْ اَعْدَائَكَ وَتُعَادِيْ اَوْلِيَائَكَ
وَتُبْغِضُ اَهْلَبَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ پس نماز
سے فارغ ہو بلکہ ہر تکبیر مین لعن اور نفرین کرے **سوال** کیا فرماتے ہین علمائے
دین اور مفتیان شرع متین اس صورت مین کہ نماز ہدیہ میت کی دو طریقے مشہور

ہین ایک تو شب دفن میت اور دوسرا طریقہ ہر شب جمعہ واسطے والدین کی آمرزش کے
لئے ہے اگر چاہے کہ واسطے آمرزش برادر مومن کے خواہ روز خواہ شب جمعہ پڑہے
تو پڑہ سکتا ہے یا نہین اور اگر پڑہے تو اوسکا طریقہ ارشاد ہو **جواب** ہان نماز ہدیۂ
میت واسطے برادر مومن کے پڑہ سکتا ہے اور ماثور ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام
اپنے والدین کے واسطے نماز ہدیۂ میت ہر روز دو رکعت اسطرح پڑہتے تہے کہ رکعت
اول مین بعد حمد کے سورہ انا انزلناہ اور رکعت ثانی مین بعد حمد کے سورہ انا اعطینا
پڑہتے تہے پس اس کیفیت مین نماز ہدیۂ میت دو رکعتی برادر مومن کے واسطے
بہی پڑہ سکتا ہے بلکہ مطلقاً دو رکعتی نماز پڑہ سکتا ہے اور ہر رکعت مین فقط حمد
پر اکتفا کر سکتا ہے اور جو کوئی سورہ پڑہے بعد حمد کے تو افضل ہے ہو العالم
سوال ۱۰۸۲ تارک الصلوٰۃ کے جنازہ پر نماز پڑہنا درست ہے یا نہ اور تارک الصلوٰۃ سے
یہ مراد ہے کہ اوسنے اپنی عمر مین نماز کبہی نہ پڑہی ہو یا اور کوئی مطلب بینوا توجروا
جواب اگر وہ نماز کو واجب اور ترک کرنے کو گناہ سمجہتا تہا تو اوسکے جنازہ پر نماز
ہو سکتی ہے والا فلا ہو العالم **سوال ۱۰۸۳** عمر مخنث مادر زاد ہے اور کوئی علامت مرد
اوسمین نہین بجاے مقام پیشاب صرف ایک سوراخ مشابہ بزن ہے اور مردون
مین جب آتا ہے گمان عورت کا ہوتا ہے اور عورتین جانب مرد گمان کرتی ہین اور ہر
دو علامت سے خارج ہے پس بوقت انتقال اوسکے نماز جنازہ مین ضمیر اوسکی جانب مرد
ہوگی و یا عورت اور روبرو زنان و مردان محرم ہے و یا نامحرم **جواب** صورت
مذکورہ مین اگر کوئی علامت مرد مثل نمو ریش یا کوئی علامت انوثیت مثل پستان زن
اوسمین نہین ہے تو بعد موت اوسکے جنازہ پر نماز سہل ہے اسلئے کہ اگر سن بلوغ کے

بعد مرجائے اور شیعہ ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہِ النَّفْسُ اَنْتَ اَحْیَیْتَھَا وَاَنْتَ اَمَتَّھَا اور بعد اسکے بقیہ دعا بضمائر تانیث مثل دعای زن مومنہ کے پڑہے لیکن اوسکی زندگی مین احکام شرعیہ بہ نسبت اوسکے جاری کرنے مین دقت اور اشکال ہے اور بظاہر یہ مظنون ہوتا ہے کہ مردونکو اور عورتون کو اوسکی طرف دیکہنا اگر بدون نظر ریبہ و تلذذ و خواہش کے ہو تو جائز ہے اور اگر وہ مکلف ہے تو خاص بہ نسبت اوسکے یہ تکلیف ہوگی کہ مردان اجانب سے پردہ کرے نہ عورتون سے لیکن زنان اجنبیہ کی طرف سے وہ خود بہ نذر ریبہ و تلذذ کے نہ دیکہے ہو العالم

سوال ایک قریہ مین دس یا بارہ گہر مسلمانون کے ہین اور وہ وہان آباد ہین اور وہ سب روزگار پیشہ ہین اتفاقاً ایک مرد کہ وہ اپنے مکان پر تہا قضای الٰہی سے قضا کر گیا اور از قسم ذکور اوس مقام پر بلکہ قرب و جوار مین کوئی نہین ہے کہ جو نماز جنازہ اور غسل اور تلقین وغیرہ سوای عورتون کے پڑہا وے پس ایسے موقع پر نماز جنازہ و دیگر اعمال میت عورت بجالا سکتی ہین یا نہین اور وہ عورت اوسکی منکوحہ ہو و یا غیر منکوحہ اور ایسے طور پر پہر بہ نسبت زن خیال فرمایا جاوے کہ اس شکل مین بہی قید پڑہانے نماز عورت کے ہے یا نہین اور اگر قرب و جوار مین مسلمان ہون تو اونکو طلب کرنا چاہیے یا کچہ ضرور نہین ہے **جواب** صورت مذکورہ مین زنان مسلمہ جنازۂ مرد پر نماز پڑہ سکتی ہین اور بالعکس پس اگر کوئی اونمین لایق پیش نمازی ہو تو بجماعت والا انفراداً پڑہین اور جب غسل میت مرد کے لئے مرد اور میت زن کے لئے زن میسر نہو تو میت مرد کی جو زوجہ ہو یا دہ نہو تو اور جو عورت محرم اوسکی ہو وہ بالای لباس سے اوس مردہ کو غسل دیوے اور یہی حکم ہے میت زن کا یعنی اوسکا شوہر یا کوئی محرم دیگر اوسکو بالای لباس سے

فصل دیوے ہو العالم

از کتاب جدول شرفعلیخان مرحوم مغفور

۸۵ سوال اگر نماز میت مین شک بیچ کمی و بیشی پانچ تکبیر کے کرے تو تدارک کیا ہو اور سب مذکور کا نماز منفرد و جماعت مین ایک حکم ہے یا مختلف اور عدالت امام نماز میت مین شرط ہے یا نہ بینوا توجروا جواب اگر شک کمی مین رکھتا ہو تو مشکوک کو بجا لاوے اور اگر شک زیادتی مین کرے تو التفات جانب اوسکے نہ کرے اور جماعت مین ہر گاہ ایک امام سے ماموین متذکر ہون تو شاک جانب اوسکے رجوع کرتا ہے یعنی متابعت اوسکی کرتا ہے اور ساتھ شک اپنے کے اعتنا نہ کرے خصوصًا جسوقت قول متذکر کا مفید ظن واسطے شاک کے ہو اور اشتراط عدالت امام نماز جنازہ مین ثابت نہین ہے لاکن احوط ہے ہو العالم سوال اگر ولی یا وارث میت لیاقت امامت بسبب عدم علم اور عدالت کے نرکھتا ہو گو بہ تجویز اکثر علما عدالت شرط امامت نماز میت نہین ہے لیکن مجمع مین اگر عالم عادل یا شخص متصف بعدالت حاضر ہو پس افضل ہے کہ عادل امامت کرے یا وارث میت حسب حیثیت پر کہ ہو بینوا توجروا جواب افضل و احوط یہ ہے کہ باجازت وارث سے عادل امامت کرے سوال نماز میت مین تطہیر جنابت یا وضو شرط ہے یا نہ جواب شرط نہین ہے ہو العالم سوال دام ظلکم ہر چند وجوب نماز اوپر میت مخالف کے مختلف فیہ ہے اور مشہور میان علماے مذہب حقہ وجوب نماز اوپر اوس لڑکے کے ہے کہ چھ سال عمر اوسکی اتمام ہوئی ہو اور کمتر اوس سے مسنون ہے لاکن اس باب مین اقتضای راے ہدایت پیرای جناب کیا ہے آیا نماز میت سنی اور طفل شش سال بر واجب ہے یا نہ اور اذن ولی واسطے غاسل

وصلی کے شرط صحت نماز ہے یا نہ اور اگر ولی شرعی نہو تو حکم کیا ہے **جواب** احوط یہ ہے
کہ پڑہین اور دعا سی بداد سپر کرین اور حکم بوجوب حتماً مشکل ہے اور نماز بعد شش سال کامل کے
ظاہر واجب ہے اور قبل اوسکے وجوب ثابت نہین ہے بلکہ احوط ترک ہے —

سوال بسبب رعایت ملامت مخالفین اگر نماز میت طفل کمتر شش سالہ پر ادا کیجائے
تو باعتبار عدم جواز مرتکب اوسکا آثم ہوتا ہے یا نہ مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا —

جواب احوط اجتناب ہے ہو العالم —

سوال ہذا دستخطی آغا احمد صاحب بہبہانی

سوال ایک شخص شیعہ ہے اور دوسرے ہمقوم اوسکے سُنی ہین وہ شخص شیعہ مرا
اور ہمقوم اوسکے کہ سُنی تھے اور طریق و احکام مذہب شیعہ سے منحرف و ناواقف تھے
لہذا اوسکو بطریق سُنی غسل و دیگر تجہیز و تکفین کرکے اور نماز پڑہکر اون لوگون نے
دفن کیا اس باب مین ہیچ حق اوس شیعہ مذہب کے کہ مردہ ہے کیا ارشاد ہوتا ہے

جواب واسطے اوس مردہ کے کچہہ حرج نہین ہو العالم —

فصل پنجم در مسائل و احکام و ترکیب دفن میت و تلقین و نقل میت و احکام مرمت مقابر و سوالات منکر و نکیر و کوائف روح و آنچہ متعلق بدین مقام دارد

پس بعد نماز کے میت کو قبر مین دفن کرنا واجب ہے اوس جگہہ کہ زمین مباح ہو اور قبر کہودنے
کی حد یہ ہے کہ نظر اور خطر سے محفوظ ہو لیکن چنبر گردن تک گڑہا کرنا اور لحد بنانا افضل ہے

اور قبر تک جانا ساتھہ جنازہ مومن کے سنت ہے اور پیادہ چلنا اولی ہے اور سوار
ہونا مکروہ ہے اور جسوقت کہ نزدیک قبر کے میت کولیجائے تو سنت یہ ہے کہ جنازہ
کو ایک لمحہ رکہدے اور تین مرتبہ مین قبر کی طرف نقل کرے اور مرد کی میت کو پائون
کی طرفسے قبر مین داخل کرے اور عورت کے میت کو عرض سے اور جو شخص کہ
قبر مین اوترے اور میّت کو اوتارے تو سر و پا برہنہ اور بند کشادہ ہو مگر اوسکے
اقرباء قریب مین سے نہو کہ موجب قساوت قلب کا ہوتا ہے لیکن عورت کی
میت مین محرم کا ہونا چاہیے اور اسمین کراہت نہین بلکہ شوہر اولی ہے پس قبر
مین میت کو دہنی کروٹ سے لٹاوے اس طرحسے کہ منہہ اوسکا اور مقادیم بدن
قبلہ کی طرف ہو جائے یہ لازم ہے اور بعد اسکے کفن کے بند کہولدے اور سرہانے
ایک ڈہیلا رکہدے اور تہوڑی خاک شفا بہی رکہدے برابر منہہ یا رخسارون کے
اور بعد اسکے دہنے ہاتہہ سے میت کے دہنے شانے کو پکڑے اور بائین ہاتھہ سے
اوسکے بائین شانہ کو حرکت دے اور پہر تلقین پڑہے اور صورت تلقین کی یہ ہے
اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ یا فلان ابن فلان پس اس
مقام مین نام میت کا اور نام اوسکے باپ کا لے اور کہے هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ
الَّذِي فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتِمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامٌ اِفْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى
الْعَالَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ

عَلِیٌّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوسَی ابْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِیُّ بْنُ مُوسٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ
عَلِیٍّ وَعَلِیُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ وَالْقَائِمُ الْحُجَّةُ الْمَهْدِیُّ
صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ
وَاَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًی اَبْرَارٌ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِذَا اَتَاكَ
الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَسَئَلَاكَ
عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِیِّكَ وَعَنْ دِیْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ
وَعَنْ اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ فِیْ جَوَابِهِمَا اللّٰهُ جَلَّ
جَلَالُهُ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ
وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِیْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ ابْنُ
اَبِیْ طَالِبٍ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ نِ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ بْنُ
عَلِیٍّ الشَّهِیْدُ بِكَرْبَلَا اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ
وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اِمَامِیْ وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ اِمَامِیْ وَ
مُوسَی الْكَاظِمُ اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ نِ الرِّضَا اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ
اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ الْهَادِیْ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِیُّ اِمَامِیْ وَالْحُجَّةُ
الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ هٰؤُلَاءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَ
سَادَتِیْ وَقَادَتِیْ وَشُفَعَائِیْ بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّاُ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ یَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ
وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ

عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّۃُ وَاَنَّ مَاجَاءَ بِہٖ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالُ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ
وَالْبَعْثُ حَقٌّ وَالنُّشُوْرُ حَقٌّ وَالصِّرَاطُ حَقٌّ وَالْمِیْزَانُ حَقٌّ
وَتَطَایُرُ الْکُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَۃَ
اٰتِیَۃٌ لَا رَیْبَ فِیْہَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اِفْہَمْتَ
یَا فُلَانَ ابْنِ فُلَانٍ اور حدیث مین وارد ہے کہ مردہ جواب مین کہتا ہے کہ البتہ
سمجھا مین اور پھر کہے ثَبَّتَکَ اللّٰہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ہَدَاکَ اللّٰہُ اِلٰی
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰہُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ اَوْلِیَائِکَ فِیْ
مُسْتَقَرٍّ فِیْ رَحْمَتِہٖ پھر کہے اَللّٰہُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَاصْعَدْ
بِرُوْحِہٖ اِلَیْکَ وَلَقِّہٖ مِنْکَ بُرْہَانًا اَللّٰہُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ لیکن
یہ صورت تلقین کی واسطے مرد کے ہے اور عورت کے لئے الفاظ مخصوص مذکر کو مونث
سے بدل دے پس اِسْمَعْ اِفْہَمْ کے اِسْمَعِیْ اِفْہَمِیْ کہے اور بعد نام
میت کے بجای ابن کے بنت کہے اور ضمیر مذکر حاضر کی مقام مین مونث حاضر پڑھے
اور بعد فراغ تلقین کے پائون کی طرف سے باہر نکل آئے اور قبر کو تختہ سے پوشش کردے
اور سنت ہے کہ حاضرین سوای عزیزون کے تین مرتبہ پشت دست سے قبر مین مٹی
ڈالین اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے جائین پس بعد انکے اوسے
قبر کی مٹی سے قبر کو پر کرکے مسطح کردے اور خر پشت نہ کرے کہ یہ طریقہ اہل خلاف کا
ہے لیکن بقدر چار انگشت کشادہ کے بلند کرنا درست ہے بنا بر فتوی اور مشہور کے
اور بعد اسکے قبر پر پانی ڈالے اور سرہانے سے شروع کرے پائینتی تک اور دو

قبر پر پانی ڈال کے پھر اوسی جا ختم کرے جہان سے شروع کیا تھا اور اگر کچھ بچ رہے تو اوسکے بیچ مین ڈالدے اور بعد اسکے حاضرین قبر پر ہاتھ رکھکے سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑہین اور پھر مشایعت کرنیوالے رخصت ہوجائین لیکن ولی میت بآواز بلند اوس میت کو تلقین کرے اور بعد دفن کے قبر کھودنا جائز نہین مگر حاشیہ شرایع مین شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اگر قبر مین کوئی چیز قیمتی گر پڑے تو اوسکے لئے قبر کھودنا جائز ہے اور اگر کسی شخص نے دریا مین انتقال کیا ہو تو بعد غسل اور حنوط اور کفن اور نماز کے اگر خشکی مین لاکے دفن کرنا ہوسکے پس یہ مقدم ہے والا میت مین کچھہ بوجھہ باندہ کے رو بقبلہ دریا مین ڈالدے یا یہ کہ اوسکو ایک ظرف گلی مین رکھکے موںنہ اوس ظرف کا بند کردے اور پھر پانی مین چھوڑ دے پس ان دونون صورتون مین مخیر ہے کہ جسکو چاہے اختیار کرے بنابر مشہور کے اور بعضے علما نے دوسری صورت کو مقدم جانا ہے پس یہ صورت خوب ہے **آٹھوان** امر احکام صاحب عزا مین ہے پس صاحب عزا کو گریبان چاک کرنا اور کپڑے پھاڑ ڈالنا درست نہین بنابر مشہور کے لیکن پدر اور مادر کے ماتم مین مضائقہ نہین بلکہ بعض اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستحب ہو لیکن عزادار کو لباس کا تغیر کرنا سنت ہے تا پہچانا جائے کہ صاحب عزا ہے مگر منھہ نہ پیٹے اور زانو پر ہاتھ نہ مارے کہ ثواب اسکا جاتا رہتا ہے اور چاہیے کہ فریاد و شیون بھی نہ کرے بلکہ صبر کرے اور قضای الٰہی پر راضی رہے اور جانے کہ حق تعالیٰ صابرون کو اجر بےحساب کرامت فرماتا ہے اور وقت مصیبت کے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہے کہ اسکے کہنے سے گناہ گزشتہ بخشے جاتے ہین اور حدیث مین وارد ہے کہ جسکا فرزند مرجائے اور وہ صبر کرے تو بہتر اس سے ہے

کہ بہتر فرزند رکہتا ہو کہ وہ سب سوار ہون اور راہ خدا مین جہاد کرین اور منقول ہے کہ خداوند
عالم جسکو دوست رکہتا ہے اوسکے بہترین فرزندون مین سے لے لیتا ہے اور پہر
منقول ہے کہ فرزند کے مرنیسے مومن کے لئے ثواب بہشت ہے خواہ صبر کرے
خواہ نہ کرے اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق وقت مصیبت مین اس دعا کو پڑہتے تہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی لَمْ یَجْعَلْ مُصِیْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ لَوْشَاءَ مُصِیْبَتِیْ اَعْظَمَ مِمَّا کَانَتْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَی
الْاَمْرِ الَّذِیْ شَاءَ اَنْ یَکُوْنَ فَکَانَ **نوان** امر احکام تعزیت مین ہے پس تعزیت کا کم
کم مرتبہ یہ ہے کہ صاحب عزا اوس شخص کو دیکہہ لے مگر پاس اوسکے جانا اور کلمات صبر اور
شکیبائی کے کہنا سنت ہے علی الخصوص بعد دفن کے اور صاحب عزا کو تین روز تک
کہانا بہی بہیجنا سنت ہے خصوص ہمسایہ کو اور تین روز سے زیادہ ماتم نہ رکہے
لیکن عورت کہ شوہر کے لئے چار مہینے اور دس دن ماتم رکہے اور رنگین کپڑے نہ
پہنے اور زینت نہ کرے **دسوان** امر زیارت قبور مومنین مین ہے پس زیارت
قبور مومنین کی سنت موکدہ ہے خصوص عزیزون کی بلکہ روز پنجشنبہ اور روز جمعہ کے
جانا سنت ہے پس جسوقت کہ قبرستان مین داخل ہو تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلٰی
اهل الدّیار من المؤمنین والمسلمین وانتم لنا فرط ونحن
ان شاء اللّٰه بکم لاحقون اور دوسری روایت مین ہے کہ اس کو کہے
السّلام علی اهل الدّیار من المسلمین والمؤمنین رحم
اللّٰه المستقدمین منّا والمستاخرین وانّا انشاء اللّٰه بکم لاحقون
اور ایک روایت مین ہے کہ اسکو کہے السّلام علیکم اهل الدّیار من

قوم مومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان لم لنا سلف ونحن لکم تبع رحم اللہ
المتقدمین منکم والمتاخرین انا للہ وانا الیہ راجعون اور اکثر حدیثون مین وارد
ہے کہ جو شخص نزدیک قبر برادر مومن کے سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑہے تو روز قیامت
کے خوفسے امین ہوگا اور دوسری روایت مین یون ہے کہ خداوند عالم اوسکو اور صاحب قبر
کو بخشدیتا ہے اور سنت ہے کہ وقت پڑہنے کے قبر پر ہاتہ رکہکے اور روبقبلہ ہو اور
سنت ہے کہ اس دعا کو بہی پڑہے اللھم جاف الارض عن جنوبہم وصاعد
الیہم ارواحہم ولقاھم منک رضوانا واسکن الیہم من رحمتک ما تصل بہ
وحدتہم وتونس وحشتہم انک علی کل شئ قدیر اور دوسری روایت معتبر مین
ہے کہ اس دعا کو پڑہے اللھم ارحم غربتہ وصل وحدتہ وانس وحشتہ
وامن روعتہ واسکن علیہ من رحمتک ما یستغنی عن رحمتہ من سواک
والحق بمن کان یتولاہ بلکہ سنت ہے کہ نزدیک قبر کے سورۂ حمد اور قل ہو اللہ احد
اور قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق اور آیۃ الکرسی ہر ایک کو تین مرتبہ پڑہے
اور جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اوس جناب نے
ارشاد فرمایا کہ جو شخص قبرستان مین جائے اور گیارہ مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد کو
پڑہے اور ثواب اوسکا اوس قبرستان کے مردون کو بخشدے تو بعدد اون مردون کے
اجر و ثواب پاتا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی کو پڑہے اور
ثواب اوسکا اہل قبور کو ہدیہ کرے تو حقتعالی بعدد ہر حرف کے ایک فرشتہ پیدا
کرتا ہے کہ روز قیامت تک اوسکے لئے تسبیح پڑہے لیکن واسطے اموات کے اعمال
خیر مسنون ہین اور خصوصیات قبر پر جانے کی نہین اگرچہ افضل ہے پس چاہیے کہ

زندے مردون کو فراموش نہ کرین کسواسطے کہ اعمال خیر سے ہاتہہ اونکا کوتاہ ہے اور
ہر ایک سے اعمال خیر کے امیدوار رہتے ہین خصوصًا دعا کے پس بعد نماز فریضہ اور بعد
نماز شب کے اونکے لئے مغفرت کی دعا کرے اور والدین کے لئے دعا زیادہ کرے بلکہ اونکے
لئے اعمال خیر مین زیادہ اہتمام بجالائے اور عمدہ اعمال خیر یہ ہے کہ اونکے واجبات کو
ادا کرے کہ جو حیات مین فوت ہو گئے ہون مثل نماز اور روزہ اور حج کے یا اجارہ دے یا کوئی
مفت بجالائے بلکہ بڑے بیٹے پر قضا باپ کی واجب ہوتی ہے اور حدیث مین وارد ہے
کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر شب دفن سے زیادہ
کوئی ساعت سخت تر نہین پس اپنے مردون پر رحم کرو اور مومن محتاج کو کچہہ راہ خدا مین
خیرات دو اور اگر کوئی چیز نہو کہ راہ خدا مین دو تو دو رکعت نماز بجالاؤ کہ پہلی رکعت مین ایک
مرتبہ الحمد اور دو مرتبہ سورہ توحید پڑہو اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے دس مرتبہ سورۂ
الھٰکم التکاثر اور بعد سلام کے کہو اللّٰھم صل علی محمّد
وآل محمّد وابعث ثوابھما الی قبر ذٰلک المیّت یعنی فلان بن فلان پس
بجای ذالک المیت وفلان بن فلان کے نام مردے کا اور اوسکے باپ کا ذکر کرے
پس حقتعالی اوسکی قبر پر ہزار فرشتون کو بہیجتا ہے کہ ہر فرشتہ کے ساتہہ ایک لباس اور حلہ
ہوگا اور بعد تنگی کے اوسکی قبر مین وسعت دیتا ہے جب تک کہ اسرافیل صور پہونکے اور
اور قیامت برپا ہو اور نماز پڑہنے والیکے لئے بہی ثواب تمام دنیا کا دیا جاتا ہے اور واسطے
اوسکے چالیس درجہ بلند فرماتا ہے اور آخوند علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ شب دفن
مین دو رکعت نماز ہدیۂ میت کی ہے کہ پہلی رکعت مین بعد الحمد کے ایک مرتبہ آیۃ الکرسی
اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے دس مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑہے اور بعد سلام کے کہے اللّٰھم

صل علی محمد وآل محمد وابعث ثوابہما الی قبر فلان اور حدیث صحیح
مین منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر شب اپنے فرزند کے لئے اور ہر رکعت
اپنے پدر و مادر کے لئے دو رکعت نماز پڑہتے تھے پہلی رکعت مین بعد الحمد کے انا انزلناہ
اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے انا اعطینا اور ایک روایت مین وارد ہے کہ جسوقت
میت کے لئے کچھ تصدق کرے تو حقتعالی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے
کہ ستر ہزار فرشتہ لیکے اوسکی قبر پر جا اور ہر فرشتہ کے ہاتھہ مین نعمت آلہی سے ایک طبق
ہوگا اور وہ کہینگے السلام علیک ای دوست خدا یہ ہدیہ ہے فلانے مومن کا واسطے
تیرے پس قبر اوسکی روشن ہوجاویگی اور حقتعالی بہشت مین اوسکو ہزار شہر عنایت
فرمائیگا اور ہزار حورین اوسکے ساتھہ تزویج کریگا اور ہزار حلہ اوسکو پہناویگا اور ہزار حاجت
اوسکی بر لائیگا اور حدیث معتبر مین منقول ہے کہ چہہ چیزین ہین کہ بعد وفات کے
مومن کو ثواب اونکا پہونچتا ہے اور نفع بخشتا ہے ایک وہ فرزند ہے کہ اوسکے لئے استغفار
کرے دوسرے قرآن یا کتب علمی سے وہ کتاب ہے کہ اوسکو چہوڑ گیا ہو اور بعد اوسکے لوگ پڑہین تیسرے
وہ درخت ہے کہ اوسنے لگایا ہو اور اوس سے بندگان آلہی نفع پاوین چوتہے وہ
پانی ہے کہ جاری کیا ہو مثل نہر کے پانچوین وہ کنوان ہے کہ اوسنے بنایا ہو اور اوس سے
مخلوق خدا منتفع ہون چہٹے وہ طریقہ خیر کہ جاری کرجائے خواہ زبانی لوگون کو تعلیم
کرے خواہ تصنیف کرے کہ خلق اوس سے ہدایت پائے **سوال** نکیرین قبر مین
حضرت معصوم سے سوال عقائد حقہ کرینگے یا نہ **جواب** کسی روایت مین تصریح اس
خصوص کی نظر سے نہین گزری ہے ہو العالم **سوال ۱۰۹۲** جناب امیر علیہ السلام قبر مومن
مین تشریف لاتے ہین یا نہ **جواب** بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ تشریف لاتے ہین

ہوالعالم سئوال [۱۰۹۱] عذاب قبر اگر روح پر ہے تو روح منزہ اور حکم خدا ہے اور اگر جسم
پر ہے تو خاک خاک مین ملتی ہے پس عذاب قبر اور کس چیز اور حیثیت کے ہے بینوا
توجروا جواب روح اور جسد دونون پیدا کئے ہوئے خدا کے ہین اور جو کہ مخلوقات
الٰہی سے مکلف ہے پس بسبب عصیان گنہگار ہوگا اور مبتلا بعذاب ہوالعالم سئوال [۱۰۹۲]
مقبرہ عالیشان پختہ عمارت ہے گرداگرد بھی فرش پختہ تھا اور قبرین بھی تھین اب بشدت
بارش سے گرد کی قبرین دب گئین اوسمین پانی جاسکتا ہے اور یہ بھی خیال ہے کہ اگر
اوس کا انسداد نہوا تو بناہی مقبرہ مین پانی جائے گا اون قبرون کا اب ازسر نو درست
کرنا جائز ہے یا نہین اور اوس عمارت پر صدہا روپیہ خرچ ہوچکا ہے بینوا توجروا +
جواب قبرون پر مٹی ڈال کے بند کردینا پانی کی راہ کو جائز ہے اور ازسر نو قبر کا بنانا
اس طرح پر کہ نبش قبر لازم آئے جائز نہین ہے ہوالعالم سئوال [۱۰۹۳] ایک قبرستان ہے
پانی شدت سے وہان برسا اور چند روز وہان رہا اسلئے قبرین دب گئین پہلے بھی زمین
کے برابر تھین اب پھر اونکو زمین کے برابر کرسکتے ہین یا نہین اور معنی من جدد قبرا
مین تو داخل مرمت کرنیوالا نہوگا اسلئے عرض ہے کہ از راہ مہربانی جواب ارشاد ہو بینوا
توجروا جواب مٹی قبور پر ڈال کے زمین کے برابر قبور کو کردینا جائز ہے ہوالعالم سئوال [۱۰۹۴]
وقت دفن میت غیر بالغ تلقین پڑھنا چاہیے یا نہ جواب صورت مرقومہ مین دور
نہین ہے کہ ترک تلقین بہتر ہو ہوالعالم سئوال [۱۰۹۵] کہتے ہین کہ قبر مین ائمہ تشریف لاتے ہین اور حمایت
مومن کی فرماتے ہین یہ روایت صحیح ہے یا نہین یہ بھی لکھا ہے کہ اگر تلقین میت کے واسطے
پڑھی جائے تو فرشتہ کہتے ہین کہ یہان سے چلو جواب تو ہوچکا ہم کیا اس سے پوچھین جیسا
کہ حدیقہ مین مرقوم ہے یہ روایت بھی صحیح ہے یا نہین جواب قبر مین

اثنہ کا آنا بعض احادیث مین وارد ہوا ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ جب میت کی قبر پر تلقین
پڑھی جاتی ہے اوس سے نکیرین سوال نہین کرتے ہو العالم **سوال ۱۰۹۶** قبر کو بعد دفن
میت کھول کر میت کو دیکھنا جائز ہے یا نہین **جواب** بلا ضرورت شرعیہ جائز نہین
ہو العالم **سوال ۱۰۹۷** عورت کو واسطے زیارت مردگان کے قبرستان مین جانا اور ماتم اور
فاتحہ کرنا کیسا ہے ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** اگر مستلزم کسی امر نامشروع کو
نہو تو جائز ہے ہو العالم **سوال ۱۰۹۸** دو آدمی ایک مسلم دوسرا ہندو ایک مکان مین جل گئے
اور کوئی اعضا اونکا باقی نہین کہ جس سے تشخیص ہوسکے مسلمان لوگ چاہتے ہین کہ
ہم اپنے مردے کو تجہیز و تکفین کرین اور ہنود چاہتے ہین کہ ہم اپنے مردہ کو دریای گنگا
مین ڈالین درمیان مین اونکے کیا حکم ہے بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ مین اگر
مسلمان کو ممکن ہو دونون کو بطریق اہل اسلام غسل و کفن کرکے علیحدہ علیحدہ دفن
کرین اور یہ امر اگر ممکن نہین تو قرعہ ڈالین جس نعش پر قرعہ مسلم آوے اوسکو بطریق
اسلام دفن کرین ہو العالم **سوال ۱۰۹۹** کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین
کہ مسمی بکر سنیون مین بیان کرتا تھا کہ مین سنی ہون اور شیعون مین بیان کرتا تھا کہ
شیعہ ہون غرضکہ تا حیات بکر کے مذہب کا حال معلوم نہین ہوا اب وہ قضا کر گیا اوسکی
تجہیز و تکفین کسطور پر ہو **جواب** صورت مرقومہ مین اوسکو غسل و کفن و دفن بطریق
شیعیان کیا جائے لیکن نماز جنازہ مین بعد چوتھی تکبیر کے دعای شخص مجہول الحال پڑھی جاوے
ہو العالم **سوال** مقابر مومنین پختہ بنانا اور مقابر خام جو برابر زمین کے ہو جاتی ہین اونپر
نشان و یا مرمت اس غرض سے کرانا کہ جو مومنین اسطرف سے گذرین تو فاتحہ خیر پڑھین درست ہے
یا نہین کیونکہ اکثر قبرین بوجہ معدوم ہو جانیکے معلوم نہین ہوتین کہ کہان پر ہین

جواب جائز ہے اگر نخچہ بناوے اس طور پر کہ بنبش اور کہودنا قبر کا عرفاً صادق نہ آوے
ہوالعالم **سئوال**[۳] کیا ارشاد ہے علماے دین اور مفتیان شرع متین کا اس مسئلہ مین
کہ پسر و دختر مردہ پر کس عمر تک تلقین پڑہنا درست نہین ہے اور کس عمر مین چاہیے اور رسوم
اونکا کس عمر مین چاہیے یعنی اگر غیر بالغہ ہون تو وہ معصوم ہین اونکے واسطے تلقین اور
قرآن خوانیکی کیا احتیاج ہے اور اطفال کو بہی فشار ہوتا ہے یا نہین بینوا توجروا
جواب جو قریب بہ سن بلوغ ہے یا بالغ ہوا وسپر تلقین پڑہتا ہے نہ غیر ممیز پر اور رسوم
عرفیہ غیر محرمہ عرف سے دریافت کرنا چاہیے ہان اگر مجلس کریگا یا قرآن پڑہے گا تو ثواب
ہوگا اور غیر مکلف پر عذاب و فشار کچہہ نہین ہے ہوالعالم **سئوال** کیا فرماتے ہین علماے
دین اس مسئلہ مین کہ وقت کہودنے قبر کے اگر چند استخوان ہاے میت مدفون سابق
اوس زمین مین برآمد ہون اور قبل سے اطلاع وہان قبر ہونے کی نہو تو اس صورت مین
میت حال کا دفن کرنا اوسمین جائز ہے یا نہین اور اگر جائز ہے تو استخوانہاے برآمد شدہ
کو اوسی قبر مین دفن کردینگے یا جداگانہ بینوا توجروا **جواب** احوط یہ ہے کہ اون استخوانون
کو وہین دفن کردے اور میت کے واسطے قبر دوسری جگہہ کہود کر دفن کرین ہوالعالم
سئوال[۵] جسوقت آدمی مرتا ہے تو اوسکی روح قبض ہوکر کہان جاتی ہے اور جب تک
قبر مین منکر نکیر جواب پوچہنے کو آتے ہین تب تک روح کہان رہتی ہے اور بعد سوال و جواب
کے پہر روح قیام قیامت تک کہان رہتی ہے اور جبکہ یہ جسم خاکی خاک ہوجاتا ہے اور
بعد اوسکے جو خواب مین نظر آتا ہے تو وہی شکل و شمائل ہوتی ہے اسکا کیا سبب ہے
اور روح کو خواب مین آنیکا خود اختیار ہے یا کسی کے حکم سے آتی ہے اور قبر پر جب کوئی
فاتحہ کو جاتا ہے تو روح کو خبر ہوتی ہے اور وہ مقام دفن پر آجاتی ہے یا کیا اور جو کوئی

عزیز مردے کا اوسکے نام کچھہ تصدق اللہ دے تو اوسکا ثواب اوس مردے کو کسطرح پہونچتا ہی
اور گنہگار آدمی جب مرتا ہے تو عذاب مین کب تک معذب رہتا ہے قیام قیامت تک یا
ایام معدودات اور بعد مرنے کے روحین عزیزوا قارب کی آپس مین ملتی ہین یا نہین
اور جیسے کہ موانست دنیوی ہوتی ہے وہ رہتی ہے یا نہین اور باپ بیٹے کو یا بی بی
اپنے خاوند کو پہچان لیتی ہے یا نہین کہ یہ وہ شخص ہے اور جسوقت قیامت مین حساب
وکتاب امت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا اوسوقت حضرت
کہان تشریف رکھتے ہونگے اور جو گنہگار کہ قائل امامت ائمہ اطہار علیہم السلام
ہوگا وہ دوزخ مین معذب ہوگا یا کیا اور جنت مین خدمت حضرت رسالت پناہ یا
ائمہ ہدیٰ کی باریابی ہوگی یا نہین اور جو کہ منکر امامت ہین بعد حشر کے ہمیشہ وہ کہان
رہینگے دوزخ مین یا جنت مین یا اور جا امید کہ امور مستفسرہ کا جواب بالتصریح ارشاد
ہو بینوا توجروا **جواب** دربارہ امور مذکورہ احادیث مختلفہ وارد ہوئے ہین اور ظاہرا
سبب اسکا اختلاف احوال واعمال مردم ہے پس بعض روایات سے مستفاد ہوتا ہے
کہ بعد موت کے روح طرف آسمان کے بلند کیجاتی ہے اور اوسکے بعد پھر راجع کیجاتی ہے
زمین پر پس جنازہ کے ہمراہ ہوتی ہے اور ہنگام غسل کے قریب ہوتی ہے اور قبر مین
ساتھہ جاتی ہے اور جب قبر بند کیجاتی ہے تو روح تا کمر داخل بدن ہوتی ہے اور اوسسے
نکیرین سوال کرتے ہین دین وایمان واعتقادات سے بلکہ پانچون اصول سے
اور بارہ امام سے پس اگر منافق اور غیر مومن ہوا تو عذاب مین مبتلا ہوتا ہے کبھی قبر مین
اور کبھی وادی برہوت مین اور کبھی جہنم دنیوی مین اور اگر مومن وشیعہ ہے اور گناہ
اوسکے معاف ہو چکے ہین تو سراسر اوسکے لئے راحت اور نعمات الٰہی ہین کبھی قبر مین

وسعت اور نواحی قبر اور کبھی وادی السلام مین اور کبھی بہشت دنیوی مین اور کبھی اور
کسی مقام رفیع الدارج مین اور اگر شیعہ ہے اور گناہ نہین بخشے گئے تو کچہہ زمانہ تک
اوسپر عذاب ہوگا جب تک کہ پروردگار چاہے اور جسطور پر اوسکو منظور ہو لیکن دشمنان
اہلبیتؑ کے ساتھہ اور سعیت مین دوستان اہلبیت پر عذاب نہوگا اور ظاہر اروح
کو تعلق ہوتا ہے جسم مثالی سے کہ مشابہ اس جسم کے ہے لہذا وہ شخص پہچانا جاتا ہے
اور بغیر حکم آلہی روح کسی سے ملاقات نہین کر سکتی اور جو عمل خیر کا ثواب میت کو
ہدیہ کرے وہ ثواب اوسکو پہنچتا ہے نہ خاص وہ طعام دنیوی وغیرہ اور ارواح مومنین
مین باہم ملاقات ہوتی رہتی ہے اور شناسائی اور احوال پرسی ہوتی ہے اور قیامت
مین جناب رسالتمآبؐ گنہگاران مومنین وشیعیان اہلبیت کی شفاعت فرماکر بخشوائینگے
اور جو مومن وشیعہ ہے انجام اوسکا بخیر ہوگا اگرچہ بعد سزای گناہان ہو یعنے قیامت
کے بعد اور بعد سزا کے اور حساب وغیرہ کے انجام کار بہشت مین داخل ہوگا اور ہمیشہ ابدالآباد
بہشت مین رہیگا اگر ایمان وتشیع مضبوط ومستحکم رکہتا ہو اور جسکے ایمان مین خلل ہوگا اور
شیعہ نہوگا بلکہ دشمن اہلبیت ہوگا یا کافر یا منافق ہوگا اوسکو کبھی عذاب سے نجات
نہ ملیگی اور ہمیشہ جہنم مین مخلد رہے گا ہو العالم **سوال** کربلا مین جو مرجاوے
وہ بلا پرسش کے جنت مین داخل ہوگا یا اسمین کچہہ شک ہے بینوا توجروا
جواب اگر مومن وہان مدفون ہوگا تو اوسکے گناہونمین تخفیف ہوگی اور نزدیک
بر حمت آلہی ونعمت ہوگا ہو العالم **سوال** شیعہ کے جنازے کے ساتھہ جانیمین
کیا ثواب ہے اور اہل تسنن کی میت کے ہمراہ اگر چند قدم ہمراہی مین جاوے تو کیا ہوگا **جواب**
بعض روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ جو مومن جنازہ مومن کی تشییع کرے تو سب گناہ اوس

شیعہ کے بخشدیے جاتے ہین اور ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے اور اگر مسلم غیر شیعہ کے جنازہ
کی تشیع کرے بنابر ضرورت شرعیہ جب بہی خالی ثواب سے نہوگا اور جو بلا ضرورت ہو تو نہ گناہ
ہے نہ ثواب علی الظاہر ہو العالم **سوال** مرد مومن جہان مرے نعمات الٰہی سے متلذذ
اور عذاب مین اوسکے تخفیف ہوگی پس کربلا ہی معلےٰ کی زمین کی صفت ارشاد ہو کہ
گنہگار اگر وہان مرے تو بلا پرسش داخل بہشت ہوگا یا نہین **جواب** اگر کوئی مومن
مشرف بزیارت روضۂ مقدسہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہو بہ نیت خالص و قربت
پس اوس زمین پاک مین مدفون ہو یا کسی اور جگہہ بہر صورت بنابر اکثر روایات معتبرہ
سب گناہ اوسکے بخشے جائینگے اور بعض اخبار موثقہ مین وارد ہوا ہے کہ اوس سے
گناہ کا استفسار نہ کرینگے اگرچہ گناہ میت نے کئے ہون پس داخل بہشت ہوگا روز
قیامت مین ہو العالم **سوال** جب سُنے کہ فلان شخص مرگیا اور وہ اہل خلاف ہے
تو اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے یا نہ کہے اور اگر کبہی دو چار مرتبہ
کہہ چکا ہو تو اوسکی تلافی کیونکر ہوگی جواب باصواب ارشاد ہو **جواب** اس کلمہ
کے کہنے کا مضائقہ نہین ہو العالم **سوال** جب آدمی مرتا ہے تو حشر تک کہان
رہتا ہے اور اگر گنہگار ہووے تو حشر تک یعنے جب تک قیامت قایم ہو اگر لایق
عقوبت ہے تو اوسپر عذاب رہا کریگا پس درمیان قبر کے قالب ہے وہ عذاب اوسکے اوپر
ہوتا ہوگا مگر جب آدمی مرجاتا ہے اور قبر کے اندر اوسکو رکہتے ہین تو چند روز یا ماہ کے
بعد وہ خاکی جسم بالکل خاک ہوجاتا ہے پس جو عذاب اوسکے لئے قیامت کے آنے تک
مقرر ہو چکا ہے وہ عذاب کس چیز کے اوپر ہوگا اسلئے کہ وہ شخص جسکے لئے عذاب مقرر
ہوا وہ تو خاک ہوگیا ہے وہ کرب اور بیقراری اوسی خاک پر ہوگی یا کسپر اور اکثر ایسا بہی

ہوتا ہے کہ ہزارہا بلا مبالغہ ایسے بندہ ہین کہ جنکی خاک بھی نہین معلوم کہ کہان گئے اور
بعض کی مٹی ہوا پر اوڑ گئی اور بعض کی پانی مین بہہ گئی اور بعض کی مٹی کے برتن اور
ظروف تیار ہوکر صرف مین آئے اب استفسار یہ ہے کہ عذاب کس چیز پر ہوگا مفصل و
مشرح ارشاد فرمایا جاوے **جواب** اکثر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ روح بعد
مفارقت اس جسم کے متعلق بجسم لطیف مانند اجرام ملائکہ و جن کہ جو مثل اور اشبہ اس
جسم سے ہوتے ہین اور بوساطت جسم مذکور روح کو ثواب و تنعم یا عذاب و تألم حاصل
ہوتا ہے البتہ بعض احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سوال نکیرین اوس حال مین ہوتا
ہے کہ جب روح اسی جسم دنیوی مین داخل کیجاتی ہے اور ضغطہ یعنی فشار بھی اسی
جسم پر بعد ادخال روح ہوتا ہے پس اگر میت کا جسم جلاکر خاک کرکے برباد کیا جاوے تو
بھی ہوسکتا ہے کہ پروردگار قادر و مختار ہے کہ اون اجزاء پراگندہ کو جمع کرکے جسم بناوے
اور اوس سے سوال کیا جاوے اور ہوا کو حکم فرماوے کہ اوسکو ضغطہ اور فشار دیوے
اور باوجود اسکے جسم اوسکا زندونکی نظرون سے مخفی رہے چنانچہ قصہ ایک کفن دزد
کا معروف و مشہور ہے زیادہ تفصیل کی گنجایش نہین ہو العالم **سوال** اہل
خلاف کے مقابر پر فاتحہ پڑہنا جائز ہے و یا پڑہنے والا گنہگار ہوگا مفصل ارشاد ہو
بینوا توجروا **جواب** ثواب اوسکا اون کو نہ پہونچیگا اور پڑہنے والا ظاہر اگنہگار
نہوگا جبکہ بقصد تشریع نہ کرے اور اگر بقصد تشریع کرے یعنی یہ قرار دیوے کہ ان لوگونکو
اہدای ثواب شرعاً مستحب ہے تو گنہگار ہوگا لیکن باپ کسی مومن کا اگر مخالف مذہب ہو
تو وہ مستثنی ہے ہو العالم

از کتاب جدول مشرفعلیخان صاحب مرحوم

سوال ۱۱۳ باقتضای رای ہدایت پیرای جناب نقل میت بعد دفن زمین ایک بلاد سے طرف مشاہد مقدسہ ائمہ علیہم السلام یعنے بجوار مرقد منور حضرت امام حسین علیہ السلام یا نجف اشرف یا مدینہ طیبہ یا ارض اقدس مشہد ثامن ائمہ امام علیہ یا کاظمین علیہما السلام جائز ہے بلا دغدغہ یا کراہت ہے اور صورت جواز بقای جثہ مین ہے یا استخوان کو بھی انتقال کرسکتا ہے اور یہ امر مشروط بوصیت میت ہے یا بلا وصیت وارث یا دوست میت باوجود امکان اس امر کو کرسکتا ہے **جواب** حرمة المؤمن میتا کحرمتہ حیا پس ہرگاہ نقل میت مستلزم مثلہ ہو یعنے متغیر ہونے و بو کرنے اور جدا ہونے اعضا کے ہو جیسا کہ صورت نقل میت تازہ بلاد بعیدہ مین لازم آتی ہے پس ترک احوط بلکہ اقرب ہے اور اگر مستلزم اسکا نہو مثل اسکے کہ ارض مقدس کے قریب مرا ہو تو نقل اولی ہے اور یہ سب حکم قبل دفن ہے اور بعد دفن اس صورت مین بھی نقل مشکل ہے ہان اگر ایک مدت بعد دفن کے گزرے اور یقین ہو کہ اب میت مین سواے استخوان بوسیدہ کے کچھ باقی نہین رہا تو اس صورت مین نبش و نقل جائز ہے ہو العالم

فصل ششم در مسائل نذورات و رسومات سیوم وغیرہ میت و سوالات متفرقہ دستخطی مجتہدین موجودین لکھنو

سوال ۱۱۴ کیا فرماتے ہین علمای دین جوابین اس مسائل کے یہ بات جو مشہور ہے کہ جو کوئی شخص خواہ عزیز ہووے خواہ غیر ہووے وہ اپنے کسی عزیز کی ارواح یا غیر کی ارواح کو یا ارواح مقدس جناب رسالت مآب و یا آل اونکے کے ارواح مقدسہ کو دیا ارواح طاہرہ ائمہ اطہار کو اپنی جانب سے کوئی ہدیہ صواب مثل تلاوت قرآن مجید وغیرہ کے بخشتا ہے یا

نذر کرتا ہے یا یہ کہ کہانا پکواکر کسی ارواح کو اوسکی لطافت پہونچاتا ہے جیسا کہ نیاز دلوانا تو فرشتہ
اوس ہدیہ ثواب کو یا کہ لطافت غذا کو اوس بخشنے والے یا پہونچانے والے شخص کی طرفسے
اوسکا نام لیکر بایں طریق کہ فلانے شخص نے دنیا سے تجھکو یہ ثواب یا یہ لطافت
فلانی غذا کی بہیجی ہے اوس شخص مردہ کی ارواح کو پہونچاتے ہین یہ امر صحیح ہے یا
غلط مفصلاً ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** ہان جو شخص ثواب کسی شخص کی روح کو
کسی چیز کا ہدیہ کرتا ہے تو ثواب اوسکا ملائک اوسکی روح کو پہونچاتے ہین اور کہتے
ہین کہ یہ ثواب فلانے برادر مومن نے تجھے ہدیہ کیا ہے یہ مضمون حدیث مین وارد
ہے ہوالعالم **سوال** ۱۴۱۱ کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین کہ
فی زماننا جو بعد میت کے رسومات دہم و بستم و چہلم معین ہین اور بروز معینہ مستورات
برادری جمع ہوکر نوحہ کرتی ہین اور اہل میت برسم شیوع روز معینہ پر یعنی دسوین بیسوین
اور چہلم کو حسب مقدور اپنے دس بیس آدمی کو کہانا کہلاتا ہے اور اوسکا ثواب میت
کو پہونچاتا ہے اور اکثر کتب جو دیکہے گئے اوسمین ایسے رسومات کی مخالفت معلوم
ہوتی ہے اندرین صورت اگر عمل مرقوم الصدر بطور رسومات معینہ ازراہ واجب یا
سنت سمجھکر اہل میت، یا مستورات برادری عمل کرتے ہین گنہگار ہین یا نہین —
جواب رسومات مذکورہ عمل مین لانا اگر یہ ارادہ نہو کہ یہ شرع مین وارد ہے بالخصوص
تو جائز ہے اور طعام مومنین و مومنات کو کہلانا اور اوسکا ثواب ہدیہ میت کرنا بہرحال
بہتر ہے اور موجب ثواب ہے ہوالعالم **سوال** ۱۴۱۵ کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان
شرع متین کہ زید بکر کی قبر پر بدین نیت زمین یا کپڑا یا روپیہ یا مٹہائی چڑہاوے کہ بکر
مجیب الدعوات ہے فلانی مراد میری بر آوے یا بہر آویگی اور عمر مالک یا خادم یا مجاور اوس

قبر کا ہے وہ اِن اعتقادات سے کہ لوگ ایسی نیت کر کے اِس قبر پر چڑہاتے ہین خوب
واقف ہے مگر اون لوگون کو اس فعل سے منع نہین کرتا ہے بلکہ خوش ہوتا ہے اور ترغیب
دیتا ہے ایسی صورت مین زید اور عمرو کون گنہگار ہوا اور اون اشیار کا کہانا اور صرف
مین لانا حلال ہے یا حرام اور اوس زمین پر با وجود دوسری زمین کے نماز جائز ہے
یا نہین **جواب** اگر قول مذکور کی وہ کچھہ تاویل نہین کرتا اور مقصود اوسکا اوس
لفظ سے معنی حقیقی ہین العیاذ باللہ یعنے وہ شخص صفات خدائی سے متصف ہے
یا خدا کا کفو یا شریک ہے تو جو اوسکا معتقد ہے اوسکے کفر مین کچھہ شک نہین ہے اور جو
شخص ایسے عقیدہ فاسدہ کی ترغیب کرے وہ مثل اوسکے ہے اور جو چیزین وہ چڑہاتا
ہے اگر اباحت اونکی بہ نسبت مسلمانون کے معلوم ہو لو بالقرائن تو مسلمانون کو
اونمین تصرف جائز ہوگا **سوال** دربارہ تلقین وسیوم یعنی قرآن خوانی وغیرہ
میت غیر بالغ کے واسطے کیا حکم ہے اور میت نابالغ کو تکلیف سوال نکیرین ہے
یا نہ **جواب** فشار اور عذاب اوپر غیر مکلف کے نہوگا اور ظاہرا سوال بہی نہین ہے
اور واسطے نابالغ کے تلقین پڑہنا ضرور نہین لیکن قرآن خوانی اور اشتغال بذکر
الٰہی و ذکر مصائب معصومین بہرحال اولی و موجب ثواب جزیل ہے ہو العالم
سوال نیاز خواہ فاتحہ دینا کسی چیز پر حسب دستور ہندوستان شرعا جائز ہے یا
نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** جب سورۂ فاتحہ پڑہکر ثواب اوس سورہ کا ہدیہ
ارواح مقدسہ کرے یا مومنین کو کہانا دیکر ثواب اوسکا ہدیہ ارواح مقدسہ کرے تو موجب
اجر و ثواب ہوگا ہو العالم **سوال** بعد ممات کسی شخص کے وارثان موتہ از قسم پارچہ
وغیرہ بنظر ثواب روح موتہ کو دین تو ثواب اوس اشیا کا بروح موتہ بروز حشر ملیگا یا نہین

یا خود بقید حیات کوئی شخص قبل از مرگ اپنی کے کچھہ بنظر ثواب دے تو بھی ثواب اسکو بعد مرگ کے حاصل ہوگا یا نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** جو عمل خیر بنیت قربت بجا لائیگا تو اوسکا ثواب اوس شخص کو آخرت مین ملیگا اور اگر کسی عمل خیر کا ثواب کسی میت مومن کو ہدیہ کرے تو اوس میت کو ثواب اوسکا ملیگا اور ہدیہ کرنیوالا بھی مثاب ہوگا ہو العالم **سوال** ۹ کلام الله واسطے ثواب موتے کے باجرت پڑہنا یا پڑہوانا جائز ہے **جواب** جائز ہے ہو العالم

از کتاب مجموعہ عباسی جمع کردہ عباس قلیخان ضامن مرحوم

سوال ۱۰ شیرینی اور طعام کہ اوسپر فاتحہ محی الدین وحسن بصری وغیرہ صوفیان کا دیتے ہین تو کہانا اوسکا مومنین کو درست ہے یا نہ **جواب** بسم الله۔ اگر اوس سے احتیاط کرین تو بہتر ہے ہو العالم **سوال** ۱۱ اکثر مسلمانان اس ملک کے واسطے موتے کے کہانا پکاتے ہین اور فاتحہ بنام اوسکے کرکے طعام مذکور کو اقربا اور دوستان اور فقیران کو تقسیم کرتے ہین تو ایسا کہانا اور تقسیم واسطے میت کے ثواب رکہتا ہے و جائز ہے یا نہ اور کہانے مین اوس طعام کے مومنین کو کیا حکم ہے **جواب** خیرات واسطے اموات کے موجب حسنات ہے اور کہانا اوسکا مضائقہ نہین رکہتا ہو العالم۔

سوالات متفرقات دستخطی مجتہدین اعلام متعلق

باب میت

سوال ۱۲ ما قولکم مد ظلکم شہدا بعد شہادت جنت زمین مین مقیم ہین یا جنت آسمان مین ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** عموم روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعد قیام قیامت

جنت خلد مین داخل ہونگے مگر بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض شہدا مثل حضرت جعفر طیار رضوان اللہ علیہ جنت مین ساتھہ ملائکہ کے ہین ہو العالم **سؤال ۱۱۲۳** شہدا بعد شہادت اجسام اصلی مین رہتے ہین یا اجساد مثالی مین **جواب** عموم بعض روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ جسد مثالی واسطے اونکے ہے ہو العالم **سؤال ۱۱۲۴** اجساد معصوم مانند دیگر مردم قبر مین بوسیدہ ہوتے ہین یا نہ بینوا توجروا **جواب** بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ اجساد مطہرہ انبیا علیہم السلام کو زمین نہین کہاتی ہے ہو العالم **سؤال ۱۱۲۵** مثلا کوئی شخص مرجائے تو جب تک وہ دفن نہو تو قریب میت سے چالیس قدم کے فاصلہ پر کہانا کہانا پانی پینا درست ہے یا نہین **جواب** ہان درست ہے ہو العالم **سؤال ۱۱۲۶** کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین ایک شخص میت کے قریب کہ اوسکا جسم اوس چارپائی سے ملا ہوا ہے کہ جسپر میت ہے بیٹھا ہے یا میت سے ایک قدم کے فاصلہ پر ہے تو اوس شخص کو کہانا کہانا اور پانی پینا درست ہے یا نہ **جواب** ہان درست ہے ہو العالم **سؤال ۱۱۲۷** کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ بروز قیامت زمین و اشجار و کوہسار و آسمان مثل پنبہ لکہا ہے کہ پرواز کرینگے گزارش یہ ہے کہ یہ حال بعد سوال و جواب و عدل و انصاف کے ہوگا یا قبل پیشتر اقوال و روایات مطالعہ و سماعت مین آئی ہے کہ بروز حشر جناب پنجتن پاک تشریف لاوینگے اور تاج شفاعت سر پر ہوگا اور بعوض خون ناحق جناب امام مظلوم شہید کربلا شیعیان علی ابن ابی طالب داخل جنت ہونگے اور ہمیشہ مدام جنت مین رہینگے التماس یہ ہے کہ جیسے اکثر اقوال و روایات ہین کہ اللہ جل شانہ کی ذات کو بقا ہے باقی سب کو فنا ہے یعنی بعد حشر کوئی چیز جاندار و غیر جاندار باقی

نہ رہینگے تو مطلع فرمائیے کہ تختۂ زمین جنت و دوزخ قایم رہینگے کہ جسمین ملعم جنتی و
دوزخی رہین اور میزان عدالت کے بعد نتیجہ و پاداش کردار نیک و بد کا ضرور پایا جاتا ہے
مفصل و مشرح ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** قبل قیام قیامت کبریٰ ہر
شی ہلاک و فنا ہو جائیگی سوای ذات مقدس پروردگار یکتا کے پس پروردگار چاہیگا
تو اشیای فانیہ کا اعادہ کریگا اور بہشت و دوزخ کا بہی اعادہ ہوگا اور اموات زندہ
ہونگے اور روز حشر مین بعد حساب و کتاب اہل بہشت داخل جنت اور اہل نار داخل
جہنم کیے جائینگے بعد ازان بنا بر حکم پروردگار پہر اونمین سے کسیکو موت اور فنا
نہوگی ہمیشہ ابد الآباد اہل جنت متنعم و مثاب اور اہل دوزخ مقہور اور مورد عذاب رہینگے
رزقنا اللہ وجمیع المؤمنین الخلود فی الجنان واعاذنا من
عذاب النیران وھو العلیم الکریم المنان ہو العالم **سوال** ۱۱۲۸ صاحب
مس میت پر احکام جنبی اور حائض کے سے جاری ہونگے یا نہ نماز وغیرہ مین اور یہ
نجاست جنبی سے ہے یا حکمی ہے **جواب** جن چیزون کے واسطے وضو واجب ہے
اونکو بجا نہ لائے مثل نماز اور مس کتابت مصحف کے اور احوط یہ ہے کہ جن چیزون
کے لئے غسل ہوتا ہے اوسکو بہی عمل مین نہ لاوین مثل صوم اور دخول مسجد اور مس
کنندہ بدن میت کو جو مس کریگا وہ نجس نہوگا اور نہ غسل اوسپر لازم ہوگا ہو العالم
۱۱۲۹ **سوال** کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین کہ جس مکان مین کوئی میت
افتادہ ہو اور طعام اوس گہر مین طیار ہو تو قبل لیجانے میت کے اوس مکان مین
کہانا پینا کسی چیز کا جائز ہے یا نہین اور طعام موجودہ قبل خواہ بعد تدفین کے کیسا ہے
علی ہذا القیاس وہ پانی بہی جو کہ اوس گہر مین موجود تہا اوسکا پینا کیسا ہے **جواب**

جواب اوس آب وطعام کا کہانا اور پینا جائز ہے مطلقاً ہو العالم **سؤال** ۱۳۰ مسلمان رمضان مین مرتے ہین اور بہت افعال اونکے زندگی مین نامشروع ہوتے ہین اور سناگیا ہے کہ جو شخص رمضان مین مرتا ہے اوسکی بخشایش ہوتی ہے کیونکہ اس ایام مبارک مین دروازہای دوزخ مسدود و دربہای بہشت کشادہ ورحمت الٰہی جوش زن یہ بات درست ہے یا نہ **جواب** جو مومن گنہگار ماہ رمضان مین مریگا اوسکے لئے امید بخشش ورحمت پروردگار زیادہ تر ہے بہ نسبت اکثر ماہہای دیگر اسلئے کہ اکثر روایات معتبرہ سے ظاہر ہے کہ اس مہینے مبارک مین جسقدر مغفرت اور رحمت نازل ہوتی ہے باقی مہینون کا حال ویسا نہین ہے اور وہ مضمون بہی وارد ہے کہ دروازہاے بہشت مومنون کے لئے مفتوح اور ابواب جہنم مومنین پر مسدود رہتے ہین ہو العالم **سؤال** ۱۳۱ جو اہل ہنود رئیس ہون ویا اپنی قوم مین شریف اونکی اموات کو مرحوم بجائے حطی اہل اسلام لکہہ سکتا ہے یا نہین اور جو صاحب اونکو مرحوم لکہین وہ گنہگار تو نہین ہونگے **جواب** درصورت مرقومہ اگر باوجود فہم معنی لفظ مذکور بلا ضرورت لکہے تو گنہگار ہوگا ہو العالم **سؤال** ۱۳۲ دربارہ لفظ مرحوم اموات ہنود کے ارشاد ہوا ہے کہ جو بلا ضرورت لکہے تو گنہگار ہوگا لفظ بلا ضرورت سے کیا مراد ہے **جواب** یعنے اگر حال تقیہ مین ہو یا کسی مومن کا فائدہ اوس لفظ کے لکہنے پر منحصر ہو تو مضایقہ نہین واللہ اعلم ہو العالم **سؤال** ۱۳۳ مقابر اہل اسلام و مومنین ہنود سے مرتب کروانا اور برگہ چوب تر دست ہنود سے تیار کراکے اندر قبر دینا جائز ہے یا نہ **جواب** ظاہرا جائز ہے اگر مستلزم نجاست کفن میت یا بدن میت نہو ہو العالم **سؤال** ۱۳۴ بوسہ لینا خمیدہ ہونا وادیا سجدہ کرنا قبر مومنین ووالدین وائمہ کو جائز ہے ویا نہین بینوا توجروا **جواب** سجدہ

کرنا کسیکی قبر کو جائز نہین ہے اور آداب تعظیم و تکریم بجالانا بہ نسبت روضہ ہای مقدسہ
معصومین مستحسن ہے اور تعظیم قبور بزرگان دین ہر شخص کو اور قبر والدین بشرط ایمان خاص
اونکی اولاد کو مستحسن ہے ہو العالم **سوال ۱۱۳۵** احمد خواب مین حسن مجتبیٰ کی زیارت سے مشرف
ہوا اور درخواست کی کہ یا مولا مجھکو درجۂ شہادت نصیب ہو ارشاد اقدس ہوا کہ مشرف بشہادت
ہوگا چنانچہ احمد نے سم سے وفات پائی بعد چندے تو ایسی حالت مین رتبہ شہادت
اوسکو میسر ہوا یا نہ اور شمار اوسکا تا روز قیامت بطور شہدا زندہ مین ہوگا و یا مردگان
مین **جواب** صورت مرقومہ مین اگر وہ شخص شیعہ تہا اور کسی ظالم نے ازراہ جور اوسکو
زہر دیکر مار ڈالا تو احتمال قوی ہے کہ اوس مقتول کو درجۂ شہادت نصیب ہووے
اور مرتبہ مین بعض شہدا کے مساوی کیا جاوے ہو العالم **سوال ۱۱۳۶** اکثر محققین
کی زبانی دریافت ہوا ہے کہ جو آدمی عارضۂ وبائی سے مرتا ہے اور جو عورت صدمۂ
ولادت سے اندر زچہ خانہ مرتی ہے اونکو مرتبہ شہدا حاصل ہوتا ہے **جواب** بعید نہین
کہ کسی حدیث مین مضمون مذکور وارد ہوا ہو ہو العالم **سوال ۱۱۳۷** جو مردمان کہ مومن
ہین اور اکثر افعال شنیع اونسے سرزد ہوئے ہین اونپر عذاب قبر و عذاب نار دوزخ بروز قیامت
دونون ہونگے و یا مومن سزای پاداش حرکات اپنے کی اندر قبر پاکر بروز معاد لوث گناہان
سے پاک و صاف ہوکر قبر سے نکلینگے مفصل ارقام فرمایا جاوے **جواب** احوال
مختلف ہین بسبب اختلاف مردم اور تفاوت اعمال و افعال یعنی سزا گناہونکی اگر
معفو نہ ہوئے ہون کبھی قبر مین اور کبھی قیامت کے دن اور کبھی دونون مقامون
پر ہوگی ہو العالم **سوال ۱۱۳۸** حلول شیطان قالب مردگان اسلام ممکن ہے یا نہین کیونکہ
سنا گیا ہے کہ احیاء و مردگان مین شیطان اکثر حلول کرجاتا ہے و حرکات مردگان بطور

زندہ ہوتے ہین **جواب** حلول شیاطین کا اموات مومنین مین ثابت نہین ہو العالم
سوال ۴۳۹ مخنث مادرزاد یا غیر مادرزاد کی بخشایش مین کیا حکم ہے اور اگر بخشایش نہو تو
باعث عدم بخشایش کیا ہے کیونکہ وہ محض بلا قصور ہین و نابالغ و بے اختیاری مین
مخنث کئے گئے ہین و نماز و دیگر اعمال وغیرہ اونکے مقبول بارگاہ صمدیت ہونگے یا نہین
اور وہ داخل اسلام ہین یا نہ **جواب** جو مرد خواجہ سرا بنایا گیا ہے یعنے اوسکے اعضاے
تناسل کو قطع کیا ہے یا بیکار کر دیا ہے اور جو عنین مادرزاد ہے وہ دونون بعد سن بلوغ
اگر صاحب عقل و رشد ہین اور مذہب شیعہ اثنا عشریہ رکھتے ہین تو آخرت مین اونکو خلود جہنم
سے نجات ہوگی اور نعمات الٰہی سے متنعم ہونگے اور جملہ عبادات مثل نماز و روزہ اونپر
واجب ہوتی ہین مثل مردان مکلفین دیگر ہو العالم **سوال** ۴۴۰ عمر بخواہش خود واسطے
قایم کرانے برث مخنثی کے خنثیٰ ہوا پس اوسکی قبولیت نماز و روزہ مین کیا حکم ہے
اور اوسپر حکم اسلام جاری ہونگے یا وہ شخص اسلام سے خارج ہے **جواب** اگر وہ شخص
شیعہ تھا اور عقائد مذہب تشیع مین اوسکے خلل نہین ہوا اور کوئی امر مخل تشیع اوس سے
سرزد نہین ہوا تو حکم شیعہ اوسپر جاری ہوگا ہو العالم **سوال** ۴۴۱ ذابح البقر دائم الخمر مانع
المطر اور قاطع الشجر کون لوگ ہین اور مراد اس سے کیا ہے سنا ہے کہ جو لوگ قاطع الشجر
وغیرہ ہون اونکی بخشایش نہوگی بینوا توجروا **جواب** حکم مذکور کلیتاً صحیح نہین اور
خلاصہ یہ ہے کہ اگر ایمان و تشیع حاصل ہے اور کوئی امر مخل ایمان و تشیع عمل مین نہین
لایا تو اوسکو نجات اخروی کسی زمانہ مین حاصل ہوگی اگرچہ بعد سزای گناہان کے ہو اور
جو اب شراب کو حلال سمجھے وہ مسلم نہین ہے ہو العالم **سوال** ۴۴۲ کفار ضعیف الاعتقاد جہنم
و عذاب سے نجات پاوینگے یا نہ شرع سے کیا ثابت ہے بیان فرمائیے بینوا توجروا ـ

جواب کفار مخلد فی النار ہین ہو العالم **سوال**[۱۴۳] بعد ممات مقام آدمی بدکردار کا حشر تک کہان رہیگا **جواب** جو اہل باطل ہین اور مومن نہین ہین وہ ایام برزخ مین مواضع رنج والم مین گرفتار اذیت وعذاب ہونگے ہو العالم **سوال**[۱۴۴] مومن اور مسلم مین کیا فرق ہے اور دونون داخل بہشت ہونگے یا نہ **جواب** بنابر معنی اصطلاحی کے مومن منجملہ امت جناب ختم الانبیا وہ ہے کہ جسکو شیعہ کہتے ہین اور جو مومن ہے وہ مسلم بھی ہے نہ بالعکس کلی اسلئے کہ بعضے مسلمان ہین مثل اہل سنت کے لیکن مومن نہین ہین اور نجات اخروی اور دخول جنت موقوف ومنحصر ایمان پر ہے لیس جو مومن وشیعہ نہوگا اوسکا داخل بہشت ہونا ممکن نہین اور نجات جہنم سے اوسکو کبھی نہین حاصل ہوگی ہو العالم **سوال**[۱۴۵] ولد الحرام اگر مرد مومن اور دوستدار اہلبیت علیہم السلام ہے تو داخل بہشت ہوگا یا نہین اور اگر ہوگا تو فرق درمیان ولد الحلال اور ولد الحرام کے کیا ہے اور اگر نہین ہوگا تو اوسکی کیا خطا ہے **جواب** ولد الزنا جب مومن ہو اور پرہیزگار تو ہرگز وہ جہنم مین نہ جائیگا باجماع علماے شیعہ بلکہ مکان راحت اور منزل آسایش مین نعمتہاے آلہی سے متنعم اور متلذذ ہوگا اور بعوض ایمان اور اعمال حسنہ کے ثواب جزیل واجر جمیل پائیگا اگرچہ بعض روایات معتبرہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ بہشت مین وہ داخل نہ کیا جائیگا ہو العالم **سوال**[۱۴۶] بخشایش بخیل مین کیا حکم ہے بیان ہو اور اطلاق بخیل کیسے شخص پر ہوگا ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** بخیل دراصل وہ ہے جو اداے حقوق واجبہ شرعیہ مین خلل کرے اور یہ بھی گناہان کبیرہ مین سے ہے اور جو کبائر کا حکم ہے وہ اسکا بھی حکم ہے ہو العالم **سوال**[۱۴۷] ہندو خواہ اہل خلاف خواہ نصارا ہی یا آتش پرست ان فرقون سے اگر کوئی کام نیک خدا کی راہ مین ہو اور امور مستحبہ اونسے دنیا مین

ہوئے ہون تو وہ جنت مین داخل ہونگے یا نہین یا صرف شیعہ ہی بہشت مین جاوینگے
جواب جنکا مذہب مخالف مذہب شیعہ و مومن کے ہے وہ ہرگز بہشت مین داخل
نہونگے اور مخالف مذہب اگر کوئی کار نیک کرے تو اوسکو عوض دنیا مین بزیادتی نعمات
دنیویہ ملیگا یا تخفیف عقوبات اخرویہ مین ہوگی یا یہ دونون امر اوسکے واسطے ہونگے
ہو العالم **سوال ۴۸** مقابر اولیا کی تعظیم کرنے مین آپ کا کیا قول ہے بینوا توجروا
جواب تعظیم مقابر مقدسہ انبیا و اوصیا و ائمہ ہدی علیہم السلام کرنی چاہیے اور خلاف
احترام کوئی فعل کرنا حرام بلکہ دغدغہ کفر ہے اور لازم یہ ہے کہ بہ نسبت قبور علمای شیعہ
بلکہ قبور صلحای شیعہ بہی کوئی فعل موجب اہانت و استخفاف عمل مین نہ لاوے
ہو العالم **سوال ۴۹** اہل خلاف کے مزار پر جو راگ ناچ قوال وغیرہ کرتے ہین اور اونکو
لیئے راگنیونکو اونکے عالم بگوش ہوش سنتے ہین اور وجد باطل مین آکے سر وغیرہ دہنتے ہین
اگر مرد شیعہ وہان جاوے تو اونکے حق مین کیسا ہے وہ بہی اون گیتون اور غزلون کو
اور طبلے کی تہاپ کو سُنے تو اوسکے حق مین مضر ہے یا نہین اور اوس مدفون کے حق
مین جو وہان دفن ہے اور اوسکی قبر پر یہ دہمال ہے وہ معذب ہوگا یا نہین کیونکہ
وہ لاچار ہے اوسنے خود تو التجا کی نہین کہ میری قبر پر رقص و سماع کرنا **جواب**
جو مومن اوس محفل مین جاویگا گنہگار ہوگا اور وہ میت جو وہان مدفون ہے اور وہ
شیعہ و مومن نہ تہا تو اوسکو کسی حال مین عذاب سے نجات نہوگی خواہ وہ اعمال قبیحہ
اوسکی قبر پر کیے جاوین یا نہ ہو العالم

باب چہاردہم در مسائل عاشورہ و نذور ائمہ مشتمل بر چہار فصل فصل اول

درمسائل ترک لذات و مرثیہ خوانی و مجالس ائمہ اطہار

و تقسیم اشیاء نذر و نیاز

سوال ۱۱۵۰ کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ کتاب زاد المعاد مین لکھا ہے کہ بعض علما نے فرمایا ہے کہ عشرہ ماہ محرم الحرام مین بعض لذات کو ترک کرے تو یہ عبارت سمجھہ مین نہین آتی ہے کہ علما نے شرح اوسکی نہین فرمائی اور اب اوسکو کونسی لذت تصور کرنا چاہیے کیونکہ بعض لذات سے کوئی خاص لذت ثابت نہین ہوتی ہے امید کہ یہ امر بہ تفصیل ارشاد ہو آیا کون سی لذت ترک کیجائے **جواب** عشرہ محرم الحرام مین ترک غذاہای لذیذہ اور وہ اشیا کہ جس سے انسان کو لذت حاصل ہو ترک اونکا سنت ہے ہو العالم **سوال ۱۱۵۱** مرثیہ گویان حال مرثیون مین بیان رزمیہ و بزمیہ حسب محاورہ و رسوم ہند اور تعلّیات رجز وغیرہ مین تحریر کرتے ہین اور بعض مضامین کہ جو حدیث مین دیکھے اور سُنے نہین گئے بنسبت معصوم علیہ السلام و اہل حرم کرام بیان کرتے ہین پس سننا ایسے مرثیون کا اور رونا اوسکے اوپر جائز ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** اگر تاویل شاہد حال کی گنجائش رکھتا ہو یا احتمال ورود کسی روایت کا ہو تو ایسے اشعار کا استماع و گریہ جائز ہوگا ہو العالم **سوال ۱۱۵۲** کہتے ہین کہ مجلس مین حضرات ائمہؑ و حضرت فاطمہؑ تشریف لاتی ہین اور رونے والون کے آنسو پونچھتے ہین یہ صحیح ہے یا نہ اگر صحیح ہے تو بعد دخول جنت کیونکر باہر نکل سکتے ہین اور نیز بعد شہادت بھی معاذ اللہ مصیبت مین گرفتار رہے اور نیز کہتے ہین کہ امام نے فرمایا بعض احادیث جہلا کے سامنے مت پڑھو پس وہ صحیح و درست ہین یا نہ اگر صحیح

ہین تو کیا قباحت ہے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** یہ مضمون نظر سے نہین گزرا
ہو العالم **سوال** ۱۵۳ کیا فرماتے ہین جناب سید العلما مجتہد العصر دام ظلہ اس مسئلہ مین زید شیعہ
ہے اور ذاکر ہے لیکن بیدون اجرت نہین پڑہتا اور تعزیہ کے باب مین کہتا ہے کہ یہ
کچہ عبادت نہین بالنس کی کھپانچ مین صرف کرنا ثواب نہین ہمارا دینا ثواب ہے۔
پس غرضکہ تعزیہ بنانا اوسمین صرف کرنا خواہ قلیل خواہ کثیر داخل عبادت ہے اور ثواب ہی
یا نہ اور یہ زید کہ واسطے طمع نفس خبیث اپنے کے ایسا کہتا ہے پس مومنین کو اس سے
مرثیہ پڑہوانا اور کچہ دینا جائز اور موجب ثواب ہے یا نہ اور بہی زید صوفیان کی قبر پر کہ جہان
تمام صوفی ناچ گانا کرتے ہین مرثیہ پڑہتا ہے اور ہندون کے سامنے پڑہتا ہے پس
ان دونون جگہہ پڑہنا واسطے طمع نفس درست ہے یا نہ **جواب** تعزیہ بنانا اگر حد
اسراف کو نہ پہونچے جائز ہے اور احترام اوسکا کرنا چاہیے اور ذکر مصائب و فضائل ائمہ
معصومین اور رونا اور رولانا اگر بہ نیت قربت ہو تو موجب ثواب عظیم ہے اور ہر شخص
کو احتراز اون کلمات اور افعال سے کہ موجب اہانت اور سوء ادب ہین بہ نسبت
حضرات کے واجب اور لازم ہے اور سننا مصائب کا زبان سے اوسکی جو بہ نیت
قربت پڑہتا ہو تو بہتر ہے اور ایسے شخص کے دینے مین زیادہ ثواب ہوگا ہو العالم۔
سوال ۱۵۴ کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین کہ ایک طوائف نے مجلس جناب
سید الشہدا کی اپنے مکان مین برپا کی اوس مجلس مین جانا جائز ہے یا نہین اور اگر جاوے
تو اوس مجلس کا تبرک لینا جائز ہوگا یا نہین بینوا توجروا **جواب** جانا مجلس مین جائز
ہے اگر مستلزم کسی فعل نامشروع کو نہو اور تبرک کا لینا بہی جائز ہے تا وقتیکہ معلوم نہو
کہ یہ فعل حرام سے حاصل کیا ہے ہو العالم **سوال** ۱۵۵ ایک شخص اعمال شب قدر مین

مصروف تہا اور ایک جگہہ مصائب امام حسینؑ بیان ہوتے تہے مگر وہ شخص اعمال شب قدر
مین مصروف رہا اور مجلس عزا مین نہ گیا اور اعمال شب قدر کو گریہ مصائب امام سے افضل
سمجہا پس عبادت شب قدر بہتر ہے یا رونا مصائب امام مین **جواب** دونون امر
موجب ثواب ہین اور اگر دونو نمین جمع کرے تو اکمل اور افضل ہے اور اگر اونمین سے
کسی کو ترک کرے تو گنہگار نہوگا ہو العالم **سؤال** ۵۰۶ یہ جو عاشورہ کے دن مومنین
اکثر قصداً دال مسور کہاتے ہین پس یہ امر منقول از کتب ہے یا نہ بینوا توجروا
جواب بعض روایات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دال عدس کہانا معین گریہ و بکا ہے
پس بعید نہین کہ اسی سبب سے یہ امر روز عاشورہ کو شایع ہوا ہو ہو العالم **سؤال** ۵۰۷
کہتے ہین کہ مجلس جناب سید الشہداؑ مین حضرات ائمہ طاہرین اور جناب سیدہؑ تشریف
لاتی ہین اور رونیوالون کے آنسو پونچہتے ہین یہ صحیح ہے یا نہ اگر صحیح ہے تو لبعد دخول
جنت کیونکر باہر نکل سکتے ہین اور نیز بعد شہادت بہی معاذ اللہ مصیبت مین گرفتار رہے
یہ مسئلہ خدمت مین جناب جنت مآب ممتاز العلماء کے کسی نے ارسال کیا تہا اوسپر
جواب ارشاد ہوا یہ مضمون نظر سے نہین گزرا ہو العالم پس غرض فدوی کی یہ ہے
کہ اس حکم سے ثابت ہے کہ دونون باتین مندرجہ سوال غلط ہین لیکن خلجان اسمین
یہ ہے کہ موافق اسی مضمون کے اور بہی روایات ہین کہ جنت سے باہر آنا بہشت سے
اور رونا و غم کرنا حضرات ائمہ کا ثابت ہے چنانچہ بڑی مشہور اور منقول بکتب فریقین
روایت ام سلمہ اور عبد اللہ ابن عباس ہے کہ حسنین باہر آنا جنت سے اور مبتلاء غم
و مصیبت مین ہونا جناب رسولخداؐ کا ثابت ہے پس یہ روایتین صحیح ہین یا نہ بشیانی
مسئلہ پر اسکا حال مفصلاً ارقام فرمایا جاوے بینوا توجروا **جواب** کوئی روایت

معتبرہ اس مضمون کی کہ حضرات معصومینؑ مجالس مین تشریف لاتے ہین نظر سے نہین گزری
اور ظاہر ایہی مراد سے ہے جناب جنت مآب کی اور یہ عبارت غلطی مضمون مذکور پر دلالت نہین
کرتی ہا سلئے کہ عدم وجدان مستلزم عدم نفس الامری نہین ہے لیکن بہشت سے باہر تشریف
لانا اون حضرات کا بعض اوقات مین محل اعتراض نہین ہوسکتا اسلئے کہ اولاً تشریف رکھنا
اون حضرات کا بعد مفارقت دنیا بہشت اخروی مین بالتعین معلوم نہین جیسا کہ
بہشت اخروی مین احتمال تشریف رکھنے کا ہے اوسی طرح بہشت دنیا مین اور ثانیاً
یہ کہ پھر بہشت اخروی کا متصف بہ صفت مذکورہ ہونا ثابت نہین بلکہ امور عدیدہ کہ
از انجملہ ہے جناب رسالت مآبؐ کا بہشت مین تشریف لیجانا شب معراج کو اور پھر
تشریف لانا مشعر عدم اتصاف بہ صفت مذکورہ ہے البتہ اسقدر مسلم اور ثابت ہے کہ
بعد حشر ونشر جب اہل بہشت داخل جنت ہونگے تو پھر خلود یعنی ہمیشہ رہنا ہوگا اور اوس سے
خروج نہوگا اور قبل حشر یہ امر ثابت نہین باقی رہا ماتم وحُزن اون حضرات کا مصیبت
امام حسین مین پس اسکا جواب یہ ہے کہ حُزن وبکا اوس جناب کی مصیبت مین موجب
ثواب اور عبادت ہے اور اکثر احادیث معتبرہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو خاصان
خدا ہین وہ عبادت الٰہی سے متنعم ومتلذذ ہوتے ہین دنیا مین اور آخرت مین بھی پس یہ
محل استبعاد اور استعجاب نہین ہوسکتا علاوہ یہ ہے کہ حضرات معصومین کے واسطے
مدارج عالیہ اور خصائص وفضائل مختصہ ہین کہ اونکے غیر کو اوس سے بہرہ نہین پس جو
امر کہ اونکے واسطے جائز ہو اوسکا قیاس اورونکی بہ نسبت نہین ہوسکتا اور اون حضرات
کو اموات نہ سمجھنا چاہیے بلکہ احیا ہین جیسا کہ قرآن مین اسکی طرف اشارہ ہے ہو العالم

شوال ۱۵۸ مرثیہ وروضہ خوانی عشرہ محرم الحرام ومجالس دیگر ایام پر پڑھنا وپڑھوانا باجرت جائز

ہے ویا نہ اور اجرت دینے والیکو کچھ ثواب ہوگا و یا محروم رہے گا بینوا توجروا **جواب** اگر ذکر مصائب اہلبیت علیہم السلام کیا جاوے اِس طور پر کہ کسی امر ناجائز پر وہ مشتمل نہو تو اجرت دینے والے کو بھی ثواب ہوگا ہو العالم **سوال ۱۵۹** اگر کوئی شخص آیات قرآنی یا دعا یا خواہ حدیث مصائب امام حسین علیہ السلام بآواز حزین و دردناک پڑہے اور پڑہنا اوسکا اچھا معلوم ہوتا ہو وہ جائز ہے یا نہین اور جو سوزخوانی مصائب امام حسین علیہ السلام جسمین گٹکری ہو سُننا اور پڑہنا جائز ہے یا نہ **جواب** اگر گٹکری نہو اور عرف مین اوسے گانا بھی نہ کہین تو ظاہرا جائز ہے ہو العالم **سوال ۱۶۰** عشرہ محرم مین دس روز تک جماع کرنا جائز ہے یا نہ اور اگر حمل قرار پا جاوے تو فرزند کیسا ہوگا بینوا توجروا **جواب** اگر از راہ عیش و عشرت و فرح و سرور اور بقصد استخفاف نہو تو جائز ہے خصوصاً ہنگام ضرورت مین لیکن بروز عاشورہ ترک اوسکا احتیاطاً لازم ہے ہو العالم **سوال ۱۶۱** کیا فرماتے ہین علمای دین درین مسئلہ کہ اگر کسی شخص کے پاس مبالغ نامزد خاص مجلس جناب سید الشہدا علیہ السلام موجود ہون اور کسی وجہ سے مجلس کرنا ممکن نہو اس صورت مین روپیہ موجودہ کو مساکین و سادات مومنین و ذاکرین و مجاور کربلای معلےٰ کو دینا اور تعمیر مسجد و یا امام باڑہ اور مدرسہ ایمانیہ مین صرف کرنا جائز ہے یا نہ **جواب** اگر مبلغ مملوک اپنا ہے اور ارادہ صرف کا مجلس مین تہا بدون عہد و نذر پس اختیار رکہتا ہے کہ جس مصرف مین چاہے لاوے اور اگر منذور یا معہود ہو تعین الوقت پر اور وہ وقت فوت ہوا اگر کسی دوسرے شخص نے واسطے مجلس کے امانت رکہا ہو پس احوط یہ ہے کہ اوسکو مجلس مین صرف کرین جسوقت میسر ہو ہو العالم **سوال ۱۶۲** زید مذہب اثنا عشریہ رکہتا ہے اور حلوائی سب ہندو ہین اور قند سیاہ اور شکر بہی ہندو بقالون سے مول آتی ہے آیا اوس شیرینی کو حلوائی ہندو سے اور قند سیاہ و شکر ہندو بقالون سے لیکر مجلس یا حاضری ہو سکتی ہے

یا نہین یا خرما ہندو عطارون یا بقالون سے لیکر ممکن ہے یا نہین اور فاتحہ حضرت عباس یا ائمہ معصوم کا دین یا نہ اگر فاتحہ دین تو کون شخص فاتحہ کی چیز کہاوین اور قوم کثیف رذیل کہاوین یا نہ اور تبرا مجلس مین کہین یا نہ یا حاضری مین تبرا کہین **جواب** جبتک شیرینی کی نجاست کا یقین یا گمان غالب ہو اوسکے استعمال سے اجتناب لازم ہے اور وہ نذر بہی نہ کیجاوے اور شکر و قند مین اگر ہندو کے بنانیکا گمان نہو تو ہندو سے لینا جائز ہے اور تبرا کہنا علانیہ اوس مقام پر اور اوس طریقہ سے کہ جسمین حکام کی ممانعت ہو یا خوف ضرر بہ نسبت خود یا مومن دیگر ہو نہ چاہیے اور باقی مقامات مین اختیار ہے ہو العالم

سئوال ۶۳ جنب و حائض و نفسہ اور مرد بہی درحالت جنابت مرثیہ خوانی زیر منبر جیسا کہ متعارف ہے و یا بالای منبر کر سکتے ہین اور ایسے حالات مین اندرون امام باڑہ شریک ادا ے تعزیہ داری و مجالس وغیرہ ہو سکتے ہین یا نہین بینوا توجروا **جواب** جائز ہے لیکن باطہارت ہونا اولی ہے ہو العالم **سئوال ۶۴** شیرینی نذر و نیاز ائمہ اطہار خصوص عشرہ محرم الحرام اطفال نابالغان ہنود و یا مردمان ہنود کو بوقت تقسیم عام دینا جائز ہے اور اگر ارشاد ہو کہ ناجائز ہے پس گزارش یہ ہے کہ اکثر اہل ہنود جو شریک بزم عزا ہوتے ہین اور اعتقاد جانب امام مظلوم رکہتے ہین اور اکثر گریہ و بکا مین مصیبت مظلوم کربلا پر مصروف ہین پس اگر محروم کئے جاوین تو یقین ہے کہ وہ بہی ایک قسم کا از روی مذہب اپنے خیال کرکے ترک شرکت عزاداری جو ایک قسم کا امر خیر اونکی ذات سے جاری ہے عمل مین نہ لاوین اور میل اونکا جو اس بارہ مین جانب اسلام ہے نہ رہے اور اگر ایسی شکل مین بہی اونکو دینا ناروا ہو تو اور شیرینی جسپر نیاز نہ دی ہو اونکو دلسکتا ہے اور دینے والا کچہہ مثاب ہوگا یا نہین کیونکہ وہ بغرض صحیح جو اوپر بیان ہوا ہے دیگا بینوا توجروا

جواب اگر مالک شیرینی نے یہ نذر کی تھی کہ سوای مومنین کے اورون کو نہ دی
توغیر مومن کو نہین دلیسکتا والا بنا بر مصلحت مذکورہ دینا ہوسکتا ہے ہو العالم **سوال ۱۱۶۵**
امام باڑہ مین اہل ہنود و یہود و نصارےٰ کو بلانا اور شریک بزم عزا کرنا درست ہے و یا نہ کیونکہ
اکثر یہ اشخاص عزادار امام مظلوم ہوتے ہین اور اگر کوئی حاکم آوے اور داخل عزاخانہ
ہووے تو درصورت عدم جواز اہل اسلام ممانعت مین مجبور ہین اور اکثر محققین کی زبانی
دریافت ہوا ہے کہ امام باڑہ حسین آباد لکھنؤ مین بہت مہتمم ہنود و اہل نصاریٰ ہین
اور اندر امام باڑہ کے جاتے ہین **جواب** امام باڑہ مین داخل ہونا غیر مسلم کا
جائز ہے جبکہ مستلزم کسی امر خلاف احترام کا اور موجب کسی امر نا مشروع کا نہو ہو العالم
سوال ۱۱۶۶ کیا فرماتے ہین علماے دین مبین اس مسئلہ مین کہ آپ نے اخبار الاخبار مین
تحریر فرمایا ہے کہ روغن زرد و شیرینی و شکر ساختہ ہنود نجس ہے اوسکا کہانا اور فاتحہ نبدگان
و تقسیم مجالس ائمہ وغیرہ مین کرنا درست نہین ہے اور اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ
اس جوار مین مسلمان روغن و شیرینی و شکر ساز نہین ہے اور کسی طور پر ممکن نہین ہے
کہ روغن وغیرہ ساختہ مسلمان دستیاب ہو اس صورت مین ہم لوگ کیا کرین اور کیونکر
استعمال شئی نجس سے محفوظ رہین کوئی طریقہ آسان طہارت اشیاء مذکورہ مین ارقام فرمایئے
جواب جس شئی کی نجاست کا یقین ہو اوسکا کہانا اور لوگون کو کھلوانا جائز نہین
پس روغن و شیرینی طاہر اگر ایک شہر مین نہ ملے تو دوسری جگہہ سے طلب کرنا ہوسکتا ہے
ہو العالم **سوال ۱۱۶۷** روغن زرد دست مشرک سے خرید کر اوسکا حلوا بنا کر مجلس جناب
امام حسین مین مومنین کو تقسیم کرنا و یا دکان مشرک سے شیرینی مثل لڈو و برفی وغیرہ کے
مول لیکر اوسپر فاتحہ دینا اور مومنین کو کہلانا اور اوسکو تبرک سمجھنا جائز ہے یا نہ اوسمین

ثواب حاصل ہوگا یا عذاب مفصل جواب اسکا ارشاد ہو **جواب** جس چیز کی نجاست کا
علم ہو اگرچہ بقرائن علم حاصل ہو اوسکو استعمال اکلاً وشرباً جائز نہین اور نہ اوسکا دینا جائز
ہے کسی مسلم کو واسطے اکل وشرب کے ہوالعالم **سوال** ۱۱۶۸ مجلس عزا مین تقسیم اشیاء نذر و
نیاز مین افراط و تفریط یعنی کسیکو کم اور کسیکو زیادہ دینا جائز ہے و یا ہر کس و ناکس کو مساوی
تقسیم کرنا چاہیے **جواب** اون اشیاء کے مالک کو اختیار ہے لیکن کوئی امر ایسا نہ کرے
کہ باعث اہانت یا تذلیل مومن ہو ہوالعالم **سوال** ۱۱۶۹ عورتون کو ماتم امام علیہ السلام
مین باواز بلند رونا اور مرثیہ پڑہنا کہ جو نامحرم آواز سنے جائز ہے اور جو عورات اس طور پر
پڑہتی ہین اور باواز بلند روتی ہین کہ نامحرم آواز سنتے ہین کچہ ثواب ہوگا یا نہ مفصل
ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** رونا جبکہ بے اختیاری ہو باواز بلند جائز ہے اور
نوحہ و مرثیہ باواز بلند اوس مقام پر کہ جہان گمان یا یقین استماع نامحرم ہو نہ پڑہنا اولے
ہے ہوالعالم **سوال** ۱۱۷۰ التماس ہے کہ اخیار الاخبار مین دربارہ چینی یعنے شکر کے
مندرج فرمایا ہے کہ جو چینی ہنود کے ہاتہہ سے تیار ہوئی ہے مصرف خورش وغیرہ
مین لانا اور اوسپر نیاز حضرات ائمہ ہدی علیہم السلام کی دلانا و تقسیم مجالس عزا مین کرنا نہین
چاہیے اس بارہ مین کوئی اہل اسلام موافق حکم شرع شریف کے عذر نہین کر سکتا
ہے لیکن عذر ایسا کہ جو موجبہ ہو پس چند عذر اسی قسم کے جو موجبہ ہین ذیل مین
گزارش کرتے ہین بعد ملاحظہ عذرات جیسا حکم ہو عمل مین آوے اول یہ کہ اس جوار
مین جو کارخانہ چینی کے ہین اکثر صاحب کارخانہ ہنود ہین و مزدور کارگزاری کے
بہی سب ہندو ہین و مسلمان مالک کارخانہ کمتر ہین اور جو کارخانہ مسلمان کے ہین
اوسمین بہی کارگزار ہندو و مسلمان دونون ہین پس ایسے کارخانہ سے مسلمان کے

یعنی لیکر مصرف معروضۂ بالا مین آسکتی ہے ویا نہ **جواب** صورت مذکورہ مین اجتناب
اوس سے اعتیاطاً لازم ہے ہو العالم **دوم** یہ کہ اگر ان دونون قسم کے کارخانے
کی چینی قابل صرف نہین تو اس جوار مین اور چینی میسر آنا ممکن نہین اگر یہ ارشاد
ہو کہ غازیپور وغیرہ سے چینی طلب کیجائے تو سائل کو خواہ اس لبستی یا جوار کے لوگونکو
ایسی مقدرت نہین کہ ہمیشہ چینی اس مسافت سے طلب کرین لیس باعث کم استطاعتی
کے نیاز حضرات سے محروم رہجاوینگے **جواب** شکر پاک اگر پاؤ بہر یا کمتر ہو تو وہ
بہتر ہے اوس نجس شکر سے جو سیر بہر یا زیادہ ہو پس جو مقدار ممکن ہو وہ طلب کرین
اور اگر بالکل ممکن نہو تو قند سیاہ پاک شکر نجس سے بہتر ہے اور جو وہ بہی میسر نہو تو
نقد قیمت شکر کو بجای اوسکے مستحقین مین صرف کرین ہو العالم **سوم** یہ کہ جو شہر
وقصبہ کہ وہان مجتہد وپیش نماز ہین ہر صاحب علم وجاہل اپنے مسائل ضروری اونکے
واسطہ سے دریافت کر سکتا ہے اور اپنے اعتقاد کو درست رکہہ سکتا ہے اور جس
مقام پر کہ دیہات محض ہے اور وہان ہر وقت دریافت مسائل کا ممکن نہین ایسے
مسائل واحکام سے نہایت فتور واقع ہوگا کس سببسے کہ مذہب امامیہ مین جو لوگ
کہ سکنای دیہات سے ہین عزاداری امام علیہ السلام کے باعث سے اس مذہب
کا اظہار واعتقاد اونکا درست ہے سبوقت کہ اس وجہ سے نیاز موقوف
ہوجاویگی عوام اس وجہ خاص کو نہین سمجہین گے معاذ اللہ مشابہت وہابیون سے
ٹہیرائینگے **جواب** اولاً عوام کالانعام کے اقوال وافعال کا اعتبار نہین ثانیاً
تفہیم اونکی ہوسکتی ہے اس طور پر کہ بسبب عذر شرعی ہمنے بدل اور عوض شئی نجس کے
شئی طاہر اختیار کی ہے ہو العالم **چہارم** یہ کہ روغن زرد کی بہی وہی کیفیت ہے کہ جو

چینی کی ہے کہ سوای دوکان ہنود کے ایک دوکان بہی مسلمان روغن فروش کی
نہین ہے **جواب** حکم اوسکا بہی قریب بحکم شکر ہے بلکہ وقت اسمین زیادہ ہے
ہوالعالم **پنجم** یہ کہ ہمنے اکثر اہل اسلام معتمدین سے سنا ہے کہ ولایت عرب وعجم مین
قند ملک روس سے آتا ہے اور سب اسلام جانتے ہین کہ یہ قند روسیون کا بنایا ہوا
ہے کیونکہ ملک روس مین مسلمان نہین ہین کیونکر صرف مین آتا ہے اگر یہ ارشاد
ہو کہ وہان اہل اسلام اوسکو بیچتے ہین تو ایسی حالتمین اوس کارخانہ سے چینی کے کہ جسکا
مالک کارخانہ مسلمان ہے چینی خرید کرنا اور اوسکو صرف نیاز مین لانا جائز ہوگا یا
نہین امید کہ مفصل ومشرح ارشاد ہو **جواب** اولاً صدق خبر مذکور معلوم نہین
ثانیاً بر تقدیر تسلیم استعمال کرنا اوسکا بہ نسبت اہل شرع کے یعنی جو شیعون مین سے
واقف مسئلہ اور پابند شرع ہین معلوم نہین ثالثاً بر تقدیر تسلیم دو حال سے خالی
نہین یا تو جو لوگ استعمال اوسکا کرتے ہین اونکے نزدیک قند مول لیا ہوا مشتبہ
ہے درمیان قند بلد مذکور اور قند بلد دیگر یعنے یہ معلوم نہین کہ یہ قند جو ہم لیتے ہین
یہ بلد کفار کا ہے یا بلد اسلام سے ہے اور کوئی قرینہ مفیدہ علم بہ نجاست نہین پایا
جاتا پس اس صورت مین لینا اوسکا جائز ہے یا جانتے ہین کہ خواہ مخواہ یہ قند موجود
بلد روس سے آیا ہے لیکن اون لوگونکے نزدیک وہان مسلمان بہی قند بناتے
ہین گو اوس شخص کو بنانا مسلمان کا اوس شہر مین معلوم نہو پس اس صورت مین
بہی قند مذکور اون لوگونکو لینا جائز ہوگا جبکہ قرینہ علم بہ نجاست نہو پس ان دو صورتون
مین شکر کا حکم بہی وہی ہوگا جو مذکور ہوا یعنے جب تک بقرائن وغیرہ علم نجاست کا
نہو استعمال اوسکا مطلقاً جائز ہوگا ہوالعالم

از کتاب جدول مشرف علی خان مرحوم و مغفور

سوال ۱ ایام محرم مین کہ ہنود واسطے زیارت کے آتے ہین پس شربت سبیل دست ہنود سے اون اشخاص کو پلانا کیا حکم رکہتا ہے **جواب** اگر شربت نذر ہو تو سوائے شیعہ کے کسیکو نہ دین والا پلانا اوسکا کفار کو ممنوع نہوگا ہو العالم۔

از کتاب مجموعہ عباسی

سوال ۲ عرض کرتا ہے کہ مراثی امام علیہ السلام مین جو افعال زینب و کلثوم کو شعرا تصنیف کرتے ہین آیا وہ بموجب حدیث کے ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر کذب ہونا اوسکا معلوم ہو تو پڑہنا و سننا اوسکا حرام ہے ہو العالم **سوال ۳** مرثیہ و نوحہ حضرت امام حسین علیہ السلام غنا مین پڑہنا و سننا حلال ہے و یا نہ مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** استماع غنا حرام ہے مطلقاً ہو العالم۔

فصل دوم در مسائل شبیہ ضریح مبارک و علم و تابوت و شبیہ دلدل وغیرہ کہ در ضرائح نصب میکنند و گشت تعزیہ و نواختن اقسام آلات غنا و پوشاک ماتمی

سوال ۱ کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین باب کہ بت ابرک و لعبت ابرک تعزیہ کی نسبت کہہ سکتے ہین یا نہین اور اگر کوئی کہے تو اوسنے اہانت مذہب اسلام کی کی اور مرتکب دل شکنی مسلمین و مومنین ہوا یا نہین **جواب** العیاذ باللہ بت ابرک و لعبت ابرک تعزیہ کو ہرگز نہین کہہ سکتے اور اگر کوئی عیاذ باللہ کہے

تو اوسنے اہانت شیعہ مذہب کی کی ہو العالم ۱۷۵ **سوال** سیاہ کپڑے محرم مین یا نیلے یا سبز پہننا
درست ہے یا نہ علی ہذا التعزیت اعزہ دیگر مین درست ہے یا نہ اگر درست ہین تو کونسی حدیث
اسپر دال ہے وہ حدیث یا جس کتاب مین اسکا حوالہ ہو بالضرور ارشاد ہو کہ مخالف مذہب
بر سر مناظرہ اسکی سند مانگتا ہے مخالف مذہب کے یہان سے تو ثابت ہے مگر کتب شیعہ سے
سند ضرور بکار ہے یہ بھی سنا ہے کہ حضرت زینب نے جناب امام کے غم مین لباس
سیاہ پہنا ہے **جواب** ایام عزای سید الشہداؑ مین لباس سیاہ اور نیلا اور سبز پہننا
اگر بہ نیت قربت ہو تو موجب ثواب ہے چنانچہ کتاب بحار الانوار وغیرہ سے ظاہر ہے اور
عزاداری اقربا وغیرہ مین پہننا اوسکا سنت نہین ہے لیکن ظاہرا جائز ہے اگر بہ نیت
تشریع نہو ہو العالم ۱۷۶ **سوال** ایام عاشورہ ہر ایک جگہہ یہ رواج ہے کہ تمامی قسم کا باجا بجتا
ہے اور مولوی سید عنایت علی صاحب اوسکو حرام فرماتے ہین ہم لوگ تسلیم کرتے ہین
اگر یہ حرام ہے تو زمانہ سابق سے کیون رائج ہے اور بلکہ زیب و زینت محرم کی پائی
جاتی ہے اور شبیہ بنانا جائز ہے یا نہ اگر جائز نہین ہے تو ولایت عجم مین کیون بناتے
ہین بینوا توجروا **جواب** باجا بجانا اور شبیہہ بعضے متعارف بنانی افعال عوام سے
ہے اجتناب اس سے احوط ہے ہو العالم ۱۷۷ **سوال** رسم مہندی ایام محرم الحرام مین
بہ نیت زیادہ ہونے غم حضرت قاسم کے کرنا شرعًا جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** اگر
مشتمل کسی امر خلاف شرع پر نہو تو جائز ہوگا لیکن ترک اوسکا احوط ہے ہو العالم
۱۷۸ **سوال** جو کہ تابوت یعنے تعزیہ بنایا جاتا ہے اونمین تربت بنانا جائز ہے یا نہ
مولوی سید عنایت علی صاحب ممانعت فرماتے ہین آپ اطلاع بخشین ہم لوگ تقلید
آپکے خاندان کی کرتے ہین ہم کسیکے کہنے پر عمل نہین کرسکتے **جواب** تعزیہ بنانا

بطریق متعارف جائز ہے اگر حد اسراف کو نہ پہونچے اور تعزیہ داری اور ماتم داری اور رونا اور رولانا اوس جناب کے مصائب مین موجب ثواب عظیم اور اجر جسیم ہے ہو العالم

سؤال ۱۷۷ تعزیہ اور تابوت بنانا و گشت دینا اوسکو درست ہے یا نہین خواہ خاک اوڑانا یا یکدیگر بروز عاشورہ جائز ہے ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** جو کچہ بمقتضاے عزاداری شہدا ہو اور معین او پر بکا و ابکا ہر گاہ مستلزم کسی امر نامشروع کا نہو بجالانا اوسکا جائز ہے ہو العالم

سؤال ۱۸۰ چونکہ مسلمانان بنا بر اداے نماز و عبادت کے بکثرت ہر جگہہ نقل مسجد کعبہ بناتے ہین پس اس صورت سے بنا بر ترقی تعزیت و گریہ و بکا نقل تربت حضرت امام حسینؑ بنانا جائز ہے یا دوسرے طور پر اور بہی سُنا ہے کہ آنحضرتؐ نے بعد استماع خبر شہادت حسینؑ مین پراگندگی سے نشان تربت امام حسینؑ بنا کر غم و الم فرمایا تہا اس سبب سے بہی بعض لوگ نقل تربت بنانا جائز جانتے ہین مطلع فرمایا جاوے بینوا توجروا

جواب ضریح و تعزیہ اور تربت بنانا بطریق متعارف جائز ہے اور موجب ثواب ہے ہو العالم

سؤال ۱۸۱ بروز عاشورہ مثل ہولی کے خاک اوڑانا اور سر پر ڈالنا جائز ہے یا نہ

جواب جس فعل مین مشابہت ہنود کی لازم آوے اوس سے اجتناب کرنا چاہیے ہو العالم

سؤال ۱۸۲ اکثر مستورات پردہ نشین واسطے زیارت نقل ضریح یعنی تعزیہ سید الشہدا وقت شب امام باڑہ وغیرہ مین جاتی ہین نظر اونکی نامحرمون پر پڑتی ہے ایسی جا جانا مستورات کا واسطے زیارت کے موجب ثواب ہے یا نہین **جواب** صورت مرقومہ مین اون عورتون پر گناہ ہوگا نہ ثواب ہو العالم

سؤال ۱۸۳ ماہ محرم مین نشان و روپیہ و پشتیرہ روبروی ضریح و علم چڑہاتے ہین اور دستور یہان کا یہ ہے کہ جامہ و نشان تصرف فرش زیر ضریح و علم آجاتا ہے اور یا مومن مسکین کو دیا جاتا ہے اور

جو روپیہ ہوتا ہے کارکنندہ امام باڑہ کو دیتے ہین اور پشتیرہ حجام وغیرہ کو تقسیم ہوجاتا ہے
یہ مسئلہ اکثر علما سے دریافت کیا گیا بدین نوع ارشاد کیا کہ مال امام ہے بنا کنندۂ
مجلس عزا اور سازندہ ضریح سید الشہدا کو مجاز اس امر کا نہین کہ صرف اپنے مین لائے
یا مسکینان و محتاجان کو تقسیم کردے مجتہد العصر کو اختیار ہے کہ یہ نائب امام اور وہ مال
امام ہے نائب کو مجاز صرف حاصل نہ کہ غیر کو جناب اس امر مین کیا فرماتے ہین اور اگر
روپیہ کی شیرینی منگا کر مجلس عزا کرین اور جامہ سے فرش زیر علم و ضریح کرین و یا
روپیہ صرف تیاری ضریح کرین کچہہ ممانعت شرع سے ہے یا نہین مفصلاً ارشاد ہو
بینوا توجروا **جواب** اگر معلوم ہو کہ مالک کو کسی امر خاص مین منجملہ امور خیر کے صرف
کرنا مقصود ہے تو اوسی امر مین صرف کرنا چاہیے والا ظاہر یہ ہے کہ ہر امر خیر و ثواب
مین اوسکا صرف ہوسکتا ہے ہو العالم ۱۱۸۴ **سؤال** کیا فرماتے ہین ہادیان دین
مبین سید المرسلین دربارہ بنانے تعزیہ کے اور اوسکی تعظیم و تکریم کرنے مین اور
برین قیاس علم حضرت عباسؑ و جہولا علی اصغرؑ و دلدل و تابوت ائمہ حضرات علیہم السلام
مین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** تعزیہ بنانا اور تعظیم اشیاء مرقومہ کی جائز
ہے خصوصاً ہر گاہ موجب بکا ہون و باعث ثواب ہوگا ہو العالم ۱۱۸۵ **سؤال** کیا فرماتے
ہین علمای دین اس مسئلہ مین کہ رسم اکثر ممالک بالخصوص ملک ہندوستان کا ہے
کہ جنازہ بادشاہ و وزیر اور حکام ذی اقتدار کا مثل سامان سواری اونکے عین حیات
کے یعنی باڈنکہ و نشان باقسام باجہ ہای بانوحہ اوٹھتا ہے اگر ہم بھی غریب و مظلوم حضرت
امام حسین علیہ السلام کا تابوت یا تعزیہ یا اسپ ذوالجناح اپنا سردار جانکر بنظر احترام
و افزونی گریہ و بکا بقدر استطاعت و مقدور خود اوسی طرح اوٹھا دین تو جائز ہے

یا نہین **جواب** تعزیہ کا اوٹھانا ساتھہ شبیہ ذوالجناح وعلم وتابوت کے جائز ہے
اگر مشتمل کسی امر نامشروع مثل باجا بجانیکے نہو ہوالعالم **سوال**[۱۱۸۶] کیا فرماتے
ہین علمای دین دربارہ بنانے تابوت جناب امام حسن علیہ السلام کے کہ اکثر لوگ
عشرہ محرم الحرام مین شکل تابوت بناتے ہین اور اوسپر رنگ شہاب کا بجای خون
چھڑکتے ہین اور تمام تابوت پر تیر لگاتے ہین اور ہر گلی وکوچہ مین پہراتے ہین اسطور
پر تابوت بنانا درست ہے یا نہین اور اگر کہا جاوے کہ واسطے بکا کے یہ شکل ہم بناتے
ہین تو اذکار مصائب واسطے رقت اور وارفتگی کے کیا کم ہین جو خواہ نخواہ یہ شکلین
قائم کیجاوین اور تعزیہ اور علم بہی ہر گلی وکوچہ مین پھراتے ہین اور اوسکے آگے مرثیہ
سوز مین پڑہتے ہین اور اکثر تصاویر مثل دلدل وماہی وغیرہ کے تعزیون اور علمون
مین بناتے ہین اور مہندی اور ڈولا حضرت قاسم کا بناتے ہین اور گشت بر زن اور
گلی مین کرتے ہین اور باجا وغیرہ بہی ان سب چیزون کے ساتھہ ہوتا ہے آپکے نزدیک
گشت کرانا اور بنانا ان سب چیزون کا کیا حکم رکہتا ہے اور جو صاحب یہ سب اعمال
بجالاتے ہین اور ساتھہ تعزیون وغیرہ کے رہتے ہین گنہگار ہونگے یا ماجور بینوا
توجروا **جواب** تعزیہ اور علم اور تابوت اور گھوڑے کو شبیہ دلدل بنانا جائز ہے
اور اگر موجب رقت ہو تو ثواب بہی حاصل ہوگا اور گشت کا مضائقہ نہین البتہ باجا بجانا
اور بجوانا اور سننا جائز نہین ہے اور غناسی اسیطرح مطلقاً اجتناب لازم اور تصور ذی روح
مثل ماہی وانسان وفرس بنانا جائز نہین ہے ہوالعالم **سوال**[۱۱۸۷] دربارہ بنانے
تعزیہ وعلم وتابوت وگشت کے حکم ہوا ہے کہ درست ہے اور ایک جگہہ اخبار الاخبار
مین مسئلہ جُرٹ مین ارشاد ہوا ہے کہ جس فعل مین تشبیہ باہل ضلال پائی جاوے

اوس فعل کو ترک کر دینا چاہیے اب یہ عرض ہے کہ ہندو ڈول کنہیا کا کوچہ و بازار مین گشت
کرتے ہین اور گشت تعزیہ مشابہ ہوتا ہے اس باعث سے پھر اس مسئلہ مین تامل ہوتا
ہے اور ہر گاہ کہ یہ نقل ضریح مبارک ہے تو اسکو گشت سے کیا سروکار اور گشت
مین بہت سے افعال نامشروع و لہو و لعب اشخاص کرتے ہین چونکہ مستفتی محض طالب
حق ہے اس باعث سے اس بارہ مین دوبارہ تکلیف دہ ہوا ہے مفصل ارشاد ہو
کہ عمل مطابق ارشاد کیا جاوے **جواب** لہو و لعب اور افعال نامشروعہ کا بجالانا
غیر جائز لیکن تعزیہ بطریق متعارف اوٹھانا اور گشت کرنا جائز ہے کہ اسمین تشبیہ جنازہ لازم
آتی ہے نہ تشبیہ مراسم ہنود اور تشبیہ ممنوع وہ ہے کہ بجالائے اوس فعل کو جو مختص
باہل ضلال ہے نہ تشبیہ اون افعال مین جو مشترک ہین درمیان اہل حق و اہل باطل
کے علاوہ یہ کہ جس صورت سے تعزیہ مسلمان بناتے ہین اور جس طریقہ اور کیفیت
خاص سے تعزیہ اوٹھاتے ہین مرثیہ پڑھتے ہوئے اور ماتم کرتے ہوئے اور صورتین
اپنی اہل مصیبت کی بنائے ہوئے اور جو جو کچھ متعارف ہے شیعو نمین وہ صورت
بعینہا اور وہ کیفیت اور طریقہ بعینہا مراسم اہل ہنود سے نہین ہے پس مشابہت
معتدبہا حاصل نہین ہوتی اور فی الجملہ مشابہت یعنے مشابہت قدر قلیل بعض خصوصیات
افعال مین ممنوع نہین ہو سکتی و الا جنازہ میت مسلم بطریق متعارف اوٹھانا بھی ممنوع
ہو جائے اسلئے کہ وہ بھی اپنے مردون کا جنازہ اوٹھاتے ہین ہو العالم **سوال**
تعزیہ و علم واسطے گشت کے کہاران و مردمان ہنود سے اوٹھوانا اور اونکے ہاتھ
مین دینا بوجہ اسکے کہ اس ملک مین کہار مسلمان نہین ہے درست ہے یا نہین
جواب ہنگام ضرورت مین مضائقہ نہین ہے لیکن خاص تعزیہ و علم کو ہاتھ

نہ لگاوے ہوالعالم **سوال ۱۸۸** عرائض واسطے برآر کار مطلب تعزیون مین شب نہم عشرہ محرم باندہنا اور امام باڑون مین داخل کرنا اور بعد برآری کار مطلب بجای اوسکے پڑی سیم ویا طلا حسب مقدور تعزیون پر چڑہانا و یا علم وغیرہ امام باڑونمین نذر کرنا جائز ہے یا نہین **جواب** جائز ہے اگر بقصد تشریع نہو ہوالعالم **سوال ۱۹۰** گشت تعزیہ کہ جسمین باجا وغیرہ ہو شریک ہونا اگرچہ اوس شخص کو باجا وغیرہ سے کچہہ سروکار نہو درست ہے ویا ایسے مقامون پر نہ جاوے بینوا توجروا **جواب** اگر توجہ و اصغا باجہ کی طرف نہ کرے اور استماع اوسکا نہ کرے تو شرکت ہوسکتی ہے ہوالعالم **سوال ۱۹۱** سینہ زنی ماتم امام مین ڈہول و یا نقارہ چوب سے بجانا جائز ہے و یا نہ اور دریافت طلب یہ بات ہے کہ درحالت بیخودی سینہ زنی جائز ہے و یا بقصد بہی **جواب** غم سید الشہدا مین ماتم اور سینہ زنی باوجود اختیار بہی جائز ہے تاوقتیکہ بحد جراحت اور مشقت شدیدہ کو نہ پہونچے اور باجا بجوانا اور بجانا اور سننا جائز نہین ہوالعالم **سوال ۱۹۲** جن تعزیون مین شبیہ دلدل وغیرہ نصب ہون اون ضرایح کی زیارت کرنا اور مدد واسطے تیاری ایسے تعزیون کے دینا اور ایسی ضرایح کو ضریح مقدس مظلوم کربلا قرار دینا جائز ہے یا نہ **جواب** صورت مجسمۂ حیوانی بنانا منع ہے اور اوس صورت کا بنوانا بہی ممنوع ہے پس نصیحت کرنی چاہیے کہ ضریح مین اسطور کی صورتین نہ بنائین اور بر تقدیر یکہ ضریح اس طور پر بنی ہو پس کوئی امر ایسا نہ کرے کہ جو عرفاً خلاف احترام ضریح ہو ہوالعالم **سوال ۱۹۳** عشرۂ محرم مین چخ چخی بجانا مولوی غلام حسنین صاحب مواعظ حسینیہ مین حرام فرماتے ہین اور جدول مشتر فعلیتان مین چخ چخی بجانا جائز لکہا ہے اور عاصی نے بہی اس بات مین مسئلہ جناب سید محمد تقی صاحب قبلہ مرحوم سے دستخط کرایا تہا اور جناب موصوف نے

اِس طور پر ارقام فرمایا تھا کہ چونکہ مخ چھنی داخل ساز نہین ہے بدین سبب بجانا اوسکا
جائز ہوگا اور چونکہ اسوقت اصل مسئلہ موجود نہین ہے اِس وجہ سے نقل مسئلہ غیر ممکن
ہے مگر مخ چھنی بجانے مین تال و سُر بھی ایک قسم کی خواہ مخواہ ہوتی ہے اِس بارہ مین
ارشاد اقدس کیا ہے اور اگر ناجائز ہے تو باعث جواز مسئلہ سابقہ کا کیا ہے مفصل ارشاد ہو
بینوا توجروا **جواب** حرمت مخ چھنی بجانے کی بطریق متعارف علی الظاہر ثابت نہین ہے
لیکن چونکہ ترک مین احتیاط ہے لہذا مولوی غلام حسنین صاحب نے لکھا ہوگا ہو العالم
سُوال ۱۹۴ چبوترہ واسطے رکھنے ضریح مقدس بروز عاشورہ محرم بنانا اور اوسکو امام
چوک کہنا اور اوسکی عظمت کرنا ضروریات سے ہے ویا نہ اور اکثر اہل ہنود بھی امام باڑہ
و امام چوک بناتے ہین اون امام باڑون و امام چوکونکی بھی عظمت کرنا مناسب ہے
ویا نہین بینوا توجروا **جواب** مناسب ہے ہو العالم **سُوال ۱۹۵** زیارت ضرایح
عورتون کو اوس مقام پر کرنا کہ نظر اونکی نامحرمون پر پڑے جائز ہے اور اونکے واسطے
ثواب ہے ویا داخل معصیت ہوگی **جواب** اگر ایسے مقام پر ہون کہ نامحرم مرد
اونکو نہ دیکھین اور عورت اونکی طرف نہ دیکھے بلکہ ضرایح کی طرف دیکھین تو جائز ہے ہو العالم

از کتاب جدول مشرف علی خان مرحوم و مغفور

سُوال ۱۹۶ کیا فرماتے ہین علمای اہل شیعہ و اہل سنت درین باب کہ عشرۂ محرم مین واسطے
گریہ و بکا کے شبیہ تابوت حضرت امام حسین علیہ السلام بناتے ہین اور واسطے گریہ
و تعزیت کے ایک تعزیہ خانہ سے دوسرے عزاخانہ مین لیجاتے ہین اور بموجب حکم
بادشاہ اسلام کے یہ امر مروج ہے اور رعایای بادشاہی اس امر پر مقرر ہوئے
ہین اور بتاکید اکید جانب بادشاہ اسلام سے ممانعت ہوئی ہو کہ کوئی رعایا سے صدور

ان اقسام مراسم مین مصدر فساد و قضایا نہو پس اگر کوئی اہل سنت وجماعت سے خلاف
حکم حاکم شبیہ تابوت پر کہ ایک جماعت فرقہ شیعہ منجملہ رعایای بادشاہ اسلام سے بہ معیت
ملازمان شاہی کہ واسطے حفاظت وانسداد و فساد کے متعین ہوئے ہون ایک رہ گزر
سے لئے جاتے ہون کلوخ اندازی کرے اور تف ڈالے تو صدور اس حرکت سے
مردم ہمراہیان تابوت بخیال ہتک عزت و آبروی خود اور بنظر اہانت اور ہتک عزت
شبیہ تابوت امام علیہ السلام استدعا کرین کہ بانی اس حرکت کو بسزا پہونچاوین اور تشہیر
کرین پس شرعا جائز ہے یا نہ اور اگر بادشاہ اسلام بخیال اسکے کہ اوس شخص نے نہایت
ہتک عزت اور اسارت ادب بنسبت شبیہہ تابوت سبط رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ عمل مین
لایا اور یہی حرکت خلاف حکم والی ملک ظاہر ہوئی اور وہ شخص اس حرکت ناشائستہ سے
باعث مفسدہ عظیم ہوا یہانتک کہ نوبت قریب بقتل وخون فیمابین پہونچی نظر اوپر ان
وجوہ کے کرکے بادشاہ اسلام مخیر ہے کہ اوس شخص کو تشہیر و یا حبس دائمی کرے یا استحقاق
جو سزا کہ رای بادشاہ اسلام مین مناسب و متصور ہو عمل کرے یا بادشاہ مخیر نہین ہے
ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** قال اللہ تبارك وتعالی وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ
اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ یعنے جو شخص کہ تعظیم کرے ان چیزونکی کہ علامت
وشعائر عبادت الٰہی سے ہین پس وہ تقوی و پرہیزگاری دلونکی ہے بنابراین آیت
کریمہ جیسا کہ تعظیم نقل کعبہ معظمہ و روضۂ منورہ طیبہ ونعلین مبارک اور مانند اوسکے اوپر
اہل اسلام کے لازم و متحتم ہے اسی طرح تعظیم نقل ضرایح مقدسۂ اہلبیت طاہرین اور
نقل تابوت وغیرہ شعائر تعزیہ داری کافہ اسلام پر لازم و واجب ہے اور اہانت اوسکی
منجر باستخفاف آنحضرت ہے اور اہانت آپ کی مستلزم اہانت جناب رسالتمآب سے ہے العیاذ باللہ منہا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اکرم اولادی فقد اکرمنی ومن اھانہم فقد اھاننی یعنی جو شخص کہ تعظیم کرے میری اولاد کی پس بتحقیق کہ تعظیم میری کی ہے اور جو کہ اہانت ان لوگونکی کرے تو اہانت میری کی پس جو شخص کہ مرتکب اہانت امور مذکورہ کا ہو تو تعزیر اوسکی بتادیب ونفی بلد اور اہانت اوس شخص کی واجب ولازم ہے تا باعث عبرت دیگران اور موجب انسداد ابواب فتنہ وفساد ہو واللہ الہادی **سوال ۱۱۹۷** پارچہ نیلگون وسبز لباس ماتمی قرار دیکر پہننا باعث ثواب ہے یا نارو **جواب** اگر عزای معصوم مین بقصد اظہار مصیبت ہو تو خالی ثواب سے نہین ہے ہو العالم **سوال ۱۱۹۸** شبیہ تابوت مبارک بنانا اور مراسم حنابندی بجالانا اور آتشبازی وتفنگ سر کرنا درست ہے یا نہ **جواب** شبیہ تابوت مبارک بنانا اور مانند اوسکے ہرگاہ اعانت ابکا پر کرے بہتر ہے اور جناب اخوند علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ روایت دامادی حضرت قاسم کتب معتمدہ مین نظر سے نہین گزری ہو العالم

سوال ۱۱۹۹ ایام تعزیت امام علیہ السلام مین علمون کو اوٹھانا اور جابجا نقل کرنا اور جلوس کا اسباب ہمراہ لیجانا اور رتمن اور طنبور وغیرہ بجانا جائز ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** علم اوٹھانا اور اسباب جلوس ہمراہ لینا ہرگاہ معین گریہ وبکا پر ہو تو منع نہین ہے مگر بجانا طنبور وغیرہ کا جائز نہین ہے ہو العالم

فصل سوم در مسائل نوم عاشورہ وفاقہ روز عاشورہ واکثر رسوم ایام عشرہ وغیرہ کہ متعلق بدین مقام دارد

سوال ۱۲۰۰ آیا تو کو اذن طلکم بروز عاشورہ قبل وقت فاقہ شکنی کے حقہ پینا در صورتیکہ

حقہ کشی مبطل صوم ہے جائز ہے یا نہین **جواب** جسکے نزدیک دود تماکو مبطل
صوم ہے اوسکے نزدیک اگر استعمال اسکا قبل وقت فاقہ شکنی ہوگا تو فاقہ جو مستحب ہے
صادق نہ آویگا ہو العالم ۱۲۰۱ **سوال** ما قول العلماء رحمہم اللہ بروز عاشورہ اگر کوئی شخص عمدًا
سورہے تو گناہ ہے یا نہین اور یہ روایت جو عوام بیان کرتے ہین کہ عاشورہ محرم کو جو شخص
سوئے گا بروز قیامت اوسکی آنکھہ مین آگ کی سلائی پہیری جائیگی صحیح ہے یا نہین
جواب نوم روز عاشورہ بطریق مصیبت زدگان گناہ نہین رکہتا ہان اگر کوئی
شخص اس مصیبت کو کم جانے اور از راہ عیش و عشرت سوئے تو خارج ایمان سے
ہوگا ہو العالم ۱۲۰۲ **سوال** کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ بروز عاشورہ مصالحہ
وغیرہ یعنی ڈلی و الایچی و تنباکو کو کہانا اور حقہ پینا قبل فاقہ شکنی جائز ہے یا نہین بینوا
توجروا **جواب** جائز ہے لیکن ثواب فاقہ نہ حاصل ہوگا ہو العالم ۱۲۰۳ **سوال** آپنے
مسئلہ دستخط فرمایا ہے پرچہ اخبار الاخیار مین کہ دامادی حضرت قاسم با فاطمہ کبرا ہی
در بعض کتب معتبرہ منقول است و سابقًا بخدمت جناب سلطان العلماء و جناب
علیین مکان و جناب ممتاز العلماء رحمہ اللہ علیہم استفسار اس مسئلہ کا کیا تہا صاف
انکار فرمایا پس امید کہ حضور نام اوس کتاب کا مع فقرہ عبارت کے ارشاد فرماوین
جواب عقد نکاح حضرت قاسم کا ساتہہ صاحبزادی حضرت امام حسین علیہ السلام
کے بعض کتب معتبرہ مین مثل بیاض فخری اور محرق القلوب کے مرقوم ہے ہو العالم
۱۲۰۴ **سوال** بروز عاشورہ کہ صوم تمام روز کا ہے اور یہ بہی ہم جانتے ہین کہ بعد عصر
فاقہ شکنی کرنا چاہیے پس حقہ نوشی سے کیا نقصان ہوگا کسواسطے کہ کچہہ روزہ
واجبی نہین ہے اور دود فاقہ کو باطل نہین کرسکتا ہے کسواسطے کہ دہوان اشیائ

خوردنی نہین ہے اور روزہ بہی نہین ہے صرف فاقہ ہے بینوا توجروا **جواب** دہوان تمباکو کا بنا بر قول قوی مبطل صوم مثل آب وطعام ہے پس جیسا کہ اکل وشرب منافی فاقہ ہے کہ استعمال سے اوسکے ثواب فاقہ سے محروم رہیگا اسی طرح بیچ استعمال دود تمباکو کے اگرچہ بنا بر استحباب فاقہ گنہگار نہو ہو العالم **سوال** ۱۲۰۵ ہمنے ہمیشہ سے یہ سنا اور دیکہا کہ ہندہ زوجہ یزید مومنہ تہی اور اب یہ سنا ہے کہ کافرہ تہی چونکہ اوسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام یزید کو نہین چہوڑا اسواسطے پروردگار نے اوسکے واسطے ایک سانپ مخلوق کیا تہا کہ اوسکا مردہ جنگل مین مدت مدید پڑا رہا اور وہ سانپ اوسکے موہنہ کے راستے گہستا تہا اور نیچے شرمگاہ کے راستے سے نکلتا تہا اور اوسی طرح اوس راستے داخل ہوتا تہا اور موہنہ کے راستے برآمد ہوتا تہا آیا مومن کو کیا اعتقاد رکہنا چاہیے اور آپ کے نزدیک مومنہ تہی یا نہ بینوا توجروا **جواب** اوسکا مومنہ ہونا مشہور ہے اور کفر اوسکا اور قصہ مذکورہ کسی روایت مین نظر سے نہین گزرا ہو العالم **سوال** ۱۲۰۶ اگر بروز عاشورہ ایک مومن فاقہ کرے اوسکی آنکہہ سے آنسو جاری نہون اور دوسرا مومن براے جریان اشک کہانا کہائے یا پانی پیے اور آنسو جاری ہون آیا اوسکے فاقہ کا زیادہ ثواب ہوگا یا اوسکی روٹی کہاکر رونے پر زیادہ ثواب ہوگا **جواب** اگر قدر قلیل بہی اشک آنکہہ سے نکلے حال فاقہ مین تو ظاہرا فاقہ کرنا بہتر ہے ہو العالم **سوال** ۱۲۰۷ حضرت امام حسین علیہ السلام کے جب خیمے جلے تہے تو اونمین کس قدر اناج جلا تہا اگر اناج موجود تہا تو کیون نہ کہایا اور کوئی گرسنہ شہید ہے **جواب** کیفیت او حقیقت امر مذکور معلوم نہین اور یہ مضمون کسی روایت مین نظر سے نہین گزرا ہو العالم **سوال** ۱۲۰۸ ایک شخص غم جناب سید الشہدا

مین اسقدر ماتم کرتا ہے کہ بیہوش ہوجاتا ہے اور چہاتی مین خون کے فوّارے چلتے
ہین داخل ثواب ہے یا نہین بعض لوگ مانع ہین مگر بدون حکم جناب مجتہد العصر یہ بحث
موقوف نہین ہوتی بینوا توجروا **جواب** از روی عمد و اختیار ایسا ماتم کہ باعث
جرح اور موجب غشی ہو نہ کرنا چاہیے ہو العالم ۱۲۰۹ **سوال** معرکہ کربلا کون سن مین
ہوا اور اوس سن سے آجتک یعنے سنہ ۱۲۹۰ ہجری تک کے سو برس ہوئے مفصل
ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** بعضی روایات معتبرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ شروع
سنہ ۶۱ ہجری مین اوس جناب کی شہادت ہوئی ہے پس تا این زمان قریب بارہ سو
تیس برس کے ہوئے ہو العالم ۱۲۱۰ **سوال** فاقہ شکنی محرم الحرام مین اکثر اشخاص
خاک کربلا سے کرتے ہین اور پرچہ جامع المسائل مین دیکہا گیا کہ مٹی کہانا حرام ہے
اور مخالف مذہب بہی طعنہ زن ہین کہ خاک کربلا حکم خون جناب سید الشہدا علیہ السلام
رکہتی ہے پیچ اس باب کے کیا ارشاد ہے بینوا توجروا **جواب** فاقہ شکنی روز
عاشورہ جرعہ آب سے کرے مگر بیمار کو خاک شفا کہانی بقصد استشفا بقدر اقل قلیل
جائز ہے ہو العالم ۱۲۱۱ **سوال** رقیہ نے یہ نذر مانی کہ اگر ہمارا مقصد پورا ہو تو تمام شب
شب عاشورہ امام باڑہ مین بتی موم و چربی کو یکہ پر چڑہا کر روشن کرونگی اور تمام رات
ہر دو دست پر رو بروی منبر لئے رہونگی ویا صرف منبر پر روشن کرونگی یا تمام شب بروز
عاشورہ استادہ رہونگی ایسی نذر کرنا اور اس قدر کی محنت شاقہ اختیار کرنا درست ہے
یا نہین بینوا توجروا **جواب** احوط یہ ہے کہ اسطرح کے امور شاقہ کی نذر نہ کرین اور
اگر کی ہے تو تا بمقدور اوسپر وفا کرین ہو العالم ۱۲۱۲ **سوال** غم امام انام شہید کربلا مین
باآواز بلند رونا جائز ہے ویا ماتم و غم بدل کرنا چاہیے مفصل ارشاد فرمائیے بینوا توجروا

جواب رونا باواز بلند غم مین اوس جناب کے جائز بلکہ مستحب ہے اور ماتم کرنا بھی راجح ہے جب تک کہ منجر بجرح وزخم ومشقت شدیدہ نہو ہوالعالم **سوال ۱۲۱۳** طوق وزنجیر آہنی وسیمی موافق سنت وبدھی اطفال مومنین اور مومنین کو عشرہ محرم مین پہنانا اور پہنا وبہیک بنام شہدای کربلا وسقہ بننا ومانگنا جائز ہے یا نہ بینوا توجروا

جواب یہ سب امور بہ نسبت اطفال کے جائز ہین ہوالعالم **سوال ۱۲۱۴** عشرہ محرم یگانگت مین جیسا کہ فی زمانا متعارف ہے تقسیم گوٹہ گری وبٹوا وغیرہ جائز ہے یا نہ

جواب اگر کوئی مانع شرعی نہو تو جائز ہے ہوالعالم **سوال ۱۲۱۵** شب عاشورہ عوام الناس اس جوار مین بیک حسب تمرہ نیت اور اکثر نیت کہ تمام عمر ہوتی ہے بنتے ہین اور انمین اکثر ہنود بھی ہوتے ہین اور نہایت محنت ومشقت اوٹہاتے ہین بننا جائز ہے یا نہین مفصل ارشاد فرمائیے بینوا توجروا **جواب** مکلف اگر اوس سے اجتناب کرے تو اولی ہے ہوالعالم **سوال ۱۲۱۶** عشرہ محرم المکرم مین ٹپہ وغیرہ کہیلنا جیسا کہ فی زمانا متعارف ہے کہ وقت گشت تعزیہ اکثر اشخاص جو اس فن کو جانتے ہین کہیلتے ہین جائز ہے اور اوسکی جانب متوجہ ہونا وتماشا دیکہنا چاہیے یا نہ بینوا توجروا **جواب** حرکات لہو ولعب سے اجتناب اولی ہے خصوصاً ہمراہ تعزیہ کے ہوالعالم **سوال ۱۲۱۷** کوڑی وچاول ولونگ سیمی وغیرہ تعزیون پر وقت گشت بنظر خیرات پہینکنا ولٹانا جائز ہے بینوا توجروا **جواب** ترک امر مذکور اولی ہے ہوالعالم **سوال ۱۲۱۸** ربیع الاول مین روز ولادت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذی الحجہ مین بروز غدیر وشعبان مین شب چہاردہم نشان کہڑا ہوتا ہے وطعام وغیرہ بطور تواضع مومنین کیاجاتا ہے اور شب چہاردہم شعبان روز ولادت امام انام

علیہ الصلوٰۃ والسلام آتشبازی وغیرہ چہوڑاتے ہین لہذا امیدوار ہے کہ یہ طریق ازروی شرع شریف درست ہے یانہ اور کرنیوالا ان افعال کا ماخوذ ہے یا ماجور مفصل ارشاد ہوا ور مراد نشان سے علم ہے جسطور پر لشکرون مین ہوتا ہے **جواب** آتشبازی داخل لہو ولعب ہے ترک اوسکا مکلفین کو کرنا چاہیے اور اطعام مومنین مستحب ہے پس ثواب اسکا حسب امام علیہ السلام کی طرف ہدیہ کریگا بہتر ہوگا اور نشان وغیرہ استادہ کرنا اگر بدون نیت تشریع ہو اور کوئی مانع شرعی نہو جائز ہوگا ہوالعالم

سوال ۱۲۱۹ محفل مولود شریف جو اہل خلاف برپا کرتے ہین اور حال ولادت باسعادت رسول خداؐ وغیرہ اپنی کتابون سے پڑہتے ہین شامل ہونا باعث ثواب ہے یا نہین **جواب** اگر وہان شریک ہونا مستلزم ارتکاب کسی امر نامشروع کا مثل استماع مدح دشمنان اہلبیت رسول خداؐ نہو تو مضائقہ نہین ہوالعالم

سوال ہذا از کتاب جدول مشرف علی خان مرحوم

سوال ۱۲۲۰ حضرت شہربانو کو ذوالجناح کس جگہہ لیگیا تہا اور پہر بعد چند عرصہ کے تشریف لائین بینوا توجروا **جواب** روایات حال حضرت شہربانو مین مختلف وارد ہوئی ہین بعضے اونسے دلالت کرتی ہین اس معنی پر کہ وہ جنابہ سوارہ ذوالجناح جاتی تہین یہانتک کہ دریای فرات پر پہونچین اور اپنے کو دریا مین ڈالا اور بعضی روایت سے ایسا دریافت ہوتا ہے کہ کسی جزیرہ مین پہونچین اور اصل روایت یہ ہے کہ آپ اسیران حرم محترم مین تہین اور ہمراہی ملک شام کو گئین ہوالعالم

فصل چہارم در مسائل نذورات ائمہ اطہار و بعض

سوال متعلق ایام عاشورہ

سوال ۱۲۲ کیا فرماتے ہین علماے دین و دین مسئلہ کہ اگر کسی عورت نے حمل حرام کا گرایا ہو اور بعد اوسکے اوس عورت کا عقد کر دیا کسی اور شخص سے آیا وہ عورت سہنک کہا سکتی ہے یا نہین جواب جو سہنک نذر کرتے ہین اگر اونکی نیت ایسے شخص کو سہنک کہلانے کی ہو تو کہا سکتی ہے والا نہین کہا سکتی ہو العالم سوال ۱۲۲ فاتحہ دلانا ائمہ اطہار علیہم السلام کی یا کسی اموات کا بطور رسم ہندوستان یعنے کہانا سامنے رکہکر سورۂ فاتحہ و دیگر سورۂ کلام اللہ پڑہتے ہین اور بعد اوسکے یہ کہتے ہین اسی خداوند تعالیٰ ثواب اس کلام کا اور اس طعام کا روح مقدس فلان معصوم علیہ السلام یا فلان میت کو پہونچے اور اوس کہانے کو بزرگ سمجہتے ہین کہ اسپر فاتحہ معصوم علیہ السلام کا ہوا ہے یہ شکل جائز ہے یا نہ اور اوس طعام کی بزرگی کرنی چاہیے یا نہ اس صورت مین تحفہ ثواب حضرات معصوم علیہ السلام یا کسی مومنہ کی خدمت مین پہونچتا ہے یا نہین اگر یہ شکل جائز نہین ہے تو شکل جواز حسب شرع ارشاد ہو مفصل ازروے حدیث و کلام مجید کے دستخط فرمائیے کہ اکثر فرقہ وہابیہ اسکو ناجائز بلکہ بدعت سمجہتے ہین جواب یہ طریقہ خاص اگر بغیر نیت تشریع ہو تو جائز ہوگا لیکن امر شرعی یہ ہے کہ سورہای قرآن کو پڑہکر یا کہانا مومنین کو دیکر ثواب اسکا اگر ارواح مقدسہ حضرات کے لئے ہدیہ کرے یا کسی میت مومن کو بخشے تو بہت ثواب ہوگا ہو العالم سوال ۱۲۳ کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ ولد الزنا طعام نذر جناب فاطمہ زہرا کہا سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا جواب اگر وہ شخص مومن ہو اور مالک طعام اجازت دے تو کہا سکتا ہے ہو العالم سوال ۱۲۴ ظاہر الیک طوائف مسلمہ مومنہ کے پاس بجز وجہ حرام کے اور کوئی صورت آمدنی کی معلوم نہین ہوتی اور اوسنے کچہ طعام بطور نیاز خدا یا رسول اشرف الانبیاء و ائمۂ ہدی تیار

کیا تو اوس طعام کا کہانا سادات و مومنین کو جائز ہے یا نہ **جواب** تا وقتیکہ یقین نہو کہ یہ طعام مال حرام سے مہیا کیا گیا ہے اوس طعام کا کہانا جائز ہے ہو العالم **سوال ۱۲۲۵** جس جا کہ مجلس جناب سید الشہدا علیہ السلام برپا ہو اور وقت نماز داخل ہو پس تا موقوفی تاخیر کرنا ادای نماز مین موجب جرم ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** وقت فضیلت مین نماز کا ادا کرنا افضل ہے پس اگر خوف گزرنے وقت فضیلت کا ہو تو نماز کو مقدم کرے ہو العالم **سوال ۱۲۲۶** سر مبارک حضرت علی اصغر بعد شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام ہمراہ سرہای شہدا اور جدا کرنا سر مطہر کو شمر ملعون کا حدیث مین وارد ہے یا نہین چند کتاب معتبرہ مین یہ قصہ مسطور ہے حضور کیا فرماتے ہین **جواب** کوئی روایت معتبر بمضمون مذکور نظر قاصر سے نہین گزری ہو العالم **سوال ۱۲۲۷** زمین کربلای معلے اور مشاہد ائمہ وانبیا خصوصاً آنحضرت صلعم افضل ہین مرتبہ مین یا زمین کعبہ شریف اگر یہ افضل ہین تو وہ حدیث یا بوجہ دلیل ارشاد ہو اور جو روایت کہ خلاصۃ المصائب مین افضلیت کربلای معلے مین کعبہ پر مرقوم ہے صحیح ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** بعض احادیث افضلیت زمین کعبہ مین وارد ہین اور بعض افضلیت زمین کربلای معلے مین پس دونون کو افضل جاننا چاہیے باقی طبقات زمین سے اور ترجیح دینا اون احادیث مین ضرورت نہین رکہتا اور نہ اوسکے تکلیف ہمکو ہے ہو العالم **سوال ۱۲۲۸** اکثر رواج ہے کہ جب حاضری جناب عباس علمبردار کی کرتے ہین تو واسطے خورش کے اون لوگون کو بلاتے ہین جو حقہ نہین پیتے گو وہ لوگ نماز نہین پڑہتے اون لوگون کو نہین بلاتے جو حقہ پیتے ہین اور ادای نماز پنجگانہ کرتے ہین سو واسطے خورش طعام مذکور کے واسطے حقہ پینے والون کے شرعاً کیا حکم ہے **جواب** جو مالک

طعام ہے اوسے اختیار ہے کہ جس فرقہ مومنین کے کہلانیکی نذر کرے ہو سکتی ہے
اور سوای اونکے کہ جنکے کہانیکی وہ اجازت دے جب نذر اور لوگ غیر ماذون انہم نہین
کہا سکتے لیکن صاحب طعام کو نذر مین اطعام مومنین متقین کا مقدم کرنا اولی ہے
اور بہتر ہے غیر متقی سے ہو العالم **سوال** ۱۲۰۹ قبل تولد بے زید کی والدہ نے بدرگاہ
خالق جن والنس کے یہ منت مانی اور نذر کی کہ جب فرزند میرا پرورش ہو کر
جوان ہو اور جو کچہ تجارت یا نوکری سے پیدا کرے اوسکا چالیسواں حصہ
ہمیشہ نذر و نیاز ائمہ حضرات دیا کرے چنانچہ جب مراد پوری ہوئی تو اوسکے
فرزند نے اسی حساب سے بموجب منت و نیاز اپنی والدہ کے مبلغ
وسل روپیہ نیاز کے نکالے تو اب علماے اس مین کیا ارشاد فرماتے
ہین کہ ان مبالغ کو علاوہ مجالس و نیاز و حاضری کے کسی دیگر
کار خیر مین کہ مسجد مین فرش چٹائی وغیرہ کا بنا وے مسجد کی
شکست و ریخت کی مرمت کرا دے صرف کر سکتا ہے یا نہین **جواب**
صورت مرقومہ مین جسطرح نذر کی تہی اوسی مصرف مین صرف کرنا چاہئے ہو العالم
سوال ۱۲۱۰ مسلمان مرد و زن اہل مذہب و یا خلاف مذہب محمود کے پاس نوکر ہین
مگر پابند صوم و صلوۃ نہین ہین اور محمود کو یہ گمان ہے کہ نیت غسل وغیرہ اون کو
نہین معلوم مگر بوقت غسل تمام اعضا اچہی طرح آب سے پاک کرتے ہین پس یہ
اشخاص کہانا نذر و نیاز و روزمرہ کا پکا سکتے ہین یا نہ **جواب** اگر عقائد اسلام رکہتے
ہون تو اونسے کہانا مذکورہ پکوا سکتے ہین ہو العالم **سوال** ۱۲۱۱ زناکار و حائض و جنب و نفسہ
کہ ظاہر انجاست اونکے ہاتہہ وغیرہ مین نہ ہو وے درستگی و پختگی طعام نذر ائمہ و روزمرہ

کرسکتی ہین یا نہین مفصل ارقام فرمائیے بینوا توجروا **جواب** جائز ہے ہو العالم
سوال ۱۲۳۲ کیا فرماتے ہین علماے دین مبین درین مسئلہ کہ دسوین محرم کو تعزیہ
امام باڑہ مین رکہا گیا اور دو گہنٹہ رات باقی رہی بہت لوگ سو جاوین بسبب ماتم
اور رونیکے آیا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ **جواب** شب عاشورہ کو خواب کرنا جائز ہے
حرام نہین ہو العالم **سوال ۱۲۳۳** احتیاط طعام منذورات جیسا کہ ہندوستان مین متعارف
ہے اوسی طور پر لازم ہے و یا نہ اور از جملہ احتیاط اس طور پر احتیاط کیجاتی ہے کہ جسوقت
طعام نذورات کہاتے ہین اور ہاتھون مین کہ لوث طعام ہوتا ہے اوس ہاتھ سے
دوسری شئی مثل غذا وغیرہ نہین چہوتے اور احیاناً اگر چہو لیا تو جس طعام کو چہو لیا ہے
اوسکو بہی داخل نذر سمجتے ہین یہ امر درست ہے و یا بے اصل **جواب** تعظیم
کرنا طعام نذر کی اور جو امور کہ موافق احترام ہین بجالانا قباحت نہین رکہتا بلکہ بہتر ہے جبتک
کہ اوس فعل خاص مین قصد تشریع نہو یا کوئی فعل نامشروع نہو ہو العالم **سوال ۱۲۳۴** سابق
ماہ رمضان المبارک مین ایک مسئلہ دربارہ روغن وشیر وغیرہ مس کردہ ہنود معرفت
مولوی سید محمد علی صاحب روانہ خدمت بابرکت کر چکا ہے یہان اکثر اشیا مثل روغن
زرد و سیاہ وشکر وغیرہ ساختہ مسلمان ممکن نہین اور اکثر مومنین یہ وسعت نہین رکہتے
کہ اوسکا انتظام کسی طور پر ممکن ہو پس مصرف ان اشیا کا کہانے وغیرہ و نذر و نیاز ائمہ
دین مین ہوتا ہے اس صورت مین آغا احمد صاحب بہبہانی اجازت اشیاء مذکورہ مین
فرماتے ہین اور کلام اللہ شریف مین بہی وارد ہے **لا یکلف اللہ نفسا الا**
وسعہا اور نقل استفتا یہ ہے **سوال** در ہندوستان ہمہ چیزہا را کافری سازند
و میفروشند خصوصاً روغن وشیر و شیرینی حتی اکہ قلعی گر ہم ہنود اند ہر چند تلاش میکنند

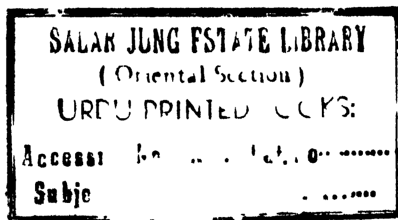
مسلمان بہم نمیرسد درین جا چہ حکم است **جواب** اجتناب از نجاسات مہماامکن واجب است ودر حال ضرر رسیدن وعدم امکان لازم نیست ہو العالم **جواب** حال ضرورت مین استعمال شئی نجس اکلا وشربا جائز ہے لیکن ضرورت سے مراد یہ ہے کہ اگر جان بلب ہو اور سوای اوس شئی نجس کے اور کسی پاک چیز سے جان بچنا ممکن نہین ہے تو وہ جائز ہو جائیگی یا زمان تقیہ وغیرہ ہو کہ اگر نجس کا استعمال نہ کریگا تو خوف ہلاکت یا ضیاع مال ضروری یا ہتک حرمت ہو گی اور مانند اسکے امور ضروریہ مین سے کوئی امر در پیش ہو تو وہ جائز ہو گی والا فلا ہو العالم **سوال**[۱۲۳۵] طعام نذر ونیاز حضرت عباس علمبردار و دیگر ائمہ علیہ السلام ولد الزنا اور کنیز اور غلام وقوم فسیح ودیگر اقوام مسلم غیر مذہب یا اہل مذہب اور وہ لوگ جو مقید نماز نہون اور زنا کرتے ہین اور جنب وحائض ونفسہ کہا سکتے ہین یا نہین اور درحالت جنابت وغیرہ نیاز اوس طعام پر یہ لوگ دیسکتے ہین یا نہین اور نیاز مین سورہای کلام اللہ پڑہے جاتے ہین **جواب** سوای مرد وزن شیعہ مذہب کے اور کسیکو نہ دے اور شیعو نمین سے نماز گزار اور صالحون کو مقدم کرنا چاہئی اگرچہ حُر نہو اور اگرچہ ولد الحلال ہونا اوسکا ثابت نہو اور اگرچہ جنب وحائض ہو لیکن بشرطیکہ نادر نے اونمین سے کسیکی تخصیص نہ کی ہو والا وہ خاص مقرر ہوگا لیکن جنب وحائض کو اجتناب اوسکے کہانیسے اور اوسپر فاتحہ پڑہنے سے بہتر ہے ہو العالم **سوال**[۱۲۳۶] عزای جناب امام حسین علیہ السلام وشہیدان کربلا مین ماتم کرنا اور سر وسینہ پیٹنا جائز ہے یا گناہ بینوا توجروا **جواب** اگر مد جرح وزخم کو نہ پہونچے اور موجب ایذای شدید اور الم شدید نہو تو جائز ہے بلکہ اوسمین امید ثواب ہے ہو العالم

از کتاب فیض مستطاب جدول مشرفعلیخان صاحب

مرحوم ومغفور

سوال ۱۲۳۷ شربت یا وہ طعام کہ حسب رواج اس ملک کے فاتحہ جناب امام حسین علیہ السلام یا حضرت عباسؑ و دیگر معصومین کا اوسپر دیتے ہین کہانا اوسکا حالت جنابت مین مضائقہ رکہتا ہے یا نہین مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا **جواب** مطلق اکل و شرب حالت جنابت مین مکروہ ہے اور ترک اکل ایسے طعام کا اولیٰ تر ہے ہو العالم **سوال** ۱۲۳۸ اگر کوئی کافر کوئی چیز نقد و جنس وغیرہ نذر جناب ائمہ معصومین علیہ السلام کرے کہ کہانا اوسکا پکاکر تقسیم ہو اور دوسرے شخص کو زر نقد وغیرہ دے اور کہدے کہ اسکا کہانا پکاکر تقسیم کرے اگر وہ شخص اوس زر و جنس کو مومنین و محتاجین کو نقد تقسیم کرے تو درست ہے یا نہ بینوا توجروا **جواب** احوط یہ ہے کہ بموجب کہنے مالک کے عمل کرے ہو العالم فقط

تمت



قطعات تواریخ کتاب ظہیر المومنین از ابتدای سنۂ تالیف تا سنۂ اختتام مبارک انجام ریختۂ قلم بلاغت رقم مورخ بعدیل جناب حافظ سید عبد الجلیل صاحب بلگرامی ثم مارہروی برادر عم زاد حضرت مؤلف

مرحوم مغفور

بسم اللہ الرحمن الرحیم انہ وہاب قادر علیم سنہ ۱۳۱۱ھ
صلی اللہ علی اشرف الرسل احمد و آلہ ابدا سنہ ۱۳۱۱ھ

تاریخ تالیف کتاب

آل احمد اخ والا رتبہ ام ‌‌ــــ گو بزہد و اتقا مشہور شد
کرد جمع این کتاب مستطاب ‌‌ــــ ہر کہ دیدش قلب او پر نور شد
سال تالیفش رقم کردم خلیل ‌‌ــــ نزد باری سعی او مشکور شد
سنہ ۱۲۹۱ ہجری

تاریخ آغاز انطباع

کرد آل سعید چاپ تالیف پدر ‌‌ــــ ماند تا یادگار زیر افلاک
سال آغاز طبع برخوان ای دل ‌‌ــــ وی اجر عظیم یابد از ایزد پاک
سنہ ۱۳۱۰ ہجری

تاریخ ختم انطباع

المنۃ للہ کہ کتاب نایاب
شد چھاپ پی افادہ شیخ و شاب

سال انجام طبع گفتیم جلیل
بس نادر و مقبول بشد طبع کتاب

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

جزاھما اللہ القادر خیر الجزاء

سنہ ۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ ختم انطباع از نتیجہ فکر شیخ غلام حیدر صاحب ارشد بلگرامی

این نسخہ چہ عمدۂ رسائل شد طبع
باطرز نکو بسعی سائل شد طبع

ارشد پی سال انطباعش گفتم
زیبا چہ خلاصۃ المسائل شد طبع

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

قطعات تاریخ انطباع کتاب تطہیر المومنین المعروف بہ مجموعہ احمدی از سید اولاد حیدر صاحب فوق بلگرامی متوطن قصبہ کواتھہ ضلع آرہ

آن سید آل احمد خلد آشیان کہ بود
از جان و دل مویدِ سرگشتگان شرع

از حسن اعتقاد ہمہ عمر می نمود
تا سعی خود متابعت حاکمان شرع

مجموعۂ رسائل دینی چو جمع کرد
زہ ہتش فزون شدہ تاب و توان شرع

از نتائج طبع [illegible]

قطعه

هنگام طبع آن نرسیده که حیف او / شد در بهشت ملتقی رهبران شرع

آل سعید ابن سعیدش تمام کرد / کاریکه شد شروع پی پیروان شرع

صحت گرفت بازاران رهنمای دین / کو شمع طور هست پی سالکان شرع

آن نائب امام مسمّی رسول حق / ایمان شرع روح و دل شرع جان شرع

اسکندر او ست از پی تسخیر ملک دین / از روی عدل وداد چو نوشیروان شرع

[illegible] بر عاشقان خدا ها دی طریق / شمع حریم دین و گل بوستان شرع

از فیض لطف خویش چو کردش ملاحظه / احسنت خوان شدند همه پیروان شرع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند / ای زنده باد ذات تو روح روان شرع

آخر بحسن خوب نهادند زیر طبع / مطبوع شد چو لوح دل عاشقان شرع

ای **فوق** بهر سال چو کردیم غور و فکر / کلک ساروان شده مثل زبان شرع

آورد سال طبع رقم ساخت زیر لوح / احکام رهنمائی گم کردگان شرع

۱۳۱۱ھ

ایضاً

طبع شد این رساله زیبا / نسخهٔ کیمیا عدیم مثال

بهر تاریخ طبع کردم فکر / توشهٔ متقین نوشتم سال

۱۳۱۱ھ

تاریخ انطباع از نتیجه فکر جناب میر مومن حسین صاحب صفی امروہوی

بهر دانستن ارشاد محول فقها / بهترین همه اسباب و وسائل شد طبع

تا چه از مجتهد افتد غرض مستفتی / خوش کتابی که دهد نفع بسائل شد طبع

هندیان را بلب و لهجهٔ خود شان اینک / نسخهٔ سهلتر از جمله رسائل شد طبع

ای **صفی** مصرع سالش زسر و شم یادست / دفتر حاوی احکام و مسائل شد طبع

۱۳۱۱ھ

		صحت نامہ کتاب ظہیر المؤمنین المعروف بمجموعۂ احمدی					
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	محمدؐ	محمدؐ	۴۶	۱۷	کعبتتین	کعبتین
۲	۶	هِدَایَتِ	هِدَایَةِ	۴۷	۲	دہوجاویگا	دہویاجاویگا
۲	۶	نِهَایَتِ	نِهَایَةِ	۴۷	۳	پانی کر	پانی [illegible]
۲	۶	الارشادِ	ارشادِ	۴۸	۷	قضیلت	فضیلت
۳	۱۴	افقهه	افقه	۴۸	۱۹	عزماً	عزماً
۳	۱۸	ہدایۃ	ہدایۃ	۵۱	۱۶	اور وہ دونون	اوردونون
۳	۱۸	افاضنۃ	افاضتہ	۵۲	۱۵	حیل	میل
۴	۴	ندا	ہذا	۵۵	۷	مابقاسی	یابقاسی
۴	۱۶	ازگریبان	برگریبان	۵۵	۸	ضرور	ضرر
۵	۱	لیا	کیا	۵۶	۷	خبر	جز
۶	۱۹	اینوبہ	انبوبہ	۵۸	۱۱	مطہر	متطہر
۷	۴	استصبار	استبصار	۵۸	۱۹	وصو	وضو
۸	۱۶	ازمضاف	آب مضاف	۶۱	۷	با	یا
۸	۱۶	آپ	آب	۶۴	۱۵	کہاوین	کہاوے
۹	۱	نجس ہوگا	نجس نہوگا	۶۷	۱۲	اگر نماز	اگر تمام نماز
۱۰	۲	آپ	آب	۶۸	۱۷	عشامین	عشائین
۱۰	۱۲	جاری	آب جاری	۷۱	۱۴	چہت	جہت
۱۰	۱۷	کاکہ	کا	۷۷	۶	مصلی مکان	مکان مصلی
۱۱	۱	نزاح	نزح	۷۸	۷	پر	بر
۱۱	۱۳	انتزاح	تراوح	۷۹	۴	مسجدونمین بہی	مسجدین مین
۱۱	۱۸	گلا بہ	گلا یہ	۸۰	۸	ظاہر	ظاہرا
۱۶	۱	یہ رطوبت	یہ رطوبت رطوبت	۸۰	۹	قطع	قطعہ
۲۴	۱۱	تر ہونے نجاست کے	تر ہونے کے	۸۱	۲	ایا	یا
۳۳	۴	الخصوص	الخصوص	۸۲	۹	معتدبہ	متعدیہ
۳۳	۱۷	باالترتیب	بالترتیب	۸۲	۱۵	معتدبہ	متعدیہ
۳۵	۹	پانی طاہر	پانی ظاہر	۹۰	۱۳	ساتتہ	ساتر
۳۵	۹	آب طاہر	آب ظاہر	۹۱	۱۱	سطر	ستر۔
۳۶	۱۳	باسنتی	یاسنتی	۹۱	۱۲	سطر	ستر
۰	۰	۰	۰	۹۳	۱۶	لبیارہی	لبیاہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۱۲	ہٹی	بیٹھی	۱۲۵	۱۸	قائیتہ	فائیتہ
۹۸	۷	فروخت	درخت	۱۲۸	۱۱	ملبث	ملوث
۹۸	۱۱	مرد	مزد	۱۳۳	۶	لستویہ	لستویہ
۱۰۲	۶	مابعح	مایصح	۱۳۴	۱۲	قائت	فائت
۱۰۳	۴	لرسول	رسول	۱۳۵	۹و۱۰	نوافل کے اور	اور نوافل کے
۱۰۳	۵	الصلاح	الصلوٰۃ	۱۳۵	۱۰	تنوط	قنوت
۱۰۳	۸	قدقامۃ	قدقامت	۱۳۵	۱۵	مین	ماین
۱۰۴	۳	قدقامۃ	قدقامت	۱۳۶	۱۷	باقریتہ	یاقریتہ
۱۰۶	۸	باالتصریح	بالتصریح	۱۳۶	۱۸	باالاختصار	بالاختصار
۱۰۷	۸	تی زمانہ	تی زماننا	۱۳۷	۶	سبہی حکم	یہی حکم
۱۰۹	۳	متعاق	تعلق	۱۳۸	۲	پرنہ لگے سے	پڑہنگے سے
۱۰۹	۱۲	یاتحقیق	باتحقق	۱۳۸	۶	ومسائل	مسائل
۱۱۰	۱۴	راس	راست	۱۴۰	۷	نہ چین	یہ چین
۱۱۰	۱۷	عین البیان سے	عن البیان	۱۴۰	۱۱	مخبر	مخیر
۱۱۱	۱۷	قضایا	قضائے	۱۴۰	۱۳	جائز	حائز
۱۱۱	۱۸	تفضیل	تفضل	۱۴۰	بعد سطر ۱۸	×	پس اعادہ ضرور ہے اوسکو وقت پرادا کرنا جو وقت ہو
۱۱۳	۹	تعلیم	تعلم	۱۴۰	۱۹	پس	پر
۱۱۵	۱۲	کبھی	کہی	۱۴۳	۵	دیکہنے	یادیکہنے
۱۱۷	۳	مقروہ	مقروح	۱۴۴	۱۰	ہوناہی	ہوتا ہے
۱۱۷	۱۸	پس وہ	پس:	۱۴۴	۱۷	بعد	بعد اکمال
۱۱۹	۱۷	مصلاپر	مصلی پر	۱۴۵	۹	نماز	کہ نماز
۱۲۰	۷	اداکہنا	اذالزنا	۱۵۰	۰	محمد الرسول	محمد رسول
۱۲۰	۱۳	صواب	ثواب	۱۵۳	۱۲	کرسے	کرکے
۱۲۳	۵	فقہائی	فقہا نے	۱۶۰	۶	خستن	خشن
۱۲۳	۱۰	وتیرہ	وتیرہ مین	۱۶۳	۱۳	کتاب	کرا بت
۱۲۴	۲	علیک	علیکم	۱۶۴	۱۴	بصورت	بصدرت
۱۲۴	۱۱	ماست	راست	۱۶۴	۱۸	لبس	لبس
۱۲۴	۱۲	راس	راست	۱۶۵	۱۵	تفضیل	تفضیلی
۱۲۴	۱۷	رکہنا	رکہتا	۱۶۶	۱۶	یدل عنہ	یدعہم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۷	۹	کسے تی	کسنے				
۱۶۸	۱	الرسول	رسول	۱۹۳	۳	مضطرات	مفطرات
۱۶۸	۶	منہ	مہنی	۱۹۳	۱۳	مضطر	مفطر
۱۶۹	۲	تیما	تیمنا	۱۹۳	۱۵	مضطر	مفطر
۱۶۹	۲	یا احتیاط	باحتیاط	۱۹۳	۱۹	مضطر	مفطر
۱۶۹	۱۹	اطباع	اتباع	۱۹۴	۱۰	مضطرات	مفطرات
۱۷۰	۱	فوت	قوت	۱۹۴	۱۹	نمرین	تمرین
۱۷۰	۱	ظاہراس	ظاہرا اس	۱۹۵	۲	تقطیر	تفطیر
۱۷۰	۱۷	انگریزی پر	انگریزی میں	۱۹۵	۴	تقطیر	تفطیر
۱۷۵	۱۱	اوس	راس	۱۹۵	۵	مضطر	مفطر
۱۷۵	۱۲	المد	آلہ	۱۹۵	۶	تقطیر	تفطیر
۱۷۶	۲	برآتی	پرآتی	۱۹۵	۱۴	حبب	حسب
۱۷۷	۹	بازنداد	ہازنداد	۲۰۱	۸	فبل	قبل
۱۷۸	۱۸	بحشا	بخشا	۲۰۲	۲	بیدار رہی تاصبح	بیدار رہتے تاصبح
۱۷۹	۱۳	فاعل مفعول	فاعل و مفعول	۲۰۲	۵	قریت	قریب
۱۸۰	۵	ضمیمہ	ذمیمہ	۲۰۳	۱	مضطرات	مفطرات
۱۸۰	۸	تشنیع	تشیع	۲۰۳	۴	مضطر	مفطر
۱۸۱	۱	توبہ کہا	توبہ کی	۲۰۳	۱۶	تغیرہ	لغیرہ
۱۸۳	۷	اِنَّ	اَنَّ	۲۰۴	۱۶	تغیرہ	لغیرہ
۱۸۶	۱۶	سباع	شیاع	۲۰۵	۱۰	جاز	جائز
۱۸۷	۱۲	گل	کل	۲۰۷	۱۶	معاصی	عاصی
۱۸۸	۷	حشن	خشن	۲۰۷	۱۸	نذرواحد	نذر وحد
۱۸۹	۱۳	مضطر	مفطر	۲۰۹	۱۳	قصر	قضا و قصر
۱۸۹	۱۴	مضطر	مفطر	۲۱۵	۳	باز	بعض
۱۸۹	۱۵	مضطر	مفطر	۲۱۶	۱۸	تقفطیر	تفطیر
۱۹۰	۴	غیض	غیظ	۲۱۸	۸	از	و از
۱۹۰	۱۰	مضطر	مفطر	۲۱۹	۱۵	توانگر	توانگری
۱۹۱	۳	مضطر	مفطر	۲۲۶	۶	بضاعف من	یضاعف لمن
۱۹۱	۴	روزہ کہنا	روزہ نہ کیا	۲۲۶	۱۷	جانتا ہو	جانتا
۱۹۱	۸	سوال ۱۳۲	سوال ۶۳۲	۲۲۶	۱۷	پلیشتر	بیشتر
۱۹۱	۱۲	قول	بنا بر قول	۲۲۷	۷	یتضیع	بتضیع

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۰	۱۵	مسئلہ کا	مسئلہ
۲۳۶	۷	علتیات	علتبات
۲۳۹	۲	زارکو	زارکا
۲۴۲	۱۸	مجتہد	مجتہدکو
۲۴۴	۵	لہولعب	لہوولعب
۲۴۵	۲	اورقوت	اورفوت
۲۴۹	۱۷	اوسکے	اوسکی ہو
۲۵۰	۴	لبعد	بحد
۲۵۰	۱۱	ظاہر	ظاہریہ
۲۵۱	۲	مستور	مسطور
۲۵۲	۱۶	نہیں	نہیں پاکر
۲۵۸	۱۱	پاس	یاس
۲۵۸	۱۵	فرص	فرض
۲۵۸	۱۹	مقروصنہ	مفروضہ
۲۶۴	۱۱	لموکل	لموکلی
۲۶۶	۸	المدلومۃ	المتلومۃ
۲۶۹	۱۶	ازواج	ازدواج
۲۷۲	۹	ویااہل	وبااہل
۲۷۴	۷	المشہور	علے المشہور
۲۷۷	۱	تحرم	تحریم
۲۷۹	۱۵	رشد	رشید
۲۸۰	۳	شباش	شب باش
۲۸۱	۴	نہج	بنہج
۲۸۲	۲	موید	مؤیّد
۲۸۲	۷	موید	مؤیّد
۲۸۲	۱۵	اخوان	اخوال
۲۸۲	۱۷	اخوان	اخوال
۲۸۸	۳	نافد	نافذ
۲۸۸	۱۹	ستی	نہ ستی
۲۹۳	۱۲	ازلال	اراذل
۲۹۶	۱۵	موید	مؤیّد
۲۹۶	۱۹	موید	مؤیّد
۲۹۷	۱	موید	مؤیّد
۲۹۷	۱۳	فرائے	فرمائے
۲۹۸	۱۵	بالاتفاق	باتفاق
۳۰۱	۱۳	عن	عن
۳۰۲	۱۳	فوت	قوت
۳۰۴	۱۸	اوسے	اوسنے
۳۰۶	۱۹	کاپانسو	کے پانسو
۳۰۷	۸	بالیوص	بالعوض
۳۰۷	۶	روانگی	ادائگی
۳۰۹	۱۴	ابلا	ایلا
۳۰۹	۱۶	ابلا	ایلا
۳۰۹	۱۷	ابلا	ایلا
۳۱۰	۱۰	ابلا	ایلا
۳۱۱	۱	ابلا	ایلا
۳۱۱	۳	ابلا	ایلا
۳۱۱	۱۶	اور	اگر
۳۱۵	۴	بہی	اوربہی
۳۱۵	۵	لونڈان	لونڈیون
۳۱۷	۱۵	بالرسہ	یالرسہ
۳۱۹	۲	اعمم کے	اعمم کہتے
۳۱۹	۵	اوسیوقت	جسوقت
۳۲۵	۶	کوئی	کوئی حالت
۳۲۵	۶	موید	مؤیّد
۳۲۵	۱۲	بالرسہ	یالرسہ
۳۲۸	۷	زمہ	ذمہ
۳۳۰	۱۰	دانستگی	نادانستگی
۳۳۵	۵	عنایت	انابت
۳۳۵	۸	موید	مؤیّد
۳۳۶	۸	عجز	وعجز
۳۳۷	۵	نص حدیث	نص وحدیث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۹	۹	تہنیت	تہنیت	۳۹۲	۱۱	فالحق	فالحقیہ
۳۳۹	۱۸	بینوالتوجروا	ہوالعالم	۳۹۳	۱۱	بیتولاہ	بیتولاہ
۳۴۰	۱۴	قطام	قطام	۴۰۰	۱۷	الٰہی ونعمت	ونعمت الٰہی
۳۴۵	۱۰	قتبل	قتل	۴۰۰	۱۹	تشیع	تشییع
۳۵۲	۸	کر	کرکے	۴۰۱	۲	تشیع	تشییع
۳۵۵	۴	جیرہ	چہرہ	۴۰۱	۷	پہر	بہر
۳۵۹	۱۱	دیکھا	دکھاتا	۴۰۲	۶	متنعم	تنعم
۳۶۱	۲	حسینیہ	حسنینیہ	۴۰۳	۳	انام علیہ	انام
۳۶۱	۴	اخراب	احزاب	۴۰۳	۴	استخوان	استخوان
۳۶۱	۱۵	حسینیہ	حسنینیہ	۴۰۳	۷	تحریمہ	تحریم صحیتہ
۳۶۱	۱۷	فائدہ	قاعدہ	۴۰۳	۱۸	صواب	ثواب
۳۶۲	۲	موید	مؤید	۴۰۴	۲	تحشنے	نخشنے
۳۶۲	۴	موید	مؤید	۴۰۵	۶	العیاذاً	عیاذاً
۳۶۴	۶	زینب نے	سے	۴۰۷	۱۵	پیشتر	بیشتر
۳۶۵	۱۰	مستفتیا	مستفتی	۴۱۰	۳	کہ مشرف	کہ تو مشرف
۳۶۶	۳	صورت	درصورت	۴۱۰	۵	رتبہ	رتبہ
۳۶۶	۸	اشخاص کے نیک	اشخاص کے ونیک	۴۱۱	۴	بارگا	بارگاہ
۳۶۸	۳	نہ چورائی کر	چورائی کر	۴۱۱	۱۰	برث	برت
۳۷۲	۱۱	الٰہی	الٰہی کار ہے	۴۱۱	۱۰	خفی	خفتی
۳۷۴	۱۶	برس	برس تک	۴۱۱	۱۸	جواب خراب	جو خراب
۳۷۵	۹	میت کا	اور میت کا	۴۱۴	۱۴	لیئے اشعار کا استماع	انشا لیئے اشعار کا واستماع
۳۷۶	۱۸	ثواب	پارچہ	۴۱۶	۱۷	امہ سلمہ	امّ سلمہ
۳۸۰	۶	علے محمد	علے محمدؐ وآل محمدؐ	۴۲۱	۲	اوسکو	اوسکا
۳۸۱	۱۷	مُنزَلِ	مَنزُولِ	۴۲۱	۱۵	موجبہ	موجہہ
۳۸۲	۱۱	اِمَا تُک	اِمَا مُک	۴۲۳	۴	سب اسلام	سب اہل اسلام
۳۸۲	۱۵	وارحمنی الغابرین	فی الغابرین وارحمنی	۴۲۳	۱۳	متقیدہ	سفیدہ
۳۸۴	۱۱	بینوا جوجروا	بینوا توجروا	۴۲۴	۱۷	العیاذاً	عیاذاً
۳۸۵	۸	طرفنے	طرف	۴۲۶	۱۸	لشتیرہ	پشتینرہ
۳۸۶	۳	سشب	شک	۴۲۷	۱	پشتیرہ	پشتینرہ
۳۸۶	۱۷	کمتر	کمترین	۴۲۹	۴	مستفنی	مستفتی
۳۸۷	۱۴	دنکیرو	ونکیر	۴۲۹	۶	فعال	افعال
۳۸۹	۴	اَبرار	اَبرَارَ	۴۳۰	۱۷	حسینیہ	حسنینیہ
۳۸۹	۵	اَلمسلکانِ	اَلمَلکَانِ	۴۳۲	۱۹	العیاذاً	عیاذاً
۳۹۰	۵	اِنعمتَ	اَنعَمتَ	۴۳۳	۱۷	متعلق	تعلق
۳۹۰	۹	نی	من	۴۳۴	۱۱	بوجبہ	وجہ
۳۹۰	۱۲	پس	پس بجاسی	۴۴۱	۲	حبب	حسب
۳۹۳	۱	ان لعہ	ان شعرہ	۴۴۱	۹	علیاسی	علماسی وینا
۳۹۳	۷	ملقاعہم	ولیقیہم	۴۴۲	۸	مفیخ	شیخ